وہ عام سے لباس میں تیار شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔دل۔۔۔دل اجڑنے کو تھا۔۔۔دھڑکنیں گویا روٹھنے کو تھیں۔۔۔اس نے زندگی کا تصور ایسا تو نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بے وفا تو نہیں تھی۔۔۔وہ وعدہ خلاف بھی نہیں تھی، پھر یہاں وعدہ خلافی کرنے کیسے جا رہی تھی۔۔۔یہ کیا ہونے جا رہا تھا جس کا تصور نہ تو اس نے خود کیا تھا نہ اس نے جو اس سے وعدہ لے کر گیا تھا۔۔۔ازل سے خوشیوں کا محبت سے کیسا بیر ہے۔۔۔کیا یہی بیر ان کی خوشحال زندگی سے رنگ اچکنے کو تھا۔۔۔

"آپ سامنے نہیں ہیں، آپ کا ساتھ نہیں ہے۔۔۔مجھے ڈر ہے میں آپ کو کھو نہ دوں مگر آپ سے کیا وعدہ وفا کرنا ہے، مجھے امید ہے آپ بھی اپنے وعدے کا پاس رکھیں گی۔۔۔"اس کی آواز میں کیا نہیں تھا جس نے اس کے دل کو مٹھی میں لیتے پسیجا نہیں تھا۔۔۔ملال۔۔۔محبت میں ناکامی کا ملال۔۔۔حزن۔۔۔مسافت۔۔۔ہجر کی تھکن۔۔۔ہاتھ چھوٹ جانے کا خوف اور ان سے کہیں زیادہ اس پر مان۔۔۔اس پر یقین۔۔۔یقین کے وہ کبھی کبھی اس سے وعدہ خلافی کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔۔۔وہ دنیا کو چھوڑ سکتی ہے مگر اس سے کئے گئے وعدے کی پاسداری نہیں۔۔۔وائے قسمت جو یہاں ہوتا۔۔۔شکست کو دیکھتا۔۔۔شکست دینے والے کو دیکھتا اور محبت کے وجود کو جھٹلا دیتا گویا کبھی وجود رہا ہی نہ ہو۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو قطار در قطار بہتے گئے مگر وہ ہنوز ویسے ہی شیشے میں اپنے عکس کو دیکھتی کھڑی رہی۔۔۔ٹانگیں شل ہو بھی رہی تھیں تو محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔محبت کی چوٹ تھی جو محبوب شخص کو مارنے جا رہی تھی۔۔۔

ماضی کا آسیب ہوتا ہی ایسا ہے کہ اس کے سامنے حال چاہے کتنا ہی خوشگوار کیوں نہ ہو توجہ حاصل کرنے میں ناکام ہی رہتا ہے۔

رات کے کھانے کے بعد نانا نے اسے اپنے پاس بلوا بھیجا۔وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی نانا کے چہرے پر معمول سے زیادہ سنجیدگی دیکھ کر اس کے خدشات بڑھنے لگے۔

"بیٹھ جائیں۔۔۔"مائیسہ کو اپنی جگہ کھڑے دیکھ کر انہوں نے کہا۔وہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں نے کافی عرصہ پہلے آپ سے آپ کی شادی کے متعلق پوچھا تھا۔تب آپ نے کہا تھا آپ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتیں، میں نے اس کے بعد آپ سے تذکرہ نہیں کیا۔۔۔"نانا نے استفامیہ اس کی جانب دیکھا، مائیسہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے بتائیں اب آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔؟"وہ مائیسہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔

اسے کچھ لمحے لگے پھر لہجے میں ہچکچاہٹ آئی۔"نانا میں نے آپ کو بتایا تو تھا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔"

"وجہ۔۔۔"دوٹوک۔۔۔برہم انداز۔۔۔

اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"دیکھیں مائیسہ آپ نے کہا ابھی آپ کو شادی نہیں کرنی میں نے کچھ نہیں کہا مگر اب میری مجبوری ہے۔۔۔"

وہ نانا کی مجبوری کو ان کے فرض سے مشروط کر گئی۔

"اگر تو آپ یہ سب کاروبار کی وجہ سے کہہ رہی ہیں تو بھلے کل سے نہ جائیں۔۔۔"

مائیسہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔وہ کتنی سہولت سے کہہ گئے۔۔۔کیا ان کی زندگیوں میں اس کا کردار پورا ہو چکا تھا۔۔۔یا ان کی ضرورت پوری ہو چکی تھی۔۔۔کیا وہ بدگمان ہو رہی تھی۔۔۔یا وقت سے پہلے رشتوں کو سمجھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں نے بس اس سے متعلق کچھ سوچا نہیں۔۔۔"

"اس بات کو قریبا تین سال ہونے والے ہیں اور آپ نے اس متعلق سوچا ہی نہیں۔۔۔"

وہ نظریں چرا گئی۔

"مجھے لگتا ہے اب آپ کو اپنی شادی کے متعلق کوئی فیصلہ کر لینا چاہئیے۔۔۔"

"مگر مجھے ابھی شادی نہیں کرنی نانا۔۔"وہ جھنجھلائی مگر نانا کے سامنے لہجے میں ان کو یہ تاثر نہ دے پائی۔

kahanifreak.com

"مائیسہ۔۔۔"نانا کی آواز میں کون سا اندیشہ تھا اسے سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔"کسی کو پسند کرتی ہیں۔۔۔؟"

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ لڑکھڑایا۔

"بس پھر میں فائز کیلئے ہاں کر رہا ہوں۔۔۔"

"نانا۔۔۔"اس نے ایک لمحے کیلئے آنکھیں بند کیں۔"آپ مجھ سے میری رائے نہیں پوچھیں گے۔۔۔؟"

"کیا آپ کو اپنے نانا کی رائے سے اختلاف ہے۔۔۔؟"

وہ کچھ لمحوں کو بول نہ سکیں۔الفاظ ڈھونڈنے پر بھی نہ ملے تو محض نفی میں گردن ہلا گئی۔وہ اپنا فیصلہ اس پر تھوپنا بھی نہیں چاہتے تھے اور اسے فیصلے کا اختیار بھی نہیں دے رہے تھے۔انہیں اپنا فیصلہ منوانا تھا اور ستم یہ کہ منوانا بھی رضا سے تھا۔

اس نے اپنے خشک لب تر کئے۔"نانا ایسا نہیں ہے کہ آپ کے فیصلے پر بھروسہ نہیں۔۔۔"اس نے ہمت کر کے انہیں بتانا چاہا مگر وہ اس کی بات کو بیچ میں ہی اچک گئے۔

"مجھے امید ہے آپ اپنی ماں کی طرح مجھے شرمندہ نہیں کریں گی۔۔۔"

kahanifreak.com

اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔اندر کہیں یوں ماں کے تذکرے پر دل پر ہاتھ پڑا تھا مگر کہنا محال تھا۔۔۔وہ مرے مرے قدموں سے وہاں سے نکل آئی۔اس کے جاتے ہی ممانی نانا کی جانب گھومی تھیں۔

"ماموں آپ اس کی رائے تو جان لیتے۔۔۔"

"آپ کے سامنے ہی تو وہ رضامندی دے کر گئی ہیں۔۔۔"ان سے کہنے کے ساتھ ہی نانا اپنی بیٹی کو کال ملانے لگے۔

"آپ آپا کے شوہر کی طبیعت سے بھی تو واقف ہیں اور پھر آپا بھی سخت مزاج کی ہیں،مائیسہ کبھی وہاں ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی۔۔۔۔"

"مائیسہ نے فائز کے ساتھ زندگی گزارنی ہے نہ کہ فاخرہ اور باسط کے ساتھ۔۔۔"

انہوں نے ایک گہری سانس بھری۔"مگر ساس سسر بھی تو ساتھ ہی رہیں گے۔۔۔"

"آپ بھی تو اپنے سسرالیوں کے بیچ رہی ہیں کوئی مسئلہ ہوا۔۔۔؟عورت فہم والی ہو تو ہر حال میں گھر بسا ہی لیتی ہے۔۔۔"

اتنی بحث کے بعد وہ جان چکی تھیں نانا اپنے فیصلے سے ہٹنے والے نہیں تھے،جوائنٹ فیملی میں ایسے ہی بے جوڑ رشتے طے پاتے ہیں۔گھر دینے سے پہلے ہر حال میں گھر بسانے کی امید ۔۔۔تلقین کیا یہ ستم نہیں تھا۔۔۔

kahanifreak.com

یہ کیسا فہم تھا جو بے جوڑ رشتوں کو سنبھالتے زیست کو بے مول کر دینے سے مشروط تھا۔۔۔ انہوں نے نہ اپنی بیٹیوں کو ایسا فہم دیا تھا نہ ان سے ایسے فہم کی امید کی تھی۔

"آپ یہ بھی تو سوچیں آپا اس رشتے پر ہر گز رضامند نہیں تھیں۔۔۔"

"پہلے نہیں تھی، اب مان گئی ہے۔۔۔ اسی نے تو مجھ سے فائز کی بات کی ہے۔۔۔"

"مگر ماموں۔۔۔"

"یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے، ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشتوں کے فیصلے نہیں ہوا کرتے۔۔۔"

ممانی خاموش ہو گئیں، وہ کیسے انہیں سمجھاتیں یہی چھوٹی چھوٹی باتیں رشتوں کے مستقبل کا فیصلہ کرتی ہیں جنہیں ہم اکثر نظر انداز کر جاتے ہیں۔۔۔ رویے ہی تو ہوتے ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری بیٹی کیلئے غیروں کے دل میں کتنی گنجائش ہے جو ابھی ہے اور کتنی باقی ہے جو مزید نکل سکتی ہے۔۔۔

ممانی بھی برے دل کے ساتھ وہاں سے اٹھ آئیں، جانے وہ کس عینک سے دیکھتے تھے کہ ہر چیز انہیں اپنے دل کی خواہش کے مطابق دکھتی تھی۔

ممانی نے پاس آ کر مائیسہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ماضی سے باہر آئی۔

"آپا نہیں آئیں۔۔۔"

kahanifreak.com

ممانی نفی میں سر ہلا گئیں۔"تمہیں پتا تو ہے، وہ یہاں تمہارے رشتے کیلئے ہر گز خوش نہیں۔۔۔"

مائیسہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"تیار ہو تو چلیں۔۔۔؟"

اس نے حامی بھرتے گردن کو جنبش دی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے گردن موڑے شیشے کے پار بھاگتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔

"ایک آپ ہی تھیں جن پر میں اندھا اعتماد کرتا تھا اور دیکھیں اس بھروسے نے مجھ سے کیسا خراج وصول کیا ہے۔۔۔"وہ تکان بھری سانس بھرتا آنکھیں موند گیا۔بند آنکھوں کے پیچھے منظر لہرانے لگے تھے۔

"تو تم نہیں آ رہے۔۔۔؟"فون کے دوسری پار سے استفسار کیا گیا۔

"آپ کے بار بار فون کرنے سے میں واپس نہیں آ جاؤں گا۔۔۔"

"بھلے تمہاری محبت سسک سسک کر مر جائے۔۔۔"

دل یک دم ہی سکڑا تھا، لیکن وہ اپنی حالت چھپا گیا۔

"محبت ایک بار اعتراف کر لے پھر نہ آؤں تو چوک پر لٹکا دیجئے گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"تف ہو محبت کے ایسے قلع پر۔۔۔تف۔۔۔جو انا کی فصیلوں پر کھڑا ہو، جہاں نہ دل کی پکار سنائی دے۔۔۔نہ منتظر نگاہیں پکڑائی دیں۔۔۔"

وہ لب بھینچ گیا۔"یہ کیسی محبت ہے جہاں محبت سے زیادہ اعتراف محبت عزیز ہے۔۔۔محبت کو جھکایا تو نہیں جاتا۔۔۔"

وہ خاموش رہا۔

"نہیں آؤ گے۔۔۔؟"انہوں نے ایک آخری سی کوشش کی۔

"نہیں۔۔۔"دل کے فریاد کرنے کے باوجود بھی وہ ڈٹا رہا۔

"محبت کی تدفین کرنے بھی نہیں۔۔۔"

اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔اس نے فون کاٹنے کیلئے ہاتھ نیچے کرنا چاہا جب ایک بار پھر سے تاروں میں ارتعاش پیدا ہوا اور دل نے کہا سن تو لے۔

"تم جانتے ہو وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی،اسے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔"

"وہ سب کر سکتی ہیں اگر کرنا چاہیں۔۔۔اتنی بڑی کمپنی چلا رہی ہیں اور اتنی سی ہمت نہیں کر سکتیں۔۔۔"

"زاویر۔۔۔عورت باہر کی دنیا میں چاہے کتنی ہی اونچی اڑان بھر لے لیکن اپنی چار دیواری میں داخل ہوتے ہی اپنے پر پھیلا دیتی ہے۔۔۔سارا دن باہر اٹھی گردن لئے پھرنے والی رشتوں

kahanifreak.com

کے سامنے ہار جاتی ہے۔۔۔بے بس ہو جاتی ہے۔۔۔کمزور پڑ جاتی ہے۔۔۔جسے باہر والے جھکا نہیں سکتے اسے اپنے توڑ دیتے ہیں۔۔۔"

اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر سے بولیں۔"اگر اسے ٹھوکر لگتے دیکھنے کا حوصلہ رکھتے ہو تو بھلے نہ آؤ۔۔۔"

اس نے فون بند کر دیا،وہ انہیں نہیں بتا سکتا تھا اس خبر نے نہ اس کے پاؤں تلے زمین رہنے دی تھی نہ سر پر آسمان۔۔۔

گاڑی کے ہارن پر وہ ہوش میں آیا،منزل آچکی تھی۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور گاڑی سے نکل آیا۔

ممانی نے مائیسہ کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لا کر صوفے پر بٹھا دیا تھا۔ایک جانب فائز بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب خالہ۔۔۔ڈرائنگ روم مہمانوں سے بھرا ہوا تھا،جہاں اکثریت خالہ کے سسرال کی ہی تھی۔

مائیسہ کو یک دم ہی گھٹن محسوس ہونے لگی،اس نے قدرے کھینچ کر سانس لیا۔

"بیٹا ساتھ ہو۔۔۔"فائز کے ددھیال میں سے کسی نے کہا۔

اس نے ملتجائی نگاہوں سے ممانی کی جانب دیکھا۔

kahanifreak.com

"میرے خیال سے آپ بیچ میں آجایئے، بچیاں ایسے موقع پر شرما جاتی ہیں۔۔۔" ممانی نے بڑے سبھاؤ سے بات سنبھال لی تھی۔

خالہ تو پہلے ہی دونوں کے بیچ آنے کیلئے تیار تھیں۔ وہ دونوں کے بیچ بیٹھ گئیں تو اس کا سانس بھی کچھ کچھ بحال ہونے لگا۔

"کیا خیال ہے منگنی کی رسم شروع کی جائے۔۔۔" نانا نے کہا تو سب ہی پر جوش ہو گئے۔

"چچی فائز کو پہنانے دیں۔۔۔" ہجوم میں سے کہیں سے آواز آئی تھی۔

خالہ نے انگوٹھی فائز کی جانب بڑھادی، اس نے انگوٹھی نکال کر مائیسہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ باہم ملائے بیٹھی رہی، شاید یونہی ان کی کپکپاہٹ پوشیدہ رہ جائے۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔" خالہ کی نظریں بخوبی اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"نہیں۔۔۔" بے ساختہ ہی اس کے منہ سے پھسلا، پھر نانا کی نظروں کو بھانپتے اس نے تصحیح کی۔ "آپ خود پہنا دیجئے۔۔۔"

"کیوں بھئی۔۔۔ آجکل کے بچے تو بڑے شوق سے ایک دوجے کو انگوٹھی پہناتے ہیں۔۔۔"

ممانی اس کے پاس آئیں۔ "آپا آپ ہی پہنا دیجئے ویسے بھی بڑوں کی برکت ہوتی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

خالہ کے دل کو بات لگی تھی، خالہ نے بیٹے سے انگوٹھی لیتے مائیسہ کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ اک لمحے کو مائیسہ کی نگاہیں بے ساختہ ہی بند ہوئی تھیں۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ انگوٹھی محض اس کی انگلی میں پہنائی نہیں جا رہی بلکہ اس کے دل کو جکڑ رہی ہے۔

اس نے بے بسی سے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھا دیا اور جب ہی اس کی نظر سامنے دروازے کی جانب اٹھی تو وہ ساکت ہو گئی۔۔۔دل کی دھڑکن بھی اپنی رفتار۔۔۔اپنا رستہ بھولی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔؟ کیا وہی تھا۔۔۔؟ ہاں وہی تھا۔۔۔وہ سامنے تھا۔۔۔وہ لوٹ آیا تھا۔۔۔اداسی کی چغل خوری کرتی لال آنکھیں۔۔۔بائیں ہاتھ سے کیری بیگ کا ہینڈل تھامے وہ سخت تاثرات لئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔آنکھوں میں غصہ مقفود تھا۔۔۔بے یقینی ہی اس قدر گہری تھی کہ کوئی دوسرا جذبہ اپنی چھاپ نہیں دکھا پایا۔۔۔

خالہ نے کب انگوٹھی پہنائی اسے معلوم ہی نہیں ہوا، انہوں نے اس کا منہ تھام کر اس کے سر پر بوسہ دیا تو اس کی نگاہوں کا زاویہ بدلا، وہ اب بیٹے کو گلے لگا رہی تھیں۔مائیسہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی انگلی میں پہنائی گئی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔کون کون آ رہا تھا اور اس کے سر پر پیار دیتا جا رہا تھا اسے کوئی ہوش نہ تھا۔

خالہ بھی بیچ میں سے اٹھ گئیں اور اب نانا اور اپنے سسرالیوں کے ساتھ باتوں میں لگ چکی تھیں۔ماں کے اٹھتے ہی فائز غیر محسوس سے انداز میں اس کے قریب ہوا، مائیسہ نے فاصلہ رکھنے کی کوشش کی۔فائز نے سب کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر مائیسہ کا ہاتھ تھامتے اس

kahanifreak.com

کے گرد اپنی گرفت کی اور مائیسہ کو لگا جیسے اس کے ہاتھ پر انگارہ رکھ دیا ہو، اس کا ہاتھ پسینے میں بھیگا تھا مگر کیوں۔۔۔؟

"مائیسہ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ فائز کے ہاتھ سے چھڑوالیا۔

"آئی۔۔۔آئیم ناٹ فیلنگ کمفرٹیبل۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔فائز کے چہرے پر الجھنوں کی کتنی ہی شکنیں نمودار ہوئی تھیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔مائیسہ کے یوں کھڑا ہونے پر باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔

"مج۔۔۔مجھے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی کا جواب سنے وہاں سے اٹھتی ڈرائینگ روم سے باہر نکلی۔

"وعدہ خلافی کی کوئی معافی نہیں۔۔۔"جس قدر لہجہ سرد تھا اس سے کہیں زیادہ چہرے کے تاثرات سرد تھے۔

چلتے چلتے اس کے کانوں میں اس کی آواز پڑی تھی جو دروازے کی اوٹ میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔وہ سن چکی تھی لیکن قدم نہیں روک پائی۔تیز تیز سیڑھیاں پھیلانگتی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور دروازہ بند کرتے اوندھے منہ اپنے بیڈ پر گر گئی۔۔۔کندھوں تک آتے بال بکھر

گئے اور آنسو آبشار کی طرح بہہ اٹھے۔۔۔ یہ کیسا اندھیرا تھا جو وہ چن بیٹھی تھی۔۔۔۔ اپنی گھٹن کا سامان خود ہی کر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ کسی سے نہیں ملا تھا، بس گھر والوں سے ملنے کے بعد وہ خاموشی سے کمرے میں آ گیا۔ دل یوں افسردہ ہوا کہ سفر کی تھکان اتارنے کیلئے نہانے کا ارادہ ترک کئے وہ بیڈ پر آ بیٹھا اور جھک کر اپنے جا گرز اتارے اور کمر کے بل بیڈ پر پیچھے کو گر گیا۔

کیسا کھیل تھا جو اس کے ساتھ کھیلا گیا تھا۔۔۔ کیا اس کی سچائی کا یہی صلہ بنتا تھا۔۔۔ ہجر اور پھر تہی دامن۔۔۔ اس نے اعتبار کیا تھا۔۔۔ ایک لمحے کی دیر کئے بنا وہ ہر شرط مان گیا تھا۔۔۔ محض اعتبار کی خاطر اس نے جلاوطنی کاٹی اور ملا کیا دھوکہ۔۔۔ جھوٹ۔۔۔ فریب۔۔۔۔ بے وفائی۔۔۔ یہ کیسا بھرم تھا جو رکھا نہ گیا تھا۔۔۔ یہ کیسی چوٹ تھی جو محبوب سے ہی کھائی تھی ۔۔۔ کیسی محبت تھی جس کا محرک نفی تھا۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو پھسل کر کنپٹی سے ہوتا بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔ گردن گھما کر موبائل اٹھایا اور میسج لکھنے لگا۔۔۔

"محبت کے سارے دعوے غلط تھے۔۔۔ میں محبت پر اعتبار کرتے چمن چھوڑ گیا اور احساس نہ ہوا جس محبت کے سہارے میں نشیمن چھوڑ بیٹھا ہوں وہ ایک مکر تھا۔۔۔" اس نے لکھ بھیجا اور قریبا پانچ منٹ بعد دوبارہ بیپ ہوا تھا۔

"تم مائیسہ سے نہیں ملے۔۔۔؟"

"انہوں نے ملنے کے قابل چھوڑا ہی کہاں ہے۔۔۔"اس نے جواب دینے کے بعد موبائل بند کر دیا۔

کیا دشمنان صف اول میں میرا یار دیرینہ ہے۔۔۔

میرے دل سے کہو اف نہ کرے کلیجہ واہ کرے۔۔۔

بساط دشمن کی ہے تو کیا، کمان میرے یار کی ہے۔۔۔

مرگ تمنا میں تغافل اعتبار کے اشک گوارا نہیں۔۔۔

یار کے ہاتھوں بازی ہے پھر کیوں یہ اداسی ہے۔۔۔

محبت تمہاری ہے وفا تمہاری ہے فقط دنیا ہی توہاری ہے۔۔۔

عزہ جاوید

جس جس کو پتا چلا وہ واپس لوٹ آیا ہے سب ملنے چلے آئے، رات کے کھانے کا تو ہو ہی چکا تھا، نانا نے سب کو ہی ایک ساتھ کھانا کھانے کیلئے روک لیا۔ بڑی آپا بھی آچکی تھیں۔ سب میں ویسی ہی بے تکلفی تھی جیسے ہمیشہ سے رہی تھی، اگر کسی میں فاصلہ آیا تھا تو وہ زاویر اور مائیسہ کے بیچ آیا تھا جسے سب بخوبی محسوس بھی کر رہے تھے۔ نانا کے چچیرے بھائی کا خاندان بھی

یہیں موجود تھااور ان کی بہواور پوتی کی نظریں تو خاص طور پر ان دونوں کا تنقیدی جائزہ لے رہی تھیں۔

مائیسہ ان کی نظروں سے غیر آرام دہ ہونے لگی تھی مگر خاموش رہنا ہی مصلحت تھی۔

"آج مائیسہ اور زاویر بہت خاموش خاموش ہیں۔۔۔"سحر نے بغور دونوں کو دیکھا۔

وہ چونکی مگر دوسری جانب زاویر کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی، وہ لاپرواہ سا کھانا کھاتا رہا۔

"اتنے عرصے بعد ملے ہیں نا اس لئے۔۔۔"بڑی آپا مسکرائیں۔

"اتنے عرصے تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے ان کی بات ہی نہ ہوتی ہو۔۔۔"سحر بولے اور اس کی اماں نہ حصہ ڈالیں۔

"بس آپ کو پتا ہے بچے پڑھائی میں مصروف ہو جاتے ہیں پھر کہاں وقت ملتا ہے۔۔۔"

"خیر یہ تو مصروف ہو کر بھی مائیسہ کی جان نہیں چھوڑتا تھا، ہمیں تو لگا تھا تم لوگوں نے ضرور ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر رکھا ہو گا مگر وہ تو جب فائز سے منگنی ہوئی تب سمجھ آیا۔۔۔ چھا ہے وہ بھی خالہ ہی ہے۔۔۔"

"سب قدرت کے فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔"ممانی بدقت مسکراتے ہوئے کھانا شروع کر گئیں۔

kahanifreak.com

"بڑے ابا، میں نے بھابھی سے بھی بات کی تھی مگر پھر بات آگے بڑھ نہ سکی، کچھ ہمیں بھی لگا آپ شاید مائیسہ اور زاویر کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔اب تو ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر اب آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔"

"دیکھتے ہیں، اللہ بہتر کرے گا۔۔۔" دادا شاید ابھی بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔

"جی انشاءاللہ۔۔۔ مگر میں چاہ رہا تھا اگر مائیسہ کی طرح ہم بھی زاویر سحر کی منگنی کر دیتے۔۔۔"

زاویر نے کھانے سے ہاتھ روکے، اپنی مٹھی بھینچ کر انگوٹھے کو گول گول چکر میں انگلیوں پر پھیرنے لگا، شاید وہ ضبط کر رہا تھا۔

"چاچو مجھے یقین ہے آپ کی سحر کو مجھ سے بہتر کوئی اور مل جائے گا۔۔۔" اس نے پلیٹ آگے سرکائی اور اٹھ کر چلا گیا۔

صاف لفظوں میں انکار کر گیا تھا۔ سحر کے باپ نے حیرت سے ممانی کو دیکھا وہ خاموشی سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئیں۔ مائیسہ کی نظر نانا پر پڑی تو جانے کیوں مائیسہ کو ان نگاہوں کی تحریر نے رنج پہنچایا تھا۔۔۔

کھانا کھا کر مہمانوں کے جانے کے بعد سب اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے، زاویر جو ایک بار میز چھوڑ کر گیا تھا اس کے بعد اپنے کمرے میں یوں گم ہوا کہ پھر نہیں نکلا تھا اور لمبے سفر کی تھکان کے سبب کسی نے اسے اٹھانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

مائیسہ بھی بالکونی پر بیٹھی الجھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، سوچوں کا اک بھنور تھا جو اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ صبح آفس تھا اور اس وقت ایک بجنے کو تھا پھر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔اب شاید نیند نہیں آنی تھی، نیند تو کب کی روٹھ چکی تھی۔

وہ اک سرد آہ بھرتی وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں چلی آئی، سامنے لٹکتے ساس پین کو اٹھا کر اس نے چائے بنانے کی غرض سے اس میں دودھ ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا دیا اور پھر سلیپ کو پکڑے ساس پین میں جانے کیا تلاش کرنے لگی۔اس نے دوستی ختم کرنے کا تو کبھی تصور نہیں کیا تھا۔

وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔ہاں شاید تھک چکی تھی۔۔۔ہوتا ہے نا کبھی ہم خود ہی اپنے لئے لڑنا نہیں چاہتے۔۔۔اوروں کی جنگیں لڑ کر اس قدر تھک جاتیں ہیں کہ جب خود کی ذات کیلئے کھڑے ہونے کا وقت آتا ہے تو دل کسی اور کے آنے کی خواہش کرنے لگتا ہے۔۔۔کوئی ایسا جو بن کہے ہماری ڈھال بن جائے۔۔۔

ڈھال تو کوئی تب بنے جب ہمارے ہاں عورت کی ذات کا کوئی وجود ہو۔۔۔وہ بھی شاید اس وقت تھک چکی تھی، جہاں ہر بحث سے پیچھا چھڑانے کیلئے وہ خاموشی کو اپنا ساتھی بنا گئی تھی۔۔۔دماغ کتنی ہی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔۔۔

کچن میں اپنے پاس آہٹ سن کر اس نے مڑ کر دیکھا، زاویر اسے نظر انداز کرتا ساس پین میں پانی ڈالتا اسے چولہے پر چڑھانے لگا۔

"میں بنا دوں۔۔۔؟" وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"کیا۔۔۔بیوقوف۔۔۔؟" اس کی نظریں مذاق اڑا رہی تھیں۔

مائیسہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا نہیں بنایا۔۔۔؟" وہ اس کی حیرت پر چوٹ کر گیا۔

"میں بنا دیتی ہوں۔۔۔" مائیسہ نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے اس کے ہاتھ سے ساس پین پکڑ لیا۔

"مجھے اب طلب نہیں رہی۔۔۔" اس نے مائیسہ کے ہاتھ سے ساس پینے لیتے ہوئے سنک میں پٹخا اور آگے بڑھ گیا۔

"کس کی چائے کی یاں دوستی کی۔۔۔" وہ پیچھے سے چلائی تھی مگر وہ بنا رکے وہاں سے چلا گیا ۔اس کی پشت کو دیکھتے مائیسہ کا پارا چڑھ گیا، اس بے اعتنائی کی عادت ہی کہاں تھی۔وہ گیس بند

کرتی زاویر کے کمرے کی جانب بڑھی اور دھپ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی

۔

زاویر نے تیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"یوں کسی کے کمرے میں آنے کا مطلب سمجھتی ہیں ناں۔۔۔"

"بالکل سمجھتی ہوں۔۔۔"وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتی ڈھٹائی سے بولی۔

زاویر چلتا ہوا اس کے عین سامنے آن کھڑا ہوا۔"اور یوں تنہا رات کے اس پہر اک عورت کا کسی مرد کے کمرے میں ہونے کا بھی مطلب سمجھتی ہی ہوں گی۔۔۔؟"وہ جان بوجھ کر اس کو تیش دلانے لگا تھا۔وہ چاہتا تھا وہ اس سے لڑائی کرے،اس سے جھگڑے اور اختتام پر وہ اس کی جھگڑنے کی ہر وجہ کو جھٹلا دے۔۔۔کہے کہ اس نے غلط سمجھا۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ جو اس نے سوچا۔۔۔جو اسے بتایا گیا۔۔۔جو اس نے دیکھا وہ سب فریب تھا۔۔۔

مائیسہ نے سینے پر بازو باندھے۔"تمہیں کیا لگتا ہے جو تم سے چار سال بڑی ہے اس میں اتنا فہم نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے بھی اتنی ہی ڈھٹائی سے جواب دیا،زاویر نے شرمندگی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"جائیں یہاں سے۔۔۔"وہ رخ پھیرتا آگے بڑھنے لگا مگر اس سے پہلے مائیسہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس سے اپنی جانب گھما دیا۔

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟دو سال بعد آئے ہو اور سیدھے منہ سے بات تک نہیں کر سکتے۔۔۔"

"نہیں کر سکتا اور آپ تو ایسے پوچھ رہی ہیں جیسے میرے بات نہ کرنے سے آپ کو بڑا فرق پڑتا ہے۔۔۔اتنے سالوں میں ایک میسج کا جواب تک تو آپ دے نہیں پائیں اور بات کر رہی ہیں سیدھے منہ بات کرنے کی۔۔۔"اس کے چہرے پر ناگواری در آئی تھی۔

یہ بات ٹھیک تھی اس نے اتنے سالوں میں اس کے کسی پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا تھا مگر جیسے اس نے خود کو اس سے بات کرنے سے روکا تھا یہ کوئی اس کے دل سے پوچھتا تو جانتا کہ ان سب میں زیادہ تکلیف اس دل نے ہی اٹھائی تھی اور وہ اب رنجیدہ ہی رہنے لگا تھا۔ غم دل کو لگا گیا تھا۔

"تم جانتے ہو نا گھر میں سب ہمارے بیچ آنے والی خاموشی کو محسوس کر رہے ہیں۔۔۔"

"آئی ڈونٹ گو آشٹ واٹ ادر پیپل تھنک۔۔۔"اس کی آواز ضبطِ غم میں قدرے اونچی ہو گئی،اس کی باتوں سے جس کو فرق پڑھنا چاہیے تھا وہ سامنے کھڑی اوروں کی وکالت کر رہی تھی۔

"دین یو شڈ۔۔۔بچے نہیں ہو اب تم۔۔۔"مائیسہ بھی اسی زور سے دھاڑی تھی۔

آخری بات پر زاویر نے مذاق اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا،اس نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا۔

"زاویر کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ، آخر کیوں تمہیں رشتوں کی نزاکت کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔"

زاویر نے اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی اس کے سامنے کر دی، جس میں مائیسہ کی منگنی کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔ "یہ ہے میرا مسئلہ۔۔۔" اس کی آواز تیز ہو گئی، مائیسہ ساکت رہ گئی تھی۔ "اب کیوں کچھ نہیں کہہ رہیں۔۔۔؟ آپ نے تو وعدہ کیا تھا ناں انتظار کرنے کا۔۔۔" اس نے دکھ سے مائیسہ کو دیکھا۔ "مجھے اگر کسی پر بھروسہ ہے تو وہ آپ ہیں، میں اپنی ذات تک کے بارے میں بے یقین ہو سکتا ہوں مگر آپ۔۔۔ آپ کی ذات کے متعلق بے یقینی کا کوئی تصور ہو ہی نہیں۔۔۔"

مائیسہ کا دماغ آ "اگر کسی پر بھروسہ ہے تو آپ پر ہے۔۔۔ ہے۔۔۔" پر اٹک گیا۔ اس نے "تھا۔۔۔" نہیں کہا تھا، وہ ہوتی تھ آئندہ کبھی بھروسا نہ کرتی۔۔۔

"پ رات کو دن اور دن کو رات کہتیں تو میں مان لیتا اس یقین کے ساتھ کہ آپ کہہ رہی ہیں تو ضرور ایسا ہی ہو گا۔۔۔" اس نے تاسف سے اپنے ہاتھ اٹھا دئے۔ اب بچا ہی کیا تھا۔ "اور دیکھیں میں اب کہاں کھڑا ہوں۔۔۔ آپ پر یقین کرنے نے مجھے کہاں لا پھینکا ہے۔۔۔"

"تمہیں یہ سب۔۔۔" وہ محض اتنا ہی کہہ سکی۔ "تم۔۔۔" وہ خاموش ہوئی۔ "تم جانتے تھے۔۔۔ تم اس لئے واپس آئے۔۔۔ تم۔۔۔ تمہیں کیسے۔۔۔" اسے الفاظ نہیں مل رہے

تھے،وہ اتنی دور ہو کر بھی کیسے اس کے متعلق باخبر تھا۔وہ زاویر اصفہانی تھا کیونکر مائیسہ سلیمان سے بے خبر رہتا۔

وہ اس کے تحیر پر متاسفانہ سا مسکرا دیا۔"آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ مجھے نہیں بتائیں گی تو مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے غافل نہیں رہا جاتا۔۔۔"اس کے لہجے میں افسوس اترا۔"آپ نے نے مجھے دھوکا دیا ہے مائیسہ۔۔۔"وہ رکا،لہجہ اس چوٹ پر بھیگنے لگا تھا

۔

"میں آپ کے احترام میں اپنی ہر خواہش کو پس پشت ڈالتا چلا گیا اور آپ کو لگا زاویر اصفہانی تو بیوقوف ہے۔۔۔پہلے بیٹھے بیٹھائے اچانک سے دادا کو مجھے باہر بھیجنے کا خیال آ گیا اور پھر یہ منگنی۔۔۔؟میں خاموش تھا کیونکہ آپ کا احترام کرتا تھا۔۔۔"اس نے کچھ لمحے کا توقف کیا۔"میں سب جانتے ہوئے بھی خاموشی سے چلا گیا کیوں۔۔۔؟کیونکہ مجھے آپ پر اعتبار تھا اور آپ۔۔۔۔آپ نے کیا کیا۔۔۔؟آپ نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔آپ نے فائز کیلئے ہاں نہیں کی تھی مگر آپ نے مجھے بلیک میل کیا اور پھر جب دادا نے آپ کی حقیقت میں اس سے منگنی کرنے کا کہا آپ نے خاموشی سے کر لی۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے،تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"وہ ملتجائی ہوئی۔

"میں نے جتنا سمجھنا تھا سمجھ لیا،اب آپ لوگوں کو سمجھنا پڑے گا۔۔۔"اس کا لہجہ یک دم خشک ہوا۔

"تم کیا کرو گے۔۔۔" جانے کیوں وہ سہم گئی۔

"فکر نہیں کریں، بابا کہا کرتے تھے ضرف والا مرد نفرت میں بھی معیار سے نہیں گرتا۔۔۔"

مائیسہ کا دماغ نفرت والے جملے پر ٹھہر سا گیا۔۔۔ ابھی تو اس پر نرم گرم جذبات کی اہمیت آشکار ہونے لگی تھی اور وہ نفرت۔۔۔ نفرت کا دم بھرنے لگا تھا۔۔۔ وہ زاویر تھا، محبت نہیں تھی دوست تو تھا پھر محبت کے علاوہ دوسرا جذبہ نفرت کا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ کیا دوستی بھی نہیں بچی تھی جو بیچ میں نفرت آنے لگی تھی۔۔۔

زاویر چل کر اس تک آیا تھا اور جب بولا تو اس کی آواز میں خوف تھا۔ "مائیسہ۔۔۔" اس کا سر جھک گیا، وہ اس کی خوشی کی خاطر خود کو ملا دھوکا بھول گیا۔

"وہ آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا، آپ کی زندگی میں آنے والا کوئی دوسرا شخص آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔ اگر وہ آپ کی ویسی قدر نہ کر پایا جیسی آپ کی کرنی چاہیے تو۔۔۔ میں آپ کو زندگی کے کسی مقام پر بھی ناخوش دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر مائیسہ کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ یوں جیسے کوئی آس والا دیکھتا ہے۔۔۔ جیسے موت کے کنارے زندگی کی تمنا کرنے والے موہوم سی امید لئے دیکھتا ہے۔۔۔

اس نے بہت سی ہمت مجتمع کرتے ہوئے بلآخر اپنے خوف کو زبان دے ہی دی۔ اسے مائیسہ سے محبت تھی مگر اس محبت سے کہیں زیادہ اسے مائیسہ کو تکلیف پہنچ جانے کا خوف تھا، اس کی بے قدری کا خوف تھا۔

kahanfreak.com

"اگر تم مجھے خوش نہ رکھ پائے تو۔۔۔؟"اس کی آواز گویا کہ کھائی میں سے ابھری ہو۔

"میں کم سے کم جان بوجھ کر آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔۔۔"اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔

"اور جہاں مجھے محسوس ہو گا میری شخصیت کا کوئی پہلو آپ کو رنجیدہ کر سکتا ہے تو میں اسے بدل لوں گا۔۔۔اگر میں مائیسہ سلیمان سے محبت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہوں تو پھر اس کی خاطر خود کو بدلنے کا بھی حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔"

اس نے واپس سے سر اٹھا کر مائیسہ کی آنکھوں میں دیکھتے کہا،اس کی نگاہیں اس کے قول کی پختگی پر مہر ثبت کر رہی تھیں،وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر رخ پھیر گئی۔اس کی باتیں مائیسہ کے دل پر بوجھ بڑھانے لگی تھیں۔خسارہ پانے والے شخص کا کیا حال ہوتا ہے اس لڑکی کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔وہ خاموشی سے آگے بڑھنے کو تھی جب زاویر اک بار پھر سے بول اٹھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری محبت آپ کیلئے اس قدر ناقابل برداشت ہے جس کے بدلے آپ خود کو آگ میں جھونکنے پر راضی ہو جائیں گی۔۔۔"

مائیسہ بنا پلٹے ہی آگے بڑھی۔۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔وہ کیا سمجھ رہا تھا۔۔۔ان کے بیچ کس قدر فاصلے آ چکے تھے۔۔۔اور یہ فاصلے۔۔۔یہ فاصلے آئے بھی تو اسی کے سبب تھے۔۔۔اب کس سے گلہ۔۔۔کیسا گلہ۔۔۔

"اگر آپ نے خود کے ساتھ یہ ظلم کیا ناں مائیسہ تو میں ساری زندگی آپ کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔میں ہر رشتے کا لحاظ بھول جاؤں گا۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا مگر وہ زاویر کی ہر گز حوصلہ افزائی کرنا نہیں چاہتی تھی۔وہ بخوبی جانتی تھی اسے پتا چل گیا تو وہ نانا کے سامنے کھڑے ہونے میں دوسرا لمحہ نہیں لگائے گا۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کے کمرے سے نکل گئی،اس نے بھی پیچھے سے اپنا غصہ دروازے پر نکالا ۔اگر آپا اسے مائیسہ کے متعلق آگاہ نہ کرتیں تو وہ تو خسارے میں ہی رہ جاتا۔انہوں نے زاویر کو دادا کو ان کے فیصلے سے باز رکھنے کیلئے بتایا تھا۔

مائیسہ اپنے کمرے میں آتی بیڈ پر گر گئی تھی،آنکھیں پانی سے لبالب بھرتی چلی گئیں اور پھر وہی پانی آبشار کی صورت گالوں پر بہتا چلا گیا۔دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر دنیا کو ہلا دے۔۔۔وہ کیسے اتنی دور نکل آئی تھی۔۔۔ان کا ساتھ تو بہت اچھا رہا تھا،اس سے کبھی کوئی شکایت نہیں رہی تھی۔۔۔وہ تو اس کا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔وہ کیسے کیسے اسے دھوکا دے گئی تھی۔۔۔اپنے دل کا خون کرنا بھی تھا تو کم سے کم اس کے دل کو تو زخمی نہ کرتی۔۔۔

تلخ حال میں وہ خوشگوار ماضی میں اترنے لگی تھی۔

افق پار محبت تھی کہ یک رنگ مہتاب و کنول

آج عید تھی اور ہر عید کی طرح اس عید پر بھی کچھ روایتی پہن رکھا تھا، وہ تینوں اس وقت ٹخنوں تک آتے فراک کے ساتھ چوڑی دار پجامہ پہنے ہوئے تھیں۔ نانا عید کی نماز پڑھ کر آئے تو وہ تینوں فوراً سے عیدی کیلئے نانا کے سر ہو گئیں۔ نانا نے بھی خوشی خوشی میں انہیں نئے نوٹوں کی تین گڈیاں تھمادی تھیں اور پھر انہوں نے سویاں لاتی ممانی کو بھی عیدی دی۔ وہ تینوں اب باہر آکر زاویر کا انتظار کرنے لگیں۔ کچھ ہی لمحوں کے بعد وہ بھی سفید ہلکی کڑھائی والے کرتے کے اوپر گلے میں کیمل کلر کی شال پہنے آگیا۔ سفید رنگ اس کی رنگت کو مزید ابھار رہا تھا اور شال اس کی مردانہ وجاہت کو دوچند کر رہی تھی اور آنکھوں میں مسلسل تیرتی ہوئی شرارت دیکھنے والے کے دل کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی۔ چہرے کے رنگ و نقوش بھی وجاہت کی مثال تھے، نام کی طرح دمکتا چہرہ جاذبیت کی اپنی مثال آپ تھا۔

"عیدی۔۔۔"

اس کے وہاں سے کھسکنے کا ارادہ بھانپتے ہوئے مائیسہ نے فوراً سے اس کے سامنے آتے ہوئے اپنی مہندی کے نقش و نگار والی ہتھیلی پھیلا دی۔

وہ گہرے مہرون رنگ کی کلیوں والی فراک پہنے ہوئے تھی، جس کے گلے پر سفید رنگ کی ہلکی ہلکی کڑھائی کی ہوئی تھی۔ اس کی روشن آنکھیں اپنے مطالبے پر دھونس کا تاثر لئے ہوئے تھیں۔

kahanifreak.com

"ہیں یہ چھوٹے کب سے بڑوں کو عید دینے لگے۔۔۔؟"رمیسہ نے اپنی جان بچانے کیلئے فوراً کہامبادہ کہیں مائیسہ اس سے بھی عیدناں مانگ لے،ساتھ میں روبی نے بھی ہاں میں سر ہلا کر سرعت سے رمیسہ کی تائید کی۔

زاویر نے آئیبرو اٹھا کر مائیسہ کو جواب طلب نگاہوں سے دیکھا۔

"بھائی چھوٹا ہو یاں بڑا وہ بڑا ہی ہوتا ہے۔۔۔"روبی نے معصومیت سے کہا،مائیسہ نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"ایسا نانا کہتے ہیں۔۔۔"زاویر کو روبی کی جانب بڑھتے دیکھ کر رمیسہ نے فوراسے روبی کی طرفداری کی۔

"آپ نے بالکل بجافرمایارمیسہ آپا۔۔۔"

"زاویر ر۔۔۔"رمیسہ نے دانت پیسے۔"آئندہ مجھے آپا کہانا تو دیکھنا۔۔۔"اس نے انگشت شہادت بلند کی۔

"کیوں میں تو نانا کی بات مانوں گا۔۔۔"اس نے سہولت سے بازو سینے پر باندھ لئے۔

"مائیسہ اس کو اپنی زبان میں سمجھالیں۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔آہاں مائیسہ۔۔۔بیٹا مائیسہ نہیں مائیسہ آپا۔۔۔"اس نے رمیسہ کے سر پر چپت کی، اس نے غصے سے سر جھٹکا۔

kahanifreak.com

"اوف ہو۔۔۔ تم لوگ لڑائی بعد میں کرنا میری عیدی دو۔۔۔" مائیسہ نے اس کے سامنے واپس سے اپنی ہتھیلی پھیلائی۔

وہ اس کی ہتھیلی سائیڈ پر کرتے آگے بڑھنے لگا، مائیسہ نے پیچھے سے اس کے کالر سے پکڑتے ہوئے اسے واپس کھینچ لیا۔

"عیدی۔۔۔" اس نے بھنویں اٹھائیں۔

زاویر نے گہری سانس بھرتے ہوئے والٹ میں سے کچھ کرنسی نوٹ نکال کر اس کی جانب بڑھادئے اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

مائیسہ نے وہیں کھڑے کھڑے نوٹ گنے۔ "پچھلے سال کی نسبت کم عیدی دی ہے۔۔۔"

اس کی بات سنتے ہی وہ گھوما تھا اور افسوس۔۔۔ حیرت سے اسے دیکھا جو پیٹھ کرتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔

ایسا نہیں تھا اسے پیسوں کی کمی تھی مگر یہ اک روایت تھی جو صدیوں سے چلی آرہی تھی اور یہ نسل اس روایت کو زندہ رکھ رہی تھی، اکثر اوقات ہم ان چھوٹی چھوٹی روایات کو پہاڑ جتنا بوجھل سمجھ لیتے ہیں جبکہ یہی چھوٹی چھوٹی بے ضرر سی روایات زندگی میں رنگ بھرتی ہیں اور رشتوں کو احساس بخشتی ہیں، مان دیتی ہیں۔

دوپہر کو وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب وہ جانے کون سا گانا گنگنا تا ہوا ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ پکڑے اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور ایک ادا سے اس کے سامنے پیش کیا۔

مائیسہ کو تعجب ہوا۔

"ارے لے لیجئے، آپ کے خالہ کے اکلوتے بیٹے نے بھیجے ہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟" اس نے عجیب بے تکا سا سوال کیا۔

"ڈبے میں ڈبا ڈبے میں کیک، میں کیا کروں میری خالہ کی بیٹی لاکھوں میں ایک۔۔۔"

"زاویر۔۔۔" اس نے اسے گھورتے ہوئے پھول پکڑ کر ایک جانب رکھ دئے اور پھر فائز کا نمبر ملایا۔

دوسری جانب اس نے کال اٹھاتے ساتھ ہی خوشگوار لہجے میں عید کی مبارک دی تھی، مائیسہ کو بھی جواب دینا پڑا۔ "فائز تم نے پھول کیوں بھیجے ہیں۔۔۔"

اس کا جواب مائیسہ کو سمجھ نہیں آیا اور واپس سے وہ قطعیت سے بولی۔ "آئندہ مت بھیجنا، مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

"لگے ہاتھ یہ بھی پوچھ لیں پھوپھو سے پوچھ کر بھیجے ہیں۔۔۔" زاویر نے موبائل استعمال کرتے کرتے لقمہ دیا، اس نے پھوپھو کو ہی تو فائز کی چھیڑ بنایا ہوا تھا۔

"آپ نے اسے بھی بتا دیا۔۔۔" وہ کچھ پریشان سا ہوا۔

kahanifreak.com

"ظاہری بات ہے جب یوں پھول بھیجو گے تو سب کو ہی پتا چلے گا۔۔۔"

"ڈیئر کزن آئندہ اتنے بڑے کام مت کرنا۔۔۔" زاویر نے ایک بار پھر اسے سلگایا۔

"تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔۔۔"

"بتاؤں دادا کو تمہارے کارنامے کا۔۔۔؟" وہ کہنیوں کے بل اونچا ہوا تھا۔

"تم نہیں بتا سکتے۔۔۔" اس نے یقین سے کہا۔

"تم چیلنج کر رہے ہو۔۔۔؟"

"نہیں یقین سے کہہ رہا ہوں، میرے ساتھ مائیسہ کا نام لگا ہے تم چاہ کر بھی نہیں بتا سکتے۔۔۔"

وہ یک دم سیدھا ہوا تھا۔ "فائز۔۔۔ اس سب میں مائیسہ کا نام جوڑنے کی کوشش ہرگز مت کرنا۔۔۔ ابھی صرف زبان بڑا ماننے سے انکاری ہے پھر ہاتھ بھی ہو جائیں گے۔۔۔"

"میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔" اسے بھی ندامت ہوئی۔

"نہیں کرنا چاہیئے تھا خاص کر اس لڑکی کے نام سے جسے تم چاہنے کا دعوا کرتے ہو۔۔۔"

"ایسا۔۔۔ ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔" فائز گڑبڑاتے ہوئے انکار کر گیا تھا۔ زاویر نے فون بند کرتے ہوئے مائیسہ کو تلاشنا چاہا مگر وہ کمرے سے جا چکی تھی۔۔۔ وہ دونوں ایسے ہی تھے کب کس بات پر بحث کرنے لگیں کچھ پتا نہیں چلتا تھا اور پھر بحث کے دوران ارد گرد کو بالکل ہی

kahanifreak.com

نظر انداز کر جاتے تھے۔۔۔ان دونوں کے بیچ اختلاف کیسا تھا آج تک کسی کو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔شاید سوچ کا فرق تھا، یہی ایک جواز تھا جو سب سچ مان چکے تھے۔۔۔

شام میں ان سب کا کھانا نانا کے چچیرے بھائی کی طرف تھا، جن کا گھر ان کے ساتھ ہی تھا۔ عموماً مائیسہ ان کے گھر جانے سے کتراتی ہی تھی لیکن چونکہ آج عید تھی اور نانا کہتے ہیں عید انعام ہے اور انعام ملنے پر خوش ہوتے ہیں کجا کہ دل میں کدورتیں رکھی جائیں، اس دن سب سے کھلے دل سے ملنا چاہیے اس لئے وہ بھی سب کے ساتھ چلی آئی۔

وہ الگ بات ہے اسے وہاں آکر اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ ہر جذباتی بات دل پر لینے والی نہیں ہوتی۔

وہ مائیسہ سلیمان تھی، اپنے باپ کی طرح باوقار اور نرم دل۔۔۔ماں کی طرح صورت اور سیرت دونوں میں خوبصورت۔۔۔ نظریے کی سختی باپ سے اور اخلاق کی نرمی ماں سے لئے ہوئے بہترین شخصیت کے امتزاج کی حامل لڑکی۔۔۔

حسد بھی سینک ہے جس دل کو چمٹ جائے اسے کھا جاتا ہے۔۔۔رخشندہ ممانی کو اس کی ماں سے حسد نے ایسا اندھا کیا کہ اپنا فائدہ بھی نظر انداز کر گئیں اور اب ان کے سکون سے منوں مٹی تلے جا سونے کے باوجود بھی حسد نے دل کو نہ چھوڑا تھا۔۔۔ جبکہ اگر اس کی ماں اس رشتے سے انکار نہ کرتیں تو وہ کبھی اتنے بڑے گھر میں بیاہ کر نہ آتیں۔۔۔اب اسی حسد نے ان کی اولاد

کو بھی گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔بنا کسی اختلاف کے ان ماں بیٹی کو جانے مائیسہ سے کیا مسئلہ ہوتا رہتا تھا۔۔۔جب بھی وہ سامنے ہوتی وہ ان کی تنقیدی نگاہوں کے حصار میں رہتی، سحر تو خود ہی خود میں اس سے مقابلہ بھی شروع کر چکی تھی۔

"مائیسہ آجکل کس بازار میں جا رہی ہو۔۔۔"اس کے لہجے میں تضحیک تھی۔

سحر نے اس کی نفیس سی فراک پر طنز پھینکا۔اس میں قصور شاید سحر کا بھی نہیں تھا،اک عرصہ دراز غلامی میں گزارنے والی قومیں جسمانی طور پر تو آزاد ہو جاتی ہیں مگر ذہنی طور پر اپنی سوچ کو ان زنجیروں سے آزاد کروانے کیلئے نسلوں کی نسلوں پر محنت کرنی پڑتی ہے۔۔۔ہم اسے اک دائرے کی صورت لیتے ہیں کہ اک سرے سے چڑھ کر گھوم کر دوسرے سرے پر منزل پالی جبکہ در حقیقت یہ

Vicious circle

ہے، جیسے سپرنگ جس میں ان گنت گول گول چکر کاٹنے پڑیں گے،اس ذہنی غلامی سے آزادی کی قیمت چکانی پڑے گی۔۔۔سالوں کی محنت اور صبر درکار ہو گا۔۔۔

مغرب ہمارے دماغوں پر حکمرانی کرتا ہے کچھ یوں کہ ہم ایشیائی ممالک میں بسنے والوں کو اپنی ثقافت،اپنا اوڑھنا۔۔۔اپنا رکھ رکھاؤ۔۔۔کمتر سا محسوس ہوتا ہے اور اس احساس محرومی میں ہمیں اپنے اندر وہ خامیاں بھی نظر آنے لگتی ہیں جن کا کہیں وجود ہی نہیں ہوتا اور مغرب کی پیروی میں ہم اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ ہم خامیوں سے بھرپور ان کی تعلیمات کو بصد رضا

قبول کرتے چلے جا رہے ہیں بنا یہ جانے کہ ان سب کا اختتام آخر کہاں ہونے والا ہے۔۔۔ مغرب اک نارسیسٹ ہے اور ہم اس پیراسائٹ کی غذا۔۔۔

مائیسہ ہنس دی۔

"کیوں تم نے بھی وہاں سے کپڑے خریدنے ہیں۔۔۔" زاویر نے سویوں سے ہاتھ روکتے کہا۔

"ہنہ۔۔۔ اتنے برے دن بھی نہیں آئے میرے، یہ پینڈو سٹائل کپڑے پہننا شروع کر دوں۔۔۔" اس کا لہجہ خاصا ہتک آمیز تھا۔

"تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان میں اسے ثقافت کہتے ہیں۔۔۔" زاویر نے بھی واپس اس کا مذاق اڑایا۔ "ویسے یقیناً تمہیں معلوم نہیں ہو گا یہ کس ڈیزائنر کا ہے، معلوم ہوتا تو اب تک تم بیہوش ہو چکی ہوتی۔۔۔"

"واٹ ایور۔۔۔" اس نے اپنے بال جھٹکے۔

"تم کیوں بحث کر رہے ہو۔۔۔"

زاویر نے آہستگی سے کہا۔ "آپ خود کیلئے نہیں لڑیں گی تو کیا میں بھی آپ کیلئے نہیں لڑوں گا۔۔"

وہ اور رمیسہ اس کے یوں کہنے پر ہنس دی، اگرچہ وہ چند سال بڑی تھی پھر بھی وہ ہمہ وقت اس کیلئے لڑنے کو تیار رہتا تھا۔ شاید یہی سبب تھا جو مائیسہ کا وجود کچھ لوگوں کو خاص طور پر کھٹکتا تھا۔

kahanifreak.com

"کیا چل رہا ہے۔۔۔؟" رخشندہ ممانی جانے کہاں سے نازل ہوئی تھیں۔

وہ چونکی، باقی سب بھی تعجب سے انہیں دیکھنے لگے۔انہوں نے ملازمہ کو چائے رکھنے کا اشارہ کیا۔

"یوں مسکرا رہی ہو کوئی تو چکر چل رہا ہو گا۔۔۔"

زاویر کہنے کو تھا جب وہ خود ہی سخت لہجے میں کہہ اٹھی۔" سطحی سوچ کا کوئی علاج تھوڑی نا ہوتا ہے چچی، جس کا علم جتنا محدود اس کی سوچ بھی اتنی ہی محدود۔۔۔"

وہ آج کی نسل تھی، جو اپنی بات کہنا جانتی تھی، جسے خود کی بقا کیلئے کسی شہزادے کی ضرورت نہیں تھی۔

"تم مما کو جاہل کہہ رہی ہو۔۔۔؟" سحر کا غصے سے برا حال ہوا، زاویر کی ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی نکل گئی۔

"دیکھ لیں چچی، آپ کی بیٹی آپ کو کیا کہلوانا چاہتی ہے۔۔۔" زاویر کی بات پر بے ساختہ ہی سب کے قہقہے ابھرتے چلے گئے۔

رات کے کھانے کے بعد بالآخر وہ گھر آ گئے تھے، مائیسہ نے اپنے کمرے میں آ کر ابھی اپنے جھمکے اتارے ہی تھے جب وہ بھی پیچھے ہی آن ٹپکا۔

"تمہیں سکون نہیں ہے نا۔۔۔" وہ اسے تنگ کرتی ہنسی۔

kahanifreak.com

زاویر نے خاموشی سے ہاتھ میں پکڑا نھا ہینڈ بیگ اس کی جانب بڑھا دیا۔ "آپ کی عیدی۔۔۔"

ہر سال کی طرح بنا مائیسہ کے کہے وہ اس کی نظروں کا مفہوم پہچان گیا۔ جہاں احساس الفاظ پر سبقت لے جائیں وہاں پھر باتیں کہنی نہیں پڑتیں۔۔۔ بنا کہے ہی سمجھ لی جاتی ہیں۔۔۔ نظروں کے مفہوم پہچان لئے جاتے ہیں۔۔۔ ان کی دوستی بھی وقت کی منازل طے کرتی اس خوشگوار منزل تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

وہ کندھے اٹھاتے مسکرا دیا۔

"وہ تو تم صبح ہی دے چکے تھے۔۔۔" مائیسہ نے بھی ہر سال کی طرح وہی جملہ دہرا کر یاد دہانی کروائی۔

"Some moments are worth living again and again"

زاویر کے جواب پر وہ مسکرائی، وہ ٹھیک کہہ رہا تھا، زندگی میں کچھ لمحے ایسے ہوتے ہیں جنہیں دل بار بار جینا چاہتا ہے، یہ لمحہ بھی ان ہی میں سے ایک تھا اور ان کا مکالمہ بھی ہر سال کی طرح ان ہی مخصوص جملوں پر محیط تھا۔

"وہ عید تھوڑی ہوتی ہے، بھتہ ہوتا ہے جو آپ ہر سال اپنے زورِ بازو پر مجھ سے لیتی ہیں۔۔۔" اس نے منہ بنا کر کہا۔

kahanifreak.com

مائیسہ نے مخملی پوٹلی پر بنا اپنے نام کا لوگو دیکھا، وہ مسکرائی اور اس میں سے ڈبا نکالا، زاویر دروازے کے فریم کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ مائیسہ نے ڈبیا کھولنے سے پہلے خوشگوار حیرت کے زیرِ اثر زاویر کو دیکھا اور پھر اس کے اشارہ کرنے پر اس نے واپس سے اپنی نظریں ڈبیا پر جماتے ہوئے اسے کھولا اور اگلے ہی پل اس کی آنکھیں ڈبے میں موجود سٹڈز کو دیکھ کر خوشی کے مارے حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔ اس کی نظروں میں ستائش ابھری ۔۔۔ خوشی کی رمق جاگی۔۔۔ اہم ہونے کی تسکین ملی۔۔۔ اس نے واپس سے زاویر کی جانب دیکھا اور پھر اپنی خوشی کا اظہار کرنے کی سمجھ نہ آئی تو اس کے بازو پر مکا جڑ دیا۔

"زاویر۔۔۔۔ تم کس قدر جھوٹے ہو، تم نے تو کہا تھا ابھی تک اس کا ڈیزائن تیار نہیں ہوا۔۔۔" ہر سال کی طرح اک بار پھر زاویر نے اس سے غلط بیانی کی تھی اور وہ بھی ہر سال کی طرح اک بار پھر سے اس کے جھوٹ کو سچ مان بیٹھی تھی۔ وہ ہر سال عیدی کے طور پر اس کیلئے جیولری ڈیزائن کرنے کا شوقین تھا۔۔۔ عادی تھا۔۔۔

"ہمم۔۔۔ مکمل تو نہیں ہوا تھا۔۔۔" اس نے مائیسہ کو دیکھا، وہ مبہوت سی ان ایئر سٹڈز کو دیکھ رہی تھی۔ زاویر کی رگ شرارت پھڑ پھڑائی۔ "پھر میں نے سوچا جانے کب دادا آپ کی شادی کی ڈگڈگی بجا دیں، ہم کہاں اتنی جلدی آپ کا جہیز تیار کرتے پھیریں گے۔۔۔" اس نے شرارت سے مائیسہ کو چھیڑا، وہ اپنے کانوں میں سٹڈز ڈالنے میں مشغول تھی۔

"ابھی اتنی بھی بڑی نہیں ہوئی میں۔۔۔" مائیسہ نے منہ بنایا اور زاویر کی جانب گھومی۔

زاویر نے انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملا کر "واؤ۔۔۔" کا اشارہ کیا، زبان تو اس وقت فراٹے بھرنے میں مصروف تھی۔

"بھئی عمر شمر کی کوئی تک نہیں بنتی، اگر میں آپ لوگوں کی عمروں کے چکر میں پڑا رہا تو میری شادی بڑھاپے میں جا کر ہو گی، اور تب کہاں میں اپنی بیوی کے ساتھ ملکوں ملکوں گھوموں گا اور کہاں اپنے بچوں کے ساتھ فٹبال کھیل سکوں گا۔۔۔" اس کے لہجے میں بلا کی حسرت در آئی تھی۔

"تمہیں ہم سے کیا مسئلہ ہے، تمہیں شادی کرنی ہے کر لو اور ویسے بھی پہلے بڑی تم کسی کی سنتے ہو۔۔۔" وہ شیشے میں خود کو دیکھتے ہوئے اپنے کانوں کا جائزہ لینے لگی جہاں زاویر کے ڈیزائن کئے ہوئے سٹڈز چمک رہے تھے۔

"کسی سیانے بزرگ یعنی اپنے دادا کا کہنا ہے کہ بھائی بہنوں کی رخصتی سے پہلے اپنے سروں پر سہرہ نہیں سجایا کرتے۔۔۔"

"یعنی تم مجھے بہن کہہ رہے ہو۔۔۔" مائیسہ نے اسے منہ چڑایا۔

"یاالٰہی۔۔۔ میں نے آپ کو کب بہن کہا۔۔۔" وہ مائیسہ سے زیادہ حیران ہوا تھا۔

"ابھی تو کہا بہنوں کی رخصتی سے پہلے شادی نہیں کروں گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"میں نے روبی اور رمیسہ کا کہا تھا۔۔۔آپ تو استاد ہیں میری، اب بھلا اچھا لگتا ہے استاد سے پہلے شاگرد شادی کر لے۔۔۔" وہ بیچارہ سا منہ بنا گیا۔ "لوگ ہنسیں گے کہ شاگرد استاد کے ساتھ استادی کر گیا۔۔۔"

"یااللہ۔۔۔مائیسہ سلیمان کو زاویر اصفہانی کے شر سے بچائے رکھنا۔۔۔" مائیسہ اس کی سرد آہوں سے عاجز آگئی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

وہ یک دم سنجیدہ ہو گیا۔ "آپ کو لگتا ہے زاویر اصفہانی میں مائیسہ کیلئے شر ہو سکتا ہے۔۔۔"

مائیسہ کی ہنسی کہیں غائب ہوئی تھی۔ "افف۔۔۔زاویر یہ اچھا ہے تم خود مذاق کر لیتے ہو جب میں مذاق کرتی ہوں تم سنجیدہ ہو جاتے ہو۔۔۔" اسے کبھی کبھی بہت حیرانی ہوتی تھی۔۔۔وہ جو بات یونہی بول جایا کرتی تھی وہ اس پر بھی سنجیدگی سے سوچنے لگتا تھا۔

"کیونکہ آپ کیلئے میں صرف زاویر ہوں، آپ مجھے۔۔۔میری باتوں کو ہنسی میں اڑا سکتی ہیں۔۔۔" اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔ "مگر میرے لئے آپ صرف مائیسہ سلیمان نہیں ہیں۔۔۔" وہ مسکرایا۔ "آپ میری دوست ہیں، جس سے میں اپنا ہر مسئلہ شئیر کر سکتا ہوں ۔۔۔میری کزن ہیں جس کے ساتھ میں پورے خاندان کی برائیاں کر سکتا ہوں۔۔۔" وہ ہنسا، مائیسہ بھی مسکرائی۔ "میری استاد ہیں جس کی ماننے کی سننے کی مجھے عادت ہے۔۔۔ بچپن کی ایڈمائیریشن ہیں۔۔۔" اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔۔۔چند لمحے سرکے۔۔۔ "زاویر اصفہانی کو یہ حق نہیں کہ وہ مائیسہ سلیمان کے الفاظ کو ہنسی میں اڑا جائے۔۔۔"

kanafreak.com

مائیسہ کی نظریں الجھی تھیں۔"تم۔۔۔تم یوں سنجیدہ مت ہوا کرو۔۔۔تمہاری ایسی باتیں مجھے ڈرا دیتی ہیں۔۔۔"

"اب میں اتنی بھی کوئی بوڑھوں والی باتیں نہیں کرتا۔۔۔"وہ ایک بار پھر سے خود ہی ہنس اٹھا۔

وہ مرد تھا آنے والے کل کی فکر سے لاپرواہ آج میں گم۔۔۔

وہ جانے کیلئے پلٹا۔"تم مجھے دوست ہی سمجھنا۔۔۔"مائیسہ کے کہنے پر اس نے پلٹ کر اپنے ہاتھ کو کنپٹی تک لے جا کر سیلوٹ مارا تھا اور وہ دونوں ہنس دیئے۔

مائیسہ نے یہ بات کیوں کہی تھی،اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔شاید لاشعور میں کہلوادی گئی تھی۔۔۔وہ عورت تھی جسے آج سے زیادہ آنے والے کل کی فکر تھی۔

عید کے دوسرے دن پھوپھو بمہ اہل وعیال چلی آئی تھیں،ان کا عید کا پہلا دن ہمیشہ سسرالیوں کے نام ہوتا تھا۔انہیں آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا اور بچوں کا نہ آتا دیکھ کر ممانی وہاں سے اٹھتی انہیں بلانے چلی آئیں،اوپر پہنچتے ہی مائیسہ کے کمرے سے آتی آوازیں سن کر انہیں اندازہ ہو چکا تھا وہ سب وہیں محفل جمائے ہوئے ہیں۔

ممانی نے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتے اپنی کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھے اسی پل ان چاروں کے قہقہے دم گھونٹ گئے۔

"کتنی بری بات ہے، کب سے آپا آئی ہوئی ہیں اور تم لوگ ملنے تک نہیں آئے۔۔۔"

"میں زرا فریش ہو جاؤں۔۔۔" زاویر بیڈ سے اٹھا تھا۔

"میرا فون کدھر ہے۔۔۔" مائیسہ ادھر ادھر اپنا فون ڈھونڈنے لگی۔ "کب سے وانیہ کی کال آرہی ہے پتا نہیں کیا کہنا ہو گا اس نے۔۔۔"

"اللہ۔۔۔ میں تو بھول ہی گئی، میری پریزنٹیشن ہے۔۔۔"

"افف۔۔۔ میری تو ٹیسٹ سیریز شروع ہونے والی ہیں۔۔۔"

ان چاروں کو اس موقع پر اپنے بے حد ضروری کام یاد آئے اور وہ وہاں سے نکلنے کیلئے پر تولنے لگے جب ممانی کی آواز سے سب کے قدم تھم گئے۔

"وہیں رک جاؤ تم سب۔۔۔ کھی کھی ہاہا کرتے تو تم لوگوں کو کچھ یاد نہیں آیا اور اب جیسے ہی مہمانوں سے ملنے کا کہا تو تم لوگوں کو سب اگلے پچھلے کام یاد آ گئے۔۔۔"

"ممانی۔۔۔"

"مما۔۔۔"

"خالہ۔۔۔"

"ماں۔۔۔"

kahanifreak.com

ایک ساتھ آوازیں ابھریں اور ممانی نے بے ساختہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے اور پھر ان کو گھورا۔

"شرافت سے آگے لگو۔۔۔"

وہ چاروں ناچاران کے آگے آگے چل دئے۔

نیچے آکر جیسے ہی لاؤنج میں آتے انہوں نے سلام دعا کیا تھا اس کے بعد ہی پھوپھو نے دل کھول کر اپنے گلے شکوے کر ڈالے۔ ابھی پھوپھو کے گلے شکووں کا طوفان تھما تھا کہ پھوپھا کو بھی یاد آگیا بچیوں کی تربیت کچھ ٹھیک نہیں ہو رہی۔ دادا کے سامنے وہ لحاظ کر جاتے تھے مگر ممانی کی قسمت دادا مسجد سے ابھی آئے نہیں تھے۔

"ارے پھوپھا جی، آپ مٹھائی نہیں لے کر آئے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔" مائیسہ نے دانت پیسے۔

"کس چیز کی مٹھائی۔۔۔" پھوپھو مسکرائیں، وہ کہہ رہا تھا تو یقینا کوئی خوشی کی ہی خبر ہو گی۔

"فائز کی پروموشن کی۔۔۔"

فائز کو کچھ کچھ سمجھ آنے لگی تھی۔

"فائز کی پروموشن۔۔۔" اب والدین محترم فائز کے جواب کے منتظر تھے۔

"نہیں۔۔۔ میری پروموشن نہیں ہوئی۔۔۔" فائز زاویر کو گھور کر رہ گیا۔

kahanifreak.com

"اچھا۔۔۔"اس نے کمال حیرت سے کہا۔"کل آپ کو پھولوں کی دکان پر دیکھا تو میں سمجھا پرومو شن ہو گئی ہو گی۔۔۔"

"یہ زاویر بھائی تو کل کہیں گئے ہی نہیں تھے۔۔۔"روبی نے رمیسہ کے کان میں گھستے کہا۔

فائز گڑ بڑا کر رہ گیا۔"ن۔۔۔ نہیں وہ ایک دوست کو لینے تھے۔۔۔"اس نے جھٹ سے جھوٹ بولا۔اس سے پہلے ان کی باتیں مزید آگے بڑھتیں دادا آ گئے اور پھر وہ دونوں موقع پاتے ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی تھیں ہاں زاویر اور مائیسہ فائز کو کمپنی دینے کیلئے اس کے ساتھ ہی رہے تھے۔

عید ختم ہوتے ہی سہل پسندوں کی شامت آ چکی تھی۔۔۔بچے اپنا اپنا سامنہ لے کر سکولوں ۔۔۔یونیورسٹیوں کا رخ کرنے لگے تھے۔۔۔چھٹیاں ختم ہوتے ہی زندگی واپس سے اسی معمول پر آ گئی تھی۔۔۔آفسز۔۔۔کالجز۔۔۔اسکول۔۔۔یونیورسٹیاں۔۔۔سب آباد ہو چکا تھا۔۔۔

وہ سر جھکائے موبائل پر انگلیاں چلاتا آفس کی بلڈنگ میں داخل ہوا اور پھر جیسے ہی سینسرڈ دروازے کھلے وہ موبائل جیب میں ڈال گیا اور اٹھی گردن لئے شاہانہ سے انداز میں چلتا ریسیپشن کے پاس آیا۔

"کیا میڈم اپنے روم میں ہیں۔۔۔؟"رعب دار آواز میں سوال پوچھا گیا۔

"سر۔۔۔وہ دراصل وہ بورڈ روم میں ہیں۔۔۔"ریسیپشنسٹ نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا،وہ جانتی تھی اسے ان کی باس کا خود کو انتظار کروایا جانا کس قدر ناپسند تھا۔

توقع کے عین مطابق اس کے ماتھے پر بل ابھرے۔"کیا اشنا کو معلوم نہیں تھا اس وقت میری میٹنگ اس کی باس کے ساتھ طے تھی۔۔۔اینی ویز۔۔۔"وہ کہتا آگے بڑھ گیا۔

"اشنا کو تو اب اللہ ہی بچائے۔۔۔"ریسیپشن پر کھڑی لڑکی نے اس کے جاتے ہی سکون کی سانس لی۔

"یہ کون ہیں۔۔۔؟"سوال کرنے والی لڑکی شاید نئی تھی۔

"یہ۔۔۔"اس نے افسردہ سی سانس خارج کی۔"یہ وہ ہیں جن کے آنے سے ہر گز بہار نہیں آتی۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

"مطلب یہ کہ جتنا ممکن ہو ان سے دور ہی رہنا۔۔۔ویسے تو اچھے ہیں لیکن جب مائیسہ میم کے ساتھ ہوتے ہیں تب دنیا کیلئے جلاد بن جاتے ہیں۔۔۔"اس نے قیافہ شناسائی کی حد کر دی۔

"وہ ہر چیز نظر انداز کر سکتے ہیں سوائے مائیسہ میم کے حق میں کی گئی کوتاہی کو۔۔۔مائیسہ میم بہت نرم دل ہیں،وہ آفس میں ہوتی ہیں تو ہم سب پر سکون رہتے ہیں اور جس دن یہ آجائیں اس دن سب کو لالے پڑ جاتے ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"تو کیا ان دونوں کے بیچ کچھ۔۔۔۔" نئی آنے والی لڑکی بھی اپنے سارے خدشات آج ہی دور کرنے کے درپر تھی۔

"ارے نہیں۔۔۔دوست ہیں اور کزن بھی۔۔۔"

"کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔۔۔" وہ تجسس سے بولی۔

"شش۔۔۔" اب کی بار ریسیپشنسٹ نے اسے گھور کر رکھ دیا، وہ بھی خاموش اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

وہ کمرے کا دروازہ کھولتا اندر آ گیا، کوئی اور ہوتا تو یقیناً کچھ ہی فاصلے پر کھڑا گارڈ اسے ایسا کرنے سے روک دیتا، اس کے کمرے میں اس کے علاوہ کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی، ماسوائے اس انسان کے۔۔۔اس کے پیچھے ہی دراوزے پر دستک دے کر آفس بوائے آیا تھا۔

"سر آپ کچھ لیں گے۔۔۔؟" آفس بوائے نے مودبانہ انداز میں پوچھا۔

وہ نفی میں سر ہلا گیا۔ آفس بوائے خاموشی سے وہاں سے چلا گیا، اس کے جاتے ہی وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا میز کے پاس آیا اور کارڈلیس اٹھا کر اک نمبر دبایا۔ "کدھر ہو۔۔۔"

"آپ آ گئے سر۔۔۔" سامنے سے پریشان سی آواز ابھری تھی۔

"کیا یہ ایکسٹینشن میرے گھر پر ہے۔۔؟" وہ بدمزہ ہوا۔

kahanifreak.com

"سوری سر۔۔۔"

"اپنی باس کو بتانا میں آیا تھا اور ان کے انتظار میں ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھ کر واپس چلا گیا ہوں۔۔۔" ابھی اس نے کریڈل رکھا بھی نہیں تھا جب کسی نے اس کا کان پکڑ لیا۔

"یاالٰہی۔۔۔مائیسہ کی بچی۔۔؟" وہ فوراً سے کریڈل کو رکھتا اپنے کان کو سہلانے لگا تھا۔

"ابھی پانچ منٹ نہیں ہوئے تمہیں آئے اور تم میری ٹیم کو پریشرائز کر رہے ہو۔۔۔" مائیسہ آنکھیں چھوٹی کئے اسے ہی گھورنے لگی۔

"یہ آپ کی ٹیم ہی ہے جس کی وجہ سے آپ پر اتنا بوجھ ہے، اس اشنا کو نہیں پتا کیسے میٹنگز شیڈیول کرواتے ہیں۔۔۔اتنی مس مینیجمنٹ۔۔۔" مائیسہ کو تو وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس لئے اس نے اس کی پی اے پر ہی برسنا شروع کر دیا۔"ایک بار یہ سب میرے انڈر آئے ناں تو لگ پتا جائے گا انہیں آخر باس ہوتا کس بلا کا نام ہے۔۔۔"

"وہ انہیں پہلے سے ہی پتا ہے۔۔۔دیکھا نہیں تمہیں دیکھ کر ان کے چہروں کا رنگ یوں اڑتا ہے جیسے ڈریک کو لاکو دیکھ لیا ہو۔۔۔" مائیسہ نے اسے چڑایا۔

"ہنس لیں۔۔۔ہنس لیں۔۔۔جب میں آنا شروع ہوا نا تو آپ میرا شکریہ ادا کریں گی کہ زاویر تمہارے مبارک قدموں نے آفس کو چار چاند لگا دیئے۔۔۔"

"ایسی بات ہے تو پھر آ کیوں نہیں جاتے۔۔۔"

kahanifreak.com

"اپنے وقت پر آجاؤں گا۔۔ خیر آپ نے مجھے۔۔۔ مجھے انتظار کروایا۔۔۔"اس نے اپنی جانب انگلی کی۔

وہ سر جھٹکتی ہنسی اور اپنا لیپ ٹاپ کھولتے ہوئے آن کیا۔

"کیا کسی دن ایسا نہیں ہو سکتا میں یہاں آؤں اور آپ کہیں آؤ زاویر ہم لنچ پر چلتے ہیں۔۔۔"اس نے اپنی گال کے نیچے ہاتھ کی مٹھی رکھتے سرد آہ بھری۔

"اب آ ہی گئے ہو تو زرا یہ کانٹریکٹ دیکھ لو۔۔۔"مائیسہ نے آرام سے اپنی فائل اس کی جانب بڑھادی۔

اسی دوران کسی نے دروازے پر ناک کیا تھا اور مائیسہ نے بے بسی سے آنکھیں بند کیں، وہ جانتی تھی زاویر کو آفس میں اس کے اور مائیسہ کے بیچ چلتی بات چیت میں کسی اور کی مداخلت کس قدر ناگوار گزرتی تھی۔ زاویر کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھتا دروازے کے پاس آیا اور اسے کھولتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کو ناگواری سے دیکھا۔

"سر یہ فائل۔۔۔۔"وہ مائیسہ کی ٹیم میں سے کوئی تھا جو غلط وقت پر کام کرنے چلا آیا تھا۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں ہے تمہاری باس اس وقت میٹنگ میں ہیں۔۔۔"اس نے سامنے کھڑے ایمپلوائے سے کہا۔"اشنا۔۔۔"وہ چلایا۔

اشنا جن کی طرح حاضر ہوئی تھی۔

kahanifreak.com

"کیا مجھے تمہاری ڈیوٹی بتانی پڑے گی۔۔؟" وہ کم الفاظ میں اپنی بات کہنے کا عادی تھا اور ابھی بھی اتنے سے الفاظ میں سخت ناراضگی کا اظہار کر گیا۔۔ سارا آفس سر جھکائے کام کرنے کی کوشش کرنے کی اداکاری کرنے لگا۔

"سوری سر۔۔۔"

وہ بنا اس کی بات سنے دروازہ بند کر گیا۔

"زاویر۔۔۔" مائیسہ نے اسے خفگی سے دیکھا۔

"اب آپ اپنی ٹیم کیلئے مجھ سے لڑیں گی۔۔۔" اس نے افسوس سے سر ہلایا۔

اچھا ہی تھا جو یہ آفس نہیں آتا تھا دوسری صورت میں میری ٹیم کو بھگا دیتا۔

"اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب یوں تو مت دیکھیں۔۔۔" وہ اس کی خفگی پر فائل کھولتا کانٹریکٹ کو دیکھنے لگا۔ مائیسہ لب دبائے اپنی ہنسی کو روکتی اپنے لیپ ٹاپ پر جھک گئی۔

مائیسہ آج گھر آنے میں تھوڑا لیٹ ہو چکی تھی، سب ڈائننگ میز پر بیٹھے اس کا ہی انتظار کر رہے تھے جب وہ بھاگتی ہوئی آئی تھی۔ وہ بخوبی جانتی تھی کوئی اور تو کچھ نہیں کہے گا مگر زاویر اصفہانی وہ باز نہیں آسکتا۔ نانا اور ممانی کو اس نے پیچھے سے گھیرے میں لیتے ہوئے سلام کیا اور پھر اپنی نشست سنبھالی۔

"سوری دیر ہو گئی، بہت زیادہ ٹریفک تھا۔۔۔" ممانی نے کھانا لگانے سے پہلے اس سے پوچھا تھا ،اسے اندازہ نہیں تھا آج ٹریفک اس قدر ہو گا۔

"کوئی بات نہیں مائیسہ ،ابھی اتنا بھی لیٹ نہیں ہوئی۔۔۔" ممانی نے پیار سے کہا۔

"ہاں بس آدھا گھنٹہ۔۔۔زیادہ دیر تو نہیں ہوئی۔۔۔ صرف اور صرف آدھا گھنٹہ مطلب تیس منٹ۔۔۔" زاویر نے کھیر امنہ میں رکھا۔

"دادا زاویر بھائی کا میتھ کتنا اچھا ہو گیا ہے نا۔۔۔" روبی نے مائیسہ کو آنکھ ماری، رمیسہ اس کی بات کو پہنچ گئی تھی اس لئے پہلے ہی دانت نکالنا شروع کر چکی تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا اب ان کو بھی دفتر جانا چاہیئے۔۔۔" روبی نے دانت نکالے، زاویر نے اسے گھورا تھا۔

"زاویر تم آج دیر سے کیوں آئے تھے۔۔۔" رمیسہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

ممانی نے سیدھا ہوتے ہوئے زاویر کی جانب رخ کیا تھا۔" کہیں تم آج پھر آفس تو نہیں گئے تھے۔۔۔مائیسہ تم نے لنچ کیا تھا۔۔۔؟"

ممانی نے فوراً سے اندازہ لگاتے ہوئے مائیسہ کو آڑے ہاتھوں لیا۔

"ارے چھوڑیں ناں ممانی۔۔۔ کم سے کم کسی ہی بہانے سے یہ آفس تو آئے۔۔۔"

kahanifreak.com

"بس اس کے پیپر ہونے دو، پھر یہ بھی مائیسہ کے ساتھ آفس جایا کرے گا، مائیسہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔۔۔" نانا کے حکم دیتے ہی زاویر نے منہ بنا کر مائیسہ کو دیکھا تھا۔

"بس اگر میں آپ کی مان کر بزنس سٹڈیز کر ہی رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر بار مجھے یوں ہی دھرتے چلے جائیں گے۔۔۔" اس نے شکوہ کناں نظروں سے دادا کو دیکھا۔ "یہ سامنے جو دو عورتیں بیٹھی ہیں ان کا کیا۔۔۔" عورتیں کہنے پر رمیسہ اور روبی کا منہ کھلا۔ "رمیسہ میڈم فیشن ڈیزائنگ میں اور روبی شہزادی کو فوٹو گرافی کا جنون، پیچھے رہ گیا بیچارہ زاویر۔۔۔ واہ۔۔۔"

"وہ اپنے کام میں بہت بہترین ہیں۔۔۔" ممانی نے کہا۔

"مطلب میں برا ہوں۔۔۔؟" اک اور افسوس، سب کی مان کر بھی برا۔ اکلوتا ہونے کا نقصان۔

"تمہارے بابا تمہیں مائیسہ کے سپرد نہ کرتے تو تم بھی نکمے ہی رہ جاتے۔۔۔" ممانی نے بھی اک اور سچا تبصرہ کیا۔

"سپرد۔۔۔؟ میں کوئی بھینس بکری ہوں۔۔۔" اس کا منہ کھلا تھا۔

"ویسے یہ دونوں اتنی چلاک ہیں، میرے خلاف ایکا کر لیتی ہیں، اکلوتا جو ہوں۔۔۔" اس کے رونے دھونے پر کسی نے اثر نہیں لیا تھا۔

"دو نہیں تین۔۔۔ مائیسہ بھی تو ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"جی نہیں وہ میرے خلاف کبھی نہیں ہو سکتیں۔۔۔"اس کے لہجے میں یقین تھا۔۔۔آنکھیں بند کر کے اعتماد کر لینے والا حوصلہ۔۔۔

"یہی۔۔۔یہی تمہاری جانبداری ہے جس کی وجہ سے ہم تمہارا ساتھ نہیں دیتے۔۔۔"رمیسہ نے جھٹ سے اس کی سیاست پر آواز اٹھائی جسے وہ نظر انداز کر گیا۔

"مائیسہ کل اتوار ہے، مہربانی کر کے جلدی اٹھئے گا، یاد ہے نا میرے امتحانات آنے والے ہیں ۔۔۔"کھانا کھاتے ہوئے اس نے مائیسہ کو بھی یاد دہانی کروادی۔

ممانی نے زاویر کو گھورا۔"کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی بات سننے کی، آخر اک اتوار کا دن ہی تو ہوتا ہے تمہارے پاس، سکون سے اپنا آرام کرنا۔۔۔"ممانی نے مائیسہ کو تنبیہ کی۔

"دادا آپ کو یقین ہے ناں میں آپ کی اس بہو کی ہی اولاد ہوں۔۔۔"دادا اس کی شرارت سمجھتے اپنی پلیٹ پر جھک گئے۔"نہیں۔۔۔ہو سکتا ہے پاپا کو اولاد نرینہ کی خواہش ہو اور انہوں نے دوسری شادی کر لی ہو۔۔۔"وہ اپنی ماں سے کافی دور بیٹھا تھا پھر بھی حفاظت کے پیش نظر مزید دور کھسکا۔"پھر ماں کو ہر وقت روتے دیکھ کر انہوں نے مجھے میری ماں سے لے کر ان کو دے دیا ہو۔۔۔"

"ہاں اور ممانی نے تمہیں اتنے پیار سے بڑا کیا ہو اور پڑھایا ہو اور ایک دن تم آفس سنبھالنے لگو۔۔۔"مائیسہ نے بھی اس کی کہانی کو مزید آگے بڑھایا۔

kahanifreak.com

"اوہو۔۔۔یہ کیااس کہانی میں بھی زاویر بھائی کو دفتر ہی جانا ہو گا۔۔۔"روبی کی بات پر سب ہنس اٹھے تھے۔

کھانے کے بعد ممانی نے مائیسہ کو اپنے کمرے میں بلالیا،اس میں ایسی کوئی تشویش والی بات نہیں تھی۔ ممانی اکثر مائیسہ کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے باتیں کرنے کی عادی تھیں۔مائیسہ اور ملازمہ کمرے میں آگے پیچھے ہی داخل ہوئی تھیں،مائیسہ نے اس سے ٹرے پکڑتے ہوئے میز پر رکھ دی اور پھر خود میز کے دوسری جانب رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ممانی نے چائے بناتے ہوئے مائیسہ کے سامنے کی۔

"تھینک یو ممانی۔۔۔"

وہ مسکرا کر اپنی چائے بنا کر اپنا کپ تھام گئیں۔

"لگتا ہے آج کوئی خاص بات ہے۔۔۔"مائیسہ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہمم۔۔۔خاص کا تو پتا نہیں مگر اہم ہے۔۔۔"انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرا،مائیسہ بھی اپنی چائے سے لطف اندوز ہونے لگی۔

"بات تمہاری شادی کے متعلق ہے۔۔۔"انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرتے اس کے تاثرات کا بھی جائزہ لیا۔

kahanifreak.com

"آپ جانتی ہیں ناں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔"

"کوئی وجہ بھی تو ہو گی۔۔۔"

"یہ بہت مشکل مرحلہ ہے۔۔۔"اس نے گہری سانس بھری۔"آپ میری پوزیشن جانتی ہیں ۔۔۔میں کیسے یقین کرلوں اس وقت جو بھی میری زندگی میں آئے گا وہ بنا کسی لالچ کے آئے گا ۔۔۔مجھے لالچ نہیں ہے اور میں اپنی زندگی میں آنے والے شخص سے بھی یہی توقع کرتی ہوں ۔۔۔"اس نے ممانی کی جانب دیکھا۔"مجھے جواری نہیں ایک دوست چاہیے، کسی بھی قسم کی غرض سے پاک شریک سفر جو میری زندگی میں نفع نقصان دیکھ کر نہیں محبت لے کر داخل ہو ۔۔۔"

"ہاؤ مین۔۔۔میرے ہوتے ہوئے بھی آپ کو دوست چاہیے۔۔۔"زاویر کمرے میں داخل بعد میں ہوا تھا اور اس کی زبان پہلے چلنا شروع ہو چکی تھی۔

ممانی نے سرے سے ہی اسے نظر انداز کیا، جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔"دیکھو مائیسہ، تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تمہارے پاس بس تمہارے ماموں کا ہی بزنس ہو۔۔۔تمہارے پاس تو ماشاءاللہ تمہاری خود کی اچھی خاصی جائیداد ہے اور کیا گارنٹی ہے کے جو بعد میں آئے گا وہ کسی لالچ کے بنا آئے گا۔۔۔"انہوں نے رسان سے اسے سمجھانا چاہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن فی الحال یہ کاروبار میرے پاس آپ کے بچوں کی امانت ہے، جب تک زاویر اسے سنبھال نہیں لیتا میرا فرض ہے کہ میں اسے ہر خسارے سے بچاؤں۔۔۔"

زاویر ممانی کے بیڈ پر لیٹا اپنے موبائل میں گم تھا۔ ممانی نے ایک افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

"اگر یہ ساری عمر کام نہیں سنبھالے گا تو کیا تم ساری عمر شادی نہیں کرو گی۔۔۔"

"اس کے تو اچھے بھی سنبھالیں گے۔۔۔" مائیسہ نے زاویر پر اک کڑی نگاہ ڈالی تھی۔

اس نے فون سے سر اٹھایا۔ "افسوس ہے ویسے مائیسہ، آپ اپنی شادی کیلئے میری قربانی دے رہی ہیں۔۔۔" اس نے تاسف سے کہا اور ممانی نے اک بار پھر سے اسے یوں نظر انداز کر دیا جیسے لوگ عموماً الائچی کو کرتے ہیں۔

"پھر بھی دیکھ لو، رشید بھائی نے نوید کیلئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے۔۔۔" ممانی کی ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب زاویر بستر سے سیدھا ہو بیٹھا تھا۔

"وہ نوید۔۔۔ وہ شرابی۔۔۔ سگریٹ نوش چرس خور۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتا اپنی ماں کے یک دم سامنے آ گیا۔ ممانی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔

"تمہیں پتا ہے ناں یوں الزام لگانا کس قدر بڑا گناہ ہے۔۔۔"

"الزام نہیں ہے یہ، حقیقت ہے۔۔۔" اس کا چہرہ سنجیدہ تھا۔

kahanifreak.com

"اور تمہیں کیسے پتا اس حقیقت کا۔۔۔"

"مردوں کو آپس میں اک دوسرے کے متعلق پتا ہوتا ہے۔۔۔" وہ نظریں چرا گیا۔

"کیا تم بھی اس کے ساتھ۔۔۔" ممانی اپنا جملہ ادھورا چھوڑتی شاک سے اسے دیکھنے لگی تھیں۔ زاویر نے گردن آگے کو کئے ممانی کی آنکھوں میں جھانکا گویا وہ ان کی تشویش کو مذاق میں اڑا رہا ہو۔ ممانی نے جیسے ہی اسے قابو کرنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا وہ فورا سے پیچھے ہو گیا۔

"توبہ کریں مام، میں نے ایسا کام کر کے آپ سے جوتے کھانے ہیں۔۔۔"

"مجھے تو اتنا شریف لگا تھا۔۔۔" ممانی کو افسوس نے آن گھیرا۔

"آپ کو تو اپنی اولاد کے علاوہ ہر بندہ ہی شریف لگتا ہے۔۔۔"

"میں کیا کہوں مائیسہ، مجھے زرا اس بارے میں علم نہیں تھا۔۔۔ وہ تو بھابھی نے بات کی میں نے سوچا اس سے پہلے وہ ماموں سے بات کریں میں تمہاری رائے لے لوں۔۔۔"

"ارے ممانی، آپ خوامخواہ پریشان ہو رہی ہیں، ویسے بھی میری تو جان خلاصی ہوئی ہے۔۔۔" اس نے آنکھ دبائی، وہ ہنس اٹھیں۔ اس کے اور ممانی کے بیچ ایسی ہی بے تکلفی تھی۔

"مائیسہ! میں ایک بات کہوں، حقیقت پوچھو تو زاویر میں تھوڑی سی بھی عقل ہوتی ناں تو میں تمہیں کہیں نہ جانے دیتی۔۔۔ پتا نہیں میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔" وہ اس کے چلے جانے کے خیال سے ہی افسردہ ہو گئی تھیں۔

kahanifreak.com

"ہیں۔۔۔ہیں۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔" وہ اک بار پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہوں گھوڑے کہیں کے، زرا بھی تم میں عقل ہوتی، تمیز ہوتی تو میں ماموں سے تمہاری اور مائیسہ کی بات کر لیتی۔۔۔" ممانی اپنا سارا غصہ اس پر نکال گئیں۔

"پھر تو شکر ہے مجھ میں عقل نہیں ہے۔۔۔"

ممانی نے خفگی اور افسوس کے ملے جلے تاثرات لئے اسے دیکھا۔

"یاالٰہی۔۔۔آپ کیا چاہتی ہیں ان سے شادی کر کے میں ساری عمر بس پڑھتا ہی رہوں، معاف ہی رکھیں۔۔۔" زاویر کے بگڑنے پر مائیسہ نے سر جھکا کر اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"ممانی زاویر ٹھیک کہہ رہا ہے، اب کب تک میں اس کو پڑھاتی رہوں گی اور کب تک یہ مجھ سے پڑھتا رہے گا۔۔۔" جملے کے اختتام پر اس کی خود کی بھی ہنسی نکل گئی۔

"اور نہیں تو کیا بندے نے شادی کے بعد انجوائے کرنا ہوتا ہے اور یہ تو مجھے انسان بنانے پر ہی لگی رہیں گی۔۔۔" زاویر نے بھی دکھ سے کزن میرج کا اک اور نقصان یاد کروایا تھا۔

"اور مجھے بھی دلہے کے نام پر بچہ گود لینے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔" مائیسہ نے بھی ویسا ہی ٹکا کر جواب دیا تھا۔ "انسان کی خواہش ہوتی ہے کوئی میچور انسان ہو۔۔۔"

kahanifreak.com

"اپنے بچے بھی تو پالیں گی ہی ناں، اچھا نہیں ہے کسی اور کا بچہ ہی گود لے لیں۔ تربیت بھی ہو جائے گی ثواب بھی مل جائے گا۔۔۔"اس نے مفت کا مشورہ دیا، ممانی نے بھی پاؤں سے جوتا نکال لیا۔

"زاویر! اس زبان کے آگے کوئی سپیڈ بریکر کیوں نہیں بنوا لیتے ہو۔۔۔"وہ بگڑتے تیور دیکھ کر باہر نکل گیا، مائیسہ نے ہنسی ضبط کرنے کیلئے خالی کپ ہی لبوں سے لگا لیا تھا۔

وہ رات کو ہی الارم لگا کر سوئی تھی، معاملہ زاویر کا ہوتا تو وہ کوتاہی نہیں کیا کرتی تھی۔ وہ چھوٹی سی جب سکول میں جاتی تھی تب ماموں نے اسے زاویر کو بھی پڑھانے کا کہا تھا، ماموں سارا دن آفس میں رہتے تھے اور وہ پیچھے سے ممانی کی ناک پر دم کئے رکھتا تھا۔ شاید وہ پیدا ہی ممانی کو تنگ کرنے کا عزم لئے ہوا تھا۔ ماموں کچھ اپنی بہن سے پیار بھی بہت کرتے تھے یوں زاویر کو لینے آنے کے بہانے وہ اپنی بہن سے بھی مل سکتے تھے۔

موبائل پر الارم بجا مگر وہ شاید زیادہ ہی تھکی ہوئی تھی، جبھی کروٹ بدل کر پھر سے سو گئی۔ کچھ ہی لمحوں بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے الارم اس کے کان کے اندر بج رہا ہو، وہ فوراً سے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ مندی مندی آنکھوں سے اس نے اپنے پاس کھڑے زاویر کو دیکھا جو لوٹ پوٹ ہوتے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ رج کے بدمزہ ہوئی۔

"آپ سے کہا بھی تھا جلدی اٹھئے گا۔۔۔"اس نے ناراضی دکھانی چاہی۔

"جی میرے باپ غلطی ہو گئی۔۔۔"مائیسہ نے ہاتھ جوڑ کر ماتھے کو لگائے اور کمفرٹر اتارتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔زاویر وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔

بچپن کی عادتیں بڑھتی عمر کے ساتھ مزید پختہ ہوتی ہیں۔اس کی بھی ہو گئی تھیں، ساتھ ہنستے بولتے معلوم ہی نہیں ہوا کب وہ دونوں ایک دوسرے کی ہنسی بن گئے، کچے بچپن کی دوستیاں بڑی پکی ہوتی ہیں، تاعمر ذہن پر اپنے نقش چھوڑ جاتی ہیں۔ان کی دوستی بھی پختہ ہو گئی تھی جہاں اب کسی تیسرے کی جگہ بننا ناممکن تھا۔۔۔

"زاویر! تم اتنی صبح مائیسہ کے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔"کمرے سے اندر آتی ممانی سامنے بیٹھے زاویر کو دیکھ کر حیران ہوئیں، ویسے تو وہ آئیں بھی اس پر چھاپا مارنے ہی تھیں، جانتی تھیں وہ مائیسہ کو اٹھا کر ہی دم لے گا۔

"پڑھنے آیا ہوں اور کیا کروں گا۔۔۔"اس نے سہولت سے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تم سے کہا بھی تھا اسے آج تنگ مت کرنا۔۔۔"وہ خالصتاً ماؤں والے انداز میں اپنی کمر پر ہاتھ رکھتیں اسے گھورنے لگیں۔

"ہاں ان کو نہ میں تنگ کروں خود بھلے میں اس چکر میں فیل ہو جاؤں۔۔۔"وہ مرغی کی اک ٹانگ پر قائم رہا۔

ممانی نے آگے بڑھ کر اسے بازو سے کھینچا۔"اب اٹھو یہاں سے اور نکلو، پہلے وہ ناشتہ کرے گی۔۔۔"زاویر ان کی بات سن کر وہاں سے ہلا تک نہیں تھا۔"زاویر۔۔۔"انہوں نے اس بار خاصہ زور دے کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ جائیں میں انہیں ساتھ لے کر آتا ہوں۔۔۔"بلآخر اس نے ان کو تسلی دی۔

مائیسہ تھوڑی ہی دیر میں فریش ہو کر باہر آگئی تھی۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر پونی کرنے لگی تو وہ اس کے پاس آگیا۔چہرے پر کچھ تشویش تھی۔مائیسہ نے شیشے میں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔۔"

زاویر نے نفی میں سر ہلایا جیسے جانے کون سی پریشانی اس کی راہ میں کھڑی ہو۔"یار مائیسہ مجھے لگتا ہے آپ کو بہت کرخت ساس ملنے والی ہے۔۔۔کہتے ہیں ناں جتنا ہنستے ہیں اتنا ہی رونا پڑتا ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر ڈرامائی فکر ابھر آئی۔

"زاویر۔۔۔آخر تمہارے دماغ میں یہ چیزیں آتی کہاں سے ہیں۔۔۔"وہ سر جھٹکتی ہنس دی۔

"اب دیکھیں ناں میری مام آپ سے کتنا پیار کرتی ہیں، اگر سارا پیار یہیں سے لے لیں گی تو آگے جا کر نفرت ہی ملے گی ناں۔۔۔"

"یااللہ۔۔۔یااللہ یہ لڑکا۔۔۔۔کس صبر کا امتحان ہے۔۔۔"ممانی نے جوتا اتار کر اس کی کمر پر جڑ دیا، وہ کراہ کر رہ گیا۔"تمہیں شرم نہیں آتی بہن کو بد دعائیں دیتے ہوئے۔۔۔؟"اگر وہ ان کے ہاتھوں سے نہ نکلا ہوتا تو وہ اس کی طبیعت صاف کر کے رکھ دیتیں۔

"بد دعا کہا دی ہے، میں تو بس اک بات کر رہا تھا اور یہ کدھر سے میری بہن ہو گئیں۔۔۔"اس نے منہ بنایا۔"ویسے آپ کیوں آ گئیں میں نے کہا تو تھا میں ان کو لے کر آ رہا ہوں۔۔۔"

انہوں نے ہاتھ میں پکڑا جوتا زمین پر پھینکتے اس میں پاؤں اڑسا۔"تمہاری باتوں پر کر لیا میں نے یقین اور نکل آئے شیخ چلی کے انڈوں میں سے چوزے۔۔۔"

مائیسہ نے اسے اشاروں سے خاموش رہنے کو کہا مگر ممانی کہتی تھیں میرا دل نہ جلایا تو زاویر تو نہ ہوا۔

"مام اب جدید دور ہے، اب انڈے مرغیوں کے ہوتے ہیں۔۔۔"وہ ان کی بات کو پکڑ گیا تھا، لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اپنی ہنسی کو قابو میں نہ کر پایا، مائیسہ کا چہرہ ہنسی روکنے کے چکر میں لال انار ہو چکا تھا۔

ممانی سر پکڑتی وہیں بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئیں۔"یااللہ۔۔۔میں کس جانب اپنا منہ کروں ۔۔۔"

وہ کہنا تو چاہتا تھا"قبلہ رخ۔۔۔"مگر مائیسہ کے بازو دبانے پر خاموش ہو گیا۔ ممانی شاید اس سے پھر کسی نئے چٹکلے کی توقع کر رہی تھیں، سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو خاموش کھڑا تھا۔

"میں کیا کروں، کس کو سناؤں۔۔۔لوگوں کی بیٹیاں اتنا نہیں بولتیں جتنا میرا یہ لڑکا بولتا ہے ۔۔۔جانے بچپن میں کون سے کوے کھاتا رہا ہے۔۔۔"

"ہائے۔۔۔ہائے رانی بہو ناشتے کے وقت تمہیں کہاں سے کوے کا گوشت یاد آ گیا۔۔۔" وہ دادا کے سے انداز میں ان کے سر پر پیار دیتا اگلے ہی لمحے بھاگا تھا۔

ممانی نے بے بسی سے مائیسہ کو دیکھا۔"کون اس مسخرے کو اپنی لڑکی دے گا۔۔۔" ماں ہونے کے ناطے ایک نئی فکر تھی جو لاحق ہو چکی تھی۔

مائیسہ بے ساختہ ہی ہنستی ان کے ساتھ لپٹ گئی۔

پچھلے تین گھنٹوں سے وہ زاویر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، زاویر کو لگ رہا تھا وہ گویا خود کو اس کے اٹھائے جانے کا بدلہ لے رہی ہے۔وہ اب تھکنے لگا تھا، سامنے بیٹھی مائیسہ سوال حل کر رہی تھی اور وہ کرسی پر بیٹھا کہنی میز پر ٹکائے بیزاریت سے مائیسہ کو دیکھ رہا تھا۔مائیسہ نے اسے اب اگلا سوال حل کرنے کو دیا، وہ اک گہری سانس اندر کھینچتا منہ بنائے اپنا رجسٹر کھینچ گیا اور اس پر سوال حل کرنے لگا۔قریباً دس منٹ بعد اس نے مائیسہ کے سامنے اپنا رجسٹر کھسکا دیا، مائیسہ نے صرف اک نظر رجسٹر پر ڈالی تھی اور پھر اس نے زاویر کو دیکھا۔

"زاویر۔۔۔آخر تمہارا دھیان کدھر ہے۔۔۔" وہ اس کے سوال کو غلط طریقے سے حل کرنے پر زچ ہو گئی۔

"آپ کی طرف۔۔۔"اس کی روح کو بھی اتنا ہی سکون تھا۔

مائیسہ نے پاؤں سے جوتا نکالا۔

"میرا مطلب جو آپ سمجھا رہی ہیں اسی جانب ہے۔۔۔"اس نے ہنسی ضبط کی۔

"تم یہ سب صرف مجھے تنگ کرنے کیلئے کر رہے ہو ناں زاویر۔۔۔"اس نے شکی نگاہوں سے دیکھا۔"اب اگر تم نے غلط کیا نا میں تمہارے کان کھینچ کھینچ کر لمبے کر دوں گی۔۔۔"

زاویر نے اس کے ہاتھ سے رجسٹر اور پین پکڑ لیا اور کمینی سی ہنسی ہنس دیا۔

"یہ ظلم نہ کیجئے گا پھر لمبے کانوں والے سے شادی کون کرے گا۔۔۔"اس نے بیچارگی کی حد کی تھی۔

"چلو جی۔۔۔اب تمہارے سر پر یہ شادی کا بھوت چڑھ گیا ہے۔۔۔"مائیسہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے، جانے روز نت نئے خناس اس کے دماغ میں آتے کہاں سے تھے۔

"ویسے اگر آپ یہ 'چلو جی' اور اگلے فقرے میں تھوڑا وقت لے لیا کریں تو بندہ ناچیز پوچھ ہی لے کہاں چلنا ہے۔۔۔"

مائیسہ اس کے ساتھ ہوتی تو ہنستی ہی رہتی تھی۔۔۔وہ جان بوجھ کر جانے کہاں کہاں سے باتیں لے کر آتا تھا کہ وہ ہنستی چلی جاتی۔ابھی بھی یہی ہوا تھا وہ ہنس اٹھی تھی۔

kahanifreak.com

"یہ فائز آجکل کچھ عجیب سی حرکتیں نہیں کرنے لگا۔۔۔"اس نے اپنا سارا دھیان رجسٹر کی جانب لگائے بھرپور اداکاری کی۔

"کیوں۔۔۔پھر سے تم دونوں کے بیچ کچھ ہوا ہے۔۔۔"مائیسہ نے تفتیشی انداز میں سر اس کی جانب گھمایا۔

"نہیں۔۔۔ویسے آپ کو فائز کیسا لگتا ہے۔۔۔؟"اس نے اتنا برجستہ پوچھا کہ چند لمحوں کو تو وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"اچھا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔کمفرٹیبل نہیں تو مت بتائیں مجھے لگا ہم میں اتنی دوستی تو ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اپنے دل کی بات کہہ سکتے ہیں۔۔۔"وہ اس کے تعجب کو انکار سمجھا۔

"بس کزن ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے بال کان کے پیچھے اڑسے،ان دونوں میں بے تکلفی تو تھی پھر بھی نسوانیت کی ایک جھجک تھی جو آڑے آئی۔

"مگر وہ کزن سے زیادہ کی امید لگائے بیٹھا ہے۔۔۔"اس قدر صاف گوئی۔

"لگائے رکھے۔۔۔"اسے بھی یاد آنے پر غصہ آیا۔"اتنی دفعہ میں اسے سمجھا چکی ہوں،اب ہاتھ پکڑ کر رخ موڑنے سے تو رہی۔۔۔"

"رکئے۔۔۔"زاویر ایک ہاتھ اٹھا کر زور سے بولا تو وہ اچھل پڑی۔"ہاتھ پکڑ کر رخ موڑنے کی کوشش کیجئے گا بھی مت۔۔۔ایلفی ہے پوری ایلفی۔۔۔اور پھوپھو گرم پانی۔۔۔"

اس کا انداز ایسا تھا مائیسہ بے ساختہ ہی ہنستی چلی گئی اور وہ بھی اس کے ساتھ ہنس اٹھا۔

"زاویر۔۔۔" کچھ دیر بعد مائیسہ نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے کہا۔ "تمہارے پیپر ہیں۔۔۔" اس نے بند کتابوں کی جانب اس کا دھیان دلوانا چاہا۔

"جانتا ہوں۔۔۔" اس نے بھی کمال اطمینان سے بازو اپنے سر کے پیچھے رکھتے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔

"جانتے ہو تو پڑھائی کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔"

"میں پڑھ چکا ہوں۔۔۔" واپس سے اسی اطمینان سے جواب آیا۔

مائیسہ کا منہ کھلا۔ "تم۔۔۔ تم جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتے ہو ناں۔۔۔ آخر کیا مسئلہ ہے، آج ایک چھٹی کا دن ہوتا ہے جس دن میرا دیر تک سونے کا دل ہوتا ہے۔۔۔"

"ارے آپ نے سنا نہیں، صبح خیزی صحت کیلئے اچھی ہوتی ہے اور عمر بھی بڑھتی ہے۔۔۔" وہ اپنی نشست سے کھڑا ہو گیا۔

"تم خود پر دھیان دو میں اپنی عمر اور صحت خود ہی دیکھ لوں گی۔۔۔"

"ارے ایسے کیسے۔۔۔ آپ دوست ہیں میری۔۔۔ جتنا میں جیوں گا آپ کو بھی اتنا جینا ہی پڑے گا۔۔۔" اس نے کچھ اس انداز سے کہا کہ وہ بے بس ہوئی۔

"کیوں کرتے ہو ایسا۔۔۔"

kahanifreak.com

"ایسے ہی۔۔۔"اس نے کندھے اٹھائے۔"آپ کو اپنے پاس بٹھائے رکھنے میں مزہ آتا ہے۔۔۔"

"اس دماغ کا علاج اب ضروری ہو گیا ہے۔۔۔"مائیسہ نے اس کے دماغ پر دستک دی اور پھر جلتی بھنتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

وہ بھی سیٹی بجاتا ہوا اپنی کتابیں اٹھانے بڑھ گیا تھا۔

بڑی آپا ہمیشہ کی طرح پورے ہفتے بعد آج میکے آئی ہوئی تھیں، وہ عموماً اتوار کو گھر ضرور چکر لگاتی تھیں پھر مائیسہ بھی اس دن گھر پر ہوتی تھی، بڑی آپا مائیسہ سے پانچ سال بڑی تھیں مگر اس کے باوجود بھی ان میں خاصی گہری دوستی تھی۔اسی سبب وہ اپنے بہن بھائیوں سے زیادہ مائیسہ کیلئے فکر مند رہتی تھیں۔جب بھی آتیں اسے ڈھیروں نصیحتیں کرتی جن میں سے زیادہ تر زاویر کے متعلق ہی ہوتی تھیں۔اس سے دور رہنے کی، اسے سر پر زیادہ نہ چڑھانے کی، اس کے ساتھ سختی کرنے جیسے کئی مشورے اور کچھ ایسا ہی حال زاویر کا بھی تھا۔ان دونوں بہن بھائیوں کی آپس میں کم اور مائیسہ سے زیادہ بنتی تھی۔

ابا کہتے ہیں جن سے ماں باپ پیار کرتے ہوں فطرتاً بچے خود ہی اس سے پیار کرنے لگتے ہیں ۔۔۔وہ بھی شاید اسی لئے اس کے قریب تھے۔

آج بھی وہ آئی تھیں، اپنے بیٹے کے ساتھ تو گاڑی سے اترتے ہی انہوں نے یوں لاتعلقی کی تھی جیسے وہ ان کی اولاد ہی نہ ہو۔ میکے آکر وہ یہی تو کرتی تھیں اور اس سبب زاویر کو خوب تاؤ بھی آتا تھا، خود تو وہ سکون سے عیاشی پھوڑتی تھیں اور ان کی اولاد پورے گھر کو تگنی کا ناچ نچاتی نہ تھکتی تھی۔

ابھی پچھلی بار ہی تو اس نے کچن کے فرش پر سرف اور پانی کا اچھا کھیل کھیلا تھا کہ رمیسہ گرتے گرتے بچی تھی پھر بڑی آپا جیسے اس کی دشمن بنی اسے تلاش کر رہی تھیں وہ سارا دن زاویر کے سر پر سوار اس کے ساتھ باہر گھومتا رہا تھا۔

اس وقت بھی اپنے بیٹے کو چھوڑے مائیسہ کے ساتھ لان میں بیٹھیں موسم کا لطف لے رہی تھیں۔ موسم بھی معمول کی نسبت کافی اچھا تھا، آسمان کو بادلوں نے چھپا رکھا تھا اور سرد سی ہوا گرمی کے اثر کو زائل کر چکی تھی۔ لان میں مالی نے غالباً ابھی پودوں کو پانی دیا تھا، اسی سبب مٹی کی بھینی بھینی خوشبو ہوا کو معطر کئے ہوئے تھی۔ مائیسہ آنکھیں موندے مٹی کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگی۔

"تم تھکتی نہیں ہو۔۔۔"

مائیسہ نے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ "ان بالوں سے۔۔۔" اس کے گھنگریالے بال ہوا کے سنگ جھوم رہے تھے۔ اس پر گھنگریالے بال لگتے بھی زیادہ ہی پیارے تھے۔

بڑی آپا نے آنکھیں گھمائیں۔"میں تمہاری روٹین کا کہہ رہی ہوں۔۔۔آفس۔۔۔یہ سب لوگ۔۔۔اور یہ زاویر جن۔۔۔"بلآخر وہ گھوم پھر کر اپنے پسندیدہ ٹاپک کی جانب آچکی تھیں۔

"پتا ہے اس بار امی نے بھی مجھے خاص تاکید کی ہے کہ میں تم سے بات کروں۔۔۔تمہیں سمجھاؤں کے تم خود کی زندگی پر بھی دھیان دو، کل کو یہ سارے اپنی زندگی میں گم ہو جائیں گے اور پھر تمہیں ہی تکلیف ہو گی۔۔۔"انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

"جی نہیں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہو گا، آپ کو پتا ہے سب مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں، اور میں ان سب سے بڑی ہوں اب میں نہیں خیال کروں گی تو کون کرے گا۔۔۔"مائیسہ کو آپا کے خلوص پر کوئی شک نہیں تھا مگر وہ باقی سب کو بھی جانتی تھی۔"اور ویسے بھی اللہ پاک کسی کی ریاضت کو ضائع نہیں کرتا۔۔۔"

"بڑے ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ خود کو ہی بھول جاؤ۔۔۔اور میں ان کی بڑی بہن ہوں مجھ سے زیادہ ان کو کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔"

"میں کب خود کو بھولی ہوں۔۔۔"مائیسہ نے فوراً سے منہ بنایا۔

"بس۔۔۔بس میرا منہ نہیں کھلواؤ۔۔۔تمہارے بھلے کیلئے کہہ رہی ہوں، ورنہ کبھی مجھے اور کسی کو یوں کہتے دیکھا ہے۔۔۔؟"

kahanireak.com

آپا کے سوال پر اس نے نفی میں گردن ہلائی۔آپا کی نظر اپنی طرف آتے زاویر کی جانب اٹھی تو وہ کلس کر رہ گئیں۔ان دونوں کا مسئلہ یہ تھا کہ دونوں ہی ایک ہی لڑکی سے پیار کرتے تھے اور دونوں ہی اپنے علاوہ دوسرے کو اس کے پاس دیکھنے کیلئے راضی نہیں تھے۔خیر قصور آپا کا بھی نہیں تھا،وہ بچپن سے ہی جب بھی دیکھتا آپا اس کے پاس ہیں وہ جان بوجھ کر اسے اپنی باتوں میں اپنے کاموں میں الجھائے رکھتا کہ آپا اپنی دوست کے ساتھ وقت نہ گزار پائیں۔بڑی آپا بھی کہاں رعب جمانے سے باز آتی تھیں،بچپن میں اسے لگتا تھا آپا مائیسہ کو بھی اپنے جیسا ہی کر لیں گی۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی حرکتوں سے بخوبی واقف تھے۔

"یہ جو مصیبت تم سے چمٹ گئی ہے ناں۔۔۔آخر اس گھوڑے کو کیا مسئلہ ہے،کیوں ہر وقت تمہارے سر پر سوار رہتا ہے۔۔۔اس کو خود کو عقل نہیں کہ تم پہلے ہی تھک جاتی ہو،اسے کچھ تو خیال کرنا چاہیے۔۔۔"انہوں نے پاس بیٹھتے ہوئے زاویر کو رگڑ دیا۔

"بس کریں آپا۔۔۔آپ کیا اپنے سسرال سے ہمارے گھر فساد ہی ڈلوانے آتی ہیں۔۔۔"وہ بھی بگڑ گیا تھا۔

بڑی آپا نے بھی بنا لحاظ کئے رکھ کر اسے ایک جھاپڑ رسید کر دیا جس پر وہ کندھا سہلا کر رہ گیا۔

"آپ کو ایک معصوم شوہر دلوایا ہے نا۔۔۔مہربانی کر کے یہ جوڈو کراٹے اپنے ان کے ساتھ ہی کھیلا کریں۔۔۔کتنا مردوں والا ہاتھ ہو گیا ہے آپ کا۔۔۔"

"منہ نہیں چلاؤ میرے سامنے۔۔۔اب بس مائیسہ تمہیں نہیں پڑھائے گی۔۔۔"ان کا لہجہ اٹل تھا۔آخر وہ پڑھائی کے نام پر ہی تو سب کی ناک پر دم کئے رکھتا تھا۔

"ارے ایسے کیسے نہیں پڑھائیں گی۔۔۔"اس نے بھی گردن اٹھائے احتجاج کیا۔

"بس نہیں پڑھائے گی۔۔۔"

"ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں پڑھوں گا۔۔۔"

"مت پڑھو پھر ہماری بلا سے۔۔۔رہو جاہل۔۔۔گنوار۔۔۔ڈفر۔۔۔"بڑی آپا تپ گئیں، ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔

"یہ کن لوگوں کے ساتھ رہتی ہیں۔۔۔"اس نے بھرپور اداکاری کرتے تعجب سے دیکھا۔" اچھی خاصی تہذیب یافتہ بہن رخصت کی تھی۔۔۔"

"ماما صحیح تنگ ہیں تمہاری زبان سے۔۔۔"

"پھر بھی آپ مجھ سے بات کرنے آجاتی ہیں۔۔۔"وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا۔

بڑی آپا نے صدمے سے اسے دیکھا۔"دیکھ لو مائیسہ۔۔۔یہی یہی اس کی بدتمیزی ہے جس کی وجہ سے میں تمہیں اس سے دور رہنے کا کہتی ہوں۔۔۔کل کو تمہارے ساتھ بھی بدتمیزی کرنا شروع کر دے گا۔۔۔لکھ لو میری بات۔۔۔"

kahanifreak.com

"سیدھا سیدھا کہیں نا آپ کو میری اور مائیسہ کی دوستی ہضم نہیں ہوتی۔۔۔آپ ہمیشہ سے یہی چاہتی ہیں کہ کب میں ان سے تلخ ہوں اور آپ ہم میں پھوٹ ڈلوادیں مگر میں آپ کو بتادوں یہ خواب خواب ہی رہے گا۔۔۔میں کبھی مائیسہ کے ساتھ بد تمیزی نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے مائیسہ کو دیکھا جیسے اس سے اعتماد کی مہر ثبت کروانا چاہتا ہو۔

"اتنے تم مخلص۔۔۔"وہ طنزیہ ہنسی۔"اتنے ہی دوست ہو تو چھوڑو اس کی جان۔۔۔پڑھو خود۔۔۔"

"میں تو پڑھ لوں مگر یہ پاپا کی خواہش تھی میں مائیسہ سے ہی پڑھوں۔۔۔"زاویر نے کن اکھیوں سے مائیسہ کو دیکھا۔اس نے فوراً سے مائیسہ کو جذباتیت میں گھیرنے کی کی تھی۔

"پاپا نے تب کہا تھا جب تمہیں کچھ آتا جاتا نہیں تھا۔۔۔"

"ہاں تو آپ سے کس نے کہہ دیا مجھے کچھ آنے جانے لگا ہے۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے مکر گیا۔

"چچ چچ۔۔۔مائیسہ سے پڑھنے کیلئے تم جاہل گنوار بن جاؤ گے۔۔۔"

اس نے ڈھٹائی سے کندھے اٹھادئے۔

بڑی آپا تاسف سے زاویر کو دیکھ کر رہ گئیں۔"مطلب پرست۔۔۔"

kahanifreak.com

ابھی زاویر آگے سے کچھ کہتا مائیسہ نے بڑی آپا کا ہاتھ تھاما۔"رہنے دیں ناں آپا، میں جب تنگ ہوں گی تو خود ہی اس کو سیدھا کر دوں گی۔۔۔"مائیسہ کے کہنے کے ساتھ ہی زاویر نے بڑی آپی کی جانب مسکان اچھالی تھی۔

"مائیسہ! تمہیں تو عقل ہی نہیں ہے۔۔۔"انہوں نے غصے سے کہا۔"جانے کیسا دن تھا جو پاپا نے تمہیں اس کو پڑھانے کا کہہ دیا۔۔۔"وہ جل کر بولیں۔

مائیسہ نے بمشکل اپنے ہونٹوں کو پھیلنے سے روکا تھا۔زاویر بھی کرسی سے اپنی پشت ٹیک گیا۔

"ویسے آپا۔۔۔"چند ہی لمحوں بعد اس نے واپس سے اپنی بہن کو مخاطب کیا تھا۔"آپ کی شادی کس عمر میں ہوئی تھی۔۔۔؟"

بڑی آپا نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔

"ارے بتائیں ناں۔۔۔"

"تئیس سال میں۔۔۔"

"مائیسہ آپ پچیس کی ہو گئی ہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں شرارت ابھری۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔"بڑی آپا کو خاک اس کی کوئی بات سمجھ آئی تھی۔

"یہی کہ خود تو آپ نے وقت پر شادی کروالی اور ہماری لڑکی کو یونہی بیٹھا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔دو سال اوپر ہو چکے ہیں۔۔۔"اس کے لہجے میں افسوس تھا۔

kahanifreak.com

"کیونکہ مجھے شادی کرنی تھی اور مائیسہ کو ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔"انہوں نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی، کیا یونہی لڑکی کی کمائی کھانے کا ارادہ ہے۔۔۔"وہ تو اک بار پھر سے بڑی آپا کو سلگا گیا۔

"تم جیسا بے غیرت بھائی ہو تو بہنوں کی ہی کمائی کھانی پڑتی ہے۔۔۔"وہ بھنا کر بولی تھیں۔

"اچھا سنیں۔۔۔"وہ بہت آرام سے بڑی آپا کے پاس آ کر بیٹھا، جیسے ہمیشہ وہ کام کے وقت کرتا تھا۔ بڑی آپا نے بھی تفتیشی نظروں سے اسے گھورا، مائیسہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں جٹ گئی۔ وہ جانتی تھی زاویر پھر کچھ خرافات ہی بولے گا۔

"اب جب آپ نے مائیسہ کی شادی نہیں کروانی تو پھر میری کا ہی کچھ سوچ لیں۔۔۔" بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر خود بخود ہی مسکینیت طاری ہو گئی۔

بلا اختیار ہی بڑی آپا کا منہ کھلا تھا۔"کس قدر بے شرم ہو تم۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی اپنی بہن سے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔۔"

وہ ہنسا۔"بس کریں آپا، ٹھیک ہے میں چھوٹا تھا مگر مجھے اچھے سے یاد ہے کیسے آپ نے امی سے جا کر کہا تھا آپ کو شادی کرنی ہے اور وہ آپ کیلئے لڑکا ڈھونڈیں۔۔۔۔"وہ آپا کی آنکھیں باہر آتا دیکھ کر قہقہہ لگا گیا۔"اور امی نے تو نہیں کہا ہائے لڑکی اپنے منہ سے کیسی باتیں کر رہی ہو، بلکہ انہوں نے کہا ہاں بھئی حق ہے اس کا اپنی شادی کی بات کرنے کا۔ اب جب میں کہہ رہا ہوں

میری شادی کروادیں تب میں بے شرم ہو گیا۔۔۔واہ۔۔۔"زاویر کا تو گویا اک ہی اک کام تھا اور وہ اپنی آپا کا فشارِ خون بلند کروانا تھا۔

"اچھا۔۔۔کس سے کرواؤں تمہاری شادی، آخر کون دے گا تم جیسے پھوہڑ لڑکے کو اپنی لڑکی۔۔۔؟"بڑی آپا نے بھی "پھوہڑ "پر خاصا زور دیا۔

"آپ کی اتنی تو نندیں ہیں، کسی سے بھی کروادیں یوں آپ کی بھی جان چھوٹ جائے گی۔۔۔"اس نے بھنویں اٹھائیں۔

بڑی آپا کا جی چاہا اسے پکڑ کر اس کی طبیعت صاف کر دیں۔"نہیں جی، شکر اللہ کا ان سب کی قسمت بہت اچھی ہے۔۔۔میں تو اپنی نندوں کیلئے کوئی اچھا سا رشتہ ڈھونڈوں گی۔۔۔"

"چلیں پھر میں خود ہی ہاتھ پاؤں مار لیتا ہوں، ویسے مائیسہ کی آپ شادی کروا نہیں رہیں۔۔۔" وہ دکھ سے کہتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے شرارتی نظروں سے مائیسہ کو دیکھا۔"اور میری آپ ہونے نہیں دے رہیں تو پھر۔۔۔"بڑی آپا اور مائیسہ دونوں اک دوسرے کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔"دیکھ لیجئے گا استاد شاگرد کو ہی مینا کماری اور راج نہ بنا دیجئے گا۔۔۔"

اس کی بات سمجھتے ہی مائیسہ اور آپا دونوں نے اک ساتھ پاؤں میں سے جوتا اتار کر اس کی جانب پھینکا تھا جو قہقہہ ہوا میں اڑاتا اندر کی جانب بھاگ اٹھا تھا۔

خود تو مذاق کر کے بھاگ گیا تھا مگر وہ اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی۔

"مائیسہ تم زرا اس سے بچ کر رہنا۔۔۔"اس کے جاتے ہی بڑی آپا کو تشویش نے گھیرا۔

"اللہ معاف کرے، آپی آپ بھی۔۔۔؟ بچہ ہے وہ۔۔۔" شرارت اس کی تھی اور شرمندہ وہ ہو گئی تھی۔

"ویسے مائیسہ تمہارے اندھے پیار کو بھی ماننا پڑے گا، بائیس سال کے گھوڑے جتنے میرے بھائی کو بچہ کہہ رہی ہو۔۔۔"

"میرے سے تو چھوٹا ہی ہے نا۔۔۔" مائیسہ نے پھر سے وضاحت کی۔

"ہاں ساڑھے تین سال بڑی دادی اماں۔۔۔" آپا نے مذاق اڑایا اور پھر جانے کون سا افسوس تھا کہ ان کا لہجہ مرجھا گیا۔ "اگر میرے بھائی میں زرا عقل ہوتی ناں تو میں تمہیں کہیں نہ جانے دیتی، پھر بھلے تم دس سال بھی بڑی ہوتی۔۔۔" جہاں آپا کو مزید دکھ نے گھیرا وہیں مائیسہ کا دل چاہا وہ زاویر کو کچا چبا جائے۔

"اور ویسے بھی اتنی عمر سے کوئی فرق نہیں پڑتا جب مرد اپنے سے دس سال چھوٹی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں۔۔۔"

ان کی بات میں وزن تو تھا مگر وہ ماننا نہیں چاہتی تھی۔

اس نے کسی قسم کے بھی تبصرے سے پرہیز کیا۔ وہ نہیں چاہتی تھی وہ مزید کوئی جواب دے اور بڑی آپا مزید گل فشانی کریں۔ وہ دونوں بہت اچھے دوست تھے۔ وہ اس میں کسی دوسری سوچ کو جگہ دے کر اپنی دوستی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہیں اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ

زاویر کی گردن دبوچ لے، جو چٹکلہ چھوڑ کر خود تو غائب ہو چکا تھا مگر اسے آپا کے پاس چھوڑ گیا تھا۔

بڑی آپا بھلے ایک دن کیلئے آتی تھیں پر اپنا کوئی مشغلہ نہ چھوڑ تیں۔۔۔ کیا گھر۔۔۔ کیا بازار۔۔۔ کیا تفریح۔۔۔ کیا باتیں۔۔۔ کیا میل ملاپ۔۔۔ جانے کون سی بیٹری فٹ تھی ان میں اور تو اور اپنے شوہر سے ایک دن کا کہہ کر آتیں تو اس کے صبر کا بھی امتحان لیتیں۔۔۔ رات کے بارہ بارہ بجے بھی اسے کال کر کے لینے آنے کیلئے بھی بلا لیتیں۔ ابھی بھی عصر کے بعد ممانی کے ساتھ بازار کے دورے پر نکلی ہوئی تھیں۔

مائیسہ لاؤنج میں ٹی وی لگائے صوفے کے اوپر ٹانگیں رکھے اپنے ناخن فائل کرنے میں مصروف تھی جب زاویر اس کے پاس آ کر بیٹھا، مائیسہ نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا۔ ناراضگی ابھی بھی برقرار تھی۔

زاویر نے بھنویں سکیڑ کر اس کا جائزہ لیا پھر اٹھ کر کچن میں چلا گیا اور کچھ ہی لمحوں بعد وہ دو کپ الائچی والی چائے کے لئے واپس آیا تھا۔ اس نے ایک کپ مائیسہ کے ناک کے پاس کیا۔ الائچی کی بھینی خوشبو مائیسہ کے چہرے پر مسکان بکھیرنے کو ہی تھی مگر وہ ضبط کر گئی اور اس نے زاویر کی جانب دیکھا وہ مسکرا دیا، وہ مائیسہ کی کمزوری جانتا تھا۔

اس نے مائیسہ کا کپ اسے پکڑا دیا۔"ارے یار ہوا کیا ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر ہنوز خفگی تھی۔

"تمہیں نہیں پتا۔۔۔؟"وہ تنک کر بولی۔

"نہیں۔۔۔"اس نے جھوٹ بول کر کپ لبوں سے لگایا۔مائیسہ نے اسے گھورا اور وہ ہنس اٹھا۔

"اچھا۔۔۔میں تو آپ کے بھلے کیلئے ہی کہہ رہا تھا،آخر کب تک یونہی بیٹھ کر کھاتی رہیں گی۔۔۔"

"تمہیں کیا تکلیف ہے تمہارے باپ کا کھاتی ہوں۔۔۔؟"اسے بے حد غصہ آرہا تھا،زاویر کی بیوقوفی کے سبب بڑی آپا کہاں کی فلائٹ پکڑ چکی تھیں اور ان سے کچھ بعید بھی نہیں تھا ممانی یاں دادا کے سامنے بات کر دیتیں۔

"کھاتی تو اس کے باپ کا ہی ہیں۔۔۔"اندر داخل ہوتی سحر کے طنزیہ لہجے پر دونوں نے گھوم کر پیچھے دیکھا اور پھر دونوں کے چہروں پر ہی بارہ بج گئے۔جانے کیوں اس آفت کو وہ بھول جاتے تھے۔

"تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے اور تم کیوں ہمارے بیچ دخل دے رہی ہو۔۔۔"زاویر چائے کا کپ میز پر رکھتا سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"میں تو بڑی آپا سے ملنے آئی تھی۔۔۔"

kahanifreak.com

"پھر ان سے ہی ملنا، زیادہ ادھر ادھر ٹانگ گھسانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"زاویر کے چہرے پر ناگواری ہی ناگواری تھی۔

مائیسہ خاموشی سے اپنی چائے پینے لگی۔

"اور بڑی آپا گھر پر نہیں ہیں، اب نکلو شاباش۔۔۔"اس نے ہاتھ سے باہر کا اشارہ کیا۔

"تم کتنے بد تمیز ہو۔۔؟ناٹ سرپرائزڈ تمہاری کمپنی ہی ایسی ہے۔۔؟"وہ تن فن کرتی نکل گئی۔

"بد تمیز خود کی تو بے عزتی کرواتے ہو، میری بھی ساتھ کروادی۔۔۔"مائیسہ کی بات پر وہ دونوں ہنس دئے۔

"ویسے یہی بات تھی جس کی وجہ سے آپ گھور رہی تھیں۔۔۔"اس نے واپس سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اپنا چائے کا کپ اٹھالیا۔

"تمہیں بہت اچھے سے پتا ہے میں کیوں گھور رہی تھی۔۔۔"

"ارے یار مائیسہ، میں نے صرف مذاق کیا تھا۔۔۔"اس نے چائے کا گھونٹ بھرا۔

مائیسہ نے حیرت سے پہلے اس کی جانب دیکھا پھر اس کا مذاق اڑاتی بولنے لگی۔"اچھا میں ایسا مذاق کروں تو کیسا لگے گا۔۔۔"

"سچ بتاؤں تو بہت اچھا۔۔۔"زاویر نے ڈھٹائی سے کہا۔

kahanifreak.com

زاویر کے اس ٹیڑھے جواب پر اسے کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی جبھی اسے نظرانداز کرتی اپنی بات کہنے لگی۔ "تمہیں پتا ہے اس کے بعد بڑی آپا نے کیا کیا نہیں کہا۔۔۔ کہنے لگیں اگر زاویر میں عقل ہوتی تو دس سال کا بھی فرق کوئی فرق تھا۔۔۔ عمر سے کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ تم زاویر سے بچ کر رہنا۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔" وہ شرمندہ سی اسے بتا رہی تھی، زاویر جو اس کی بات کے اختتام پر اس سے افسوس کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اپنی بہن کے میر جعفر بن جانے پر تلملا ہی گیا۔

"یاالٰہی۔۔۔ بڑی آپا کو تو مجھ سے اینٹ کتے کا بیر ہے۔۔۔ آنے دیں گھر، خود تو کروالی شادی اب میری ہونے نہیں دے رہیں۔۔۔ جانے مجھے گھر بیٹھا کر انہیں کون سا ثواب مل جانا ہے۔۔۔" اس کو اپنا ہی غم ستانے لگا۔

مائیسہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کسی دیوار سے اپنا سر مار لیتی، اس کے کان بس اس کے مطلب کی بات ہی سنتے تھے۔

"تم آئندہ ان کے سامنے کوئی فضول بات نہ ہی کرنا۔۔۔" مائیسہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے سر کو لگائے۔ "اور خدا کا واسطہ ہے آفس جوائن کر لو۔۔۔"

"اچھا چھوڑیں، چائے تو پئیں۔۔۔ اتنے دل سے بنائی ہے میں نے۔۔۔" زاویر چائے پینے لگا۔

وہ کچھ پل منہ کھولے اسے دیکھتی رہی۔ "زاویر آخر تم اتنے ڈھیٹ کیوں ہو۔۔۔" بلآخر اس نے بے بسی سے کہا۔

kahanifreak.com

"میرے خیال سے بندہ ہو تو اتنا ہی ڈھیٹ ہو ورنہ نہ ہو۔۔۔ ویسے آپ کے ساتھ میں نے کون سی ڈھٹائی کی ہے۔۔۔"اس نے بھنویں سکیڑے کہا۔

"تم کر کے تو دکھاؤ ٹانگیں توڑوں گی سیدھی سیدھی۔۔۔"وہ دھونس جماتے بولی تھی۔

"ارے لڑکی۔۔۔ایک جوان جہان لڑکے پر ہاتھ اٹھاتے دکھ نہ ہو گا۔۔۔"

وہ دونوں چائے پیتے ہوئے اک بار پھر سے اک دوسرے سے چونچ لڑانا شروع کر چکے تھے۔

رات میں بازار سے واپسی پر بڑی آپا سب کے ساتھ لان میں محفل جما چکی تھیں۔۔۔ان کی اولاد نرینہ تھک ہار کر سو چکی تھی اور اس کو سلانے کا فریضہ رمیسہ نے ہی انجام دیا تھا۔۔۔اگر زاویر کہتا تھا کہ بڑی آپا اپنے مرتبے کا غلط استعمال کرتیں ہیں تو غلط نہیں کہتا تھا۔۔۔

رمیسہ نے اپنی ٹانگیں لمبی کئے پاؤں سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے، بڑی آپا اس کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھیں، روبی ایک جانب سے گھسے بڑی آپا کے اوپر اپنا سر رکھے اپنی ٹانگیں مائیسہ کے اوپر سے گزارتی صوفے کی ہتھی پر رکھے ہوئے تھی اور مائیسہ نے بھی اپنے پاؤں میز پر رکھے ہوئے تھے۔ جگہ کم ہونے کے سبب عجیب قسم کا جمگھٹا بنا ہوا تھا مگر کیا کیا جا سکتا تھا آخر انہیں بیٹھنا بھی تو ایک ساتھ ہی تھا ناں۔۔۔

ممانی اس وقت کسی رشتے داری نبھانے کے موڈ میں نہیں تھیں، آٹھ بج چکے تھے اور ان کا ڈرامہ شروع ہو چکا تھا۔۔۔ سامنے ایل ای ڈی پر ڈرامہ لگائے وہ بڑے انہماک سے اپنا ڈرامہ دیکھنا چاہ رہی تھیں اور زاویر ان کی گود میں سر رکھے اپنے موبائل پر مصروف تھا۔

رمیسہ آپا کو نئی نئی خبریں سنا رہی تھی جو اس نے سارے ہفتے اپنی یونیورسٹی کی دوستوں سے سن رکھی تھیں، بڑی آپا ہر خبر سننے کے ساتھ ساتھ اس پر اپنا تبصرہ پیش کرنا نہیں بھولتی تھیں اور وہ تینوں ان کے تبصروں سے لطف اندوز بھی خوب ہو رہی تھیں۔

اسی دوران جانے کتنی بار ممانی انہیں اونچا بولنے سے ٹوک چکی تھیں، ظاہری بات ہے ان کی باتیں ممانی کے ڈرامے کو خراب کر رہی تھیں۔

اب کی بار رمیسہ نے اپنی کسی دوست کی بہن کا کوئی قصہ سنایا تھا جسے سن کر انہوں نے زاویر کو دیکھا، روبی نے سر اونچا کئے باری باری مائیسہ اور رمیسہ کو دیکھا، ان تینوں کی نظروں نے آپا کی نگاہوں کے تعاقب کو پایا اور تینوں ہی ایک دوسرے کی جانب دیکھتی آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگیں۔ ایک بار پھر سے آپا اور زاویر کی جھڑپ شروع ہونے والی تھی۔

"کیا ہوا آپا۔۔۔" روبی نے جان بوجھ کر شرارت کی۔ مائیسہ نے اسے گھورا مگر وہ جواب میں آنکھ دبا گئی۔

بڑی آپا نے گہری سانس بھری۔ "کچھ نہیں سوچ رہی تھی یہ مرد سب ہی ایسے ہوتے ہیں ۔۔۔لاپرواہ سے۔۔۔خود غرض سے۔۔۔"زاویر کے کان کھڑے ہوئے تھے۔"اب زاویر کو ہی دیکھ لو کبھی جو کہا ہو کہ باپ نہیں ہے چلو بہن کے گھر ہی چکر لگا آؤں۔۔۔۔"

زاویر نے سر اٹھا کر صوفے کی پشت سے بہن کو دیکھا۔"ہاں تو آپ نے کونسا کہہ دیا ہے کہ باپ نہیں ہے چلو میں ہی اپنے بھائی کی شادی کروادوں۔۔۔"

سب کی دبی دبی ہنسی گونجی۔

"مام۔۔۔!" بڑی آپا نے بھی لڑائی کیلئے آستینیں چڑھالیں۔"میں آپ کو بتا رہی ہوں، آپ کا یہ اکلوتا ہاتھ سے نکل چکا ہے۔۔۔جتنا یہ شادی کیلئے اتاولا ہو رہا ہے نا اس نے ضرور کوئی ٹانکا فٹ کر رکھا ہے۔۔۔"

ممانی کو اس وقت صرف اپنے ڈرامے کی پرواہ تھی، وہ اسی جانب متوجہ رہیں۔

"لو بھئی میں آپ سے کہہ رہا ہوں میری شادی کروادیں اور آپ کہہ رہی ہیں میرا ٹانکا فٹ ہے۔۔۔"اسے آپا کی عقل پر شک ہی گزرا۔"ویسے اگر تو شادی کے بعد یوں بندے کی سوجھ بوجھ جاتی رہتی ہے نا پھر رہنے ہی دیں میری شادی کو۔۔۔رہ لوں گا میں کنوارا مگر آپ جتنی عقل کی باتیں میں نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے ہنس کر گویا مذاق اڑایا۔

"چلو اٹھو تم دونوں یہاں سے۔۔۔"وقفہ آتے ہی ممانی نے اس کا سر اپنی گود سے اٹھایا ۔"کہیں اور جا کر اپنی چونچیں لڑاؤ۔۔۔سارے ڈرامے کا مزہ خراب کر دیا ہے۔۔۔"

"آپ ڈرامے دیکھتی رہیں مام۔۔۔اور یہ کہیں اور ڈیرہ ڈال جائے گا۔۔۔میرا میکا بھی جاتا رہے گا۔۔۔"وہ روہانسی ہو گئیں۔

"آپا آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔کیا اپنے میکے بچانے کے چکر میں مجھے شادی ہی نہیں کرنے دیں گی۔۔۔جانے کن کی بہنیں ہوتی ہیں جن کے اکلوتے بھائی کو لے کر سو سو ارمان ہوتے ہیں۔۔۔یہاں تو سوا۔۔۔اڑھائی۔۔۔پونے بھی نہیں ہیں۔۔۔"

"ان بہنوں کے جن کے بھائی زاویر اصفہانی نہیں ہوتے۔۔۔"

"زاویر تم فکر نہیں کرو تمہاری ابھی تین تین بہنیں سلامت ہیں۔۔۔ہم دل کھول کر اپنے ارمان پورے کریں گے۔۔۔"

"اوہیلو۔۔۔تم دل کھولو یاں گردہ۔۔۔اتنا شوخا ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔پہلے بہنوں والی کوئی ایسی نیک حرکت کرو کہ میں تم لوگوں کو اپنی شادی پر بلوانے کا بھی دل کرے۔۔۔"

"بہت اچھا کرتی ہیں تمہارے ساتھ بڑی آپا۔۔۔تم ہو ہی اسی لائق۔۔۔"

"اور ہاں یہ آپ کا مجھ جیسے بھائی سے کیا مطلب ہے۔۔۔"

"دیکھو سیدھی سی بات ہے دنیا ایک ہاتھ سے لو ایک ہاتھ سے دو کے قانون پر چلتی ہے۔۔۔تم کونسا کبھی بھائی بن کر میرے پیچھے میرے سسرال آئے ہو جو میں تمہاری فکر میں ہلکان ہوتی رہوں۔۔۔"

kahanifreak.com

زاویر تو بڑی آپا کے بیوری پن پر منہ کھولے رہ گیا۔"جس نے بھی کہا تھا ٹھیک کہا تھا خون سفید ہونے میں دیر نہیں لگتی۔۔۔اور غالباً دولہا بھائی بھی مردوں میں ہی آتے ہیں۔۔۔آتے ہیں نا۔۔۔"اس نے آنکھ دبائی، بڑی آپا جوتا پہنے بغیر صوفے سے اٹھتی اس کی جانب لپکی تھیں، روبی جوان کے اوپر سر رکھے تھی چیخ اٹھی،ان کے یونہی اٹھنے پر وہ بل کھا کر آپا کے نیچے آنے سے بچی تھی۔رمیسہ اور مائیسہ لوٹ پوٹ ہو گئیں۔زاویر آپا کو غصے میں اٹھتا دیکھ کر ایک ہی جست میں ماں کی گود سے اٹھتا دادا کے کمرے کی جانب بھاگ اٹھا۔

ممانی خفگی سے ریموٹ ایک جانب پھینکتی بیٹھ گئیں،ان کا ڈرامہ خراب ہو گیا تھا اور موڈ بھی۔روبی بھی بھر بھر کر دانت نکالنا شروع ہو گئی،جو شرارت کی تھی وہ خوب رچی تھی۔ مائیسہ اور رمیسہ بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگی تھیں،آپا جب بھی آتی تھیں یونہی دھپ دھپ ہوتی رہتی تھی۔ کبھی وہ زاویر کے پیچھے بھاگ رہی ہوتیں اور کبھی زاویر ان کی اولاد نرینہ کے پیچھے۔

وہ دونوں ساتھ ہوں اور وقت آرام سے آئے اور آرام سے گزر جائے ایسا زرا مشکل تھا۔ایک دماغ سے دو بہتر کے معقولے پر عمل کرتے وہ دونوں اس وقت سر جوڑے کچن میں کھڑے نانا کو دھرنے کا منصوبہ ترتیب دے رہے تھے۔مائیسہ مذاکرات میں کامیابی کیلئے اس وقت قہوہ بنا رہی تھی،وہ دونوں ہی ان کی کمزوری سے بخوبی واقف تھے۔دونوں سلیپ کی جانب منہ کئے مکھیوں کی طرح بھن بھن کر رہے تھے اور ان کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔دونوں

اپنی کھسر پھسر میں اس قدر مگن تھے کہ انہیں روبی کے کچن میں داخل ہونے کا بھی پتا نہیں چل سکا۔

روبی دبے دبے قدموں سے چلتی ان کے پاس آئی اور ایڑھیاں اٹھا کر اس نے ان دونوں کے کندھوں کے بیچ سے جھانکنا چاہا مگر اس کی اقامت نے اجازت نہ دی۔ وہ منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویے بنا گئی اور ایک آخری کوشش کے طور پر اس نے وزن پنجوں کے بل انگلیوں پر منتقل کرتے قد کو مزید اونچا کرنے کی کوشش کی، اس سے پہلے کہ اس کا تجسس ختم ہوتا اور وہ بات جان پاتی اس کا توازن خراب ہوا تھا اور وہ گرنے سے بچنے کیلئے سیدھی زاویر سے اور مائیسہ سے جا ٹکرائی، زاویر کو سلیپ کی جانب دھکا لگا اس نے سرعت سے مائیسہ کو بازو سے پکڑتے ہوئے اسے سلیپ کے ساتھ ٹکرانے سے بچایا تھا، خود تو وہ ٹکرا ہی چکا تھا۔

روبی بمشکل سنبھلی تھی، زاویر نے واپس مڑتے اسے گھورا۔ وہ کھسیانی ہنسی ہنس دی۔

"یہ آپ دونوں چھپ کر کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔" اس نے بیچاری سی شکل بنا کر خود ہی پوچھ لیا۔ وہ دونوں ٹھٹکے۔ مائیسہ نے زاویر کی جانب دیکھا، پلین عمل میں آنے سے پہلے ہی فلاپ ہونے جا رہا تھا۔

"تم سے مطلب، بھاگو ادھر سے۔۔۔" زاویر نے اسے دھمکایا۔

"بھائی بھوک لگی ہے۔۔۔"اس کے خیال میں چولہے پر اس وقت کوئی بہت مزے کی چیز بن رہی تھی مگر زاویر کے سامنے کیا ہی کیا جا سکتا تھا۔وہ بھی عجیب تھا جہاں سب کو دبا کر رکھتا تھا وہیں مائیسہ سے دب جایا کرتا تھا۔

"ابھی نہیں۔۔۔چلو بھاگو ادھر سے۔۔۔"

"بھائی سچ میں بھوک سے چکر آ رہے ہیں۔۔۔"وہ منمنائی۔

"اچھا جاؤ کھالو، مگر جب تک کچن میں ہو بہری بن کر رہنا۔۔۔"اس نے تنبیہ کی اور روبی نے اچھے بچوں کی طرح فوراً سے سر ہلایا مگر وہاں سے ہلی تک نہیں۔زاویر نے کندھے اٹھائے، گویا پوچھ رہا ہو "کیا۔۔۔؟"

وہ خوشامدی سا مسکرائی۔"آپ لوگ کیا بنا رہے ہیں۔۔۔"

زاویر کے کڑے تیوروں سے دیکھنے پر وہ فوراً سے فریج کی جانب بڑھی مگر اپنے کان ان کی جانب ہی لگائے رکھے۔

"مائیسہ۔۔۔جلدی کریں ناں، دادا نماز پڑھ کر آ جائیں گے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔اب میں خود تو چولہے پر بیٹھنے سے رہی۔۔۔"مائیسہ زچ ہو گئی۔

kahanifreak.com

"آپ جانتی ہیں ناں مجھے وہ کتنی پسند ہے، آپ منالیں گی ناں دادا کو۔۔۔؟" روبی اس کے پریشان چہرے کو کن اکھیوں سے دیکھ رہی تھی۔ گھر میں سب سے چھوٹی تھی آخر تجسس تو بنتا تھا۔

"تم کیوں پریشان ہو رہے ہو، سکون ڈاٹ کام کرو۔۔۔" مائیسہ نے قہوہ کپ میں انڈیلا اور زاویر نے ٹرے اٹھا کر اس کے کپ کے نیچے کی۔

"بیسٹ آف لک۔۔۔" زاویر نے آس بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا، اس کی ساری کی ساری امیدیں مائیسہ سے ہی تھیں، مائیسہ سر ہلاتی نانا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ وہ دروازے پر دستک دینے کے بعد اندر آ گئی، نانا غالباً ابھی ابھی نماز پڑھ کر آئے تھے۔ انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مائیسہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

"نانا! آپ کا پسندیدہ قہوہ۔۔۔"

نانا نے کپ پکڑتے ہوئے تجزیہ نگاہوں سے مائیسہ کو دیکھا، وہ وہیں ان کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گئی۔

"لگتا ہے آج کوئی بڑی فرمائش کرنے والی ہیں۔۔۔" نانا اگر جو ایک بار اس کی فرمائش سن لیتے تو یقیناً اس وقت لہجے میں اس قدر مٹھاس نہ ہوتی۔

'زاویر کے بچے کہاں پھنسا دیا۔۔۔' اس نے انگشت شہادت سے کنپٹی سہلائی اور پھر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

kahanifreak.com

نانا قہوے کا گھونٹ بھرتے اسے دیکھنے لگے۔

"مجھے زاویر کو تحفہ دینا ہے۔۔۔" مائیسہ نے کہنا شروع کیا۔

نانا کو کچھ کچھ بات سمجھ آنے لگی تھی مگر وہ انجان بنے رہے۔ "آپ کو ہماری اجازت کی ضرورت کیوں پڑ گئی، آپ کا جو دل چاہے آپ کر سکتی ہیں۔۔۔"

وہ جھجکی۔۔۔ "وہ اصل میں۔۔۔۔" اس نے نانا کی جانب دیکھا۔ "اس کیلئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے اور پیسوں کی بھی۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔" اب کی بار نانا انجان بنے نہیں رہ سکتے تھے۔

"نانا! پلیز ناں۔۔۔ پلیز۔۔۔" اس نے بچوں کی طرح آنکھیں بند کیں۔ "ہمیں کون سا بہت زیادہ فرق پڑ جائے گا۔۔۔"

نانا کے تیور سخت ہو چکے تھے۔ "بات فرق کی نہیں ہے، اسے کہو پہلے وہ محنت کر کے کمائے اور پھر جہاں مرضی شاہ خرچیاں کرتا پھرے۔۔۔"

"میں کر تو رہی ہوں محنت۔۔۔۔" وہ منمنائی۔

"تو اب تمہیں اس کا بدلہ چاہیے۔۔۔" نانا یک دم ہی اپنے جلالی روپ میں لوٹے، مائیسہ نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔۔۔ یہ کیسی بات کہہ دی تھی انہوں نے۔۔۔ وہ ایسا بھی سوچ سکتے

kahanifreak.com

تھے۔۔۔نانا کو بھی اس کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر اپنی بات کی تلخی کا احساس ہوا اور وہ کچھ نرم پڑ گئے۔

"میں آپ سے خود کیلئے تو کچھ نہیں مانگ رہی۔۔۔"اس کا لہجہ مرجھا گیا۔"میں آپ سے اپنے کام کی اجرت بھی نہیں لینا چاہتی تھی، آپ نے زور دیا تھا۔۔۔میں نے کبھی آپ کا بزنس یہ سوچ کر نہیں سنبھالا کہ مجھے بھی کوئی بدلا ملے گا۔۔۔بابا جو انویسٹمنٹ کر کے گئے ہیں میرے لئے وہ کافی ہیں۔۔۔"وہ نظریں جھکائے بولی۔

اس کی صفائی پر نانا کا دل بھی تڑپ اٹھا، انہوں نے قہوے کا کپ اک جانب رکھ دیا اور پھر اپنے گھٹنے پر سر رکھی مائیسہ کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے۔"آپ کو جو پیسے ملتے ہیں وہ آپ پر کوئی احسان نہیں ہے نہ ہی آپ کی محنت کی اجرت دی جا سکتی ہے۔۔۔تمہارے نانا کی مجبوری ہے ،اس کے کندھوں پر جو ذمہ داری ہے وہ بہت بھاری ہے اور وہ چاہ کر بھی ڈھیل نہیں دے سکتا۔۔۔ان سب چیزوں پر تمہارا بھی حق ہے جیسے باقی سب کا ہے، کبھی کچھ بول جایا کروں تو اپنے نانا کو معاف کر دیا کرو۔۔۔اب یہ سختی طبیعت کا حصہ بن گئی ہے۔۔۔"انہوں نے تھکے تھکے لہجے میں کہا، مائیسہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

"مگر یہ سب زاویر لوگوں کا ہی تو ہے۔۔۔"ایک بار پھر وکالت کی گئی۔

"ابھی زاویر کی بہنوں کو ان کا حصہ نہیں دیا گیا۔۔۔میں نہیں چاہتا اس کے منہ کو خواہشات کا وہ جام لگے جہاں وہ حق استحصالی پر اتر آئے۔۔۔"انہوں نے اک گہری سانس بھری۔"آج

اپنی خواہشات کو قابو میں رکھے گا تو کل کو وقت آنے پر اس میں اتنا حوصلہ ہو گا کہ اپنی خواہش کو لگام ڈال کر وہ اپنی بہنوں کو ان کا حصہ دے سکے۔۔۔"ان کے چہرے پر زمانے کی تھکن تھی ۔"یہ جو بہنوں کے حق ہوتے ہیں ناں یہ بہت بلند ہوتے ہیں،ان میں کوتاہی کی صورت انسان آسمان سے منہ کے بل گرتا ہے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا میرے پوتے کو کبھی ٹھوکر بھی لگے۔۔۔"

"لیکن نانا۔۔۔زاویر ایسا نہیں ہے،وہ کبھی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے زاویر کی صفائی دی۔

نانا اس کی بات سن کر مسکرا دیئے۔"میں اپنے بچوں میں یہ اتفاق دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔۔۔"نانا نے اس کے سر کا بوسہ لیا۔

"جاؤ جا کر بتا دو اسے اس کی یہ خواہش ہم نے صرف آپ کی خاطر پوری کی ہے۔۔۔"مائیسہ نانا کی بات سن کر خوشی سے اچھل پڑی اور جھٹ سے نانا کے گلے سے لپٹی۔"تھینک یو سو مچ نانا۔۔۔لو یو۔۔۔"اس نے نانا کے منہ پر بوسہ دیا اور تیزی سے باہر کی جانب بھاگی اور پھر جیسے ہی دروازہ کھولا تھا زاویر جو دروازے سے کان لگائے کھڑا تھا فوراً سے اس کے قدموں میں آن پڑا۔وہ دونوں نانا کو دیکھ کر مسکرائے اور مائیسہ نے اسے کالر سے پکڑ کر اٹھایا اور ساتھ لئے باہر کی جانب چل دی۔نانا پیچھے سے قہقہ لگا کر رہ گئے تھے۔

زاویر خبر سنتے ہی اس کے ہاتھ تھامتے اچھل پڑا اور وہ بھی اس کے ساتھ چھلانگیں لگانا شروع ہو گئی تھی، دونوں کی خوشی دیدنی تھی۔۔۔ دونوں ہنستے جا رہے تھے یوں جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔۔۔ خزانہ تو مل گیا تھا۔۔۔ ایک کو خواہش پوری ہونے کی صورت میں اور دوسرے کو مسکراہٹ کی صورت میں۔۔۔

"مائیسہ۔۔۔ مائیسہ۔۔۔ آپ دنیا کی بہترین دوست ہیں۔۔۔ اوہ مائیسہ۔۔۔ مائیسہ۔۔۔" وہ چلایا اور مائیسہ نے ہنستے ہوئے اسے فوراً آواز نیچی رکھنے کا اشارہ کیا۔

"پٹواؤ گے کیا۔۔۔" وہ بھی اس کی خوشی دیکھتی ہنستی چلی گئی۔

"مائیسہ۔۔۔۔ مائیسہ۔۔۔۔" وہ خوشی سے اس کا نام پکارے جا رہا تھا۔

"زاویر بھائی اور مائیسہ آپی آپ کو ماما اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں۔۔۔" روبی نے اپنا جوس پیتے ہوئے انہیں اطلاع دی۔ دونوں سنبھلے۔

"کیوں۔۔۔؟" زاویر نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔ وہ کندھے اچکا گئی۔

وہ دونوں ایک ساتھ ممانی کے کمرے کی جانب بڑھ آئے۔

"اس روبی کو پتا ہے مام نے ہم سے کیا بات کرنی ہے۔۔۔ جھوٹ بول کر گئی ہے کہ اسے نہیں پتا۔۔۔ لومڑی۔۔۔"

kahanifreak.com

"زاویر تم نے کہیں پھر سے کسی کے ساتھ کوئی شرارت تو نہیں کر دی۔۔۔" مائیسہ نے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اک آخری بار تسلی کی تھی، پھر وہ دونوں ممانی کے کمرے میں آ گئے۔ ممانی سامنے بیٹھیں ان کی ہی منتظر تھیں اور ان کی تیز نظریں زاویر پر سے ہوتی ہوئیں مائیسہ پر گئیں۔

"تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی مائیسہ۔۔۔" انہیں صدمہ ہوا۔

"کیا ہوا ہے ممانی، کس چیز کی امید نہیں تھی۔۔۔" دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"کون ہے وہ لڑکی۔۔۔؟"

"ہیں۔۔۔ کون سی لڑکی۔۔۔؟" وہ بھونچکا رہ گئی۔

"اب آپ بھی اس کے ساتھ رہ کر مجھ سے باتیں چھپائیں گی۔۔۔ ہم دونوں تو سہیلیاں تھیں۔۔۔" وہ فوراً سے ماؤں والی بلیک میلنگ پر اتری تھیں۔

"نہیں ممانی۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ مگر بتائیں تو کس لڑکی کا پوچھ رہی ہیں۔۔۔"

"وہی جس کیلئے ماموں کو منانے اس نے آپ کو ان کے پاس بھیجا تھا۔۔۔" ممانی کی بات پر زاویر کا ماتھا ٹھٹھکا۔

"اف۔۔۔ روبی کی بچی۔۔۔" اس کے منہ سے بلا اختیار ہی نکلا اور وہ باہر کی جانب لپکا۔

"خبردار اگر اسے کچھ کہا تو۔۔۔" انہوں نے قدرے زوردار آواز میں اسے جھڑکا۔ وہ واپس پلٹ آیا۔

مائیسہ ہنستی ہوئی ممانی کے پاس آگئی اور انہیں اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا۔ "افف ممانی۔۔۔ وہ کوئی لڑکی نہیں بلکہ زاویر کی گاڑی ہے، جس کیلئے میں نانا کے پاس گئی تھی۔۔۔"

"مگر۔۔۔" ممانی کو کہتے کہتے روبی کے جملے یاد آئے تو وہ بھی بے ساختہ ہی ہنس پڑیں۔

"انسان کچھ بھی ہو مگر گھر کا اکلوتا لڑکا نہ ہو۔۔۔" زاویر نفی میں سر ہلاتا کمرے سے نکل گیا۔ گھر میں سب کو ایک ہی فکر تھی کہیں وہ اپنی پسند کی کوئی لڑکی نہ لے آئے۔

"دیکھو۔۔۔ زرا تیور دیکھو اس کے۔۔۔" ممانی نے اس کے بھنا کر وہاں سے نکلنے پر کہا۔

"میری تو راتوں کی نیند ہی اڑا رکھی ہے اس لڑکے نے۔۔۔ یہی ایک مجھ سے نہیں سنبھلتا کل کو اپنے جیسی ایک اور لے آیا تو گھر کو سرکس بننے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔۔"

"وہ بہت سمجھدار ہے، آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔" مائیسہ نے تسلی دینی چاہی۔

"پتا نہیں مائیسہ جانے تم کونسی عینک لگا کر اسے دیکھتی ہو جو یہ تمہیں سمجھدار لگتا ہے۔۔۔ شکیل بھائی کا بیٹا اس کے جتنا ہی ہے ناں مگر اپنے باپ کے ساتھ ان کا کاروبار دیکھتا ہے۔۔۔"

"اور کلائیمیکس کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔ ابھی پچھلے ہفتے ہی انکل نے اس کی ایسی خدمت کی ہے کہ بیچارے کو چار معزز لوگوں میں تشریف رکھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔" وہ واپس سے آن وارد ہوا تھا اور دروازے میں ہی کھڑا کھڑا بولا۔

kahanifreak.com

"کاش۔۔۔کاش تمہارے ابا بھی جانے سے پہلے تمہیں دو چار ہاتھ لگا جاتے تو آج اچھے بھلے انسان بنے ہوتے۔۔۔"

"چلیں جی اب ڈیڈی کو کیوں پکار رہی ہیں۔۔۔رات خواب میں آ گئے ناں تو انکار کر دیں گی پہچاننے سے۔۔۔"اس نے انتہائی ڈرامائی انداز میں خدا کی پناہ مانگی تھی۔

"کچھ تو حیا کرو، باپ تھا تمہارا۔۔۔"

"ہاں تو میں نے کب انکار کیا ہے۔۔۔لیکن اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں کہوں ابا جی کی روح آئے ہی آئے۔۔۔اور اگر خدانخواستہ ڈیڈی نے آ کر کہہ دیا کہ زاویر میں تمہیں بہت یاد کرتا ہوں۔۔۔"اس کے چہرے پر خوف لہرایا۔"نہ بھائی نہ۔۔۔محبت اپنی جگہ اور بندے کی زندگی اپنی جگہ۔۔۔"

ممانی نے پہلو بدلتے ہوئے تنگ آ کر اپنا رخ ہی پھیر لیا۔

"اچھا میں زرا باہر جا رہا ہوں۔۔۔"اصل بات تو وہ یہ کرنے آیا تھا لیکن ماں کی باتیں سن کر انہیں نظر انداز کرنے کا دل نہیں چاہا تھا۔

"جاؤ اور دو گھڑی ہمیں بھی سکون لینے دو۔۔۔"ماں کی بات سن کر اس نے دانت نکالتے مائیسہ کو آنکھ ماری، وہ تاسف سے سر ہلانے لگی۔

"اور میری مانیں تو آپ بھی ڈیڈ کو کم یاد کیا کریں، میں نے سنا ہے جب آپ انہیں یاد کرتے ہیں تو وہ بھی آپ کو یاد کرنے لگتے ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

اس کی بات سنتے ہی ممانی اسے دھرنے کو کرسی سے اٹھی تھیں اور وہ ایک ہی سیکنڈ میں وہاں سے غائب ہوا تھا۔

وہ آفس میں سربراہی کرسی پر بیٹھی اس وقت یک دم مختلف لگ رہی تھی۔اس وقت شخصیت میں ایک ٹھہراؤ۔۔۔ایک سنجیدگی تھی۔۔۔ایک خوداعتمادی تھی۔۔۔یہ خوداعتمادی یونہی تو نہیں آئی تھی،اس کے پیچھے ایک لمبے عرصے کی محنت تھی،نانا نے ایسے ہی تو اتنا بڑا بزنس اس کے حوالے نہیں کر رکھا تھا۔۔۔کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے دائیں ہاتھ میں پکڑے پین کو وہ مسلسل انگوٹھے اور انگشت شہادت کے بیچ گھما رہی تھی اور نظریں سامنے سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔اس کی ٹیم اسے بریفنگ دے رہی تھی۔

اس کے دروازے پر دستک ہوئی اور سب نے پلٹ کر حیرت سے دستک دینے والے کو دیکھا، کسی بھی آفیشل میٹنگ کے دوران کسی کو بیچ میں مخل پذیر ہونے کی اجازت نہیں تھی،وہ بھی چہرے پر سنجیدگی لئے گھومی اور دروازے سے اندر جھانکتے زاویر کو دیکھا اس کے تاثرات نرم ہو گئے،سب نے اسے مسکراتے دیکھا تھا۔

زاویر کے چہرے پر ناچتی خوشی کو جانے کتنے لوگوں نے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا، اس کے چہرے پر موجود خوشگوار تاثرات بتا رہے تھے کہ اسے تحفہ مل چکا ہے۔

"اتنی جلدی۔۔۔؟"وہ محض اس کی جانب متوجہ تھا۔

مائیسہ نے ہنستے ہوئے کندھے اچکائے۔"آپ نے کمپنی کی مینجنگ ڈائیریکٹر کو زیادہ ہلکے میں نہیں لے لیا تھا۔۔۔"

وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔

"چلیں پھر جلدی سے اٹھیں، میں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔۔۔"ارد گرد کے منظر کو وہ بالکل ہی فراموش کر چکا تھا۔

مائیسہ نے اپنی ٹیم کی جانب اشارہ کیا۔زاویر نے گردن گھما کر اس کی ٹیم کو دیکھا۔

"میری مجبوری آپ کی اتھارٹی کو میں چیلنج نہیں کر سکتا، ورنہ ان میں سے ابھی تک کوئی بھی یہاں بیٹھا نظر نہ آ رہا ہوتا۔۔۔"زاویر نے اک گہری سانس بھری، مائیسہ کی ٹیم نے مدد طلب نظروں سے اس کی جانب دیکھا، اس نے سر ہلاتے ہوئے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ جیسے ہی وہ باہر نکلے تھے زاویر نے آگے بڑھ کر مائیسہ کا بیگ اور پرس اٹھانے کے ساتھ مائیسہ کا ہاتھ پکڑے اسے کھڑا کیا تھا۔

مائیسہ جیسے ہی اپنے دفتر سے باہر نکلی کسی خیال کے تحت فورا رکی اور پلٹ کر ریسیپشن تک آئی۔

"مسٹر فائز آئے ہوئے تھے۔۔۔"وہ میٹنگ میں تھی جب اسے فائز کے آنے کا پتا چلا تھا اور اب یونہی گھر جا رہی تھی۔

"جی میم۔۔۔ویٹنگ روم میں ہیں۔۔۔"ریسیپشنسٹ اپنی جگہ سے اٹھنے لگی مگر مائیسہ نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا۔

وہ سر ہلاتی ویٹنگ روم کی جانب بڑھی اور ناچار زاویر بھی۔مائیسہ نے ویٹنگ روم کا دروازہ کھولا سامنے ہی فائز چائے کے ساتھ انصاف کر رہا تھا۔اسے دیکھ کر کپ پرچ میں رکھتا کھڑا ہو گیا۔

"السلام علیکم۔۔۔آئیم سو سوری۔۔۔میٹنگ میں بھول ہی گئی۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔۔کوئی بات۔۔۔"مائیسہ کے پیچھے سے آتے زاویر کو دیکھ کر اس کا جملہ بیچ میں ہی رکا۔

"ارے۔۔۔زہے نصیب آج آپ ہمارے آفس میں۔۔۔"وہ دانت نکالتے ہوئے اس سے بغل گیر ہوا اور 'ہمارے' پر خاصا زور دیا گیا۔

"یہ اتفاق ہی اتنا حسین ہے جب جب میں آتا ہوں تم یہاں پائے جاتے ہو یاں پھر تم روز ہی آفس آتے ہو۔۔۔"

"کہہ سکتے ہیں جب جب مائیسہ کے گرد کوئی بلا منڈلانے لگتی ہے قسمت خود ہی مجھے وہاں پہنچا دیتی ہے۔۔۔"

مائیسہ نے زاویر کو گھورا۔"ایسی بات نہیں ہے زاویر نے گاڑی چینج کی ہے بس وہی دکھانے آیا تھا۔۔۔"

فائز نے زاویر کی جانب ہاتھ بڑھایا۔"مبارک ہو۔۔۔"

زاویر نے بھی اسی گرمجوشی سے اس کا ہاتھ تھاما۔ "تھینکس ٹو مائیسہ جنہوں نے دلوائی ہے۔۔۔" وہ فری میں مائیسہ کا برینڈ ایمبیسیڈر بنا ہوا تھا۔

فائز کو حیرت کا جھٹکا لگا۔ "آ۔۔۔ آہاں۔۔۔ گریٹ۔۔۔" اس کے منہ سے یوں الفاظ نکلنے کا لطف زاویر نے خوب لیا تھا۔

"تم چاہو تو چل سکتے ہو ہمارے ساتھ۔۔۔" زاویر نے دل پر پتھر رکھتے آفر کی تھی۔

"نہیں تم لوگ کرو مزے، میں بس مائیسہ سے ملنے آیا تھا۔۔۔" اس نے انکار کر دیا اور زاویر کا دل بھی اندر سے لوٹ پوٹ ہوا۔

فائز کے نکلتے ہی وہ مائیسہ کو لئے پارکنگ میں آیا تھا۔ گاڑی کے پاس پہنچ کر مائیسہ نے ستائشی انداز میں سر ہلایا۔ "تمہاری چوائس تو اچھی ہے۔۔۔"

"سو تو ہے۔۔۔ چلیں جلدی سے بیٹھیں، گھر پر سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" زاویر نے اس کی جانب کا دروازہ کھولا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟ تم گھر پر ہی تھے ناں۔۔۔" مائیسہ نے اپنے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے زاویر کی جانب دیکھا۔

"نہیں۔۔۔ گاڑی ملتے ہی میں آپ کو لینے چلا آیا، میں چاہتا تھا اس میں سب سے پہلے آپ بیٹھیں۔۔۔" اس نے خوشی سے کہا۔ "اگر آپ گھر پر ہوتیں تو میں خود سے بھی پہلے آپ کو اس میں بیٹھاتا۔۔۔"

kahanifreak.com

اس کی دوستی بہت عجیب تھی۔۔۔جہاں 'میں' دوستی کے بعد آتی تھی۔۔۔

"تم پاگل ہو زاویر۔۔۔" وہ ہنس دی۔

زاویر کی نئی گاڑی آچکی تھی اور اسی کی خوشی میں رمیسہ نے بڑی آپا کو بھی بلا لیا تھا۔ وہ جیسے ہی گھر پہنچا سب تیار بیٹھے تھے۔ ایسا نہیں تھا وہ کار پہلی بار دیکھ رہے تھے، نہیں وہ اپنی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو جینے کے یونہی عادی تھے، جوتے کے تسمے سے لے کر کوئی بھی چیز لیتے تو اس کی خوشی یونہی مناتے۔ پتا نہیں پہلی بار یہ ریت کس نے ڈالی تھی مگر اب یہ یونہی چلی جا رہی تھی، جب بھی کوئی بھی کچھ بھی نیا لیتا وہ سب کو کچھ نا کچھ کھلانے لے کر جاتا، پھر بھلے چکی لے آئے، آئسکریم یا کچھ اور۔۔۔ بات کھانے کی نہیں تھی۔۔۔

بات لمحوں کی تھی جو ساتھ جیتے ہوئے بھاگتی زندگی میں ٹھہر جاتے تھے۔۔۔

ان کے بڑوں نے ان کو زندگی گزارنی نہیں زندگی جینے کا ہنر دیا تھا، ان کا آنگن مانند محبت بوٹی کے تھا، زندگی کی اس دوڑ میں بھی وہ وہاں کے مکینوں کو کچھ یوں چمٹی تھی کہ پھر ان کے وجود پر محبت کے سوا کچھ ٹھہر نہیں پایا۔۔۔ زاویر نے بھی یہی ریت نبھائی تھی اور ان سب کو اپنی کار میں خوب گھمایا تھا لیکن مجال ہے جو وہ کسی کو بنا ہاتھ دھوئے اپنی کار کو لگانے دے رہا تھا۔ بڑی آپا کے بچے یعنی اس کے بھانجے سے آئسکریم کیا گر گئی وہ اب بھانجے کو تو کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اس لئے بڑی آپا پر ہی چڑھ دوڑا تھا۔ بڑی آپا بھی واپسی پر گاڑی سے اترتے غصے کے ساتھ جتنی جان سے دروازہ مار سکتی تھیں اتنی زور سے مار کر گئی تھیں۔

"اس میں میرے باپ کا بھی پیسہ ہے۔۔۔" وہ تن فن کرتی چلی گئیں۔

"میرے ڈیڈ کا بھی۔۔۔" روبی نے بھی بڑی بہن کی تقلید کی۔

"اور میرے خالو کا بھی۔۔۔" رمیسہ کیونکر پیچھے رہتی۔

زاویر نے بیچارگی سے اپنے بھانجے کی جانب دیکھا، جو اپنے ننھے چاکلیٹ والے ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ گیا۔

"زانے دے۔۔۔"

"زانے دیا صرف تمہارے کہنے پر۔۔۔" زاویر نے ہنستے ہوئے اس کی نکل اتاری اور وہ کھلکھلا کر ہنس اٹھا۔

"تم ایسے کیوں ہو۔۔۔؟" مائیسہ نے متاسفانہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"ٹیسٹ ڈرائیو لیں گی۔۔۔؟" وہ ڈھٹائی کے سارے ریکارڈ توڑتے آنکھوں میں اشتیاق لئے مائیسہ سے پوچھنے لگا۔

"سوری۔۔۔ میرا بے عزتی کروانے کا کوئی موڈ نہیں۔۔۔" اس کا اشارہ کچھ دیر پہلے والے واقع کی جانب تھا۔

"دیکھیں مائیسہ لڑائی ہو جائے گی۔۔۔ مذاق اپنی جگہ مگر میں آپ کے احترام میں کبھی کوئی کمی نہیں لا سکتا۔۔۔ آپ کا احترام خود پر فرض کر لیا ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"ٹھیک ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔پھر بھی میں نہیں چلا سکتی، خوامخواہ میں کہیں لگ گئی تو۔۔۔"

ان کی دوستی ایسی ہی تھی، وہ چاہتا تھا بے اختیاری سے سبھی اختیار وہ لے لے اور وہ چاہتی تھی وہ کبھی بے اختیاری میں اس کا اختیار نہ لے لے۔۔۔چاندنی جوبن پر تھی، ماہ تمام میں کنول رنگ بدلنے لگا تھا۔۔۔

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے پہلے کبھی گاڑی نہ چلائی ہو اور لگ بھی گئی تو کیا گاڑی ہی ہے، یہ کون سا انسان ہے جس کے سپیئر پارٹس نہیں ملیں گے۔۔۔"اس نے مذاق اڑایا۔

"ہاں ناں عائس۔۔۔۔"اس ننھے نے بھی ماموں کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

"اٹس ناٹ آئس۔۔۔اٹس مائیسہ۔۔۔"زاویر نے اسے گھورا۔

"ع۔۔۔ا۔۔۔س۔۔۔عائسہ۔۔۔"وہ ہجے کرتا اپنی جانب سے 'ش' کو کھینچ کر بولا تو وہ دونوں ہنس اٹھے۔

"اب سلیں کیا۔۔۔"وہ پرجوش ہوا۔

"اللہ اکبر۔۔۔تمہاری الف ب میں صرف س ہی ہے کیا۔۔۔"زاویر نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا۔

"پہلے اپنے ہیرو سے پوچھو اگر ایسی ہی بات تھی تو تمہاری مما کو کیوں اتنی باتیں سنائیں۔۔۔"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے ماموں کی جانب دیکھا۔

kahanifreak.com

"میری جانب کیوں دیکھ رہے ہو جواب دو۔۔۔"

اس نے واپس سے مائیسہ کی جانب منہ گھمایا۔"بی کوازسی فائنس آلوت۔۔۔"

وہ توتلی زبان میں اپنا ہی لہجہ لئے بھرپور اعتماد سے بات کہہ رہا تھا۔مائیسہ نے اپنی ہنسی دبائی۔

"اب مان بھی جائیں۔۔۔"

"نہیں تم نے آپا کو کیوں منع کیا۔۔۔"

"اوہ یار۔۔۔آپا کے ساتھ الگ حساب ہے اور ویسے بھی آپ کی بات الگ ہے۔۔۔"

"ڈرامے بازی زرا کم کیا کرو۔۔۔"وہ کہتی گیٹ کھول کر اتر گئی۔زاویر بھی اپنے بھانجے کو لئے فوراً اترا تھا۔

"تو آپ نہیں چلائیں گی میری گاڑی۔۔۔"اس نے خفگی سے مائیسہ کو دیکھا۔

"نہیں۔۔۔۔"وہ کہہ کر چلی گئی،زاویر نے شیطانی مسکراہٹ لئے اپنے بھانجے کو دیکھا،وہ ننھا جواب میں زاویر کو آنکھ مارتا آگے بڑھنے کا کہہ گیا۔اگر بڑی آپا اپنے بیٹے کو زاویر سے دور رہنے کا کہتی تھیں تو غلط نہیں کہتی تھیں۔

اگلی صبح اس کی بہت اہم میٹنگ تھی،وہ جلدی جلدی سے تیار ہو کر جیسے ہی باہر آئی اپنی گاڑی کے چاروں ٹائرز میں سے ہوا نکلی دیکھ کر دنگ رہ گئی۔اس نے جھنجھلا کر پیر پٹخے،پھر اپنے ہاتھ

میں پکڑے لیپ ٹاپ بیگ کو کار کے اوپر رکھتے ہوئے اس نے وہیں کھڑے اک ملازم کو آواز لگائی، وہ بھی جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔

"یہ کس نے کیا ہے۔۔۔"اس نے بیزاری سے کہا۔

"پتا نہیں بی بی جی۔۔۔"وہ بھی پکا تھا اور فوراً سے انکار کر گیا، مائیسہ نے جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر دماغ میں جھماکا ہوا۔

"زاویر نے کیا ہے۔۔۔؟"

ملازم نے ہاں میں سر ہلا دیا۔مائیسہ اپنا سامان اسے پکڑاتی زچ ہوتی ہوئی زاویر کے کمرے کی جانب بڑھی اور اندر آتے ہی اس نے اک نظر سامنے سکون سے سوتے زاویر کو دیکھا۔وہ بڑے مزے سے خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔مائیسہ کچھ سوچتے ہوئے واشروم میں آئی اور مگ کو پانی سے بھر کر واپس سے کمرے میں آ کر اس نے چھڑاپ سے زاویر کے اوپر ڈال دیا۔

"یاالٰہی۔۔۔۔"وہ اک دم سے اٹھا تھا اور اپنے سامنے مائیسہ کے ہاتھ میں پانی کا مگ دیکھ کر کندھے ڈھیلے چھوڑتا ستا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"میری گاڑی کے ٹائیرز میں سے ہوا تم نے نکالی ہے۔۔۔؟"اس نے تیز نگاہوں سے زاویر کی جانب دیکھا۔"ایک سیکنڈ مجھے پوچھنا چاہیے میری گاڑی کے ٹائر تم نے کس سے پنکچر کروائے

ہیں کیونکہ زاویر صاحب اتنے چھوٹے موٹے کام خود تھوڑی کرتے ہیں۔۔۔"مائیسہ نے اسے شرمندہ کرنے کی اپنی سی کوشش کی۔

"پہلا سوال ٹھیک تھا، چھوٹا ہو یاں بڑا آپ کا ہر کام میں خود ہی کرتا ہوں۔۔۔"اس نے ڈھٹائی سے اعتراف کیا اور اگلے ہی لمحے جیسے ہی اس نے مائیسہ کو اپنا گھٹنا بیڈ پر رکھتے خود پر چھپٹنے کیلئے بڑھتا دیکھا وہ فوراً سے چھلانگ لگا کر دوسری جانب سے بیڈ سے اتر گیا۔

"اللہ۔۔۔لڑکی کیا اب معصوم کی جان لیں گی۔۔۔"

"بڑی آپا ٹھیک کہتی ہیں، میں تمہیں ضرورت سے زیادہ ڈھیل دینے لگی ہوں۔۔۔"

بڑی آپا کے ذکر پر اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔"بڑی آپا کا کام کیا ہے بس میکے میں آکر پھل جھڑیاں چھوڑنا۔۔۔"اس نے سائیڈ میز پر سے چابیاں اٹھائیں اور مائیسہ کے سامنے اپنی ہتھیلی کر دی۔"ارے یار خفا کیوں ہو رہی ہیں، یہ لیں چابیاں اور لے جائیں گاڑی۔۔۔"وہ کمال اطمینان سے بولا تھا۔کیا فراخ دلی دکھائی گئی تھی۔

"تم۔۔۔اوہ آئی سی۔۔۔"مائیسہ نے اس کی حرکت سمجھتے ہوئے گردن ہلائی،اس نے یہ ساری حرکت کی ہی اس لئے تھی کہ مائیسہ اس کی گاڑی لے کر جائے۔"تم۔۔۔"مائیسہ نے دانت پیسے۔

"جی۔۔۔میں۔۔۔آپ کا خادم۔۔۔"اس نے مائیسہ کے سامنے جھکتے ہوئے شرارت سے کہا۔وہ اسے چڑانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔مائیسہ پاؤں کے بل اس کے سامنے بیٹھی تھی،

زاویر نے حیرت سے اس کی آنکھوں میں جھانکا، وہ مسکرائی اور اگلے ہی پل انگوٹھے اور انگشت شہادت کو ملائے اس نے اس کے کان کی لو کا نشانہ باندھتے ہوئے وار کر دیا۔ بچپن کا یہ وار اسے ہمیشہ سے ہی بہت بھاری پڑتا آیا تھا۔

"آہ۔۔۔۔" وہ کراہتے ہوئے فوراً سے سیدھا ہوا تھا اور اپنا کان سہلانے لگا۔

"استادوں کے ساتھ استادی اچھی نہیں ہوتی۔۔۔" مائیسہ اسے کان سہلاتا دیکھ کر ہنس اٹھی ۔"اب تم ہی مجھے آفس چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔" وہ بھی کہاں ہاتھ آنے والی تھی۔

زاویر نے اپنی دو انگلیوں سے اپنی بھیگی شرٹ کو اٹھا کر مائیسہ کی توجہ دلوائی۔ "مجھے تیار ہونے میں وقت لگے گا۔۔۔"

"میرے پاس وقت نہیں ہے، پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔۔۔" مائیسہ نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لئے چل پڑی۔

وہ الگ بات ہے زاویر اپنی ضد پر قائم رہا تھا اور کار مائیسہ کو خود ڈرائیو کرنی ہی پڑی تھی، وہ خود ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا سوچکا تھا۔

خالہ کو جیسے ہی گاڑی والے قصے کا علم ہوا تھا وہ میکے پہنچی تھیں۔ زاویر بھی اپنی کولڈ کافی کا کپ تھامے وہیں بیٹھا بڑی توجہ سے سارا ڈرامہ ملاحظہ فرما رہا تھا۔

kahanifreak.com

"یہ کوئی بات ہوئی۔۔۔ٹھیک ہے آپ نے سارا بزنس اس کے سپرد کر رکھا ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں جب دل کیا پیسہ لٹانا شروع ہو جائے۔۔۔"

"غلط بات مت کرو فاخرہ۔۔۔تم اپنا حصہ لے چکی ہو،اب باقی جو بھی ہو یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

دادا کے کہنے کے ساتھ ہی زاویر نے سٹرا سے کافی کا گھونٹ بھرا اور یک دم

'سڑوپ۔۔۔سڑوپ۔۔۔"کی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔پھوپھو نے ناراض نگاہوں سے اسے دیکھا،اس نے بیچارہ سا منہ بناتے اپنا کپ سامنے کر دیا۔پھوپھو نظر انداز کرتے واپس سے شر انگیزی میں لگ گئیں۔

"کیوں اباجی۔۔۔کیا یہ میرے بھائی کے بچے نہیں ہیں۔۔۔؟مجھے تو جب فائز نے بتایا تو یقین ہی نہ آیا۔۔۔ٹھیک ہے مائیسہ آپ کو زیادہ پیاری ہے مگر اسے بزنس تھما کر آپ تو آنکھیں ہی بند کر چکے ہیں۔۔۔"

"ایسی بات نہیں ہے آپا،مائیسہ بہت اچھی ہے۔۔۔"ممانی سے بھی کہاں برداشت ہوتی تھیں۔

"ہاں بس وہ تم لوگوں کی سگی اور تم لوگ اس کے سگے۔۔۔"

"اچھا اب بات ختم کرو۔۔۔زاویر کو گاڑی میں نے دلوائی ہے،ایک تو سمجھ نہیں آتی یہ تمہیں ہر الٹی سیدھی خبر پہنچاتا کون ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

زاویر نے زچ کرتی مسکراہٹ کے ساتھ فائز کو دیکھا جس کا بس نہیں چل رہا تھا اس کی حالت سیٹ کر دے۔ڈراما ختم ہو گیا تھا تو زاویر کی دلچسپی بھی۔۔۔ایک آخری بار 'سٹروپ۔۔۔" کی آواز بلند کرتے وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی جانب بڑھا مگر باہر نکلنے سے پہلے فائز کے پاس رکنا ضروری سمجھا تھا۔

"بیٹا ہر شہ بھاگ کر ماں کو بتانے والی نہیں ہوتی۔۔۔یاں محبت کر لو یاں ماں کی گود میں رہ لو۔۔۔"

"زاویر۔۔۔"

"مذاق کر رہا تھا یار۔۔۔" وہ اس کے کندھے کو تھپکتا باہر نکل گیا۔

وہ آج پھر آفس پہنچا ہوا تھا، آفس تو وہ ضرور آتا تھا کام کیلئے نہیں مائیسہ سے ملنے کیلئے۔جب یونیورسٹی سے چھٹی ہوتی اس کی کوشش ہوتی وہ ایک چکر آفس کا تو لگا آئے، یوں جیسے دفتر نہیں پارک ہو۔اگر کبھی وہ اسے وقت نہ دے پاتی تو وہ پھر جذباتیت کا کارڈ استعمال کرتے اس سے پڑھنا شروع کر دیتا۔ابھی بھی ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اڑسے اور دوسرا پہلو میں لٹکائے وہ اس کے آفس روم کے باہر پہنچا، وہ میٹنگ میں تھی۔وہ گھر کے برعکس بہت مختلف لگ رہی تھی، سنجیدہ۔۔۔ سمجھدار۔۔۔وہ مسکرا دیا۔

عجیب بات تھی اس لڑکی کے مقابل کبھی اس کی انا نہیں آتی تھی۔۔۔اس کی ترقی کبھی اس کی مردانگی کو ڈراتی نہیں تھی۔۔۔

مائیسہ کو اپنا چہرہ کسی کی نگاہوں کے حصار میں معلوم ہوا تو اس نے سکرین سے نظریں ہٹا کر سرسری سی نگاہ اپنے سامنے بیٹھے لوگوں پر ڈالی کہ عین اسی وقت شیشے کے دوسری پار اسے زاویر کھڑا نظر آیا تھا۔وہ بھی اسی کی جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا،مائیسہ بھی جواب میں مسکرادی اور ہاتھ سے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا مگر وہ مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا کر پلٹ گیا۔

سب کو لگتا تھا وہ اسے تنگ کرتا ہے مگر وہ جانتی تھی اسے صرف اس کی توجہ اور وقت چاہیئے ہوتا تھا، بچپن کا ساتھ تھا اب چھوڑنا بھی چاہتا تو مشکل تھا۔

اس نے زاویر کے انتظار کرنے کے باعث میٹنگ پانچ منٹ میں ہی ختم کروادی تھی اور پھر وہ اپنے آفس سے نکلتی اس کے پیچھے آئی مگر سامنے ریسیپشن پر نظر پڑتے ہی وہ ٹھٹکی اور پھر اس کے قدم رک گئے۔وہ بنا ان کی گفتگو میں مخل پذیر ہوئے سینے پر بازو باندھتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی۔آس پاس سے گزرنے والے ورکرز آنکھ بچا کر پہلے اپنی باس کو دیکھتے اور پھر ریسیپشن پر محو گفتگو زاویر اور ریسیپشنسٹ کو۔۔۔

کچھ ہی لمحوں بعد ریسیپشنسٹ کی نظر مائیسہ پر پڑی اور اس کے چہرے پر سخت تاثرات دیکھ کر وہ گھبراتی ہوئی فوراً سے سیدھی ہوئی،زاویر جو کاؤنٹر پر کہنی ٹکائے کھڑا تھا اس نے اس کی نظروں

کے تعاقب میں ہلکی سی گردن گھما کر دیکھا اور پھر سامنے کھڑی مائیسہ کو دیکھ کر بے ساختہ ہی اپنا ماتھا مسلا۔

"مارے گئے۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔

مائیسہ تنے نقوش لئے واپس مڑی تھی۔۔۔ وہ فوراً سے مائیسہ کے پیچھے لپکا۔

"زاویر گھر جاؤ۔۔۔" اس کی آواز بہت دھیمی تھی، اتنی دھیمی کے اس کی ہیل کی ٹک ٹک بھی اس کی آواز سے زیادہ ابھر رہی تھی۔

"یار مائیسہ، سنیں تو۔۔۔" وہ اس کے ساتھ ساتھ تیز تیز قدم بڑھانے لگا۔ مائیسہ کے قدم شور برپا کرنے والے نہیں تھے مگر اس کی رفتار ساتھ چلتے زاویر کو اس کی ناراضگی کا بتا دینے کیلئے کافی تھی۔

"زاویر۔۔۔ ہم گھر آ کر بات کریں گے، فی الحال تم یہاں سے جاؤ۔۔۔" وہ آفس کے لوگوں کی وجہ سے مسکرائی۔

"تو پھر آپ ابھی گھر چلیں، ہم ابھی چل کر بات کرتے ہیں۔۔۔" وہ مائیسہ کے سامنے آیا، اسے مائیسہ کے سوا کسی کی پرواہ نہیں تھی اور پھر کوئی کام چھوڑ کر ان کی جانب دیکھنے کی غلطی کرتا اور وہ بخش دیتا۔۔۔؟ ناممکن۔۔۔۔

"مجھے کام ہے زاویر۔۔۔" مائیسہ نے قطعیت سے منع کیا۔

kahanifreak.com

زاویر نے بنااس کے غصے کی پرواہ کئے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لئے اپنے ساتھ چل دیا۔

"ایک دن چھٹی کر لیں گی تو دادا کو کچھ فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ لیکن اگر آپ زاویر اصفہانی سے ناراض رہیں گی تو اسے بہت فرق پڑے گا۔۔۔"

مائیسہ خاموش ہی رہی تھی۔

وہ اسے لئے ساحل سمندر پر آگیا، یہی اک جگہ تھی جہاں وہ پر سکون ہو جایا کرتی تھی، لہروں کے جوش میں اس کے اندر کا جنون تھم سا جاتا تھا۔ زاویر نے پانی سے تھوڑا سا ہی دور گاڑی کا رخ پانی کی جانب کئے اسے روک دیا اور پھر دونوں گاڑی سے باہر نکل آئے۔۔۔

مائیسہ کے چہرے پر سنجیدگی ہنوز برقرار تھی اور وہ ہمیشہ کی طرح گاڑی کے بونٹ پر بیٹھنے لگی ، زاویر نے فورا سے بیشتر سہارے کیلئے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی، مائیسہ اس کو ناراضگی سے دیکھتی اپنی مدد آپ کے تحت بونٹ پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔ اس کا قد اور پھر پاؤں میں پہنی ہیل دونوں ہی اک دوسرے کو جم رہے تھے، اسے اوپر چڑھ کر گاڑی کے بونٹ پر بیٹھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔۔۔

زاویر بھی اک گہری سانس لیتا اس کے پاس بیٹھا، مائیسہ بونٹ پر ہاتھ جمائے اس سے تھوڑا سا دور کھسکی، زاویر دھیما سا ہنس دیا۔ وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔ وہ جانتا تھا مائیسہ کو کم

ہی غصہ آتا تھا مگر پھر جب آتا تھا تو بنا کسی نقصان کی پرواہ کئے وہ بس وہی کرتی تھی جو اسے سمجھ آتا تھا، جیسا کہ اس وقت اپنی ناراضگی دکھا رہی تھی۔

ساحل سمندر پر ابھرتی لہروں کے شور کے بیچ ڈولتے سورج کا عکس اور پھر کراچی میں غالب آتی شام کی تیز ہوا بار بار مائیسہ کی زلفوں کو اس کے چہرے کے گرد بکھیر رہی تھیں۔اس کے بال گھنگریالے ضرور تھے مگر روکھے بے جان سے نہیں، بلکہ نفاست سے بھرپور سیاہ ملائم بال ۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے بیٹھے کہیں دور پانی میں دیکھنے لگے، جہاں کچھ بھی نہیں تھا محض بپھری لہروں کے۔۔۔زاویر بے ساختہ ہی ان لہروں کو دیکھتا ہنس دیا۔۔۔مائیسہ نے پلٹ کر ناراض نظروں سے اسے گھورا، اس نے فوراً سے اپنی ہنسی ضبط کی۔

"جانتی ہیں اس وقت آپ مجھے سمندر کی ان لہروں جیسی لگ رہی ہیں۔۔۔غصے سے بپھری مگر محض ایک ہوا کے رخ بدل لینے پر ٹھہر جانے والیں۔۔۔"

مائیسہ بنا اس کی بات کا جواب دیئے واپس سے سامنے دیکھنے لگی۔۔۔وہ مسلسل اپنے بالوں سے الجھ رہی تھی۔۔۔بار بار انہیں چہرے پر آنے سے روکتی اور وہ پھر اس کے چہرے کے کبھی اک جانب تو کبھی دوسری جانب اٹکیلیاں کرتے اسے مزید غصہ دلانے لگتے۔۔۔

"اور تم اس وقت مجھے بالکل میرے ان بالوں کی طرح لگ رہے ہو، جو مسلسل الجھنے کے در پہ ہیں۔۔۔خاموش رہو۔۔۔"

زاویر اس کی بات پر مسکراتا ہوا گاڑی سے جمپ مار کر نیچے اتر گیا۔

"ربڑ بینڈ ہے۔۔۔؟" اس نے مائیسہ سے پوچھا۔ وہ اسے نظر انداز کرتی خاموشی سے پانی کو تکتی رہی۔ زاویر نظریں گھمائے آس پاس دیکھنے لگا۔۔۔ اسے کچھ ہی فاصلے پر وہاں ٹہلتی اک خاتون اور ان کے ساتھ کوئی صاحب نظر آ گئے۔۔۔ وہ ان کی جانب بڑھ آیا۔۔۔

"السلامُ علیکم۔۔۔ کیا آپ کے پاس ہیئر بینڈ ہو گا۔۔۔" اس نے سلام کے فوراً بعد اپنا مدعا بیان کیا مبادہ کہیں انکل ساتھ والی خاتون پر لائن مارنے کا سمجھ کر اس پر جھپٹ ہی ناں پڑیں۔

مائیسہ کے چہرے پر مسکان کھیل گئی۔ وہ اتنی دور سے بھی اندازہ کر سکتی تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔ اس خاتون نے اور انکل نے اس کو ذرا سوالیہ نظروں سے دیکھا، زاویر نے مڑ کر مائیسہ کی جانب اشارہ کیا، جس نے فوراً سے اپنے لب واپس سے سمیٹے تھے۔

"وہ جو میری دادی ہیں اصل میں ان کو چاہیے۔۔۔" اس نے بلا کی سنجیدگی سے کہا۔

"اتنی ہم عمر دادی۔۔۔" انکل کا منہ بے ساختہ ہی کھلا تھا، آنٹی اپنے بیگ میں سے ہیر بینڈ نکالنے لگیں۔ اس نے انکل کے سوال پر اپنی ہنسی ضبط کئے مائیسہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات مزید بگڑ چکے تھے۔ آنٹی نے جیسے ہی اسے ہیئر بینڈ دیا وہ ان کا شکریہ ادا کرتا واپس سے مائیسہ کے پاس آتا اپنی پہلے والی جگہ سنبھال گیا۔ مائیسہ نے بنا اس کی جانب رخ موڑے ویسے ہی سامنے دیکھتے ہوئے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کر دی۔

"میں کر دوں پونی۔۔۔" زاویر نے اس کی ہتھیلی پر ہیئر بینڈر کھ دیا۔

"جی نہیں شکریہ، آخری بار جب تم نے پونی کی تھی تو سر کے آدھے بال اتار دئے تھے۔۔۔"
وہ اس کے ہاتھ سے بینڈ لیتی بالوں کو باندھنے لگی۔"اور تم نے مجھے اپنی دادی کیوں کہا۔۔۔"
اس نے سامنے سے گردن گھمائے زاویر کو گھرکا۔

"دیکھیں گرل فرینڈ آپ کو کہہ نہیں سکتا، بہن آپ میری ہیں نہیں اور دادای بننے کی آپ پوری کوشش کرتی ہیں۔۔۔"اس نے شرارت سے چوٹ کی۔

"باز تم پھر بھی نہیں آتے۔۔۔"وہ واپس سے سامنے دیکھنے لگی تھی۔

"آئیم سوری۔۔۔"

"کس لئے۔۔۔؟"مائیسہ نے گردن موڑ کر اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔

"اب ایسے پوچھ کر شرمندہ تو نہ کریں، میں جانتا ہوں آپ کو میرا اس لڑکی کو مسکرا کر دیکھنا برا لگا ہے۔۔۔"

"تم اسے مسکرا کر دیکھنا کہتے ہو۔۔۔؟"وہ اس کے چہرے کی جانب ہی دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی اور اب کی بار اس کی بھنوؤں میں جنبش ہوئی تھی۔

"یار مائیسہ! میں صرف اسے مسکرا کر دیکھتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔۔۔"

"زاویر۔۔۔۔"مائیسہ نے سکون سے کہا۔"میں دن میں اڑھائی سو لوگوں سے ملتی ہوں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے ان میں سے کوئی مجھے مسکرا کر نہیں دیکھتا ہو گا۔۔۔؟ مجھے اخلاقی

kahanifreak.com

اور کمینی مسکراہٹ میں فرق کرنا آتا ہے۔۔۔"مائیسہ نے سہولت سے کہااور وہ ہونق بنا اسے سنتا رہ گیا۔۔۔

"میں جانتی ہوں یہ رولز کچھ سخت ہیں، مگر نانا کو تم جانتے ہو۔۔۔انہیں آفس افئیرز نہیں پسند۔۔۔تمہارے باپ کا بزنس ہے مگر وہ لڑکی وہاں نوکری کرتی ہے، تمہاری ادھر ادھر کی باتوں میں اس کی جاب جائے گی۔۔۔کیا تم نہیں جانتے ہمارے ہاں سب سے آسان اور پسندیدہ کام عورت پر تہمت لگانا ہے۔۔۔اگر یہ بات کسی بھی طریقے سے نانا تک پہنچ گئی تو آگے کیا ہو گا تم بہتر جانتے ہو، وہ کچھ باتوں پر سامنے والے کو صفائی تک پیش کرنے کا موقع نہیں دیتے۔۔۔"وہ رکی۔"تم اگر حقیقت میں اس میں دلچسپی رکھتے ہو تو ممانی سے بات کرو۔۔۔"

"یاالٰہی خیر۔۔۔مائیسہ۔۔۔۔مائیسہ۔۔۔کہاں کی بھینس کہاں باندھ رہی ہیں۔۔۔"وہ جھنجھلا گیا۔"قسم سے یار ایسا کچھ نہیں تھا، آپ خود اس لڑکی سے پوچھ لیجیے گا۔۔۔"اس نے تحمل سے وضاحت دی۔"میں سوری اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ آپ کو برا لگا ہے۔۔۔"

مائیسہ نے کچھ لمحے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا پھر سر ہلا دیا۔

"آپ بہت سخت ہیں۔۔۔"وہ گاڑی سے اتر گیا۔

"بیٹھیں، میں بھٹا لے کر آتا ہوں۔۔۔" وہ بھٹا لینے چلا گیا تھا اور مائیسہ واپس سے سمندر کو دیکھنے لگی تھی۔ان کی ناراضگی کا دورانیہ محض اک دو جے کو محسوس ہونے کی حد تک تھا کسی تیسرے کو پتا چلنے کی حد تک نہیں۔

وہ نانا کا بزنس بہت ہی احسن طریقے سے سنبھالے ہوئی تھی۔شروع شروع میں جب اس نے نانا کے ساتھ دفتر جانا شروع کیا تو وہ اکثر اس کی ڈیسیژن میکنگ، کریٹیکل تھنکنگ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔بہت کم عرصے میں وہ بہت سے معاملات اپنے ہاتھ میں لے چکی تھی۔ شاید اس کا سبب اس کی ہمیشہ سے اپنے بابا اور ماموں سے نزدیکی تھی۔اگرچہ وہ اس وقت چھوٹی تھی مگر ان کے ساتھ رہتے، باتیں کرتے اس نے جو چیزیں سیکھی تھیں وہ اس کی بنیاد رکھ گئی تھیں۔

اس طرح کی مثال معاشرے میں کم ہی ملتی تھی جہاں ایک نوجوان لڑکی نا صرف اپنے پاؤں پر جمی ہو بلکہ اپنے ارد گرد رہنے والوں کا بھی سہارا بن گئی ہو۔

اس کی شخصیت میں موجود خود اعتمادی نے اس بات کو ثابت کر دیا تھا کہ گھر والوں کا اعتماد حاصل ہو جائے تو بیٹیاں معاشرے کی منہ زور آندھیوں کا رخ موڑ سکتی ہیں۔

وہ بھی آدمیوں سے بھرے معاشرے میں نا صرف اپنا آپ منوا چکی تھی بلکہ اپنے نانا کے بزنس کو بھی وسعت دے رہی تھی۔

kahanifreak.com

ہاں اک بری چیز تھی وہ کام میں اپنا آپ بھی فراموش کر دیتی تھی۔ سالانہ چھٹیاں لینے کی روادار بھی کم ہی ہوتی تھی، ہاں زاویر کے سبب کبھی چھٹی لے لیتی تھی۔ اب کی بار بڑی آپا اور ممانی کے بار بار اصرار پر اس نے اپنی سالانہ چھٹیاں لے ہی لی تھیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا تھا وہ کمپنی کی باس ہے شاید اس لئے کہ اس نے کبھی خود کو سمجھا بھی نہیں تھا، ہمیشہ ایک امانت کے طور پر وہ یہ سب چیزیں سنبھالتی آئی تھی جسے مناسب وقت پر اس نے اس کے حقداروں کے حوالے کر دینا تھا۔

ممانی کی بھی یہ خوبی تھی انہوں نے کبھی بچوں میں تفریق کرتے ہوئے کبھی کسی کی حق تلفی نہیں کی تھی۔ ممانی سختی سے اسے ان چھٹیوں کو گھر پر رہ کر ضائع کرنے سے ٹوک چکی تھیں، اس لئے وہ چھٹیاں ملتے ساتھ ہی وانیہ کے ساتھ اس کے کسی کزن کی شادی میں شرکت کیلئے بلوٹ چلی آئی تھی، وہ الگ بات تھی وانیہ اس کی کالز پر مصروفیت سے خاصہ اکتا چکی تھی ۔ وہ وہاں آ تو گئی تھی مگر اسے یہ سارا فنکشن اپنے پیچھے رہ جانے والے نمونوں کو بھی دکھانا تھا، رمیسہ اور روبی نے سارا فنکشن ویڈیو کال پر دیکھا تھا۔ ہاں حیران کن طور پر اس سارے عرصے میں زاویر نے اسے کالز کر کے تنگ نہیں کیا تھا۔

ایک ہفتہ خوب ہلا گلا کر کے اس کی گھر واپسی ہو چکی تھی۔ وہ جیسے ہی فریش ہو کر اٹھی رمیسہ اور روبی اسے گھیر گئیں، زاویر گھر پر نہیں تھا اگر ہوتا تو وہ شاید سر فہرست ہوتا۔ وہ اس وقت صوفے میں دھنسی بیٹھی تھی، رمیسہ اور روبی اس کے دونوں جانب اپنی اپنی جگہ سنبھالے اس سے لپٹی ہوئی تھیں، وہ آنکھیں موندے ان کے شکوں پر مسکرانے لگی۔

"آپی یہ کیا بات ہوئی آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اینول لیوز آپ ہمارے ساتھ گزاریں گی اور آپ وانیہ آپی کے ساتھ چلی گئیں۔۔۔"روبی نے نروٹھے پن سے کہا۔

"ہاں اور میں نے تو سبھی دوستوں کو بھی بتا رکھا تھا کہ بہت جلد ہم لوگ نادرن ایریاز گھومنے جا رہے ہیں۔۔۔"رمیسہ نے بھی اپنا سا گلہ کیا۔"اب سب پوچھ رہے ہیں کہ ہو آئی نادرن ایریاز سے۔۔۔"

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔میری پیاری سی بہنو! ابھی تو صرف ایک ہفتہ گزرا ہے اور چھٹیاں ختم ہونے میں ابھی دو ہفتے مزید باقی ہیں۔۔۔"مائیسہ نے دونوں کے گرد اپنے بازو پھیلا دئے۔" تم لوگ تیار رہو، ہم لوگ بس کل ہی نکل رہے ہیں۔۔۔"

"کہاں۔۔۔؟"وہ دونوں خوشی سے اچھل پڑیں۔جیسے یقین نہ آیا ہو لیکن یقین کرنا بھی چاہتی ہوں۔

"یہ سرپرائز ہے۔۔۔"

مائیسہ کے جواب پر رمیسہ نے آنکھیں چھوٹی کئے مائیسہ کو دیکھا۔"اور اس زاویر کے بچے کو اس سرپرائز کا ضرور پتا ہو گا۔۔۔"

مائیسہ نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا، روبی اور رمیسہ دونوں ہی سینے پر بازو باندھتے ہوئے خفا ہو گئیں۔ بڑی آپا، روبی اور رمیسہ میں ایکا تھا، ایکا تو مائیسہ کے ساتھ بھی تھا مگر جہاں بات زاویر کی آجایا کرتی تھی وہ ہمیشہ ڈنڈی مار جاتی تھی۔

kahanireak.com

"دس از ناٹ فئیر مائیسہ آپی۔۔۔"روبی نے منہ بنایا۔

"ارے اگر اسے بتاتی ناں تو ہم لوگوں کیلئے چیزوں کا بندوبست کون کرتا، آخر وہی تو ہمارے ٹرپ کو پلین کرے گا۔۔۔"مائیسہ کی بات پر ان دونوں نے اک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر جیسے ہی انہیں بات سمجھ آئی تھی وہ دونوں واپس سے مائیسہ کے ساتھ لپٹ گئیں۔۔۔

زاویر اس وقت سکندر کی جانب آیا ہوا تھا، سکندر اس کے بچپن کا دوست تھا اور بچپن کے دوست آپ کی رگ سے یوں واقف ہوتے ہیں جیسے ان میں بہتا خون اپنے راستے سے۔وہ صوفے پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا اپنی ٹانگیں سامنے پڑے میز پر پھیلائے کراس کی صورت بنائے ہوئے تھا، سینے پر رکھے ہوئے ریموٹ پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے اس کی ساری توجہ سامنے سکرین پر چلتی مووی کی جانب محسوس ہو رہی تھی، جبکہ سکندر بخوبی جانتا تھا اس کی سوچ کے دائرے اس وقت کہیں اور پہنچے ہوئے ہیں۔

سکندر چند لمحے اس کے چہرے کو بغور دیکھتا رہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے یک دم پرجوش ہو کر تالی بجائی۔"اوہ بھائی۔۔۔کیا سٹنٹ کیا ہے۔۔۔"

"اخیر۔۔۔"زاویر نے بھی ستائش میں کہا اور اگلے ہی لمحے سکندر نے کشن اٹھا کر اسے رسید کر دیا۔

"گدھے کا میڈی موی میں سٹنٹ کدھر سے آ گیا۔۔۔"

وہ خجل سا ہو گیا۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔" سکندر نے اس کی ٹھوڑی سے ریموٹ کھینچ لیا۔

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔" زاویر نے کہا۔

"کچھ تو ہوا ہے جبھی تمہارا دھیان اس وقت یہاں نہیں کہیں اور ہے۔۔۔؟" زاویر نے سکندر کو دیکھا، وہ جاننے کیلئے مصر تھا۔ اس کے لہجے میں زاویر کیلئے شک کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی تھی۔

"یار سکندر۔۔۔" وہ ٹیبل پر سے ٹانگیں اٹھاتا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ "یہ جیسے ہم لڑکیوں سے باتیں کرتے ہیں کیا کوئی لڑکی۔۔۔" وہ رکا۔ "میرا مطلب وہ ہمارے ارد گرد ہونے سے غیر مطمئن محسوس کرتی ہو گی۔۔۔" اس نے جواب طلب نظروں سے سکندر کی جانب دیکھا۔ "ہمارے لہجے سے۔۔۔ یا ں شاید ہماری مسکراہٹ سے۔۔۔"

"ہو سکتا ہے ہوتی ہوں۔۔۔" سکندر نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔

"بس پھر آج کے بعد ہم کسی لڑکی کو دیکھ کر نہیں مسکرائیں گے۔۔۔" اس نے حتمی فیصلہ سنایا۔

سکندر اس کی بات پر قہقہہ لگاتا ہنس اٹھا، اسے اس وقت زاویر کی بات کامیڈی موووی کی پنچنگ لائن ہی محسوس ہوئی تھی۔

kahanifreak.com

"اچھااور وہ جو ڈیڑھ سو لڑکیاں تم ہمارے گروپ میں شامل کر چکے ہو، انہیں کیا اب بس گھورا کریں گے۔۔۔؟"

"وہ تو صرف فرینڈز ہیں، مگر ہم اب کسی لڑکی کو مسکرا کر نہیں دیکھیں گے۔۔۔" اس کا لہجہ ابھی بھی سنجیدہ تھا۔

"اتنے نادر خیال کی کوئی اہم وجہ۔۔۔"

زاویر کچھ پل کو خاموش رہا اور پھر اس نے سکندر کی جانب رخ کیا۔ "مائیسہ۔۔۔ مائیسہ نے کچھ دنوں پہلے مجھ سے ایک بات کہی تھی اور میں حیران ہوں کے میں نے اس متعلق پہلے کیوں نہیں سوچا۔۔۔" اس نے وقفہ کیا۔ "شاید اس لئے کہ میں ایک مرد ہوں اور میں نے ویسے کبھی غیر محفوظ ہونا محسوس نہیں کیا۔۔۔" اس نے خود ہی سمجھتے ہوئے تائید میں سر ہلایا۔

"شاید یہی وجہ ہو گی۔۔۔ جانتے ہو وہ کہتی ہیں دن میں اڑھائی سو لوگ انہیں مسکرا کر دیکھتے ہیں، کیا انہیں نہیں پتا ہو گا کمینی اور اخلاقی مسکراہٹ میں کیا فرق ہوتا ہے۔۔۔؟"

سکندر نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا تھا۔ "تو۔۔۔؟"

"مجھے یہ سن کر بہت عجیب لگا۔۔۔ جب کوئی یوں انہیں مسکرا کر دیکھتا ہو گا تو مائیسہ کو یقیناً برا لگتا ہو گا، شاید کسی اور کے گھر کی عورت بھی ہماری مسکراہٹ۔۔۔ ہماری باتوں سے بھی غیر محفوظ محسوس کرتی ہو گی۔۔۔ میں نہیں چاہتا میرا کوئی برا عمل مائیسہ کے سامنے آئے۔۔۔" وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے کہہ رہا تھا۔

kahanireak.com

"تمہارے عمل کا مائیسہ سے کیا تعلق۔۔۔؟ نہ تو تم اس کے باپ ہو، نہ بھائی اور نہ۔۔۔" وہ مائیسہ کے لحاظ میں چپ ہو گیا، نہ ہوتا تو بعید نہیں تھا اس کا دوست اس کا جبڑا توڑ دیتا۔ "اور نہ ہی وہ۔۔۔" اس نے گول مول بات مکمل کر دی۔

"ہاں مگر جب آپ کسی سے محبت کرتے ہیں قسمت آپ کو انہی کے ذریعے آزماتی ہے، میں نہیں چاہتا میری قسمت مجھے میرے سے منسوب عورتوں کے ذریعے آزمائے۔۔۔" وہ مرد تھا ،اس کے گھر میں پانچ عورتیں تھیں جو اسے بے حد عزیز تھیں۔

اسے اس بات کا ادراک تھا کہ اپنے گھر کی عورتوں کو بری نظر سے بچانے کیلئے اس پر لازم ہے وہ اپنے ارد گرد کی عورتوں پر غلط نگاہ نہ ڈالے۔۔۔ اس نے اک گہری سانس بھری۔

"آنکھیں سینکیں ہم مرد اور حساب دیں عورتیں۔۔۔" اس کی سنجیدہ بات پر سکندر نے فلک شگاف قہقہہ لگایا۔ زاویر نے اسے گھورا، وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔ کچھ لمحوں کے بعد سکندر نے واپس سے اپنا رخ زاویر کی جانب پھیرا۔

"زاویر۔۔۔" سکندر بغور اس کے چہرے کا جائزہ لینے لگا تھا۔

"ہاں۔۔۔" زاویر اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"کیا تم نے محسوس کیا ہے کبھی کبھار محبت مہتاب کے ہم رنگ کنول جیسی ہوتی ہے۔۔۔؟" سکندر کے سوال پر زاویر کی آنکھیں تحیّر سے پھیلیں۔

kahanfreak.com

"یہ تم نے اتنی بھاری چیز کہاں محسوس کرلی۔۔۔" وہ اس نہج پر ابھی پہنچا ہی کہاں تھا، جو ایسی باتوں کو سمجھ سکتا۔

"چڑ چڑ نہیں کرو۔۔۔" سکندر کا موڈ خراب ہوا۔ "کیا تمہیں سچ میں کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔۔۔؟" سکندر کو جانے کیوں اس پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"ابے یار۔۔۔ میرے سامنے الفاظ کی یہ ایجاد کی ہی تم نے ہے میں نے تو آج سے پہلے اس کا کبھی سنا بھی نہیں، محسوس ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔"

"اور محبت۔۔۔؟"

"سننے میں بھلا بھلا لگتا ہے۔۔۔" وہ کہتے ہوئے شرارت سے ہنسا۔

"اور محسوس کرنے میں۔۔۔؟"

"کبھی ہوئی نہیں۔۔۔" کیا انداز بے نیازی تھا۔۔۔

"سچ کہہ رہا ہے۔۔۔؟"

"سٹام پیپر پر لکھ دوں۔۔۔؟"

وہ عجیب سے تاثرات کے ساتھ مسکرایا۔ "بیٹا ہو تو چکی ہے مگر تم نے کبھی محسوس کرنے کی جسارت نہیں کی۔۔۔" سکندر نے ایک بار پھر کافی صاف گوئی سے کام لیا۔

kahanifreak.com

"شاباش۔۔۔ مطلب جسے محبت ہوئی ہے اسے محسوس نہیں ہوئی اور تو جس کا دوور دوور تک اس سے کوئی تعلق ہی نہیں اس پر الہام ہو گیا۔۔۔ واہ تیرے سکندر۔۔۔" اس نے مذاق اڑایا اور ریمورٹ واپس سے اٹھالیا۔ "ایک سکندر اعظم تھا اور ایک سکندر نیم حکیم۔۔۔" وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"ہاں کیونکہ تمہاری محبت کنول یک رنگ مہتاب ہے۔۔۔ یک رنگ چیزوں میں پہچان مشکل ہو جاتی ہے۔۔۔"

"اب اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تم سے اس کا مطلب پوچھوں گا تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔۔۔"

"مت پوچھ میں خود ہی بتادوں گا۔۔۔" اس نے منہ بنایا، وہ حقیقت میں چاہتا تھا وہ اس سے پوچھے اور وہ اسے سمجھائے۔

"محبت روشن ہے۔۔۔ مہتاب پر نور اور۔۔۔ کنول دوستی۔۔۔ دوستی نور کے ہم رنگ ہوتی ہوئی روشن ہوئی تو محبت کا ادراک مشکل ہو گیا۔۔۔" سکندر نے کھنکتے لہجے میں کہا، لمحے کے ہزارویں حصے میں زاویر کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا پھر اس کے چہرے پر برہمی در آئی۔

"بکواس نہیں۔۔۔" وہ سکندر کی باتوں کا رخ سمجھ چکا تھا، اس نے درشتی سے اسے ٹوک دیا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور میز پر سے چابی اٹھاتے ہوئے واپس سے سکندر کی جانب گھوما

تھا۔"آئندہ ایسی بکواس نہیں کرنا۔۔۔"اس نے سخت لہجے میں تنبیہ کی تھی اور پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔

"آہ۔۔۔زاویر اصفہانی۔۔۔آہ۔۔۔اک وقت آئے گا جب تم خود اس پر بات کرو گے۔۔۔"وہ آرام دہ انداز میں صوفے سے اپنی پشت ٹکاتا واپس سے سکرین پر چلتی مووی کی جانب متوجہ ہو گیا۔

زاویر آج کچھ جلدی اٹھ گیا تھا،ان لوگوں کو آج سیر کیلئے نکلنا تھا۔طبیعت پر ابھی بھی کسلمندی چھائی ہوئی تھی،وہ اٹھ کر بالکونی میں آ گیا۔۔آج موسم عام دنوں کی نسبت اچھا تھا،اس نے اونگھتے ہوئے سرسری سی نگاہ نیچے ڈالی اور وہاں کھڑی سحر اور مائیسہ کو دیکھتے ہی اس کی نگاہیں وہیں مرکوز ہو گئیں۔مائیسہ سینے پر بازو باندھے سحر کو ہی دیکھ رہی تھی اور سحر کے تاثرات بتا رہے تھے وہ یقیناً پھر سے کچھ فضول ہی بول رہی ہے۔۔۔

زاویر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ ابھری،وہ وہاں سے ہٹتا اپنے کمرے میں آ گیا اور سائیڈ میز پر پڑے ہوئے پانی کے جگ کو اٹھائے وہ واپس سے بالکونی پر آیا اور پھر بالکونی کی ریلنگ پر کہنیاں ٹکائے بڑے آرام سے جگ کا سارا پانی نیچے کھڑی سحر پر الٹ دیا۔

kahanfreak.com

پانی پڑتے ہی سحر یک دم اچھلی تھی،اس نے گردن اٹھا کر غصے سے اوپر کھڑے زاویر کو دیکھا،مائیسہ نے بھی حیرانی سے اسے ہی دیکھا تھااور اگلے ہی پل سحر غصے سے گھر کے اندرونی حصے کی جانب بھاگی تھی۔

"آنٹی۔۔۔آنٹی۔۔۔۔"وہ بلند آواز سے چیخنے لگی۔

ممانی کے ساتھ ساتھ رمیسہ بھی بھاگتی ہوئی آئی تھی۔"اللہ خیر۔۔۔کیا ہو گیا سحر۔۔۔"

سحر نے غصے سے قدرے مزے لیتے ہوئے سیڑھیاں اترتے زاویر کو دیکھا۔"یہ دیکھیں اس نے کیا کیا ہے۔۔۔مجھے بھگو کر رکھ دیا ہے آپ کے بیٹے نے۔۔۔"

ممانی نے ناراض نظروں سے زاویر کو دیکھا۔

"سوری مجھے لگا مائیسہ کھڑی ہے۔۔۔"اس نے کندھے اچکا دیئے یوں جیسے کوئی بڑی بات نہ ہو۔

"جھوٹ مت بولو۔۔۔"وہ چیخی۔"تم مائیسہ کے ساتھ ایسی بدتمیزی کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔"

"ہاں مائیسہ کے ساتھ میں بدتمیزی تو سچ میں نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے تحمل سے کہتے جلتی پر تیل چھڑکا۔"لیکن سچ میں میں نے بس پانی پھینکا تھا پھر پتا نہیں ہواؤں کو کس نے بتا دیا کہ پانی میں ڈوبنے کی اصل حقدار تم ہو۔۔۔"

kahanifreak.com

"دیکھا آپ نے کتنا بد تمیز ہو گیا ہے یہ۔۔۔ ممی صحیح کہتی ہیں صحبت کا کچھ تو اثر آئے گا ہی۔۔۔"اس نے اختتام پر اک نظر مائیسہ پر ڈالی جس کے تیور سخت ہو گئے، وہ بلاوجہ بیچ میں رگڑی جا رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔ارے رمیسہ تم کہہ رہی تھی ناں سحر کس پر چلی گئی۔۔۔ سن لو یہ اپنی ممی کی صحبت میں رہتی ہے۔۔۔"

رمیسہ زاویر کی جانب سے خود کو گھسیٹے جانے پر گڑبڑائی، مگر وہ باہر والے کے سامنے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"تم۔۔۔"سحر مزید بولنے کو تھی جب ممانی نے ہاتھ بلند کیا۔

"اللہ کی پناہ۔۔۔زرا سانس تو لو۔۔۔اگر تم دونوں نے آپس میں ہی چونچ لڑانی تھی تو مجھے کس لئے بلایا۔۔۔"ان کا ضبط بھی جواب دے گیا۔

"بیٹا آئندہ زاویر تم سے ایسا کوئی مذاق نہیں کرے گا۔۔۔"انہوں نے پیار سے سحر سے کہا ۔"اور تم بھی زرا مائیسہ کی ناک پر کم دم کیا کرو، کسی سے بغض رکھنا اچھی بات نہیں۔۔۔"وہ کہہ کر چلی گئیں۔

"بغض اور مائیسہ سے۔۔۔؟ ہنہ۔۔۔"وہ بھی پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی، پیچھے سے تینوں کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

kahanifreak.com

"مائیسہ آپی آپ اس سے پوچھ لیں، یہ آپ کی ٹیم میں ہے یا دشمنوں کی۔۔۔"رمیسہ نے مائیسہ کے کندھوں پر بازو رکھتے کہا۔"کیونکہ ویسے تو شاید سحر آپ کو کچھ نہ کہے مگر زاویر کی بھرپور کوششوں سے وہ آپ کو کڑوی کسیلی سنا ہی جاتی ہے۔۔۔"وہ کہہ کر فوراً اپنے کمرے میں بھاگی اور ٹھک سے دروازہ بند کر دیا، مائیسہ نے بروقت زاویر کا کالر پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے دروازے کو اس کے منہ پر لگنے سے بچایا تھا اور پھر وہ ہنستی چلی گئی۔

"سمجھ نہیں آرہا آپ کا شکریہ کروں یا اں اپنے اس کالر کا۔۔۔دیکھ رہی ہیں ہمارے گھر کی لڑکیاں کس قدر بے باک ہو گئی ہیں۔۔۔"اس نے بلند آواز میں کہا، مائیسہ نے سرعت سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

"ارے آپ سے تھوڑی کہہ رہا ہوں۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو مائیسہ نے سکون کی سانس لی۔"میں تو یہ اندر پڑی ہر پل بستر توڑتی اپنی بہنوں کو کہہ رہا ہوں۔۔۔"

"میں بھی بہن ہی ہوں۔۔۔"مائیسہ نے سینے پر بازو باندھے۔

"کس کی۔۔۔؟"اس نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔"ویسے آپ بھی عجیب ہیں عورتوں کے شوق ہوتے ہیں انہیں کوئی آپا نہ بلائے، آپ ہیں کہ آپا کہلوانے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔"

"ہاں تو۔۔۔تم سب بڑی آپا کو بھی تو آپا کہتے ہو۔۔۔اور پھر کتنا رعب ہوتا ہے۔۔۔"

"ویسا والا آپا کہنے کیلئے آپ کو حرکتیں بھی آپا والی کرنی ہوں گی۔۔۔"

مائیسہ نے آئیبرو اٹھا کر دیکھا۔"مطلب۔۔۔؟"

"ہر دوسرے دن میرے نام پر گھر میں کلیش ڈلوائیں۔۔۔"مائیسہ نے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔"اور رہی بات رعب کی وہ بڑی آپا سے زیادہ آپ کا ہی ہے۔۔۔"

"مجھے استادوں والا رعب نہیں بڑوں والا رعب ڈالنا ہے۔۔۔"

"یہ تو اب نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس منصب پر فائز کرنے والے میرے پپا۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہاتھوں سے جہاز بنائے اوپر کو اڑا دیا۔"اوپر جا چکے ہیں۔۔۔"

مائیسہ اس کی باتوں پر سرد آہ بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ، زاویر، رمیسہ، روبی اور وانیہ کاغان چلے آئے تھے۔وانیہ مائیسہ کی دوست تھی اس لئے وہ باقی سب کی بھی دوست ہی تھی۔ان کا ہوٹل ندی کے کنارے تھا۔مائیسہ کے کمرے کے سامنے سے بہتی ندی واضح طور پر دکھائی دیتی تھی جس کے صاف شفاف پانی میں چاندنی لہرا رہی تھی۔زاویر اور روبی چونکہ بہن بھائی تھے وہ ایک کمرے میں رک رہے تھے، مائیسہ، رمیسہ اور وانیہ کا الگ کمرہ تھا لیکن اس وقت روبی بھی ان کے کمرے میں ہی پائی جا رہی تھی۔کزن اور پھر جوائنٹ فیملی کا شاید یہی مزہ ہوتا ہے جہاں کچھ تیرا میرا نہیں ہوتا سب ہمارا ہوتا ہے۔

اس وقت وہ تینوں مل کر کارڈز کھیلنا شروع کر چکی تھیں، مائیسہ اپنے گرد چادر لپیٹتی باہر چلی آئی، اسے سامنے بہتے پانی کے سنگ میٹھی ہوا بھلی بھلی سی محسوس ہو رہی تھی۔وہ ندی سے کچھ

فاصلے پر پڑی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئی اور سامنے دیکھنے لگی،اس کا دل اطمینان میں تھا۔اپنی جان سے عزیز ہستیوں کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اس کا دل اطمینان میں تھا،اللہ نے اسے ہمیشہ صبر دئے رکھا تھا اور حال میں جینے کا جنون بھی جس نے پاس رہ جانے والوں کی محبت کو چلے جانے والوں کی حسرت کی سینک نہیں لگنے دی تھی۔

زاویر کچھ لمحے اس سے دور کھڑا اسے دیکھتا رہا اور پھر سر جھٹکتا آہستہ سے چلتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔دونوں میں سے کسی نے دوسرے کی خاموشی میں خلل ڈالنے کی کوشش نہیں کی ،وہ منظر سے لطف اندوز ہو رہی تھی اور زاویر اپنی سوچوں سے نبرد آزما تھا۔وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنے ہاتھ کی مٹھی کو لبوں پر رکھے سامنے دیکھ رہا تھا،چند ہی لمحوں کے بعد اک بچہ ٹرے میں چائے کے کپ لئے اس کے پاس آیا اور اسے پکارا تو وہ چونکا۔

"بھائی چائے۔۔۔" بچے نے میز کو ان کے سامنے رکھتے ہوئے اس پر ٹرے رکھ دی۔

"شکریہ دوست۔۔۔"اس نے مزے سے اس کے بال بگاڑے اور وہ بچہ اتنے میں ہی خوش ہو گیا۔

کبھی کبھی رائی کے دانے کے برابر بھی کی گئی ہماری کوشش کسی کے سر سے پہاڑ جتنا بوجھ اتار دیتی ہے۔۔۔ایک۔۔۔فقط ایک محبت بھرا۔۔۔فکر بھرا لہجہ ساری عمر کی یاسیت مٹا دیتا ہے۔۔۔ایک نرم بھری نگاہ اسے مایوسی سے نکال لاتی ہے۔۔۔ہماری چھوٹی سی کوشش کسی کو

واپس سے جینے کیلئے مجبور کر سکتی ہے اور اس کے اتنے سے عمل نے بچے کو کھلکھلانے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ اچھلتا کودتا واپس بھاگ گیا۔

مائیسہ اور زاویر دونوں نے اپنا اپنا چائے کا کپ اٹھالیا اور واپس سے سامنے دیکھنے لگے۔ کچھ لمحوں بعد زاویر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیں وہاں چلتے ہیں۔۔۔" اس نے سامنے بہتے پانی کی جانب اشارہ کیا۔

"کیا سچ میں۔۔۔" وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ اس کی آنکھوں کی ان کہی خواہش کو جان گیا تھا۔ جانے انجانے میں زاویر کے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی یوں کہ بادل کا اک ٹکڑا چاند کے سامنے آنے سے عین پہلے ہٹ جائے، فقط اتنے ہی لمحوں کیلئے مسکراہٹ آئی تھی شاید جب ہی دونوں جانب ٹھہرے پانیوں جیسا سکون رہا۔

مائیسہ اس کے ساتھ آگے بڑھ آئی، وہاں اس وقت صرف وہی دو دیوانے تھے۔ وہاں پہنچ کر زاویر نے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ لیا اور وہ کنارے پر پڑے پتھر پر بیٹھ گئی، زاویر بھی اسے اس کا کپ تھماتا اس کے پاس والے پتھر پر بیٹھ گیا۔

وہ دونوں اپنے پاؤں پانی میں ڈالے آہستہ آہستہ انہیں ہلاتے ہوئے بہتے پانی میں ایک اپنی ہی دھن بنانے لگے تھے۔

kahanifreak.com

وہاں گھپ اندھیرا نہیں تھا مگر روشنیوں کا محل بھی نہیں تھا اور نہ ہی ارد گرد کسی ذی نفس کا کوئی شور تھا۔۔۔اگر کچھ تھا تو ان دونوں کا وجود۔۔۔بھانپ اڑاتے چائے کے کپ۔۔۔ بھیگی بھیگی رات کی رانی کا مہکنا۔۔۔پانی کی روانی کا ساز اور بہتی لہروں کی دھن۔۔۔اندھیرے میں میٹھی چاندنی اور ان کا پانی میں اپنے پاؤں کو لہرانا اور اس سے ابھرتی ارتعاش پیدا کرتی مدھم آواز۔

مائیسہ نے پانی میں پاؤں لہرائے تو ندی کے پانی میں مہتاب کا عکس بھی جھلملاتا چلا گیا۔وہ بے ساختہ ہی ہنس اٹھی۔

زاویر نے معمول کے مطابق اس کی کھلکھلاٹ پر مائیسہ کی جانب دیکھا اور۔۔۔اور وہ الجھ گیا۔۔۔یوں جیسے سب ٹھہر جائے۔۔۔اس نے ٹرانس کی کیفیت میں واپس سے دور فلک پر جگمگاتے چاند کو دیکھا پھر ندی میں اس کے عکس کو اور پھر واپس سے مائیسہ کو۔۔۔تینوں میں اک طلسم تھا۔۔۔اس کی نظروں کو سحر نے جکڑا اور وہ بار بار ان تینوں کے بیچ گھومنے لگیں،ان تینوں کی خوبصورتی میں ایک یکسوئی سی محسوس ہونے لگی تھی۔

قدرت کے تینوں شاہکار نگاہوں کو پکڑ لینے کی طاقت رکھتے تھے مگر ایک اس کا چہرہ تھا جس کی کشش چاند اور پانی سے زیادہ تھی،اس قدر کے وہ اس کی نگاہیں باقی دو پر زیادہ دیر کیلئے ٹکنے نہیں دے رہی تھیں۔۔۔مائیسہ نے اسے گردن موڑے خود کی جانب دیکھتے دیکھا تو اس کی آنکھوں میں تحیر ابھرا۔

"کیاہوا۔۔۔؟"

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا واپس سے سامنے دیکھنے لگا۔وہ دونوں خاموشی سے چائے کے گھونٹ بھرنے لگے تھے۔

"ایک بات بتائیں۔۔۔"چند لمحوں کے بعد اس کی آواز خاموشی میں مخل پذیر ہوئی۔وہ زاویر تھا جو بات دل میں ہوتی یا دماغ میں آتی اسے کہہ دینے کا روادار۔

"ہمم۔۔۔؟"مائیسہ نے گرم گرم چائے کے کپ کو پکڑے اپنے منہ کے پاس کئے اس کی مہک کو اندر اتارا۔

"کیا دوستوں کی تعریف کرنا بری بات ہے۔۔۔؟"

"نہیں تو۔۔۔"اس کی بات سے انجان مائیسہ نے جھٹ سے کہا۔

وہ مائیسہ کے جواب پر مسکرایا۔"آپ کا چہرہ آب و مہتاب سے زیادہ پر کشش ہے۔۔۔"اس کے انداز میں معصومیت تھی،زاویر کے کہتے ہی مائیسہ نے تیز نظروں سے اسے گھورا وہ کندھے اچکا گیا۔

"آپ نے ہی کہا دوستوں کی تعریف کی جاسکتی ہے۔۔۔"اس نے بڑے آرام سے جواب دیا۔ مائیسہ جو پہلے اس کی بات پر ٹھٹکی تھی اب اس کے جواب پر کچھ مطمئن سی ہو گئی۔

"ہاں مگر دوستوں کی تعریف کرنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔۔"اس نے نرمی سے کہا۔

kahanifreak.com

"آئندہ ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔۔۔ہاں پھر یہ مت کہیئے گا میں نے دغادی ہے۔۔۔ورنہ بھئی میں تو وہی کہتا ہوں جو محسوس کرتا ہوں۔۔۔"اس نے ہاتھ اٹھانے کے ساتھ کندھے اچکائے۔

"تم سے بڑا بلیک میلر میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔"

زاویر اس کی بات پر ہنس اٹھا، وہ ہنسا تو مائیسہ کی ہنسی بھی اس کی ہنسی کے سنگ سر بکھیرتی چلی گئی۔

صبح میں وہ سب جھیل سیف الملوک پہنچے ہوئے تھے، انہیں دوسری پار جا کر ناناگا پربت کے پاس اترنا تھا جو برف سے ڈھکی اللہ کی شان اور بڑائی کو بیان کر رہی تھیں۔اک جانب وہ تھے، دوسری جانب برف سے ڈھکے آسمان کی بلندیوں کو چھوتے پہاڑ اور بیچ میں فیروزہ اور زمرد کے ملاپ جیسا پانی جس کی کشش مسلسل انسان کو خود میں اترنے کیلئے مجبور کر رہی تھی۔

انہیں اب یہاں سے کشتی میں سوار ہونا تھا جو مائیسہ اور باقی کسی کیلئے بھی کوئی خوفناک بات نہیں تھی مگر وانیہ وہ ایسے کسی ایڈونچر کیلئے ہر گز تیار نہیں تھی۔پانی کو دیکھ کر اس کا تو دل ہی دہل کر رہ گیا۔

"میں یہاں تم لوگوں کا انتظار کر لیتی ہوں۔۔۔"وانیہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔زاویر نے قہقہ لگا کر مزید اسے چڑایا۔

kahanifreak.com

"پاگل ہو تم اکیلی یہاں رکو گی۔۔۔ چلو آؤ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" مائیسہ نے کشتی میں کھڑے ہو کر وانیہ کی جانب ہاتھ بڑھایا۔ باقی سب کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ وانیہ اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔

"ارے وانی آپی پریشان کیوں ہو رہی ہیں، ہم سب ہیں ناں ساتھ۔۔۔" رمیسہ نے دلاسا دیا۔

"اتنے سارے ہونے سے کیا موت نہیں آتی اور دیکھا نہیں لوگوں سے بھری کشتیاں ہی ڈوبتی ہیں۔۔۔" اس نے سہم کر بتایا۔

"یاالٰہی خیر۔۔۔ اللہ نے بندے کو شکل خوبصورت دی ہو تو اسے بات بھی اچھی کرنی چاہیے ۔۔۔" زاویر نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔

"ارے آئیں ناں ہم تصاویر بھی لیں گے۔۔۔" روبی نے پرجوش ہو کر اسے اپنا کیمرہ دکھایا، وانیہ ویسی کی ویسی ہی کھڑی رہی۔

"تم چاہو تو ہاتھ پکڑ سکتی ہو۔۔۔ روبی کا۔۔۔" زاویر نے شرارت سے وانیہ سے کہا۔ روبی سب سے چھوٹی تھی اور اس سے زیادہ بہادر بھی۔ اس نے زاویر کو آنکھیں دکھائیں اور مائیسہ کا ہاتھ پکڑ کر کشتی میں بیٹھ گئی اور پھر پورے رستے اس کے ڈر اور چیخوں نے ان کے ساتھ کشتی والے بھائی کو بھی خوب ہنسایا تھا۔

"اگر ہم اس پانی میں گر گئے تو ہمیں کون بچائے گا۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی۔

kahanifreak.com

"دیکھو میرے لئے سب سے زیادہ اہم تو مائیسہ ہیں اس لئے میں تو سب سے پہلے مائیسہ کو بچاؤں گا اور ان کو کنارے پر پہنچا کر پھر روبی کو، پھر رمیسہ کو اور میرے واپس آنے تک آپ ڈوب چکی ہوں گی۔۔۔"زاویر نے افسوس سے کہہ کر بے بسی سے کندھے اٹھادئے۔وانیہ کی گرفت مائیسہ کے ہاتھوں پر سخت ہوئی تھی،مائیسہ نے زاویر کو گھورا جو پہلے سے ڈری وانیہ کو ڈرا کر مزہ لے رہا تھا۔

"مجھے تیرا کی آتی ہے، تم فکر نہیں کرو میں تمہیں بچالوں گی۔۔۔"مائیسہ نے وانیہ کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کی۔

زاویر پانی میں اپنے ہاتھ کو لہرانے لگا اور پھر اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا جو اپنی جوت میں منظر کو نگاہوں میں بھر رہی تھی،زاویر کے چہرے پر ریا سے پاک مسکراہٹ لہرائی،اس نے ہاتھ میں پانی بھر کر اس پر اچھال دیا اور روبی جس کو تصاویر لینے کا کھپت تھا اس کے کیمرے نے فورا سے یہ منظر قید کیا تھا۔وہ ان سب سے الگ اپنے کیمرے کے ساتھ کبھی رمیسہ کی تصویر لینے لگتی اور کبھی ارد گرد کے منظر کی،اس نے وانیہ کی اڑی رنگت کی بھی بہت سی تصاویر لی تھیں۔

"زاویر کے بچے۔۔۔"مائیسہ نے بھی اگلے ہی پل اپنے ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھرتے اس پر اچھال دیا،وہ اپنے بچاؤ کیلئے فوراً پیچھے ہوا جس سبب کشتی یک دم ڈولی اور وانیہ کی چیخیں بھی بے ساختہ ہی ابھرتی چلی گئیں،اس کی چیخوں میں باقی سب کے قہقہے بلند ہوتے چلے گئے تھے۔

جھیل کے دوسری پار اترتے ہی پانچوں نے زندگی سے بھرپور سانس لی تھی۔ان کا وہاں سے جلدی جانے کا ہر گز ارادہ نہیں تھا،ہر جانب برف سے ڈھکے سفید پہاڑ اور ان کی چوٹیوں کو چھوتے بادلوں میں سے راستہ بناتی نرم نرم سورج کی کرنیں خوبصورتی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھیں۔جب دوسری پار کھڑے تھے تب یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پہاڑ بس ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہوں مگر جھیل کے اس جانب اتر کر احساس ہوا تھا وہ ہر گز ایک ہاتھ کے فاصلے پر نہیں تھے۔

وہ اتنی ہی دور تھے جیسے آنکھوں میں مچلتے خواب اپنی تعبیر سے۔۔۔

کوئی گھاس پر لیٹ کر آسمان کو تکنے لگا تھا،کوئی تصویریں بنوانے لگا تھا،کوئی بانہیں پھیلائے ٹھنڈی فضا کے سپرد خود کو چھوڑ چکا تھا۔جو جو جیسے جیسے تھک رہا تھا وہ ویسے ویسے وہاں میز کے ارد گرد لگی کرسیوں پر آکر بیٹھنے لگا۔روبی اور رمیسہ کے تو تھکنے کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا تھا،ان کے ذہنوں پر اس وقت محض تصویروں کا کھپت تھا۔

مائیسہ اور وانیہ وہاں بیٹھی اپنی باتیں کر رہی تھیں،روبی اور رمیسہ کی ناک پر دم کرنے کے بعد زاویر بھی وہاں چلا آیا۔وانیہ نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جس سے ہر وقت شرارت ٹپکتی تھی،گویا اس کی بیٹری ہی لوگوں کو زچ کر کے چارج ہوتی ہو۔وانیہ کے منہ کے زوایے خوبخود ہی بگڑتے چلے گئے۔

"تمہیں سکون نہیں آتا۔۔۔؟آخر تمہاری روح اتنی بے چین کیوں رہتی ہے۔۔۔۔"وانیہ نے تنک کر کہا۔

"آپ ہر وقت مجھ سے الجھتی کیوں رہتی ہیں۔۔۔؟ کہیں آپ اپنے منگیتر سے منگنی توڑنے کا تو نہیں سوچ رہیں۔۔۔"اس نے چائے کی چسکی بھری۔وانیہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔

"شکل دیکھی ہے۔۔۔تمہاری وجہ سے میں اپنے منگیتر کو چھوڑوں گی۔۔۔؟ہنہ۔۔۔"

"اس شکل کے بھروسے ہی تو آپ پر ڈورے ڈال رہا ہوں۔۔۔"وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا، آنکھ مارتے ہوئے جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کر گیا۔

وانیہ کی برداشت کی حد ختم ہوئی تھی اور اس نے اپنی پوری طاقت سے زاویر کے بازو پر مکا دے مارا۔"مائیسہ۔۔۔میں تمہاری وجہ سے اس بدتمیز، چھچھورے،لوفر انسان کو برداشت کر رہی ہوں۔۔۔"

"دیکھ لیں مائیسہ، پھر آپ کہتی ہیں میں ان کے ساتھ آرام سے رہا کروں۔۔۔"اس نے مائیسہ کی جانب دیکھ کر شکوہ کیا۔

"آخر تم دونوں اک دوسرے کے ساتھ اچھے سے کیوں نہیں رہ سکتے۔۔۔"مائیسہ جانے کب سے ان کی نوک جھونک سنتی آ رہی تھی اور ان دونوں کے بیچ پستی بھی۔

"یہ کیوں آپ کے ساتھ ہر وقت چپکی رہتی ہیں۔۔۔"زاویر نے ڈھٹائی سے بول ہی دیا۔

"اور تم کیوں ہر وقت مائیسہ کے سر پر سوار رہتے ہو۔۔۔"وانیہ نے بھی ویسے ہی جواب دیا تھا۔

kahanifreak.com

وہ دونوں اک دوسرے کو جواب دے کر اب سکون سے اپنی چائے پینے لگے تھے، مائیسہ بھی اپنے کپ کے دونوں جانب ہاتھ پھیلائے کپ کو لبوں سے لگائے چائے کے گھونٹ بھرنے لگی، کچھ ہی پل سرکے تھے جب مائیسہ نے سامنے پڑی پلیٹ میں سے بسکٹ اٹھانے کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا، غیر ارادی طور پر زاویر کی نظریں اس کے ہاتھ پر پڑیں اور اگلے ہی لمحے اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلنا چاہا جبھی اس کی نظریں وانیہ کے ہاتھوں پر پڑیں، ان پر بھی مہندی لگی ہوئی تھی لیکن مائیسہ کے ہاتھ زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔ شاید نظر کا فرق تھا۔۔۔

زاویر کی ایک بار پھر سے رگ پھڑ پھڑائی، اس نے مسکراہٹ ضبط کی۔

"ویسے مہندی تو مائیسہ کے ہی ہاتھوں پر اچھی لگتی ہے۔۔۔" مائیسہ اس سے ایسے چٹکلوں کی توقع کر سکتی تھی سو سر جھٹکتی ہنس دی۔

وانیہ نے گھور کر زاویر کو دیکھا۔ "تم اس پر لائن مار رہے ہو۔۔۔؟"

"کس قسم کی حاسد دوست ہیں آپ، یہ نہیں کہ اپنی دوست کی تعریف پر خوش ہو جائیں الٹا حسد کر رہی ہیں۔۔۔" زاویر نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ "ویسے آپ کہیں تو یہ خوبرو نوجوان آپ پر بھی لائن مار سکتا ہے۔۔۔" وہ کہتے ساتھ ہی اپنی جان بچانے کیلئے وہاں سے اٹھتا رمیسہ اور روبی کی جانب بھاگا جہاں وہ دونوں اک دوسرے کی تصویریں اتار رہی تھیں۔

وانیہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ "رکو تم، بتاتی ہوں میں تمہیں۔۔۔" وہ اب زاویر کے پیچھے تھی۔

"سنو دفع کرو اپنے منگیتر کو۔۔۔"زاویر نے بھاگتے بھاگتے کہا۔"اور میرے بارے میں سوچو ،ویسے بھی عمر میں چھوٹا شوہر دب کر رہے گا۔۔۔"اس نے بھاگتے ہوئے چلا کر کہا۔

وانیہ غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ ہاتھ میں جوتا پکڑے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ قہقہے لگاتا اس کے آگے بھاگ رہا تھا کبھی پوز بناتی روبی کو پکڑ کر جان بچاتا اور کبھی کسی اور جانب بھاگ کر۔جب زاویر کو پکڑنے میں ناکام ہوتے بھاگ بھاگ کر اس کی بس ہو گئی تو وہ مائیسہ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"بے شرم کہیں کا، مجھے کہتا اپنے منگیتر کو چھوڑ کر مجھ سے شادی کر لو، عمر میں چھوٹا شوہر دب کر رہے گا۔۔۔"وانیہ کی بات سنتے ہی مائیسہ کے بھی قہقہوں نے ہوا میں اڑان بھرنی شروع کر دی تھی۔

پورے دو ہفتے باہر گزار کر بلآخر وہ گھر لوٹ آئے تھے۔آرام اور لنچ کرنے کے بعد سب واپس سے اپنی معمول کی زندگی کی جانب لوٹ آئے۔مائیسہ نے نیچے آتے ہوئے لاؤنج میں بیٹھیں ممانی کو دیکھا وہ آج کچھ خاموش خاموش سی تھیں۔

"سب ٹھیک ہیں ناں۔۔۔؟"اس نے ان کے پاس پہنچ کر پوچھا۔

"ابھی تک تو۔۔۔"انہوں نے گہرا سانس بھرا۔

"خالو کی پھوپھو آ رہی ہیں۔۔۔"رمیسہ نے افسردگی سے اس کے گوش گزار کیا۔

"مگر کس لئے۔۔۔؟"اس کا بھی موڈ بگڑا۔

"اللہ ہی جانے،جب آتی ہیں کچھ نئ پھل جھڑی چھوڑ کر جاتی ہیں۔۔۔"ممانی خود بھی دکھی تھیں،وہ جب بھی آتی تھیں ان کے بچوں میں کوئی ناں کوئی عیب نکالنے کی بھرپور کوشش کرتی تھیں اور یہیں بات ختم نہیں ہوتی تھی،ان کے ارادے اس گھر سے بہولے جانے کے بھی تھے جس پر ممانی قطعی طور پر راضی نہ تھیں۔

وہ اپنی تینوں بیٹیوں کی عادات سے واقف تھیں اور انہوں نے سبھی کو بہت لاڈ سے پالا تھا،ان کی سوچ کو معاشرے کا غلام نہیں بننے دیا تھا پھر وہ کیسے ان میں سے کسی کو بھی ایسی تنگ نظر سوچ رکھنے والے گھرانے میں بھیج سکتی تھیں۔وہ فہم والی،اخلاق والی خاتون تھیں جبھی تو اپنے شوہر کی وفات کے بعد بہت خوبصورتی سے سبھی رشتوں کو نبھاتی آرہی تھیں۔

"ایک خوشی کی خبر بھی ہے۔۔۔"رمیسہ نے اس دل سوز ماحول میں کچھ خوشگوار احساس لانے کیلئے کہا"ایک دن کیلئے ہی آرہی ہیں۔۔۔"

"ان کا ایک دن کیلئے آنا بھی قیامت سے کم نہیں۔۔۔"ممانی کیلئے یہ خوشی کی خبر آٹے کی تھیلی میں چٹکی بھر نمک کے برابر تھی۔مائیسہ نے ان کے گرد بازو پھیلا دیئے۔

"آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں،ان کا کام ہے بس آکر کچھ تلخ کہنا اور پھر چلے جانا۔۔۔ہم کیوں ان کیلئے اپنا سکون برباد کریں۔۔۔"ممانی نے بھی اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"وہ چلی جائیں گی تو اور بہت سے لوگ ہیں، تمہارے ماموں زندہ ہوتے تو کبھی مجھے ان سب کیلئے فکر مند نہ ہونا پڑتا۔۔۔"

مائیسہ کو جی بھر کر ان پر پیار آیا۔۔۔ان کے ساتھ لگی عورت کتنی مضبوط تھی۔۔۔وفا شعار تھی ۔۔۔اس نے کس خوبی سے سب سنبھال رکھا تھا۔۔۔اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے آشیانے کو بکھرنے نہ دیا تھا۔۔۔

"ابھی تم لوگ جب گھومنے گئے ہوئے تھے آپا آئی ہوئی تھیں۔۔۔ سسرال میں رہتے رہتے ان کی سوچ بھی تنگ سی ہو گئی ہے۔۔۔"

مائیسہ ان کے ساتھ لپٹی رہی اور وہ اب اس کے ساتھ اپنا دل ہلکا کرنے لگ گئی تھیں۔

اگلی دوپہر وہ پھر سے مائیسہ کے آفس پہنچا ہوا تھا۔۔۔وہ اس وقت بورڈ روم میں کلائنٹ کے ساتھ مصروف تھی، وہ آج اپنا پروپوزل پیش کر رہے تھے۔اس کے پہنچنے پر ہی اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ابھی تک میٹنگ میں تھی۔وہ دفتر میں بیٹھتا اس کا انتظار کرنے لگا۔اس نے اپنی آمد کے متعلق مائیسہ کو بتانے سے منع کر دیا تھا۔

اس نے ابھی اپنے شیک کا گلاس اٹھایا تھا جب اشنا دروازے پر دستک دیتی اندر آئی۔

"سر آپ کو میم بورڈ روم میں بلا رہی ہیں۔۔۔"اشنا نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"افف اشنا تم سے اک کام صحیح سے نہیں ہوتا۔۔۔" وہ اس پر بگڑا اٹھا۔ "تمہاری بیوقوفی کے سبب اب مجھے میٹنگ میں بیٹھنا پڑے گا۔۔۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا، وہ بھی اس کے ساتھ چل دی۔

میٹنگ روم کا دروازہ کھول کر اس نے زاویر کو جگہ دی۔ مائیسہ اس کو دیکھتے اٹھنے لگی وہ مصنوئی خفگی سے اسے دیکھ گیا۔

"بیٹھی رہئیے۔۔۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

باقی سب اپنی جگہ سے اٹھ گئے، اگر مائیسہ اٹھنے والی تھی مطلب وہ ضرور کوئی پہنچی ہوئی چیز تھا اور اس نے اگر مائیسہ کو اٹھنے سے منع کر دیا تھا تو ضرور مائیسہ زیادہ اہمیت رکھتی ہو گی۔ اسے قطعی طور پر اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کا خود کے احترام میں اٹھنا منظور نہیں تھا۔۔۔

مائیسہ بیٹھے بیٹھے اس کا تعارف کروانے لگی اور وہ مصافحہ کرنے لگا۔ چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ لئے وہ اس کی ساتھ والی نشست پر براجمان ہو گیا۔ میٹنگ اک بار پھر سے شروع ہو چکی تھی۔ میٹنگ کے دوران جب بھی مائیسہ کی نظر زاویر پر پڑتی وہ ناراضگی دکھانا نہیں بھولتا تھا۔

"سنیں یہ میٹنگ اور کتنی لمبی چلے گی۔۔۔" اس نے منہ کے سامنے مٹھی رکھتے آہستگی سے پوچھا۔

kahanfreak.com

"دو گھنٹے کی تھی۔۔۔"مائیسہ نے بھی ویسے ہی بظاہر مسکراتے ہوئے سرگوشی کی۔۔۔زاویر نے باقائدہ گھوم کر مائیسہ کو دیکھا۔۔۔مائیسہ نے اس کے یوں گھومنے پر آنکھیں بڑی کئے اسے تنبیہ کی۔۔۔

"صرف پانچ منٹ اور۔۔۔"مائیسہ نے بتایا اور اس نے فوراً سے شکر ادا کیا تھا۔

اس کی ٹیم میٹنگ کا اختتام کرنے لگی تھی، مائیسہ ایکس کیوز کرتی وہاں سے نکل آئی۔زاویر بھی اس کے پیچھے ہی چلا آیا۔

"یار مائیسہ دیکھیں اب میں نے آپ کے کہنے پر میٹنگ لی ہے ناں، چلیں اب ہم لنچ پر چلتے ہیں۔۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے مائیسہ کے اتنی جلدی مان جانے پر حیرانی سے اسے دیکھا، وہ ڈرائیور سے چابی لیتا ڈرائیونگ سیٹ پر خوشی خوشی بیٹھ گیا لیکن اسے اصل دھچکا تو ریسٹورنٹ پہنچ کر لگا تھا، جہاں لنچ پر کلائنٹ بشمول اپنی ٹیم کے مدعو تھا۔

زاویر نے ضبط کرتے ہوئے مائیسہ کو دیکھا، مائیسہ نے اس کا بازو کھینچتے ہوئے اسے سیٹ پر بیٹھا دیا۔

"آپ نے آج مجھ سے گن گن کر بدلے لئے ہیں۔۔۔"وہ منہ بگاڑ کر بولا تھا۔

"میں نے کہا تھا ناں تمہیں آفس میں گھسا کر ہی دم لوں گی۔۔۔"

کچھ ہی دیر میں لنچ سرو کر دیا گیا اور ساتھ میں باتیں بھی شروع ہو چکی تھیں، زاویر کا چہرہ تو یوں تھا جیسے کریلے کھا رہا ہو۔۔۔ مائیسہ نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کر رکھی تھی۔ وہ ویسے آفس آتو جاتا تھا مگر مجال ہے جو کسی آفیشل کام کا حصہ بن جائے اور آج مائیسہ اسے اس سب کا حصہ بنا ہی گئی تھی۔

"مس مائیسہ، آپ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہیں۔۔۔" سامنے بیٹھی ٹیم میں سے کسی نے مائیسہ کی بات کے جواب میں چاپلوسی کی۔

زاویر نے سر اٹھا کر کہنے والی شخصیت کو دیکھا۔ "آپ کو مائیسہ کے خوبصورت ہونے پر اعتراض ہے یا ں ذہین ہونے پر۔۔۔" زاویر جو ویسے ہی انگاروں پر تھا اسے سامنے بیٹھے شخص کی بات مزید سلگا گئی۔

"نہیں میں تو بس تعریف کر رہا تھا۔۔۔" وہ ایسے سوال پر کچھ شرمندہ سا ہو گیا۔

"کس لئے۔۔۔؟" زاویر نے اپنے ہاتھ میں پکڑے کانٹے اور چھری کو پلیٹ میں رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے وہ اس شخص کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھنے لگا۔ وہ آج پہلی بار مائیسہ کو اپنے لہجے اور رویے سے حیران کر گیا تھا، وہ دھیما سا مسکرا دی۔

"آئی تھنک آپ ایڈمائر ہونا کہنا چاہ رہے ہوں گے، جبکہ اصولاً اخلاقی طور پر آپ کو کسی عورت کو ایڈمائر بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔" اس کے لہجے کی سختی۔۔۔ اس کی قطعیت۔۔۔ سب نے محسوس کی تھی۔۔۔

"آپ کو شاید میری بات بری لگ گئی۔۔۔"اس شخص نے شرمندگی سے بچنے کیلئے کہا۔

"آپ کی بات تھی ہی بری۔۔۔"زاویر نے نیپکن سے اپنا منہ صاف کیا۔"اینی ویز، لنچ اچھا رہا، میری ٹیم جلد ہی آپ کی آفر کا جواب دے دی گی۔۔۔"زاویر نے بھی کمپنی ہیڈ کے ساتھ ہی مصافحہ کیا تھا اور اس کے ساتھ بیٹھے مینیجر جس نے مائیسہ کے بارے میں کہا تھا اسے قطعی نظر انداز کر دیا۔"ایکچولی میری اور مائیسہ کی ایک اور کمٹمنٹ ہے۔۔۔"اس نے وہاں سے اٹھ جانے پر انہیں تفصیل بتائی۔

"اشنا، میزبانی میں کوئی کمی نہ رہے۔۔۔پیمنٹ ہماری کمپنی کرے گی۔۔۔"وہ اک آخری بار سامنے بیٹھے ہیڈ کی جانب دیکھ کر تکلفانہ مسکرایا تھا۔

وہ دونوں ایک ساتھ وہاں سے نکل آئے۔۔۔زاویر کے قدم مضبوط تھے اور ساتھ چلتی مائیسہ کے قدم تحفظ کا تاثر لئے بے خوف۔۔۔

مائیسہ نے چلتے چلتے اس کے بازو پر شرارت سے مکا مارا۔"تمہارے اندر کا باس بھی ناں۔۔۔"

"It’s not being about boss, it’s about you"

اس نے کندھے اچکا کر کہا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"اب لگتا ہے تم بڑے ہو رہے ہو، کیوں ناں میں نانا سے کہہ کر ہفتے میں تمہارے دو دن آفس میں بیٹھنے کا انتظام کروا دوں۔۔۔"

"نہیں شکریہ ابھی میں اتنا بھی بڑا نہیں ہوا۔۔۔" وہ سرعت سے انکار کر گیا۔

"تمہیں اس روپ میں دیکھ کر اچھا لگا۔۔۔" مائیسہ نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا تھا، زاویر بھی مسکرا دیا۔ نظروں کے سامنے سڑک کے کنارے لگے درخت دوڑتے چلے جا رہے تھے اور اس کا دماغ خوشگوار تاثرات میں گھر گیا تھا۔۔۔

"میں کمزور۔۔۔ یا دبو سی لڑکی تو نہیں پھر آج سے پہلے ایسے تحفظ کا احساس کیوں نہیں ہوا۔۔۔؟" شیشے سے پار دیکھتے ہوئے اس کے دماغ پر اک نئی سوچ لہرائی تھی۔

اگلی شام وہ ٹھنڈی ہوا کا لطف لینے کے ساتھ ساتھ لان میں بیٹھی چپس کھا رہی تھی۔ ابھی سکون کے بمشکل کچھ پل ہی ہوئے ہوں گے جب زاویر اپنے دوستوں کو لئے آن وارد ہوا تھا۔ مائیسہ نے اچھنبے سے دیکھا، اس پلٹون کی آمد خاصی غیر متوقع تھی۔

"آپ مائیسہ ہیں۔۔۔" اک لڑکی پرجوش سی بولی۔ مائیسہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مائیسہ یہ میرے دوست ہیں، انہیں بھی کل کا کوئز نہیں آ رہا تھا میں نے سوچا آپ پڑھا دیں گی۔۔۔"

مائیسہ سر ہلا گئی اور وہ سبھی اپنی اپنی نشست سنبھال گئے۔ پڑھانے کے دوران مائیسہ کو زاویر کا ایک دوست عجیب سا محسوس ہوا تھا وہ نظر انداز کرتی انہیں پڑھاتی رہی، پھر جب مائیسہ اٹھ کر

kahanifreak.com

کال سننے گئی اس نے غیر محسوس سے انداز میں دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔مائیسہ فون بند کرتی واپس آ گئی۔

"تم سب کو میں نے سمجھا دیا ہے امید ہے سب کا کل کا ٹیسٹ اچھا ہو گا۔۔۔"

"تھینکس مائیسہ۔۔۔"اسی لڑکے نے شوخ لہجے میں کہا۔

"مائیسہ آپی۔۔۔"وہ سخت تیور لئے بولی تو وہ خجل سا ہو گیا۔

ان کے جاتے ہی مائیسہ نے زاویر کو کالر سے پکڑ کر کھینچا۔"تم لوگ ملک کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے ایک میں پڑھ رہے ہو اور پھر بھی اتنے نکمے ہو۔۔۔؟مجھے کیوں لگ رہا ہے یہ سب محض پڑھنے تو نہیں آئے تھے۔۔۔"

زاویر نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔"وہ اصل میں میری دوست کو آپ سے ملنا تھا،اب اگر اس اکیلی کو لے آتا تو پورے گھر نے میرے پیچھے پڑ جانا تھا اور بڑی آپا کے فتنے سے تو آپ واقف ہی ہیں۔اس لئے میں پورے گروپ کو ہی لے آیا۔۔۔"

"سدھر جاؤ بچے۔۔۔"مائیسہ نے اپنے کمرے میں جانے کی غرض سے قدم بڑھائے۔

"مائیسہ شش۔۔۔"وہ پیچھے سے مزاحمت میں چیخ اٹھا،وہ بخوبی جانتی تھی"بچے،بھائی ۔۔۔"زاویر کی چھیڑ ہے۔۔۔وہ اس کے چڑنے پر مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔زاویر وہ تو جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا تھا ممانی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئیں۔۔

"تم کس قدر بے حس ہو گئے ہو زاویر۔۔۔ تمہیں زرا مائیسہ کا خیال نہیں۔۔۔" وہ اس پر برس اٹھیں۔

"کیا ہو گیا ہے بہو۔۔۔؟" دادا نے اندر آتے پوچھا وہ بھاگ کر دادا سے لپٹ گیا۔ "بس آپ کی بہو کو موقع چاہیئے مجھے باتیں سنانے کا۔۔۔"

"ادھر آؤ زرا تمہیں بتاؤں۔۔۔ ماموں مجال ہے جو یہ مائیسہ کا زرا لحاظ کرے۔۔۔ وہ ان سے کچھ کہتی نہیں ہے تو یہ سب اس کے سر پر چڑھ کر ناچ رہے ہیں۔۔۔"

"ارے ہوا کیا۔۔۔" نانا کو زرا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، کہنے کو تو یہ اصفہانی ہاؤس تھا مگر ہر وقت اس گھر میں کوئی نہ کوئی ڈرامہ لگا ہی رہتا تھا جس کا ہدایت کار زاویر ہوتا تھا، مظلوم ہیروئن مائیسہ اور پیمرا ممانی۔

"آپ کو پتا ہے اس پر کس قدر زمہ داری ہے، اوپر سے اس گدھے کو پڑھانا بھی ہوتا ہے۔۔۔ بجائے شرم کرنے کے اس کا ہاتھ بٹا دے یہ اپنے دوستوں کو بھی لے آیا کہ لو بہن ان نلوں کو بھی پڑھا دو۔۔۔" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر باقائدہ انداز میں اس کی بے عزتی کی۔

"آئندہ اگر جو تمہارے دوستوں نے اس دہلیز کو پار کیا ناں یہ جوتا دیکھ لو میرا دس لگا کر ایک گنوں گی۔۔۔"

وہ ان کی باتوں کو نظر انداز کرتا سیڑھیوں کی جانب بڑھنے ہی لگا جب وہ پیچھے سے چلائیں۔

kahanifreak.com

"جوس لے کر جاؤ مائیسہ کیلئے۔۔۔" کہتے ساتھ ہی انہوں نے ملازمہ کو آواز لگادی، وہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا تھا۔

وہ ٹیرس پر بیٹھی آنکھیں بند کئے ہوئے تھی جب زاویر دبے قدموں سے اس کے پاس آیا تھا اور شرارت سے اس کے گال کو ٹھنڈا ٹھنڈا جوس کا گلاس لگادیا، وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور پھر اس نے خونخوار نظروں سے زاویر کو گھورا۔

"اماں نے بھیجا ہے آپ کیلئے۔۔۔" مائیسہ نے اس کے ہاتھ سے جوس پکڑ لیا، وہ مائیسہ کی جانب منہ کئے منڈیر پر بیٹھ گیا۔

"مائیسہ۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" اس نے جوس کا گھونٹ بھرا۔

"کیا آپ کو آفس میں میری ضرورت ہے۔۔۔" اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"ہاں بہت زیادہ۔۔۔" مائیسہ نے بنا اس کے لہجے پر غور کئے اپنے مطلب کی بات کی۔

"میں سنجیدہ ہوں۔۔۔"

"لو میں تمہیں کہاں سے غیر سنجیدہ لگی۔۔۔"

kahanifreak.com

"میرا مطلب ہے۔۔۔" جانے کیوں زاویر کو اس سے اپنی بات بیان کرنا مشکل ہو رہا تھا ۔"آج وہ انکل جو آپ پر لائن مار رہا تھا۔۔۔اگر آپ کو حقیقت میں ایسا کوئی مسئلہ ہے تو میں آفس چل سکتا ہوں۔۔۔"

مائیسہ کچھ لمحے زاویر کو دیکھتی رہی، وہ جو آفس جانے پر کسی صورت راضی نہیں تھا آج اس کیلئے بنا کہے میدان میں اترنے کیلئے تیار تھا۔

مائیسہ اٹھ کر اس کے پاس آگئی۔

"میں سچ میں چاہتی ہوں تم اپنی پڑھائی مکمل کرو اور اپنے بابا کا بزنس سنبھالو، لیکن اس کے علاوہ باقی چیزوں کی تم فکر نہ کرو۔۔۔اور ایسے لوگ تو ہر جگہ ہوتے ہیں تم کہاں کہاں تک ساتھ چلو گے۔۔۔؟"

"جہاں جہاں آپ کو ضرورت ہو گی۔۔۔" اس کے لہجے میں بلا کی سنجیدگی کے ساتھ اک عہد تھا۔

مائیسہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہ گئی، پھر وہ مسکرا دی۔۔وہ گردن موڑے سڑک پر دیکھنے لگا تھا، مائیسہ نے جوس کا گلاس پاس منڈیر پر رکھ دیا۔

"زاویر۔۔۔یہ جو آج جو سٹوڈنٹس آئے تھے کیا یہ سبھی تمہارے دوست ہیں۔۔۔"

زاویر نے اس کی جانب دیکھا۔"کوئی بات ہے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"اللہ اک تو تم میں فوراً میرے دادا ابو کی روح آجاتی ہے۔۔۔"

"خدا کو مانیں آپ کو اس اندھیرے میں اس سے زیادہ کوئی دوسری خوفناک بات نہ یاد آئی۔۔۔" وہ وہاں سے اٹھتا چلا گیا اور مائیسہ کہیں الجھ گئی۔

آج فائز نے اسے لنچ ساتھ کرنے کا کہا مگر پھر اس کی مصروفیت کے سبب لنچ اس کے ساتھ اس کے آفس میں کرنا ہی طے ہو پایا تھا۔۔۔ جانے کیوں اس کے ساتھ کہیں باہر جانے سے مائیسہ کتراتی ہی تھی، جیسی خالہ تھیں ان کا کیا بھروسہ تھا کس بات کا کیا مطلب نکال لیں اور گھر پر فائز نہیں آنا چاہتا تھا وہاں زاویر نامی بلا کا سایہ تھا۔

وہ اس کے دفتر میں آرام سے بیٹھا اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، مائیسہ کام کے دوران ساتھ ساتھ اس سے باتیں بھی کر لیتی تھی۔ بلآخر اس نے فائل پر سائن کرتے ہوئے اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا اور اشنا کو بریک لینے کا کہتے ہوئے وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آفس میں وقت نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔"

"میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔"

"تم بتاؤ جاب کیسی جا رہی ہے۔۔۔"

"ٹھیک جا رہی ہے۔۔۔"

kahanfreak.com

"چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔"اس نے سراہا۔"یہ بتاؤ لنچ کہاں کرو گے یہیں پر یاں پھر کیفے چلنا پسند کرو گے۔۔۔"

"میرے خیال سے یہیں ٹھیک ہے۔۔۔"

مائیسہ نے کارڈ لیس اٹھاتے ہوئے نمبر ملایا اور پھر آرڈر کرنے کے بعد واپس اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"تم لوگ گھومنے گئے ہوئے تھے۔۔۔"

مائیسہ اس کے لہجے کو سمجھ نہ پائی۔

"وہ میں اور اماں آئے تھے، تم لوگ تھے ہی نہیں پھر ممانی نے بتایا کے گھومنے گئے ہوئے ہو۔۔۔"

"ہاں تمہیں تو پتا ہے روبی اور رمیسہ کا۔۔۔کافی عرصے سے انہیں کہا ہوا تھا پھر اس بار چھٹیاں بھی تھیں تو سوچا کیوں نہیں اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔۔۔"

وہ مسکرا دیا۔"چلو اچھا ہے۔۔۔"

"میں سوچ رہا تھا کیوں نا ہم کسی دن ڈنر کرنے چلیں، ایک بہت اچھا ریسٹورنٹ دیکھا ہے۔۔۔"

مائیسہ نے اپنا ماتھا مسلا۔"فائز۔۔۔"وہ مناسب الفاظ تلاشنے لگی۔"میرے لئے مشکل ہے۔۔۔"

"لنچ پر چلتے ہیں۔۔۔"

"تم سمجھ نہیں رہے، میرے لئے یوں کسی کے ساتھ اکیلے باہر جانا۔۔۔"وہ رکی۔"میں کمفرٹیبل نہیں ہوں۔۔۔"

"کیا زاویر کے ساتھ بھی کبھی نہیں گئی۔۔۔"

اس کے سوال نے مائیسہ کو حیرت کا جھٹکا دیا تھا۔

"اگر تم اس کے ساتھ جا سکتی ہو تو میرے ساتھ کیوں نہیں۔۔۔وہ بھی تو کزن ہی ہے یاں پھر میں بھروسے کے قابل نہیں۔۔۔جبکہ میں تو تمہاری خالہ کا بیٹا ہوں نا۔۔۔"

"کبھی کبھی مجھے تمہاری ایسی باتیں بہت حیران کر دیتی ہیں فائز۔۔۔تم ایک میچور انسان ہو پھر ایسی باتیں۔۔۔"

"میچورٹی کا احساسات سے کیا تعلق۔۔۔کیا میں نے جو محسوس کیا وہ بھی تم سے نہیں کہہ سکتا۔۔۔"

"لیکن میچورٹی آپ کو سوچنے کا ہنر تو دیتی ہے۔۔۔ہم دونوں شروع سے ایک ساتھ رہے ہیں ۔۔۔ایک ساتھ پلے بڑے ہیں۔۔۔یہ تو فطری سی بات ہے جو تعلق اس کے ساتھ ہو گا وہ کسی

اور کے ساتھ نہیں ہو سکتا بالکل ویسے جیسے میں اور بڑی آپا۔۔۔جو تعلق میرا ان کے ساتھ یا ان کا میرے ساتھ ہے وہ کسی اور کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"ہاں مگر زاویر کی بات الگ ہے۔۔۔" وہ ابھی بھی اپنے نظریے پر قائم تھا۔

"کیوں اس کی بات کیوں الگ ہے۔۔۔؟" فائز کی جانب دیکھتے ہوئے وہ اس کی خاموشی کا مطلب بھانپ گئی۔ "ڈونٹ ٹیل می تم بھی خالہ کی طرح سوچنے لگے ہو۔۔۔"

"کیوں اماں غلط تو نہیں کہتیں۔۔۔"

"خالہ کتنا صحیح ہیں کتنا غلط میں اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔ تمہارے اور ہمارے ماحول میں بہت فرق ہے۔۔۔ یہ کتنا صحیح ہے کتنا غلط میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی مگر یہ ایسے ہی ہے۔۔۔ ہماری پرورش ایسی ہی ہوئی ہے۔۔۔ ہمارے گھر کا ماحول ایسا ہی ہے۔۔۔ "اس نے کندھے اچکائے۔ "اور اماں غلط ہیں یا نہیں اس سے پہلے تمہیں یہ سوچنا چاہیئے تم غلط ہو یا نہیں۔۔۔"

اس سے آگے فائز نے کچھ نہیں کہا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھانے لگے اور پھر ماحول کی سختی کو توڑنے کیلیئے مائیسہ نے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ اس کا مقصد ہر گز اسے برا محسوس کروانا نہیں تھا، وہ ہمیشہ سے ہی کچھ دور تھا۔۔۔ اب پتا نہیں اس کا سبب خالہ کا رویہ تھا یا پھر ان کے ساتھ ایک گھر میں نہ رہنا۔

اگلی صبح مائیسہ کا فون نہیں مل رہا تھا، وہ ہر جگہ تلاش کر کر کے تھک چکی تھی مگر ناچار۔۔۔وہ زاویر کے کمرے میں آئی اور سائیڈ میز پر سے اس کا فون اٹھا کر اس کا لاک کھولا، جبھی زاویر شاور لے کر نکلا اور اک نظر مائیسہ کو دیکھنے کے بعد وہ تولیے سے اپنے بال خشک کرنے لگا۔مائیسہ نے اس کے موبائل سے اپنے نمبر پر کال کی، بیل جانے لگی تو وہ کمرے سے نکل کر باہر آ گئی۔

"ملا کیا روبی۔۔۔؟"اس نے اوپر سے آواز لگائی۔

"مل گیا مائیسہ آپی۔۔۔"چند لمحوں بعد روبی کی آواز سنائی دی تھی۔"لان کی سیڑھیوں پر پڑا ہوا تھا۔۔۔"وہ نیچے کھڑی اسے بتا رہی تھی۔

"اچھا سوری آئندہ دھیان رکھوں گی۔۔۔"مائیسہ نے اس سے معذرت کی۔تاریخ گواہ تھی جب جب مائیسہ کا فون گم ہوا تھا روبی کی کم بختی آئی تھی اور ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا۔وہ ہر بار اس سے معزرت کرتی اور پھر اگلی مرتبہ یہی ہوتا۔

"مائیسہ آپی کم سے کم اپنا ڈائیلاگ ہی بدل لیں۔۔۔"روبی بھی نیچے سے چلائی تھی۔وہ خجل سی ہوتی زاویر کے کمرے میں آ گئی۔اس کا موبائل بیڈ پر رکھتے ہوئے اس کی نظر واٹس ایپ کے نوٹیفیکیشن پر پڑی جہاں زاویر کی کسی دوست کا میسج تھا۔

"شکر تم مائیسہ آپی کے سٹائلسٹ نہیں ہو۔۔۔"میسج کے سامنے غصے والا ایموجی بھی تھا۔

مائیسہ نے سامنے کھڑے زاویر کو دیکھا وہ اپنے بالوں کو بلو ڈرائے کر رہا تھا۔

kahanfreak.com

"میں تمہارا موبائل دیکھ رہی ہوں۔۔۔"اس نے زاویر سے کہا،وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔

مائیسہ نے اس کی چیٹ کھول لی۔وہ جیسے جیسے میسج پڑھتی جارہی تھی اس سے اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہورہا تھا۔

"زاویر!مائیسہ آپی کا ڈریسنگ سینس کتنا اچھا ہے۔۔۔"اس کی دوست نے میسج کیا ہوا تھا۔

"سو تو ہے۔۔۔"

"ان سے کہو ناں مجھے بھی ٹپس دے دیں۔۔۔"

"مائیسہ سے کہوں۔۔۔؟ارے مائیسہ تو خود مجھ سے پوچھتی ہیں کہ کون سے کپڑے پہنوں،کس کے ساتھ کیا سوٹ کرے گا۔۔۔"مائیسہ نے میسج پر سے نظریں ہٹا کر زاویر کو دیکھا جواب اپنے بال سیٹ کر چکا تھا۔

"اچھا،پھر تو بہترین ہو گیا،تم مجھے بھی بتاؤ ناں۔۔۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔"

مائیسہ تو اس کی ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی اور ڈھٹائی پر عش عش کرا اٹھی۔

نیچے اس کی دوست نے مختلف کپڑوں کی تصاویر بھیجی ہوئی تھیں اور اس کے نیچے جو زاویر نے اسے رنگ اور کپڑے ملا کر دیئے تھے اور پھر اس دوست سے سنی تھیں مائیسہ اس پر ہنستی چلی گئی۔اس نے گرین شرٹ کے ساتھ اورنج ٹراؤزر اور نیلا دوپٹا اور پیلا اور کوٹ ترتیب دیا

kahanifreak.com

تھا۔ہنس ہنس کر مائیسہ کی آنکھوں سے پانی نکلنا شروع ہو چکا تھا۔۔وہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی ۔۔۔زاویر بھی اسے یوں ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوتا دیکھ کر اس کے پاس آ گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟"

مائیسہ نے اس کے سامنے اس کا فون کر دیا۔"تم تو کہہ رہے تھے تمہاری دوست کہہ رہی تھی کہ میں اتنی چھوٹی ہوں اور میری ڈریسنگ آنٹیوں والی کیوں ہوتی ہے۔۔۔؟"

"کسی لڑکی کی ایک لڑکے کے ساتھ چیٹ پڑھنا کتنی غلط بات ہے۔۔۔"وہ رتی برابر بھی شرمندہ نہیں ہوا۔

"پھر سب سے پہلے پاسورڈ تبدیل کرو،اتنا ہی پرائیویسی کا شوق ہے تو یہ ڈیٹ پاسورڈ کیوں ہے۔۔۔"مائیسہ نے اپنی آنکھوں کے کنارے صاف کئے۔

"کیونکہ اس دن میں آپ کا شاگرد بنا تھا اور آپ نے بھی تو ہماری فرینڈ شپ ڈیٹ کا پاس ورڈ رکھا ہوا ہے۔۔۔"

"آئندہ کسی لڑکی کو ڈریسنگ ٹپس دینی ہو تو مجھ سے پوچھ لینا۔۔۔"مائیسہ نے ہنسی ضبط کئے دروازے میں رک کر کہا تھا۔وہ بے ساختہ ہی سر کھجا گیا۔

وہ فریش ہونے کے بعد سیڑھیوں پر قدرے ڈانس کرنے والے انداز میں اتر رہا تھا، کبھی اک ساتھ دو زینے پھیلانگتا اور کبھی ایک یوں جیسے اس کے قدم کوئی دھن بنا رہے ہوں۔ جیسے ہی وہ نیچے پہنچا روبی اس کے پاس پہنچی تھی، زاویر نے اس کے دائیں ہاتھ کو قدرے اونچا کرتے اسے گول گول گھمایا اور پھر پاس سے گزرتی رمیسہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوسرے سٹیپ میں رول کئے دور دھکیل دیا، وہ گرتے گرتے بچی۔

"پاگل زاویر کے بچے۔۔۔" رمیسہ نے دانت پیس کر کہا، زاویر اک ہی جست میں مائیسہ کی جانب بڑھا اور اس کا ہاتھ تھامے اک قدم آگے کو لیا مائیسہ نے پیچھے کو اور پھر اس نے ایک قدم پیچھے کو لیا اور مائیسہ نے وہی اک قدم آگے کو لیتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ٹھنڈے پانی کا گلاس اس کے سر پر انڈیل دیا۔ سبھی کے قہقہے ہوا میں بلند ہو گئے، زاویر نے فوراً سے اپنی شرٹ کو دو انگلیوں سے پکڑتے خود سے دور ہٹایا تھا۔

"یار میں ابھی نہا کر آیا تھا۔۔۔" اس نے احتجاج بلند کیا۔

"تو مائیسہ آپی نے کون سا تم پر شمشان گھاٹ کا پانی پھینک دیا ہے۔۔۔۔" رمیسہ نے کہا اور اک بار پھر سب ہنستے چلے گئے۔

وہ صوفے پر بیٹھی ماں کے پاس بیٹھتا ان سے لپٹ گیا۔

"زاویر دور ہٹو، مجھے بھی گیلا کرو گے۔۔۔" ممانی جھنجھلائیں، وہ ایک انچ بھی دور نہیں ہوا تھا۔

kahanifreak.com

"روبی جاؤ، کام والی باجی کو کہو یہاں سے یہ پانی خشک کر دیں۔۔۔" ممانی نے روبی کو ہدایت دی۔

"یہ دادا کدھر ہیں۔۔۔" اس نے ممانی سے پوچھا۔

"وہ کسی دوست سے ملنے پنڈی گئے ہوئے ہیں۔۔۔"

"یاالٰہی۔۔۔ کہیں دادا مجھ سے پہلے چھکا مارنے کا تو نہیں سوچ رہے۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا اور پھر ڈرامائی انداز میں ان سے دور ہوا۔ "میں بتائے دے رہا ہوں اگر اس گھر میں بہو آنے سے پہلے بڑی ساس آ گئیں ناں تو یہ زاویر اپنا منہ کسی اور جانب کر جائے گا۔۔۔" اس سے پہلے ممانی اس کی عزت افزائی کرتیں وہ باہر کی جانب چل دیا۔

"کوشش کرنا یہ منہ آفس کی ہی جانب ہو۔۔۔" اس کے پیچھے سے مائیسہ چلائی تھی۔

"آپ کے خوابوں میں۔۔۔" وہ بھی دروازے سے باہر نکلتا جواب دے گیا۔

آج شام زاویر کا اپنے دوستوں کے ساتھ ڈنر کا پلین تھا۔ وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ روم سے تیار ہو کر نکلتا شیشے کے سامنے آن کھڑا ہوا، اس نے اک نظر خود پر ڈالی۔ وہ ڈارک بلو کلر کی شرٹ کے ساتھ ہلکی کیمل کلر کی کاٹن پینٹ پہنے ہوا تھا اور بڑی نفاست سے بال سیٹ کئے بلا شعبہ وہ پیارا لگ رہا تھا۔ شیشے میں خود کو دیکھ کر وہ خود کی ہی جاذبیت پر مسکرایا۔

kahanifreak.com

"الحمداللہ۔۔۔"اس نے خود کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد اس نے گھڑی اٹھا کر اپنی کلائی پر باندھی اور پرفیوم اٹھا کر خود پر سپرے کرنے لگا۔

اسی اثناء میں مائیسہ اس کے کمرے میں آتی اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔وہ کالے اور سینیمن کلر کے امتزاج کی کلیوں والی فراک پہنے ہوئے تھی، جس کے گلے پر سینیمن رنگ کی کڑھائی کی ہوئی تھی اور لمبائی اس کے ٹخنوں کو چھو رہی تھی اور اس کے ساتھ اس نے کالے رنگ کی ہی ہیل پہن رکھی تھی جس کے پیچھے کی جانب سینیمن رنگ کی ہی کڑھائی کی ہوئی تھی۔میک اپ کے نام پر آنکھوں پر لائنر جو اس کی آنکھوں کی چمک کو مزید ابھار دے رہا تھا اور ہونٹوں پر نہ ہونے کے برابر بہت ہلکے رنگ کا گلاس لگا رکھا تھا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"زاویر نے ستائش سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے سراہا اور پھر اگلے ہی لمحے بغور اس کی تیاری کو دیکھتے آنکھیں چھوٹی کئے بھنویں اٹھائیں۔"کدھر جناب۔۔۔؟"

"تمہارے ساتھ۔۔۔؟"مائیسہ زاویر کے چہرے پر نظریں جمائے اس کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کرنے لگی۔"کیوں کیا تم کسی ایسی جگہ جا رہے ہو جہاں عورتیں نہیں جا سکتیں۔۔۔"

"اللہ۔۔۔مائیسہ۔۔۔"وہ کہتے کہتے رکا۔"یہ آپ کو بڑی آپا نے کہا ہے مجھ پر نظر رکھنے کو۔۔۔؟"وہ اب تفتیشی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہ کیوں مجھے ایسا کچھ کہنے لگیں اور ویسے بھی میرے خود کے پاس اپنی عقل ہے۔۔۔"وہ کمال اعتماد کے ساتھ بات ٹال گئی۔

kahanfreak.com

"تو کیا آپ مجھ پر نظر رکھنے جا رہی ہیں۔۔۔"اس نے آنکھیں چھوٹی کئے مائیسہ کو دیکھا۔

"ہاں۔۔۔ تمہیں کوئی اعتراض۔۔۔"وہ بھی چیلنجنگ انداز میں بولی۔

وہ کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا جو انکار کرنے کے بجائے بڑے آرام سے اعتراف کر گئی تھی، کیا جاسوسی تھی جو بتا کر کی جا رہی تھی۔

"دیکھو اب میری تیاری کو ضائع مت کروانا۔۔۔"مائیسہ نے انگلی اٹھائے کہا۔

"جی نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میں بھی نہیں چاہتا آپ کی اتنی تیاری ضائع ہو۔۔۔آیئے پھر مجھ پر نظر رکھنے کے سفر پر ہمسفر ہو چلیں۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں پکڑا پرفیوم مائیسہ پر چھڑکا دیا، مائیسہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹی اور اپنے ناک کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے خوشبو کو جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

"زاویررر۔۔۔"اس نے دانت پیسے۔"مجھے تمہاری یہ سب سے بری عادت لگتی ہے، افف اب مجھ میں سے مینز پرفیوم کی خوشبو آتی رہے گی۔"

وہ بنا اس کے شکوؤں کی پرواہ کئے اس کا ہاتھ تھامے چل دیا۔"جناب۔۔۔یونی سیکس ہے زیادہ ڈرامے نہ کریں۔۔۔"

"مجھ پر چھڑکانے کیلئے تم کوئی اچھا پرفیوم لے کر رکھ لو۔۔۔مجھے زرا مردوں والے یا یہ یونی سیکس پرفیوم نہیں پسند، عجیب دوائیوں والی سمیل ہے۔۔یخ۔۔۔"مائیسہ نے اس کے ساتھ چلتے چلتے تجویز پیش کی تھی۔

"میں ومنز پرفیوم لے تولوں، پھر آپ ہی مجھ پر شک کرتی پھریں گی۔۔۔"اس نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے مائیسہ کی جانب دیکھا۔

"بھئی تم صرف میرے اوپر چھڑکانے کیلئے ومنز پرفیوم لے لو، خود کیلئے تم مینز پرفیوم ہی استعمال کرو۔۔۔یوں تمہاری میری ناک پر دم کرنے کی خواہش بھی پوری ہو جائے گی اور میری اس دوائیوں کی سمیل سے الٹی آنے سے بچت بھی۔۔۔"

مائیسہ بھی گاڑی میں اس کے ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئی۔گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے اپنے کلچ میں سے اک پیاری سی چھوٹی سی بوتل نکالی تھی جس پر اس کے نام کے اینیشئلز درج تھے،اس نے ڈھکن کھولتے ہی دل کھول کر پوری گاڑی میں اس کا چھڑکاؤ کر دیا۔۔۔

"یہ ٹھیک ہے۔۔۔"زاویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

مائیسہ اس کو اس قدر تحمل میں دیکھ کر اک بار پھر چڑ گئی۔اس نے پرفیوم کی بوتل کا رخ زاویر کی جانب موڑے دل کھول کر اس پر خوشبو برسا دی،یوں کہ مہینوں تک وہ اس سے پیچھا نہ چھڑا سکے۔مائیسہ نے سر کو جنبش دی کہ اب بتاؤ۔۔۔

زاویر اک جانب گاڑی روکتا سر سٹیئرنگ پر جھکائے بے ساختہ ہی ہنستا چلا گیا۔۔۔

مائیسہ نے اسے خفگی سے دیکھتے ہوئے اپنے بازو سینے پر باندھ لئے۔"اب اپنی خفت کو مٹانے کیلئے ہنسنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

"خفت کس چیز کی۔۔۔؟"

اس قدر ہنسنے کے سبب اس کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی تھی،ضبط کے باعث اس کے لب دھیمے سے پھیل گئے اور چہرہ وہ مزید دمکنے لگا۔اس نے گردن گھما کر مائیسہ کی جانب دیکھا،گاڑی کے اوپر لگے پول پر چمکتی پیلی روشنی ونڈ سکرین کو پار کرتی آنکھوں میں تیرتے ننھے قطروں پر پڑی تو وہ شبنم کی طرح جگمگانے لگے،مائیسہ کی نظریں جو بے ساختہ اس کی جانب اٹھی تھیں وہ بلا اختیار ٹھہر گئیں۔ محویت اس کے گرد اپنا سحر پھونکنے لگی تھی۔

"سیریئسلی۔۔۔؟آپ کو لگتا ہے مجھے خود میں سے لیڈیز پرفیوم کی خوشبو آنے پر خفت محسوس ہو گی۔۔۔اور جب وہ پرفیوم بھی آپ کا ہو۔۔۔"وہ ہنسا۔

اس کی آواز نے محویت کے سحر کا توڑ کیا اور مائیسہ نے فورا سے نگاہیں پھیرتے دل میں "استغفراللہ۔۔۔"کہا تھا۔

"سوری۔۔۔میری مردانگی ان چیزوں سے بالاتر ہے۔۔۔مجھے عورتوں کی خوشبو کچھ نہیں کہتی بشرطیکہ آپ ناراض نہ ہوں۔۔۔"اس نے آنکھ دبائے شرارت سے کہا۔

مائیسہ نے گردن گھمائے اس کی جانب دیکھا۔

"you are such a flirtatious۔۔۔"

وہ افسوس سے بولی تھی۔زاویر اک بار پھر سے ہنستے ہوئے گاڑی روڈ پر ڈال گیا۔"آپ سے بہتر مجھے کون جان سکتا ہے۔۔۔آپ کہہ رہی ہیں تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔"وہ اس کی بات کی تردید نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"اگر تم گاڑی نہ چلا رہے ہوتے تو میں تمہیں بتاتی۔۔۔"

"جناب۔۔۔آج آپ کی حس مزاح مفقود کیوں ہے۔۔۔"

"تم میری بات نہیں سنتے ہو۔۔۔"

"جیسے کے۔۔۔؟"

"میں نے کہا آفس آنا شروع کرو تم نہیں مانے۔۔۔اور یہ پرفیوم۔۔۔ عجیب۔۔۔" وہ بلاوجہ ہی چڑ گئی، اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی یوں یک دم وہ کیوں اس سے الجھنے لگی تھی۔

"یاالٰہی۔۔۔مائیسہ۔۔۔؟"

"بس تم خاموش ہی رہو۔۔۔"

"ارے۔۔۔آپ سمجھتی نہیں ہیں ناں، مجھے آپ پر خود کا پرفیوم چھڑکنا مزہ دیتا ہے۔۔۔یونو اک جیسی ہی خوشبو۔۔۔اب انسان دوست کی اتنی سی خواہش کا احترام نہیں کر سکتا۔۔۔؟"

"ہاں بس میں تمہاری خواہشات کا احترام کروں، تم نہ کبھی میری سننا۔۔۔" وہ بھنا کر بولی۔

"نو کمنٹس باس۔۔۔" وہ مسکراہٹ ضبط کر گیا۔مائیسہ تاسف سے سر ہلاتی باہر دیکھنے لگی تھی۔

وہ مائیسہ کو لئے ڈنر پر آ گیا تھا، اس گیٹ ٹو گیدر میں اس کے میل فرینڈز کے ساتھ فیمل فرینڈز بھی تھیں۔زاویر نے مائیسہ کا تعارف اپنی فیمیل دوستوں سے کروایا اور پھر وہ خود اپنے میل

دوستوں کی جانب بڑھ گیا۔مائیسہ بھی اس کی دوستوں کے ساتھ باتیں کرنا شروع کر چکی تھی ۔۔۔وہ گاہے بگاہے اس کے دوستوں پر بھی نظر رکھے ہوئے تھی۔

وہ سب اپنی اپنی پسند کے مشروب لئے باتوں میں مصروف ہو چکے تھے،جب ہی مائیسہ کو اس ہوٹل میں اپنا ایک پرانا کالیگ نظر آ گیا۔وہ وہاں سے اٹھتی اس سے علیک سلیک کرنے چل دی۔

"کیا سین ہے۔۔۔"زاویر کے اک دوست نے پوچھا۔زاویر کو اس کا سوال ہر گز سمجھ نہیں آیا تھا۔اس نے مائیسہ کی جانب مسکراتے ہوئے اشارہ کیا جو اپنے کالیگ کے ساتھ بات کر رہی تھی۔معاشرے کی وہی دقیانوسی سوچ جہاں اک عورت اور مرد کو ساتھ بات کرتے دیکھا وہیں دماغ کی غلاظت زبان سے چاٹ لی۔

"کزن ہے میری۔۔۔"زاویر کا لہجہ ترش ہوا۔

"صرف کزن۔۔۔؟"

"ہاں صرف کزن۔۔۔اور بہت اچھی کزن۔۔۔"وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گیا،وہ اس جگہ رک بھی کیسے سکتا تھا جہاں مائیسہ کیلئے کچھ غلط بولا گیا ہو۔

"اگر تمہاری صرف کزن ہے اور اتنی ہی اچھی ہے تو میرا تعارف کروادو،آخر دوست ہوں۔۔۔"اس نے زاویر کو پیچھے سے پکارا اور اگلے ہی لمحے زاویر مڑا۔۔۔اس کے منہ پر وار

کرتے ہوئے اسے نیچے گرانے کے بعد اس پر حاوی ہو گیا۔ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ کسی کو بھی سمجھنے، سنبھلنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

"میں تیری زبان کھینچ لوں گا کتے۔۔۔ تیرے دیدوں کی ان کی جانب اٹھنے کی ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔" وہ اس کے کالر کو پکڑے اس کا سر اوپر اٹھائے اس پر پہ در پہ وار کرنے لگا تھا۔ اس کے دوست بھاگ کر ان کے بیچ آتے اسے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگے۔

دوسری جانب مائیسہ نے جیسے ہی اس کی چنگھاڑتی آواز سنی اور پھر اس کے منہ سے نکلنے والی گالیاں وہ ہق دق رہ گئی۔۔۔ یہ وہ زاویر نہیں تھا جو ان کے ساتھ رہتا تھا۔۔۔ زاویر اک بار پھر اس پر جھپٹنے لگا تو مائیسہ کو ہوش آیا تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے زاویر کے پاس آئی تھی جو اک بار پھر اپنے دوست کو نیچے گرا چکا تھا۔ اس قدر اشتعال میں اسے روکنا اس کے دوستوں کے بھی بس سے باہر ہو رہا تھا۔

"زاویر۔۔۔۔ رکو۔۔۔" مائیسہ نے اس کے پاس پہنچ کر کہا، اس کے دوست کا ہونٹ پھٹ چکا تھا مگر زاویر کسی صورت پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔ مائیسہ نے فوراً سے زاویر کا بازو پکڑا اور اگلے ہی سیکنڈ وہ ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔ یوں جیسے اس نے کبھی ضبط کھویا ہی نہ ہو۔۔۔

مائیسہ نے اسے اس کے اوپر سے ہٹاتے ہوئے کھڑا کر دیا اور انگشت شہادت اٹھائی۔ "اب بس۔۔۔۔" وہ اس کے سامنے آئی تھی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی غرائی۔ غصے کے سبب زاویر کی آنکھوں میں ننھی ننھی لال رنگ کی نسیں ابھرنے لگیں، وہ سرعت سے نظریں

جھکا گیا۔اس قدر سخت نگاہوں سے وہ سامنے کھڑی لڑکی کو کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ اپنی نگاہوں کی تپش سے ان آنکھوں کی چمک کو ماند پڑنے کیسے دے سکتا تھا۔

اس نے مٹھیاں بھینچے ضبط کیا۔

"سکندر۔۔۔"مائیسہ اس قدر سخت آواز سے بولی کہ سکندر نے فوراً سے اس لڑکے کو کھڑا کر دیا۔مائیسہ نے اگلے ہی لمحے اس کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔"تمہاری اوقات تو مجھے اسی دن سمجھ آگئی تھی جس دن تم ہمارے گھر پڑھنے کے بہانے آئے تھے۔۔۔"زاویر نے شاک کے عالم میں مائیسہ کو دیکھا اور اگلے ہی پل اس کے چہرے کے تاثرات بھی سخت ہو گئے۔

"اب تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔آئندہ مجھے زاویر کے آس پاس نظر بھی مت آنا۔۔۔"وہ چنگھاڑتی آواز میں بولی اور پھر وہ زاویر کے پیچھے ہو لی۔

زاویر نے اس کے بیٹھتے ہی گاڑی سڑک پر ڈال دی اور باری باری اپنے دونوں بازوؤں کے کف کھول کر انہیں فولڈ کر دیا۔۔۔پھر پہلے اپنی شرٹ کا سب سے اوپری بٹن کھولا جب غصے کی شدت میں کمی نہ آئی تو اس نے دو بٹن اور کھول دئے۔۔۔وہ اس وقت شدید طیش کے عالم میں تھا،آخر مائیسہ اس سے یہ بات چھپا بھی کیسے سکتی تھی کہ اس کی دوست کی نظروں نے اسے اس کے ہی گھر میں،اس کی ہی چھت تلے غیر آرام دہ محسوس کروایا تھا۔

مائیسہ نے باقاعدہ گردن گھما کر اس کی اس حرکت کو دیکھا۔"بند کرو ان کو۔۔۔"

"مائیسہ!میں اس وقت کوئی مشورہ نہیں چاہتا۔۔۔"اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"اگر تم نے میرے ساتھ بیٹھنا ہے تو تمیز سے بیٹھنا ہو گا، بند کرو اپنی شرٹ کے بٹن۔۔۔" مائیسہ نے بنا اس کے لہجے کی اس کے غصے کی پرواہ کئے قطعیت سے سخت لہجے میں کہا۔

غصے میں شرارے اس کی رگوں میں دوڑنے لگتے تھے، خود کو پر سکون کرنے کا یہی طریقہ تھا۔

"مائیسہ ش۔۔۔" زاویر نے گہری سانس بھری "میرا دماغ اس وقت بہت آؤٹ ہے۔۔۔"

"گاڑی روکو۔۔۔" وہ اس کے اشتعال کو سمجھتی تھی مگر کسی صورت وہ رشتوں کے لحاظ کو داؤ پر لگانے کے حق میں کبھی نہیں رہی تھی۔

"مائیسہ۔۔؟"

"زاویر۔۔۔ میں نے کہا ہے گاڑی روکو۔۔۔ میں ہر گز کسی ایسے انسان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی جسے عورت کے ساتھ بیٹھنے کی تمیز نہ ہو" اس کے کہنے کی دیر تھی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی ۔زاویر نے باقائدہ گردن گھما کر متاسفانہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ وہ جانتی تھی اس کے الفاظ سخت تھے۔۔۔

وہ ضبط کرتا گاڑی دوبارہ سے سڑک پر ڈال گیا اور ضبط کرتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن واپس سے بند کر دئے اور پھر اے سی کو تیز کرتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کر گیا۔ مائیسہ نے سکون کا سانس لیا اور اک چھوٹے سے فریزر میں سے پانی کی بوتل نکال کر اس کی جانب بڑھائی، جسے اس نے پکڑتے ہوئے پینے کی بجائے سائیڈ پر رکھ دیا۔

kahanifreak.com

"تمہیں اس قدر اشتعال کیوں آیا۔۔۔؟" اسے بھی تکلیف پہنچی تھی، وہ نرم ساز اویر آج کہاں غائب ہوا تھا۔

"مائیسہ۔۔۔ مجھے سکون کرنے دیں گی آپ۔۔۔؟" وہ زچ ہوا اٹھا۔

"تم نے اس کا ناک اور گال زخمی کئے ہیں اور تم مجھ سے چاہتے ہو میں تمہیں سکون کرنے دوں۔۔۔؟ افسوس۔۔۔"

"کرتی رہیں پھر۔۔۔"

مائیسہ اس کی شکل دیکھ کر رہ گئی۔

جیسے ہی وہ گھر پہنچے تھے مائیسہ تیز تیز قدم لیتی اس تک آئی تھی۔ "زاویر۔۔۔ تم نے اسے کیوں مارا ہے۔۔۔؟" وہ حقیقت میں اس کیلئے فکر مند تھی۔

"میری مرضی۔۔"

مائیسہ کے چہرے پر افسوس۔۔۔ ناراضگی۔۔۔ بے یقینی سمٹ آئی تھی۔ "میں حیران ہوں۔۔۔ تم اس قدر اشتعال میں بھی آ سکتے ہو کہ تم کسی انسان کو زخمی کر دو۔۔۔ تم ۔۔۔ تمہاری زبان۔۔۔" وہ ابھی تک حیران تھی۔ زاویر اس کی بات نظر انداز کرتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔ مائیسہ نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ "تم ایسا کیسے کر سکتے ہو، تم تو ایسے نہیں ہو۔۔۔ اور خود تمہارے چہرے۔۔۔"

kahanifreak.com

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی زاویر نے اس کا بازو قدرے زور سے جھٹک دیا، مائیسہ حقابقارہ گئی۔ "ہم دوست ہیں دوست ہی رہیں، میری ماں بننے کی کوشش نہ کریں۔۔۔" وہ چیختا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ مائیسہ کچھ لمحے متوحش سی وہیں کھڑی رہی پھر سب لوگوں کو نظرانداز کرتی اپنے کمرے میں چلی آئی، پیچھے رمیسہ، روبی، ممانی اور ملازمہ ساکت کھڑے رہ گئے تھے۔ ان سب نے آج پہلی مرتبہ زاویر کا مائیسہ کے ساتھ ایسا رویہ دیکھا تھا۔

کمرے میں آکر مائیسہ نے آج کپڑے تبدیل کرنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ یہ شاید آخری بات تھی جس کی وہ زاویر سے توقع کر سکتی تھی۔ اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔ وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

ان دونوں کی دوستی بہت پرانی تھی جس میں وہ دونوں اک دوسرے کو مان کی بہت ساری ڈوریاں تھما آئے تھے پھر اب اس مان کی ڈور کمزور پڑتی محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں غرق آلود تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجائیں۔۔۔" اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے کہا۔

ممانی اندر آکر اس کے پاس بیٹھیں تو مائیسہ نے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔

"ہم اب بڑے ہو چکے ہیں۔۔۔" وہ پھیکا سا مسکرادی۔ "کیا دوستی کہیں پیچھے رہنے لگی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"وہ جتنا بھی بڑا ہو جائے مگر اسے بد تمیزی کرنے کا حق نہیں ہے۔۔۔" ممانی اس کے بال سہلانے لگی تھیں۔

"بد تمیزی تو نہیں کی، ٹھیک ہی تو کہا ہے۔ ہم صرف دوست ہیں۔۔۔ شاید تھے۔۔۔ یاں شاید میں زیادہ ہی دخل اندازی کرنے لگی ہوں۔۔۔" اس کی آنکھ سے اک قطرہ بہہ کر ممانی کی قمیص کے دامن پر گرا اور وہیں ممانی کے دل میں ٹیس اٹھی۔ انہوں نے کبھی نہیں چاہا تھا مائیسہ کی آنکھوں میں آنے والے آنسوؤں کا سبب کبھی ان کی اولاد بنے۔۔۔

"مائیسہ۔۔۔ تم پریشان نہیں ہو، دیکھنا صبح وہ تم سے خود معافی مانگے گا۔۔۔"

"نہیں ممانی۔۔۔ اس کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں، اس نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔" مائیسہ نے اپنا سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔ "آپ آج کیا میرے ساتھ سونے آئی ہیں۔۔۔؟" وہ دانستہ طور پر بات بدل گئی۔

"ہاں میں نے کہا دونوں باتیں کریں گے۔۔۔" وہ اس کے ساتھ ہی لیٹ گئیں اور پھر وہ اس کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی تھیں۔ وہ اسے بہت عزیز رہی تھی۔

اگلی صبح مائیسہ کی میٹنگ تھی، وہ جلدی آفس جا چکی تھی۔ زاویر اور باقی بچے اپنے اپنے وقت کے حساب سے اٹھنے کے عادی تھے مگر آج ممانی نے بنا اس کے آرام کی پرواہ کئے اس کے کمرے

میں آتے ساتھ ہی سارے پردے اک جانب کو ہٹا دئے اور ہٹائے بھی کچھ اس زور سے کہ کتنی ہی دیر ان کی آواز گونجتی رہی۔

"مام کیا ہے۔۔۔؟"اس نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ رکھتے ہوئے نیند خراب ہونے کی خاصی اداکاری کی۔ایک تو رات کی شرمندگی اور پھر یوں انہیں یہ تاثر نہ دینا کہ وہ بھی رات بھر کڑھتا رہا ہے۔

"اٹھ کر بیٹھو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"ان کے لہجے میں آج کسی قسم کی نرمی نہیں تھی۔

"آپ نے جو بات کرنی ہے وہ بعد میں بھی کی جاسکتی ہے اس کیلئے میری نیند خراب کرنا لازمی نہیں تھا۔۔۔"وہ تکیے میں منہ دیئے پیٹ کے بل لیٹ گیا۔

"زاویر۔۔؟"

"سن رہا ہوں۔۔۔"

"تمہیں زرا برابر بھی احساس ہے تم نے رات میں مائیسہ کے ساتھ کس قدر بدتمیزی سے بات کی ہے۔۔۔اور اب تم یوں ڈھیٹوں کی طرح سوئے پڑے ہو۔۔۔"اس نے ان کی بات کے جواب میں کچھ نہیں کہا،وہ خود اپنے کئے پر رات سے افسردہ تھا۔

"میں کم سے کم تم سے یہ امید نہیں کرتی تھی کہ تم مائیسہ کو سب کے سامنے ذلیل کر سکتے ہو۔۔۔تم زاویر اصفہانی تم۔۔۔؟"ان کے لہجے میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

kahanifreak.com

"مام آپ غلط کہہ رہی ہیں۔۔۔" وہ ان کے الزام پر تڑپ اٹھا۔ماں تھیں جانتی تھیں سامنے لیٹے بیٹے کی دکھتی رگ کون سی ہے۔

"کیا تم نے اسے بے عزت نہیں کیا۔۔۔؟" وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا۔

"آپ بات کو غلط رنگ دے رہی ہیں، آپ جانتی ہیں میں ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ کرنا دور کی بات میرے لئے ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔۔۔"

"مگر تم ایسا کر چکے ہو۔۔۔ تمہارے خیال میں تم جب اس پر یوں چیخے ہو گے تو گھر کے ملازموں کی نظر میں مائیسہ کی کیا عزت رہ گئی ہو گی۔۔۔؟ روبی نے، رمیسہ نے کیا سوچا ہو گا۔۔۔" وہ افسوس سے اس کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

"میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔"

"مگر ایسا ہو گیا۔۔۔ اس کی ریاضتوں کا یہی صلہ بنتا تھا۔۔۔؟" انہوں نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ واپس سے بستر پر گر گیا۔ "زاویر اصفہانی دوستی کا دعوا ہر کوئی کر لیتا ہے لیکن اسے نبھا ہر کوئی نہیں سکتا۔۔۔ دوستی میں کوئی اور قربانی دینا تو بہت دور کی بات تم تو اسے عزت نہیں دے پا رہے۔۔۔"

اس کا مقصد ہر گز اسے دکھ پہنچانے کا نہیں تھا۔ وہ نفی نہیں کر پایا کیونکہ انجانے میں ہی صحیح وہ ایسا کر تو گیا تھا۔

"مجھے غصہ آ گیا تھا۔۔۔" اس نے ندامت سے کہا۔

kahanifreak.com

"پھر اس غصے پر قابو پانا سیکھو، آج جس نے تمہارے لئے اتنا کیا ہے اس پر اشتعال دکھا گئے ہو کل کو تمہاری بیوی جانے کس مزاج کی ہو گی اس کے ساتھ تو تم جانے کیا ہی کر گزرو گے۔۔۔"انہیں اک اور خدشے نے آن گھیرا تھا۔

"یاالٰہی۔۔۔آپ کہاں سے کہاں پہنچ جاتی ہیں۔۔۔"

"تم جانتے ہو ناں تمہارے بابا اس سے کتنا پیار کرتے تھے۔۔۔"انہوں نے دروازے کے پاس پہنچ کر ایک افسوس بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

ماں نے جو کہا تھا وہ غلط نہیں تھا، وہ اس سے کوئی بہت بڑی تو نہیں تھی اور تھی بھی ایک لڑکی ،اس کے باوجود بھی کسی چیز کو اپنی کمزوری بنانے کے بجائے اس نے اپنی تعلیم مکمل ہوتے ہی سارا بزنس سنبھال لیا تھا۔آخری دو سمسٹر میں وہ نانا کے ساتھ آفس جانا شروع کر چکی تھی اور پھر پڑھائی مکمل ہوتے ساتھ ہی اسے سب کچھ اپنے ہاتھ میں لیتے وقت زرا برابر دقت نہیں ہوئی تھی، یہی سبب تھا نانا بھی اس پر بھروسہ کرتے تھے اور وہ سب بھی، وہ تھی ہی بھروسہ کرنے کے قابل۔۔۔

وہ کسی کو نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ اس کی جگہ کبھی نہیں لینا چاہتا۔۔۔وہ کبھی آفس نہیں سنبھالنا چاہتا۔۔۔اسے ڈر ہے جس دن ایسا ہوا وہ ان سب کی زندگیوں سے چلی جائے گی۔۔۔وہ کیسے اسے جاتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ واپس سے بیڈ پر گر گیا۔۔۔وہ کیسے۔۔۔کیسے اس سے یہ بات چھپا سکتی تھی کہ اس نے اس کے ہوتے ہوئے بھی غیر محفوظ محسوس کیا تھا۔۔۔

جب سوچ کے گھوڑے دوڑا دوڑا کر بھی کسی منزل پر نہیں پہنچ پایا تو وہ اپنی بہن کے سسرال چلا آیا۔اس وقت اپنے بھانجے کو گود میں بیٹھائے اس کے ساتھ مستیاں کر رہا تھا اور آپا پچھلے پندرہ منٹ سے بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھیں۔وہ گھر کا اکلوتا سپوت تھا مگر آپا کبھی اس بات کو مجال ہے جو خاطر میں لائی ہوں،اس کی رگ رگ سے واقف تھیں۔

"زاویر۔۔۔اب کیا کر کے آئے ہو۔۔۔"بلآخر انہوں نے خود ہی پوچھ لیا۔

"میں اپنی بہن سے ملنے بھی نہیں آسکتا۔۔۔؟"اس نے توجہ بھانجے کی جانب ہی رکھی۔

"یہ شاید دوسری مرتبہ ہے جب تم میرے گھر مجھ سے ملنے آئے ہو اور میں جانتی ہوں تمہیں میری یاد صرف مائیسہ سے کام کی صورت آتی ہے۔۔۔"

اس نے اپنے بھانجے کو بازوؤں میں بھینچا۔"یار آپا۔۔۔"

"تم نے پھر مائیسہ سے فساد کیا ہے۔۔۔"وہ مسلسل اسے گھورے جا رہی تھیں۔

اس نے اپنا سر کھجایا،آپا نے فوراً سے اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا۔"چھوڑو میری بیٹے کو۔۔۔"

"سوڑیں۔۔۔"اس نے اپنی توتلی زبان میں احتجاج کیا۔آپا نے اس کے احتجاج کو مکمل نظرانداز کر دیا۔

زاویر نے تاسف سے دیکھا۔"یار۔۔۔ سنیں تو میں جانتا ہوں میں بد تمیزی کر گیا، مگر مجھے اب سمجھ نہیں آرہا میں ان سے کیسے معافی مانگوں۔۔۔"

"بد تمیزی کرتے وقت خیال نہیں آیا تھا۔۔۔"انہوں نے تنک کر پوچھا۔

"اب تو کر چکا ہوں،اب بتائیں آخر کس منہ سے ان سے معافی مانگوں۔۔۔"وہ سر جھکا گیا۔

"جس منہ سے بد تمیزی کی تھی اسی منہ سے۔۔۔"آپا بھی کب ہلکے میں آرہی تھیں۔

"ان کی آنکھوں میں دیکھنے سے ڈر لگ رہا ہے ناں۔۔۔"اس نے جھجھک کر کہا۔

"اس کو ڈر نہیں شرمندگی کہتے ہیں۔۔۔"آپا نے بھی تصحیح کی،اس نے سر اٹھا کر متاسفانہ نظروں سے آپا کو دیکھا۔

"شکریہ میری زرا برابر مدد نہ کرنے کیلئے،اسی لئے میں آپ کے سسرال نہیں آتا۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایسے کانٹھ کر کے آنا پڑے اس سے اچھا ہے نہ ہی آیا کرو۔۔۔"آپا بھی پیچھے سے چلائی تھیں۔"اور اپنے ہی کام کیلئے آئے تھے میرے سر احسان ڈالنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

آپا کے گھر سے ناامید ہو کر اسے معلوم ہو ہی چکا تھا کہ اب جو بھی کرنا ہے خود ہی کرنا ہے۔۔۔ وہ سیدھا آفس چلا آیا، مائیسہ کو خوش کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا اور وہ آفس میں اپنے قدم رنجھا فرمانا تھا۔ وہ مائیسہ کے آفس کے باہر کھڑا اس کی اسسٹنٹ سے جانے کیا گفت و شنید کر رہا تھا جب پیچھے سے مائیسہ آ گئی۔

"ارے زاویر۔۔۔ یہاں کیوں کھڑے ہو اندر چلے جاتے۔۔۔"

اور یوں زاویر پر گھڑوں پانی گرا تھا۔ وہ بالکل عام انداز میں بات کر رہی تھی۔ وہ اس کے پیچھے ہو لیا۔ مائیسہ اپنی کرسی پر بیٹھتے اپنے سامنے پڑی فائل کو دیکھنے لگی تھی۔

اس نے گلہ کھنکارا۔ "میں سوچ رہا تھا کیوں ناں میں بھی آپ کے ساتھ آج میٹنگز کا حصہ بن جاؤں۔۔۔"

"بہت اچھی بات ہے۔۔۔" اس نے زاویر کی جانب نہیں دیکھا، بس فائل پر جھکے جھکے کہا اور پھر باہر کھڑی ٹیم کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔ "ٹیم آ گئی۔۔۔"

اس کے بعد جو میٹنگز کا سلسلہ شروع ہوا تھا، کبھی ٹیم کے ساتھ اور کبھی آن لائن کسی دوسری کمپنی کے ساتھ وہ ساڑھے سات تک چلا تھا۔ اس دوران زاویر بڑے غور سے مائیسہ کو دیکھتا رہا تھا وہ بہت نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔ آفس کے بعد وہ دونوں اپنی اپنی گاڑی میں گھر آ گئے، زاویر چاہتا تھا واپسی پر وہ مائیسہ سے معافی تلافی کر لے گا مگر وہ اس سے پوچھ ہی نہیں پایا۔

kahanifreak.com

رات میں ڈنر کرنے کے بعد مائیسہ لان میں چلی آئی۔ سارے دن کے بعد یہی اک وقت ہوتا تھا جو وہ فطرت کے پاس گزارتی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ ننگے پاؤں چہل قدمی کرنے لگی۔ اس کا دماغ بھی زاویر کی جانب ہی لگا ہوا تھا۔ جتنا بھی یہ ظاہر کر لیتی کہ اسے فرق نہیں پڑتا مگر حقیقت تو یہی تھی ناں کہ اسے بھی اتنا ہی فرق پڑتا تھا۔

زاویر بھی موقع پاتے ہی اس کے پاس جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔ اس نے مائیسہ کے پاس آ کر اس کے سامنے آئسکریم کی، مائیسہ نے دھیمی سی مسکراہٹ لئے اسے پکڑ لیا۔ وہ دونوں اپنی اپنی آئسکریم کو کھاتے ہوئے واپس سے چہل قدمی شروع کر گئے۔

"آئیم سوری مائیسہ۔۔۔ میں نے کل آپ کے ساتھ بہت بد تمیزی کی، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

"ہاں تم لاؤڈ ہو گئے تھے اور مجھے ڈرا بھی دیا تھا۔۔۔" مائیسہ نے صاف گوئی سے کہا، جہاں رشتوں کی معیاد بڑھانی ہو وہاں باتیں دلوں میں رکھ کر کدورت نہیں پالنی چاہیے، وہاں صاف گوئی سے شکوہ کرنے کا حق استعمال کرنا چاہیے اور اس نے بھی اپنا حق استعمال کیا تھا۔

"آئیم س۔۔۔"

"سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے بس اس چیز کا دکھ ہے، تمہیں جو بات پسند نہیں آئی تھی تم اسے دھیمی آواز میں بھی بتا سکتے تھے۔۔۔ تمہاری بات غلط نہیں تھی، میں سچ میں تم لوگوں کی زندگیوں میں ضرورت سے زیادہ دخل دینے لگی تھی خاص کر تمہاری میں

۔۔۔تمہاری زندگی میں فیصلے بھی تمہارے خود کے ہونے چاہئیے۔۔۔غلط صحیح کا انتخاب کرنے کا اختیار تمہارا خود کا ہونا چاہیے۔۔۔" وہ دونوں اب لان میں پڑی کرسیوں پر بیٹھ گئے، زاویر کچھ لمحوں کیلئے کچھ بھی بول نہیں پایا۔

اس کی آئسکریم پگھل کر اس کے کپڑوں پر گرنے لگی تھی جبھی مائیسہ نے فوراً سے اس کے نیچے ہاتھ کیا۔

"زاویر۔۔۔آئسکریم پگھل رہی ہے۔۔۔" اس نے روانی میں کہا اور پھر یاد آیا کہ اسے دخل نہیں دینا تھا۔اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔"آئیم سوری۔۔؟"

"مائیسہ۔۔" اس کے ایسا کہنے نے۔۔۔ایسا کرنے نے اسے تکلیف دی تھی۔"ایسے مت کریں، مجھے آپ کا ڈکٹیٹ کرنا اچھا لگتا ہے، آپ کا استحقاق سے میری زندگی کا رخ اپنی مرضی کے مطابق موڑ دینا اچھا لگتا ہے۔۔۔میں نے کل جو کچھ بھی کہا وہ بس میری بدتمیزی تھی۔۔۔جس کیلئے میں آپ سے معذرت کر رہا ہوں۔۔۔"

مائیسہ خاموشی سے اپنی آئسکریم کو قطرہ قطرہ زمین پر گرتا دیکھتی رہی۔

زاویر نے ہاتھ بڑھا کر مائیسہ کے منہ کا رخ اپنی جانب کیا۔"اب آپ مجھے ٹینٹر مزد کھا رہی ہیں ۔۔۔زاویر کو۔۔۔؟" اس نے خفگی سے کہا تھا۔

"تم نے کل اس پر ہاتھ کیوں اٹھایا تھا۔۔۔؟" وہ ابھی تک اس کی کل والی حرکت کو بھلا نہیں پائی تھی۔

kahanfreak.com

"چھوڑیں ناں یار۔۔۔"

"زاویر۔۔۔ پھر میں جاؤں یہاں سے۔۔؟"اس نے دھمکی لگائی اور یہ دھمکی کام بھی کر گئی۔

"اچھا۔۔اچھا۔۔۔"اس نے ہار مان لی، مائیسہ غور سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔وہ نظریں جھکائے ہوئے تھا۔ سمجھ نہیں آیا اسے کیسے بتائے،اس نے اپنے سر کے پچھلی جانب ہاتھ رکھے کچھ لمحے سوچنے میں لئے۔

"وہ آپ سے سلام دعا کرنا چاہتا تھا۔۔"بلآخر اچھے الفاظ مل ہی گئے۔

"ہاں تو سل۔۔۔"مائیسہ کہتے کہتے رکی اور جیسے ہی اسے سلام دعا کے مطلب کی سمجھ آئی تھی اس کی آنکھیں باہر آئیں۔

"اسے لگتا تھا میرا آپ کے ساتھ۔۔۔آئی مین کوئی سین ہے۔۔۔"وہ اچھا خاصا بولڈ تھا مگر مائیسہ کے سامنے وہ احترام میں اپنے الفاظ کا چناؤ بہت سوچ سمجھ کر کرتا تھا۔"بس پھر مجھے اس کی بات پر غصہ آگیا۔"

"تو کیا تمہارا میرا کوئی سین ہے۔۔۔"

زاویر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا"توبہ کریں۔۔۔"

"پھر تمہیں غصہ بھی نہیں آنا چاہیے تھا، تم نے اسے اتنی اہمیت ہی کیوں دی کہ تمہیں اس کی بات کا انکار کرنا پڑے۔۔۔لوگ بہت کچھ کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے، ہم اپنی طاقت ان کی

دماغی غلاظت کو غلط ثابت کرنے کیلئے ضائع نہیں کر سکتے۔۔۔میں، تم اور ہمارے گھر والے جانتے ہیں ہم کیسے ہیں اور بس یہی کافی ہے۔۔۔"مائیسہ نے بڑے آرام سے اسے سمجھایا۔

"ہمم۔۔۔پھر بھی آپ مائیسہ ہیں۔۔۔"ہمیشہ کی طرح اس نے مرغی کی اک ٹانگ ہی مانی تھی۔

"تو۔۔۔؟"اس نے استفسار کیا۔

"تو یہ کہ میں زاویر ہوں۔۔۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے۔۔۔"وہ جھنجھلائی۔

"اس سے یہ کہ زاویر کے سامنے مائیسہ کی برائی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔۔۔"

مائیسہ اس کی بات پر ہنستی چلی گئی۔"تم کیا ہو زاویر۔۔۔"وہ بھی ہنسنے لگا تھا۔

اگلی صبح پھوپھو کی آمد ہو چکی تھی، مائیسہ تو جان بچا کر آفس جا چکی تھی۔زاویر کی بدقسمتی وہ لیٹ اٹھنے کے سبب دھر لیا گیا تھا۔پھوپھو نے بھی پورے خاندان کی وہ باتیں کیں وہ باتیں کیں جتنی اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں سنی ہوں گی اور پھر پھوپھو بولتی ایک کمرے میں تھیں اور ان کی آواز گونجتی پورے گھر میں تھی۔

kahanifreak.com

"مائیسہ۔۔۔میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ عورت اتنا اونچا بول بول کر دادا کا بلڈ پریشر بڑھوا دے گی۔۔"وہ ہر تھوڑی دیر بعد جل بھن کر مائیسہ سے ان کی کوئی نئی تعریف بیان کرنے لگتا تھا۔

"تم ہو نانا نا کے پاس ان کا دھیان رکھنا۔۔۔"اس نے چھیڑا۔

"یار آپ گھر کب تک آئیں گی۔۔۔۔"وہ اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا۔

"ناں بھائی میں تو ہر گز آج جلدی نہیں آ رہی۔۔۔"

"یار۔۔۔میں کیا کروں، خدا کیلئے مجھے بچا لیں۔۔۔"وہ دہائی دے گیا۔

"تو تم بھی آفس آ جاؤ۔۔۔"

"کیسے آ جاؤں۔۔۔جب بھی آنے لگتا ہوں، وہ عورت کہتی ہے ہیں جوان بیٹا کہیں جا رہے ہو۔۔۔؟بھائی کو بھی ساتھ لے جاؤ۔۔"

اس نے نقل اتاری، مائیسہ ہنستی چلی گئی۔

"بھائی۔۔۔؟"

"ہاں میرا تو بھائی ہی ہے آپ کا پتا نہیں۔۔۔"زاویر نے شرارت سے کہا تھا۔

"انتہائی زہر لگتے ہو جب بھی کوئی ایسا مذاق کرتے ہو۔۔۔"

"اچھا سنیں جلدی آیئے گا۔۔۔"

"بڑی آپا کو بلا لو۔۔۔"مائیسہ نے تجویز پیش کی۔

kahanifreak.com

"کہاں تھاان سے وہ بھی پھوپھو کا نام سن کر ہاتھ جوڑ گئیں، کہتیں اس گھر سے بھولے جانے کے چکر میں کوئی پتا نہیں پھوپھو میری طلاق کروادیں۔۔۔"

"نانا اتنے پاگل نہیں ہیں۔۔۔" مائیسہ نے ان کی وکالت کی۔

"ہاں مگر ان کی بہن بہت چالاک ہے۔۔۔بس آپ جلدی آیئے گا۔۔۔"

"کوشش کروں گی۔۔۔" وہ اترائی۔

"اور کسی پر اتنا اندھا اعتماد نہیں کرتے۔۔۔"

جہاں بات مائیسہ کی ہوتی تھی پھر وہ کسی اور کو نہیں پہنچانتا تھا۔

"یعنی تم پر بھی نہیں۔۔۔"

"اگر میں کسی ہوں تو مجھ پر بھی نہیں۔۔۔"

"مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

"مگر میں مذاق نہیں کر رہا تھا، اپنی زندگی کے فیصلے انسان کو خود لینے چاہئیں۔۔۔"

"تم مجھے گھر سے نکلواؤ گے۔۔۔"

"فکر نہیں کریں آپ کو اکیلے گھر سے نکلنے نہیں دوں گا۔۔۔آپ گھر سے نکلیں تو میں بھی آپ کے ساتھ ہی نکلوں گا۔۔۔"

"اخلاقا یہی بنتا ہے۔۔۔" وہ اترائی۔دوستی تھی۔۔۔اتنا مان تو بنتا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

زاویر کے کہنے کے سبب مائیسہ شام سات بجے تک گھر آ ہی گئی تھی۔ وہ الگ بات ہے تب تک پھوپھو اس کی تکہ بوٹی بنا چکی تھیں۔

"اب بھی نہ آتیں، کیا ضرورت تھی۔۔۔" وہ ناراض ہوا۔

"سوری ناں۔۔۔ تمہارے چکر میں دو میٹنگز کینسل کی ہیں۔۔۔" مائیسہ نے صفائی دی۔ "ویسے اس وقت کیا پوزیشن ہے۔۔۔؟"

"اللہ اللہ کر کے ڈائننگ میز پر کھانا لگایا جا رہا ہے۔۔۔" وہ مائیسہ کا بازو پکڑتا اسے وہاں لے آیا جہاں پھوپھو نانا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔

"السلام علیکم نانا۔۔۔" مائیسہ نے ان کے ساتھ لگتے کہا، نانا نے بھی سکون بھری سانس لی تھی۔

"اسلام علیکم نانو۔۔۔" مائیسہ نے پھوپھو کو سلام کیا جو ابھی تک زاویر کے مائیسہ کے بازو تھامے ہونے کے شاک سے نہیں نکل پائی تھیں۔ زاویر بھی مسکرا کر پھوپھو کے شک پر مہر ثبت کرنے کے چکروں میں تھا۔ انہوں نے جو سارا دن اس کے دماغ میں درد کئے رکھا تھا اب اس کا بدلہ بھی تو لینا تھا۔

"وعلیکم السلام، میری پیاری بیٹی آئی ہے۔۔۔" وہ ضرورت سے زیادہ پرجوش ہوئیں۔ "اتنی رات ہو گئی خیر تو تھی۔۔۔"

اس سے پہلے مائیسہ کچھ کہتی وہ جھٹ سے بولا۔"ہاں جی مجھے بتادیا تھا مائیسہ نے اسے دیر ہو جائے گی۔۔۔"زاویر کے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ پھوپھو نے پہلو بدلا اور مائیسہ نے ہنسی دبائی۔

"یہ کاشف سے نہیں ملی۔۔۔"پھوپھو نے پاس بیٹھے جانے اپنے کس رشتہ دار کی جانب اشارہ کیا۔

"ہاں ہاں مائیسہ ملو اپنے کاشف بھائی سے۔۔۔"اب کی بار نانا نے کہا تھا۔

"السلامُ علیکم کاشف بھائی۔۔۔"

کاشف نے جواب دینے کے بعد برا سا منہ بنا کر پھوپھو کی جانب دیکھا۔

"ہاں مائیسہ آئیں، کھانا لگنے والا ہے فریش ہو جائیں۔۔۔"اس کو بھی پھوپھو کو چڑانے میں مزہ آنے لگا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے نکلی اور زاویر نے بھی اس کے قدموں پر قدم رکھے

۔

"ارے اسفان سنو۔۔۔یہ کیا چل رہا ہے تمہاری پوتی اور نواسے میں۔۔"

بند دروازے کے آگے مائیسہ کے قدم تھم گئے اور ساتھ میں زاویر کے بھی۔

"دونوں کزنز ہیں اور بہت اچھی دوستی بھی ہے۔۔۔"نانا نے آرام سے جواب دیا۔

"ارے لڑکا لڑکی میں کون سی دوستی۔۔۔؟ کہیں رشتہ وشتہ کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتے۔۔۔"

ان کی اگلی بات پر مائیسہ اور زاویر دونوں نے اک دوسرے کی جانب دیکھا تھا اور دونوں ہی ہنس

اٹھے۔مائیسہ آگے بڑھنے لگی،زاویر نے ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔اسے پھوپھو کی باتیں سننی تھیں۔

"تم ناں بس۔۔۔تمہاری سوچ گھوم پھر کر لڑکا لڑکی کی شادی پر ہی رکتی ہے۔۔۔میری مائیسہ بہت اچھی ہے،ماشاءاللہ میرے پورے کام کو سنبھال رکھا ہے۔۔۔"ان کے لہجے میں مان تھا۔

"لو تم بھی کمال کرتے ہو،کل کو نواسی کی شادی کروگے تو کیا سارا کاروبار ساتھ دوگے۔۔۔؟اپنے پوتے کو کام پر لگاؤ،آخر کو اسی کا تو ہے یہ سب۔۔۔"

"یہ پھوپھو بھی میری دشمن ہیں۔۔۔"زاویر نے دروازے سے کان لگائے کہا،مائیسہ کی ہنسی چھوٹی۔

"جب وقت آئے گا وہ بھی دیکھ لے گا۔۔۔"

"اور کب آئے گا وقت۔۔۔؟اور میری بات سنو پیسا تو ویسے ہی انسان کے ایمان کا دشمن ہوتا ہے اور پھر لڑکیاں تو ہوتی بھی پرایا دھن ہیں۔۔۔"مائیسہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا۔زاویر نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔

"تم سنو باتیں میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔"مائیسہ کا موڈ خاصا بدل چکا تھا،وہ آرام سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔زاویر بھی اپنی ماں کے پاس چلا گیا تھا،اسے بھی اب ان کی باتوں میں کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔

kahanifreak.com

کچھ ہی دیر بعد سبھی ڈائننگ میز پر اپنی اپنی نشست سنبھال چکے تھے، سبھی نے سکون سے کھانا شروع کر دیا۔مائیسہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"مائیسہ جان کیا ہوا ہے۔۔۔؟ تھک گئی ہو۔۔۔؟" ممانی نے بہت پیار سے پوچھا۔

"جی تھوڑا سا۔۔۔"

"ارے تو پھر آرام کر لیتیں آپ، میں آپ کا کھانا کمرے میں بھجوا دیتا۔۔۔" زاویر کے اس قدر اچھے رویے پر ممانی نے بھی بالکل پھوپھو کی طرح حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"ہاں زاویر ٹھیک کہہ رہا ہے، تم چلی جاؤ روم میں۔۔۔"

"لو بھلا یہ کیا بات ہوئی، سارا دن لڑکی اپنے شوق سے باہر رہی ہے اب دو منٹ گھر کے بڑوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہیں کھا سکتی۔۔۔"

"پھوپھو مائیسہ کوئی شوق سے باہر نہیں رہتی، کام کرتی ہے۔۔۔" ممانی کا لہجہ بھی بدلا تھا۔

"کام کیا تمہارے شوہر کا ہی کام ہے جس پر سیٹھنی کی طرح بیٹھنا ہوتا ہے۔۔۔"

"فضول باتیں نہیں کرو۔۔۔ میری مائیسہ کی مرضی ہے جو جی میں آئے وہ کرے۔۔۔" نانا نے بھی اب کی بار اپنی بہن کو ڈپٹ دیا۔

"ناناجان میں تھک گئی ہوں۔۔۔" وہ نانا سے کہتی کرسی چھوڑتی اٹھ گئی تھی۔

kahanifreak.com

"جاؤزاویر، تم بھی مائیسہ کے ساتھ کھالو۔۔۔" ممانی نے اپنی پلیٹ میں سالن نکالتے زاویر سے کہا تھا، وہ اٹھنے سے پہلے پھوپھو کو دیکھتا اترانا نہیں بھولا تھا۔

"اب یہ دونوں لڑکا لڑکی ایک ہی کمرے میں کھانا کھائیں گے۔۔۔؟" پھوپھو کو اک اور شاک لگا۔

"ہمارے ہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔" ممانی نے آرام سے کہا تھا۔ "اور بچوں کی تربیت اچھی کی ہو تو بچوں کو بھی اپنی حدود یاد رہتی ہیں۔۔۔" پھوپھو کی تسلی کروانے کے بعد وہ کھانا شروع کر چکی تھیں۔ روبی اور رمیسہ تو پہلے ہی پیٹ پوجا کر کے اپنے کمرے میں پناہ لے چکی تھیں، کچھ ممانی بھی نہیں چاہتی تھیں وہ ان کے سامنے آئیں اور وہ بچیوں کے سامنے کوئی الٹی سیدھی بات کریں۔

مائیسہ ٹیرس پر چلی آئی تھی اور خاموشی سے اپنی کرسی کے اوپر ٹانگیں رکھتی سامنے سڑک پر دیکھنے لگی۔ وہ نانا کے کام کو بہت احتیاط سے چلا رہی تھی، یہاں تک کے بعض اوقات اپنی ذات کو بھی فراموش کر جاتی۔ حتی الامکان کوشش کر رہی تھی کہ جب وہ سب کچھ چھوڑ کر نکلے تو صاف ہاتھوں سے نکلے، کوئی کسی قسم کا سوال نہ اٹھا سکے۔ اس سب کے باوجود بھی نانا تو غصے میں جو سنا ہی جاتے تھے اب رشتے داروں کے بھی منہ کھلنے لگے تھے۔

kahanifreak.com

اس نے اک سرد آہ بھری۔"مائیسہ۔۔۔ماموں کی جان۔۔۔یوں اداس مت ہوا کرو، جانتی ہو ناں اپنی بیٹی کو یوں دیکھ کر میرا دل کٹ کر رہ جاتا ہے۔۔۔"اسے ماموں کا محبت بھرا جملہ یاد آیا، وہ تکان سے مسکرا دی۔

کچھ لوگوں کی وفاداریاں بہت عجیب ہوتی ہیں۔۔۔ محسن چلے جاتے ہیں ان کے احسان رہ جاتے ہیں۔۔۔

زاویر ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھامے اس کے کمرے کے باہر آیا، دروازہ کھولنے سے پہلے وہ کچھ دیر رکا اور مائیسہ کے افسردہ چہرے کو دیکھنے کیلئے خود کو تیار کیا۔ پاؤں سے کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا اور اطراف میں متلاشی نگاہیں دوڑائیں۔ ٹیرس کا دروازہ کھلا ہوا تھا، دھیمی ہوا کے سبب پردے ہلکے ہلکے لہرا رہے تھے، وہ سمجھ گیا وہ ٹیرس پر ہے۔اس وقت وہ کہیں اور ہو بھی کیسے سکتی تھی۔وہ ٹرے تھامے ٹیرس پر اس کے پاس آ گیا۔

"ارے واہ آج ہم ٹیرس پر کھانا کھائیں گے۔۔۔"وہ پرجوش سا بولا۔"موسم بھی اچھا ہے۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا۔

مائیسہ نے ویسے ہی کرسی پر ٹانگیں سمیٹے اپنے ایک جانب پڑے میز کو کھینچتے ہوئے اس کے سامنے کر دیا۔"اللہ خیر۔۔۔آج آپ جناب کھانا لے کر آئے ہیں۔۔۔؟"

وہ مسکرایا۔"جی۔۔۔صرف آپ جناب کیلئے۔۔۔ورنہ آپ کو تو پتا ہی ہے زاویر اصفہانی کے شایان شان نہیں یوں اوروں کے آگے پیچھے گھومے۔۔۔"اس نے اپنی شرٹ کا کالر جھاڑا۔

kahanireak.com

"اوورووں ں۔۔۔۔"مائیسہ نے ساتھ میں سر کو جنبش دی۔"اشاروں کنایوں میں باتیں کیوں کر رہے ہو۔۔۔سیدھا سیدھا کہو ناں مائیسہ اب تم بھی اوروں ہو گئی ہو۔۔۔"

وہ فوراسے اس کے پاس بیٹھا۔"جہاں بات آپ کی ہو گی وہاں مخاطب صرف آپ ہوں گی ۔۔۔آپ کے قصے میں کسی دوسرے کا زکر نہیں ملے گا۔۔۔"

وہ ٹھٹکی۔۔۔رکی۔۔۔ساکت ہوئی۔۔۔ثانیے گزرے۔۔۔ سنبھلی۔۔۔اور پھر رخ پھیر لیا گیا۔۔۔

"میں آپ کو سننے کیلیئے ہمیشہ آپ کے پاس ہوں۔۔۔"اس نے یقین دلایا۔

"پھو پھو عجیب ہیں۔۔۔"وہ سامنے دیکھ رہی تھی۔

"عجیب۔۔۔بہت عجیب ہیں۔۔۔اگر میں اس گھر میں کسی کا داخلہ بند کرواسکتا ناں تو یقین مانیں نیچے بیٹھی ان خاتون کا کرواتا۔۔۔"

"وہ بہت الٹی سیدھی باتیں کرتی ہیں۔۔۔"

"وہ حرکتیں بھی الٹی سیدھی ہی کرتی ہیں۔۔۔"اس نے مائیسہ کے ہی لہجے میں اپنی رائے دی۔

مائیسہ نے پلٹ کر اسے چپت رسید کی۔"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔"

"نہیں میں آپ کی رائے کو سیکنڈ کر رہا ہوں۔۔۔"

kahanifreak.com

"پھر صحیح ہے۔۔۔" وہ پر سکون ہو گئی۔

زاویر نے اس خاموشی کو توڑنے کی کوشش نہیں کی، وہ چاہتا تھا اس خاموشی کو مائیسہ ہی توڑے اور پھر ایسا ہی ہوا تھا۔ چند لمحوں کے بعد اس نے واپس سے زاویر کو پکارا۔

"زاویر۔۔۔" مائیسہ اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں تھی۔ وہ سنجیدگی سے اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"تم جانتے ہو ناں میں نے اس بزنس کو ہمیشہ ماموں اور نانا کی امانت سمجھ کر چلایا ہے۔۔۔ اللہ جانتا ہے میرے دل میں کبھی بے ایمانی نہیں آئی۔۔۔ اس کاروبار پر سب سے زیادہ حق تم لوگوں کا ہی ہے اور مجھے اس بات کا بخوبی ادراک ہے۔۔۔"

اس نے ایک گہری سانس لی۔ کاش وہ اسے بتا سکتا وہ اپنا ہر حق اسے سونپ چکا تھا اور اس کا ہر فرض اپنا چکا تھا۔۔۔ کب سے۔۔۔؟ یہ خود اسے بھی معلوم نہیں تھا۔

"مائیسہ۔۔۔ ان سب پر جتنا ہمارا حق ہے اتنا ہی آپ کا بھی ہے۔۔۔ ان فیکٹ اس سے زیادہ ہی آپ کا ہے۔۔۔" اسے مائیسہ کی باتیں زرا نہیں بھائی تھیں۔

"شکریہ، مگر یہ سب تم لوگوں کا ہی ہے۔۔۔ میں یہ خود ترسی میں نہیں کہہ رہی مگر میں نے پہلے دن سے یہی سمجھا ہے اور امانت کے طور پر اسے سنبھالا ہے۔۔۔"

"آپ صفائی کیوں دے رہی ہیں۔۔۔؟" وہ اب سنجیدگی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھنے لگا تھا۔

kahanifreak.com

"تم بد گمان تو نہیں ہو۔۔۔؟"اس کے لہجے میں ڈر سمویا۔"مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔میں تمہاری آنکھوں میں کبھی بھی خود کیلئے بے یقینی نہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔"

"آپ کو لگتا ہے زاویر کبھی مائیسہ سے بد گمان ہو سکتا۔۔۔؟میں تو کیا ہم میں سے کوئی بھی آپ سے بد گمان نہیں ہو سکتا۔۔۔"اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔"اب یہ مت سمجھئے گا میں کہوں گا آپ ہماری محسنہ ہیں۔۔۔آپ کا احسان ہے۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔کیونکہ ان میں سے آپ نے کچھ بھی نہیں کیا،جو کیا وہ بحیثیت فیملی آپ کا فرض تھا۔"وہ بہت سہولت سے اسے جتا گیا تھا کہ یہ فیملی اس کی بھی فیملی ہے۔

"مجھے تمہاری احسان مندی چاہیے بھی نہیں،تم بس اپنا رزلٹ اچھا لے آؤ۔۔۔"مائیسہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے۔وہ ہنس دیا اور پھر اس نے کھانے کا میز سامنے کر دیا۔

"آپ نے دیکھا یہ روبی اور رمیسہ کس قدر چالاک ہیں۔۔۔میری بہنوں نے تو عورتوں پر سے میرا اعتماد ہی اٹھا دیا ہے۔۔۔"مائیسہ کا مسئلہ حل ہوتے ہی وہ اپنا مسئلہ اٹھا گیا۔بہن بھائیوں کی اصل وفاداری تو مہمانوں کے آنے پر پتا چلتی ہے اور وہ ان کی وفاداری کو اچھے سے جان چکا تھا۔

یوں لگتا تھا اس کی زندگی میں دو ہی غم ہیں۔۔۔ایک اکلوتا ہونا اور دوسرا بہنوں کا آپس میں ایکا ہونا۔۔۔

مائیسہ اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنا شروع کر گئی اور وہ سکون سے اس کے کھانا نکال لینے کا انتظار کرنے لگا۔

"تم بھی کم نہیں ہو ویسے، جہاں بس چلتا ہے دالگا ہی جاتے ہو۔۔۔"

"مجھے آپ کا یوں دشمنوں کی صف میں کھڑا ہو جانا سخت ناپسند ہے۔۔۔" وہ اب اپنی پلیٹ میں کھانا نکالنے لگا تھا۔

"سوری۔۔۔ میں غلط کو صحیح نہیں کہہ سکتی۔۔۔" مائیسہ نے سہولت سے کہتے لقمہ منہ میں ڈالا۔

"ہاہ۔۔۔ جبکہ میں تو آپ کا ساتھ دیتے ہوئے کبھی نہیں سوچتا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا۔۔۔" اس نے منہ بنایا۔ "ان فیکٹ مجھے تو آپ ہمیشہ ہی صحیح لگتی ہیں۔۔۔ کیسی دوست ہیں آپ۔۔۔؟"

وہ اختتام پر اسے لتاڑ گیا۔

"صاحب زرا پاؤں زمین پر دھرو۔۔۔ میری دوستی کے گواہ یہ سارے گھر والے ہیں۔۔۔" وہ دونوں اب کھانا کھاتے ہوئے روبی رمیسہ کو بھولے آپس میں بھڑنا شروع ہو چکے تھے۔

وہ آج خلاف معمول فجر کے بعد سویا نہیں تھا، نماز پڑھ کر آتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے میں گیا تھا اور اپنا ٹریکنگ سوٹ پہنے واپس سے لاؤنج میں آکر صوفے پر ڈھے گیا، اس کی آنکھوں میں نیند کی خماری تھی۔ جیسے ہی وہاں سے گزرتے ہوئے ممانی کی نظر زاویر پر پڑی، وہ متحیر رہ گئیں۔ وہ حیران ہوتی بھی کیوں ناں، آج بنا کہے وہ نا صرف اٹھا ہوا تھا بلکہ لاؤنج میں بیٹھا بھی

دکھائی دے رہا تھا ورنہ عموماً تو وہ محض اتنی ہی دیر کیلئے جاگتا تھا جس میں فجر کی نماز ادا کی جا سکے اور منہ دکھائی کا تو سورج کے سوا نیزے پر آ جانے سے پہلے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"کیا ہوا، تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔" انہوں نے آگے بڑھ کر زاویر کے ماتھے کو چھوتے ہوئے اس کے جسم کی حرارت کا اندازہ لگایا۔

"دادا کے ساتھ والک پر جانے کیلئے بیٹھا ہوں۔۔۔" زاویر نے آنکھیں ملتے ہوئے جواب دیا۔ ممانی اس کی بات سن کر سر ہلاتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں، وہ جانتی تھی یہ انتظار محض دادا کے ساتھ والک کیلئے نہیں تھا، اسے جب بھی ان سے کوئی بات کرنی ہوتی وہ یونہی ان کے آگے پیچھے گھومار ہتا تھا۔

کچھ ہی دیر میں دادا بھی والک پر جانے کیلئے اپنے کمرے سے نکل آئے تھے اور وہ بھی اسے یوں اپنے سامنے دیکھ کر اک لمحے کو ٹھٹھکے تھے مگر پھر اگلے ہی پل ان کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔ انہوں نے گلا کھنکھارا۔

"زاویر اصفہانی۔۔۔"

اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ "دادا۔۔۔" وہ اٹھ کر ان کے پاس چلا آیا۔ "یار دادا۔۔۔ اتنی دیر۔۔۔ آپ کے انتظار میں جانے میں کتنی بار سو کر اٹھا چکا ہوں۔۔۔"

"خیریت۔۔۔ آپ کی ابھرتے آفتاب کے ساتھ کب سے دوستی ہو گئی۔۔۔؟" وہ باہر کی جانب چل دیئے اور زاویر بھی ان کے پیچھے نکل آیا۔

kahanireak.com

"کیا کریں آپ سے بات کرنے کیلئے اتنی صبح اپنا بستر چھوڑنا پڑتا ہے۔۔۔" وہ بھی ان کے ساتھ قدم ملائے چلنے لگا۔

دادا نے مڑ کر زاویر کو دیکھا۔ "بتاؤ پھر کون سی چیز ہے جس نے زاویر اصفہانی کو اتنی صبح اٹھنے پر مجبور کر دیا ہے، ایسا کون سا کام آن پڑا ہے جو تمہاری پہنچ سے باہر ہے۔۔۔" دادا دوبارہ چلنا شروع کر چکے تھے۔ "یاد ہے ناں پچھلی بار تم سگریٹ پی لینے کے سبب بے چین ہو کر میرے پاس آئے تھے۔۔۔"

"پی نہیں تھی، صرف ایسے لڑکوں کی صحبت میں بیٹھا تھا۔۔۔" اس نے ناراضگی سے تصحیح کی، دادا نے اس کے کندھے پر تھپکی دی اور واپس سے اپنی رفتار پر چلنا شروع کر دیا۔

"دادا۔۔۔" زاویر ٹریک پر دادا کے بڑے بڑے قدموں کو پکڑ رہا تھا۔

"ہمم۔۔۔"

"یہ مائیسہ کی ہمارے آفس میں کیا حیثیت ہے۔۔۔" اس نے عام سے انداز میں سوال کیا مگر الفاظ کا چناؤ بہت خوب تھا جو دادا کے خون کو جوش دلا گیا۔

دادا نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ "کم سے کم اس سے زیادہ ہی ہے جو تمہاری ہے۔۔۔" دادا نے اس پر چوٹ کی جسے وہ کسی خاطر میں نہیں لایا تھا۔

"صرف کتابوں کی حد تک یاں حقیقت میں۔۔۔؟" دادا کو لگا جیسے وہ ان کا مذاق اڑا رہا ہو۔

kahanireal.com

"تم کہنا کیا چاہتے ہو زاویر۔۔۔"اب کی بار دادا رک گئے اور اسے لئے وہاں موجود بینچ کی جانب بڑھ آئے۔

"بس ایسے ہی میں جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔"اس نے کندھے اٹھائے۔"آپ کو بھی تو یاد ہو گا کل آپ کی بہن کچھ عجیب سی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔مائیسہ جائے گی تو سب ساتھ لے جائے گی۔۔۔"اس نے دادا کی جانب دیکھتے کہا، جیسے ان کے تاثرات جاننا چاہ رہا ہو۔

"تو تم ہو ناں۔۔۔اس کے بعد تم سب سنبھال لینا۔۔۔"دادا کو بھی شرارت سوجھی۔

"ہیں۔۔۔"اس کا منہ کھلا۔"میں مائیسہ کے بغیر نہیں سنبھال سکتا اور سچ پوچھیں تو میں ان کے ساتھ بھی نہیں سنبھال سکتا، مجھے خاص دلچسپی نہیں ہے۔۔۔"وہ بھی دادا کی شرارت کو حقیقت کی دوا کھلا گیا۔

"زاویر! اب تو مجھے بھی لگنے لگا ہے تمہیں تمہارا کوئی خود کا ہی بزنس کھول دوں پھر تمہارا جو دل کرے تم اس کے ساتھ کرنا، بھلے اسے ڈبو دینا۔۔۔بھلے آگ لگا دینا۔۔۔کم سے کم ہم سب کی سالوں کی محنت تو محفوظ رہ جائے گی۔۔۔"

"آئیڈیا برا نہیں ہے، ویسے بھی آپ تو جانتے ہیں میری دلچسپی کس بزنس میں ہے۔۔۔اچھا نہیں ہے آپ یہ مائیسہ کو دے دیں۔۔۔"اس نے بنا ان کی خفگی کی پرواہ کئے بڑی سہولت سے کہہ دیا۔

kahanifreak.com

دادا تو چند لمحے شاہی طبیعت پانے والے اپنے پوتے کو دیکھتے رہ گئے۔"یہ کوئی ٹافی نہیں ہے جو تمہیں یہ فلیور نہیں پسند آیا تو کسی اور کو دے دوں اور تمہیں کوئی نیا دلا دوں۔۔۔"انہوں نے اسے گھرکا۔"اور یہ تمہیں اچانک سے بیٹھے بیٹھائے مائیسہ کی فکر کیوں ستانے لگی۔۔۔؟ جتنا تم لوگوں کا حق ہے اتنا ہی مائیسہ کا ہے۔۔۔"

"یہ اچانک سے کیا مطلب ہے آپ کا، آپ کی بہن نے بھی تو اچانک ہی دھاوا بول دیا۔۔۔"وہ بھی دادا کے جیسا ہی تھا، ٹکا کر اپنی کہہ دینے والا جس کو اس کا باپ تو کیا اس کے باپ کا باپ بھی مجبور نہیں کر سکتا تھا نہ ہی اسے کچھ کہنے سے باز رکھ سکتا تھا۔"آپ کو پتا ہے مائیسہ کیا سوچتی ہیں۔۔۔؟"

دادا نے نفی میں گردن ہلائی۔

"ان کو لگتا ہے یہ بزنس ان کے پاس ایک امانت ہے جسے وقت آنے پر انہوں نے واپس کر دینا ہے۔۔۔۔"

"اگر وہ ایسا سوچتی ہے تو کچھ غلط نہیں، یہ سب اس کے پاس امانت ہی ہے۔۔۔"

"دادا۔۔۔"زاویر نے شاک سے انہیں دیکھا۔"یہ امانت نہیں مائیسہ کا حق ہے۔۔۔"

"اس بات کا فیصلہ تم کیسے کر سکتے ہو۔۔۔"

"میرے شئیرز تو انہی کے ہیں۔۔۔"اس کا مضبوط لہجہ دادا کو ٹھٹکا گیا۔

kahanifreak.com

"اچھااور یہ خیر سگالی کس جذبے کے تحت ہے۔۔۔؟"دادا کی نظریں اب اس کا جائزہ لینے لگی تھیں۔

"اپنی بھانجی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے آپ، ویسے بھی سارا دن وہ مجھے یہی سبق پڑھاتی رہتی ہیں کہ مائیسہ یہ۔۔۔مائیسہ وہ۔۔۔مائیسہ کا حق۔۔۔مائیسہ کی محنت۔۔۔"اس نے اپنی ماں کی نصیحتوں سے عاجز آکر دادا کو ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

"اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔۔۔؟"

"یہی کہ آپ انہیں بتائیں یہ سب ان کا ہی ہے، یوں وہ اون بھی کر لیں گی۔۔۔"

"تم بھی عجیب ہو، دنیا میں پیسہ رشتوں کا خون سفید کر دیتا ہے اور تم کہہ رہے ہو سب اسے دے دوں۔۔۔"دادا نے اسے جانچنا چاہا، آخر اپنے قول میں وہ کتنا پکا تھا۔

"کیونکہ وہ مائیسہ ہے اور آپ کیا چاہتے ہیں ہم دو دو ٹکوں کے پیچھے اک دوسرے کے گریبان پکڑ لیں۔۔۔؟"

"تم نے کبھی فائی نینشئل پوزیشن دیکھی بھی ہے اپنی کمپنی کی۔۔۔؟ دیکھی ہوتی تو یوں دو ٹکے کا نہ کہہ رہے ہوتے۔۔۔"اس کی باتیں۔۔۔بے نیازی دیکھ کر دادا کو اپنی ہی محنت سے کھڑے کئے گئے بزنس پر شک ہونے لگا تھا۔

kahanifreak.com

"آپ یہ بھی تو دیکھیں سامنے مائیسہ ہے، آپ کی نواسی۔۔۔اور میرے نزدیک تو رشتوں کے سامنے پیسے کی حیثیت دو ٹکے کی بھی نہیں۔۔۔انسان کو بس اپنے زور بازو پر بھروسہ ہونا چاہئیے۔۔۔جو مجھے ہے۔۔۔"

دادا اس کی باتوں پر عش عش کر اٹھے تھے، یہی ایک دعا تھی جو وہ اللہ سے کرتے تھے کہ اللہ کبھی اس پیسے کیلئے ان کے بچوں کا خون سفید نہ کرے اور آج انہیں محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ پاک نے ان کی دعا کو ثمر لگا دیا تھا۔

زاویر باہر سے آنے کے بعد سو چکا تھا، باقی بچے بھی ابھی سو رہے تھے۔مائیسہ اپنے جم کیلئے نکل چکی تھی۔ ممانی روز کی طرح دادا کے ساتھ میز پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھیں۔ناشتہ کرنے کے ساتھ ساتھ دادا زاویر کی باتوں پر غور کر رہے تھے۔ان کے چہرے پر فکر کی شکنیں تھیں۔

"کیا سوچ رہے ہیں ماموں۔۔۔؟" ممانی نے ناشتے سے ہاتھ روکتے انہیں دیکھا، وہ انہیں دیکھ کر مسکرا دیئے۔

"کتنے ہی سال گزر گئے اور ان کے ساتھ کتنے ہی پیارے اپنا وقت پورا کر کے لوٹ گئے۔۔۔" انہوں نے اک سرد آہ بھری۔ "تمہارا شوہر چلا گیا مگر تم نے نہ کبھی اس کے ہوتے ہوئے نہ اس کے جانے کے بعد اپنے دل کو تنگ ہونے دیا۔۔۔مائیسہ اور اپنے بچوں کے بیچ کبھی فرق نہیں کیا، آجکل کون اپنی نند کی اولاد کو یوں سینے سے لگاتا ہے جیسے تم نے اسے پیار دیا

ہے۔۔۔"وہ اپنی بہو کی جانب دیکھ کر مسکرائے۔"تم نے اپنے گھر کو ہمیشہ جوڑ کر رکھا ہے، سب بچوں کو دیکھتا ہوں تو محسوس ہی نہیں ہوتا کہ ان بچوں میں تمہاری نند اور تمہاری اپنی بہن کی اولاد بھی ہے، کوئی تفریق ہی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"

"میرے ظرف کی بات نہیں ہے ماموں، مائیسہ اور رمیسہ دونوں ہی بڑی سمجھدار ہیں، انہوں نے ہمیشہ جو مجھے مان دیا ہے میں کیسے ان کیلئے کچھ برا سوچ لوں اور آپ تو جانتے ہیں احمد کی تو مائیسہ میں جان بستی تھی۔۔۔"اپنے مرحوم شوہر کے ذکر پر وہ آزردگی سے مسکرائیں۔

"تم نے رمیسہ کے متعلق کچھ سوچا ہے۔۔۔؟"

"میں سمجھی نہیں۔۔۔"

"ارے بھئی تمہاری بھانجی ہے، اس کی شادی کے متعلق کچھ سوچا ہے کہ نہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔فی الحال تو نہیں۔۔۔ابھی پہلے تو مائیسہ کا حق ہے۔۔۔"

"اس کا بھی بہتر ہی ہو گا انشاءاللہ۔۔۔تم یہ بتاؤ رمیسہ اپنے زاویر کیلئے کیسی رہے گی۔۔۔"دادا نے چائے کا گھونٹ بھرا۔

ممانی کے چہرے پر سے تو خوشی پھوٹ پڑی تھی۔

"میرے لئے اس سے زیادہ کیا ہی اچھا ہو گا، گھر کی بچی ہے۔۔۔"

"بس پھر تم بات کر کے دیکھو۔۔۔"

kahanifreak.com

"جی ٹھیک ہے میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔" وہ اپنے کپ میں چائے نکالنے لگی تھیں۔"میری خواہش ان سب کو تا عمر یونہی پیار محبت سے ساتھ رہتے دیکھنے کی ہے۔۔۔اس لئے میں نہیں چاہتی اس گھر میں باہر سے کوئی آئے اور میرا آشیانہ بکھر جائے۔۔۔"

وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں دادا کو اپنی سوچ کے متعلق آگاہ کر گئیں۔

زاویر اپنی بالکونی پر بیٹھا پھر سے اپنے شوق میں لگا ہوا تھا، شام کب کی ڈھل چکی تھی مگر وہ بالکونی کی ریلنگ کے ساتھ کرسی لگائے اس پر بیٹھا اپنے پاؤں سامنے میز پر رکھے ہوئے تھا اور ہمیشہ کی طرح سامنے میز پر الائچی والی چائے کا کپ بھانپ اڑا رہا تھا۔اندر پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور ٹیرس پر بھی بس عین اپنے سر کے اوپر ایک چھوٹی سی لائیٹ جلا رکھی تھی۔وہ اک نئی انگوٹھی ڈیزائن کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسے جس کی تلاش تھی، جو خاکہ دماغ میں سما گیا تھا وہ حقیقت میں ڈھونڈنا مشکل ہو رہا تھا۔

ہوتا ہے ناں کبھی کبھی تخیل میں آئی کوئی چیز۔۔۔کوئی منظر جس قدر خوبصورت ہوتا ہے اسے حقیقت میں ڈھالنا اتنا ہی مشکل لگتا ہے۔۔۔اسی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔۔

ابھی بھی کبھی وہ ڈیزائن کو کوئی شکل دیتا اور پھر اگلے لمحے کوئی اور شکل دے دیتا، کبھی کسی رنگ کا نگینہ جڑتا اور کبھی ہر قسم کے نگینے سے پاک کر دیتا۔۔۔وہ ابھی بھی الجھا اپنے کام میں جٹا

ہوا تھا جب پیچھے سے پڑتی گاڑی کی لائٹس پر اس نے مڑ کر نیچے دیکھا۔مائیسہ کی دفتر سے واپسی ہو رہی تھی۔

مائیسہ جیسے ہی گاڑی سے نکلتے آگے بڑھنے لگی اس کی نظر زاویر پر پڑی، وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی مسکرائی۔زاویر نے بھی جواباہاتھ ہلایا تھا۔اندھیرے میں بھی اس کے چہرے کے نقوش واضح ہو رہے تھے اور اس کی آنکھوں میں چھاپ چھوڑتی مسکان کو وہ اتنی دور سے بھی محسوس کر سکتا تھا۔زاویر کے سلام کے جواب میں وہ سر کو خم دیتی اندر کی جانب بڑھنے لگی۔

"سنیں۔۔۔"وہ بالکونی سے جھکتے ہوئے بولا۔"اگر تھکی ہوئی نہیں ہیں تو فریش ہو کر آجائیں۔۔۔"

"اب کیا کام آن پڑا ہے بادشاہ سلامت۔۔۔"وہ سر اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بہت خاص۔۔۔دماغ الجھا ہوا ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے آپ کے چہرے کی کشش میری الجھن کو بخوبی سلجھادے گی۔۔۔"

"میں نے ناں اس وقت ہیل پہنی ہوئی ہے،اگر جو میں نے یہاں سے پھینک دی ناں تو تمہارے دماغ کے چودہ طبق روشن کر دے گی۔۔۔"مائیسہ اسے تنبیہ کرتی چلائی۔

وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا۔"جلدی سے آیئے گا،میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"اس نے ڈھٹائی سے کہا۔

مائیسہ بھی سر جھٹکتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔زاویر نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا ۔۔۔جہاں چاند کسی نازک سی تار سا چمک رہا تھا۔۔۔اس کی روشن کشش نے ارد گرد کی ہر چیز کو مدھم کر رکھا تھا۔۔۔اس کے دماغ پر مائیسہ کے چہرے کی مسکان کی جھلک ابھری اور اگلے ہی لمحے کڑی سے کڑی ملنے لگی۔۔۔

اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکان رینگ گئی۔اب اس کو تخیل کو حقیقت میں ڈھالنے کا سرا مل گیا تھا۔وہ گوگل کھولتے جلدی جلدی اس پر کچھ ٹائپ کرنے لگا تھا۔

کچھ ہی لمحوں میں اسے اپنے خیال کو حقیقت دینے کی سمجھ آچکی تھی اور وہ ارد گرد کی پرواہ کئے بنا بس اپنے کام میں جٹ گیا۔دماغ جلدی جلدی انگلیوں تک پیغام پہنچانے لگا اور وہ تیز تیز سامنے سکرین پر چلنے لگیں۔بلآخر آدھے گھنٹے کے بعد وہ اک رف سا ڈیزائن ترتیب دینے میں کامیاب ہو چکا تھا اور اب اس کی ایک جانب تفصیلات لکھ رہا تھا۔اس کے دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجائیں۔۔۔"اس نے ویسے ہی سر جھکائے کہا۔"السلامُ علیکم۔۔۔"بنا دیکھے اس کی آمد کے متعلق جان لینا اس کیلئے کچھ نیا تو نہیں تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"مائیسہ اس کی کرسی پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائے سامنے موجود سکرین پر ڈیزائن دیکھنے لگی۔

"کیسی ہے۔۔۔"زاویر نے گردن موڑ کر سر اٹھائے مائیسہ کی جانب دیکھا،اس کی آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

"بے انتہا خوبصورت۔۔۔"مائیسہ کی آنکھوں میں ستائش کی رمق اس قدر ابھری کہ زاویر کی آنکھوں کو خیرہ کر گئی۔

"اگر آپ کی آنکھوں کو بھا رہی ہے تو یقیناً خوبصورت ہو گی۔۔۔"

مائیسہ کی نظریں ابھی تک سکرین پر جمی ہوئی تھیں،اس کا دل جیسے وہاں اس ڈیزائن پر ٹھہر سا گیا تھا۔

"ایک بات بتاؤں۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"ایک پل کو مائیسہ کا دل چاہا زاویر کے خوابوں کو تعبیر ملے اور پھر وہ اس سے وہ تعبیر مانگ لے۔

"یہ ڈیزائن مارکیٹ میں نہیں آئے گا،کیونکہ یہ ڈیزائن کسی ایک خاص لڑکی کے ہاتھ کی زینت بنے گا۔۔۔"وہ بھی اب ڈیزائن کو دیکھنے لگا۔

مائیسہ ہنس دی،زاویر اور اس کی حسین دنیا۔"اچھا اور کس کے ہاتھ کی زینت بنے گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"میری بیوی کی۔۔۔" وہ واپس سے گردن گھما کر مائیسہ کی جانب دیکھنے لگا۔ "پہلے اپنی بیوی کا سوچ کر اس ڈیزائن کو بنانے کی کوشش کر رہا تھا اور مسلسل ناکام ہو رہا تھا پھر آپ کے چہرے کی مسکان نے اس تخیل کو تخلیق بنا دیا۔۔۔"

اس کے لہجے میں اک عجیب سا احساس تھا جسے نہ محبت کا نام دیا جا سکتا تھا اور نہ ہی کسی اور جذبے کا۔۔۔ اک حسرت تھی۔۔۔ یا اں اندر پنپتی کوئی ادھوری خواہش جس پر محض مسکرا کر سر جھٹکا جا سکتا تھا۔۔۔

مائیسہ اس پر سے نظریں ہٹاتے ہوئے واپس سے ڈیزائن کو دیکھنے لگی۔

"لیکن اب سوچ رہا ہوں اس پر سب سے زیادہ آپ کا حق ہے اور آپ کیلئے بھی ایک انگوٹھی بنا دی جائے۔۔۔" اس نے شرارت سے بھنوؤں کو حرکت دیتے ہوئے مائیسہ کو تنگ کیا۔

زاویر کا کہنا تھا کہ مائیسہ اس کی بات پر ہنستی چلی گئی۔ وہ مائیسہ کو ناراض نظروں سے دیکھنے لگا۔

"دیکھو اگر تم چاہتے ہو کہ تم اپنی مرضی سے شادی کرو اور اپنے خوابوں کو پورا کرو تو تمہیں پہلے مضبوطی کے ساتھ اپنے پاؤں پر جمنا پڑے گا۔۔۔" مائیسہ ایک بار پھر سے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔ "اس لئے کہتی ہوں کچھ وقت آفس کو بھی دو، تمہارے ہاتھ میں اختیارات آئیں گے تو جو چاہو گے کر سکو گے۔۔۔"

kahanifreak.com

"عجیب عورت ہیں آپ۔۔۔اپنے اختیارات میرے ہاتھوں میں دینے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔" وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔وہ جانتا تھا وہ سب کچھ اس کے سپرد کر کے کیا کرے گی اور وہ ہر صورت اس کی کوشش کو ناکام بنانے پر تلا ہوا تھا۔

"اور ویسے بھی یہ محض آپ کی خام خیالی ہے۔۔۔اگر ایک بار بزنس میں گھسانا تو پھر ہر کام سے جاؤں گا۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی ایک سرد آہ بھری گئی۔"دادا واپس نکلنے نہیں دیں گے اور آپ۔۔۔"اس نے آسماں کو دیکھا۔"میرے سارے اختیارات اپنے ہاتھ میں لیتے ہی آپ بھی سب کچھ چھوڑ کر چلی جائیں گی۔۔۔"اس نے بات کے اختتام پر مائیسہ کی جانب دیکھا تھا اور جان گیا تھا اس کے خدشات غلط نہیں ہیں۔

مائیسہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا،وہ متعجب ضرور ہوئی تھی آخر اسے اس کے ارادوں کا کیسے پتا چل گیا تھا۔

"کیا آج الائچی والی چائے مل سکتی ہے۔۔۔"مائیسہ نے دھیان بٹانے کیلئے کہا،بنا یہ جانے کہ وہ کبھی اس کے راستے میں رکاوٹ بننے والا نہیں تھا۔

"جناب کو چائے کی طلب ہو اور خادم بنا کر نا دے۔۔۔"زاویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر پلٹ کر مائیسہ کی جانب رخ پھیر تارک گیا۔"آج خادم اپنے کام کی وصولی چاہتا ہے۔۔۔"

مائیسہ کی بھنویں اٹھیں۔

"اس انگوٹھی کا ڈیزائن مکمل کرنے کیلئے آپ کی قربت کے فقط کچھ لمحے درکار ہیں۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔مائیسہ نے اک گہری سانس اپنے اندر کھینچی۔

"آج کل تمہارے جملوں کی ترتیب دیکھ کر مجھے لگتا ہے تمہیں آڑے ہاتھوں لینا ہی پڑے گا۔۔۔"وہ وہاں سے چل دی،زاویر بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔

"اب ایسا بھی میں نے کچھ نہیں کہا۔۔۔"

ممانی کہتی تھیں زاویر ان کا امتحان ہے جبکہ در حقیقت اصل امتحان تو مائیسہ کا تھا۔

"یہی تو تمہارا مسئلہ ہے زاویر تم اپنے جملوں کے اثر سے انجان انہیں زبان سے ادا کر جاتے ہو۔۔۔"مائیسہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔"اور پھر یہی تمہاری زبان مجھے اچھی خاصی مشکل میں ڈال جاتی ہے۔۔۔"اسے بڑی آپا کی باتیں یاد آنے لگی تھیں۔

"اب کیا آپ کے ساتھ بھی سوچ سمجھ کر بولنا شروع کر دوں۔۔۔اس بات پر میری دوستی ہتک عزت سے ڈوب ہی نا مرے۔۔۔"وہ اک بار پھر اس کی بات کی نفی کرتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔

آج مائیسہ زبردستی اسے اپنے ساتھ آفس لے جانے کیلئے اس کے ساتھ گھر سے نکلی تھی ۔۔۔آج اسے ساتھ لانے کی ایک خاص وجہ یہ بھی تھی کہ نانا بھی آفس آنے والے تھے۔آج کمپنی کی پورے سال کی کارکردگی کی اور آنے والے سال کی رپورٹ پیش ہونی تھی تھی اور وہ چاہتی تھی زاویر بھی اس کا حصہ بنے۔

kahanifreak.com

وہ آج زاویر کے ساتھ اس کی ہی گاڑی میں آفس جا رہی تھی۔ابھی خواہش نئی نئی دسترس میں آئی تھی اسے آنکھوں پر بٹھا کر رکھنا تو انسانی فطرت تھی۔وہ روز کار کی صفائی اپنی نگرانی میں کرواتا تھا اور ایک بھی نشان اس پر چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا تھا۔۔۔آج بھی آفس کیلئے نکلنے سے پہلے صحیح سے گاڑی چمکائی گئی تھی۔کچھ لمحے پیچھے کھڑے ہو کر اس نے ستائش بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا پھر مائیسہ کے جھنجھلا جانے پر وہ گاڑی میں بیٹھتا اسے لئے بمشکل آفس کیلئے نکلا تھا۔

ابھی سگنل پر گاڑی رکی ہی تھی کہ فٹ پاتھ پر بیٹھی عورت فوراً سے اٹھ کر اس کی گاڑی کی جانب بڑھی۔زاویر نے فوراً سے انگلی اٹھا کر اسے منع کیا اور ہاتھ جوڑتے ہوئے فوراً سے شیشہ نیچے کر گیا۔

"شیشے کو ہاتھ مت لگایئے گا،ابھی ابھی سروس کروائی ہے۔۔۔"وہ اپنی گاڑی کو لے کر ایسا ہی تھا۔

"کیا کر رہے ہو زاویر،جب گاڑی سڑک پر لے کر نکلو گے تو یہ تو ہو گا ناں۔۔۔"مائیسہ نے اس کی روہانسی شکل دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

"جو بھی ہو،آپ جانتی ہیں یہ گاڑی مجھے کتنی عزیز ہے۔۔۔"وہ رونی صورت بنا گیا۔اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ خود گاڑی پر بیٹھنے کے بجائے گاڑی کو خود پر بٹھا لے۔

اس عورت نے زاویر کو متاسفانہ نگاہوں سے دیکھا اور گھوم کر مائیسہ کی جانب آ گئی۔

kahanifreak.com

مائیسہ نے شیشہ نیچے کرتے ہوئے اسے سلام کیا۔

"بھائی اپنی چھوٹی بہن کیلئے پھول ہی لے لو۔۔۔"عورت نے شریر نظروں سے زاویر کو دیکھا۔

زاویر کا منہ کھلا تھا۔"چھوٹی۔۔۔۔؟میں آپ کو کدھر سے ان سے بڑا لگتا ہوں۔۔۔"

"اتنی چھوٹی تو لگتی ہیں آپ سے۔۔۔"اس عورت نے منہ بنایا اور اگلے ہی پل چہرے پر مسکراہٹ لے آئی۔"اچھا صاحب سنو پھر بڑی بہن کیلئے لے لو۔۔۔"

"بہن نہیں ہے میری۔۔۔"وہ تنک کر بولا۔

"تم چھوڑو یہ سب، یہ بتاؤ تمہارا بیٹا سکول جا رہا ہے۔۔۔"مائیسہ مداخلت کرتے ہوئے اس عورت سے بات کرنے لگی تھی۔

"ہاں جی۔۔۔جاتا ہے اور اس کا رزلٹ بہت اچھا آیا ہے۔۔۔میڈم بھی کہہ رہی تھی ہوشیار ہے۔۔۔"وہ خوشی سے مائیسہ کو بتانے لگی۔

زاویر نے پیسے نکال کر انہیں دئے اور گجرے لے لئے۔"آئندہ ملیں تو یاد رکھنا ہے اک تو میں ان سے بڑا نہیں ہوں اور یہ میری بہن بھی نہیں ہیں۔۔۔"

اس نے منہ بنایا اور مائیسہ کے کچھ مزید پاس ہوئی۔"اتنا کھرد ماغ ہے ایسے بندے سے کبھی شادی نہ کرنا۔۔۔"

kahanifreak.com

"جی شکریہ۔۔۔" مائیسہ کے بجائے زاویر نے دانت پیستے کہا اور پھر سگنل کھلتے ہی گاڑی آگے بڑھادی۔ وہ جانتا تھا مائیسہ کو جہاں بھی کوئی ضرورت مند ملتا تھا وہ اس کی مدد ضرورت کرتی تھی، یہ عادت اسے اس کے بابا سے ملی تھی۔

"ارے میری چھوٹی بہن کیلئے میں نے گجرے لئے ہیں اور وہ پہنے گی بھی نہیں۔۔۔" وہ بھنا کر رہ گیا تھا۔ مائیسہ نے مسکراتے ہوئے گجرے پہن لئے۔

"چلو بڑی نہیں چھوٹی ہی صحیح کم سے کم بہن تو کہا۔۔۔" مائیسہ کے شرارت سے چوٹ کرنے پر وہ کڑوا سا منہ بنا گیا۔

"آپ کے خوابوں میں بھی نہیں۔۔۔"

مائیسہ بے ساختہ ہی کھلکھلا کر ہنس اٹھی تھی۔

میٹنگ کے بعد نانا بھی ان کے ساتھ ہی گھر کیلئے روانہ ہوئے تھے۔۔۔ آج کے دن بظاہر اس نے زیادہ کام نہیں کیا تھا مگر نانا کے سوالات کیلئے خود کو تیار رکھنے میں جو اعصابی مشکت جھیلنی پڑی تھی وہ عام دنوں کی نسبت زیادہ رہی تھی اور اسے تھکا بھی گئی تھی۔

آج میٹنگ تھی تو نانا نے بھی اسے اچھے خاصے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔۔ وہ نانا کی طبیعت سے بخوبی واقف تھی۔۔۔ نانا رشتوں کو اور بزنس کو الگ الگ لے کر چلنے کے قائل تھے اور زاویر وہ مائیسہ سے بالکل مختلف تھا۔

مائیسہ سیٹ کے ساتھ ٹیک لگاتی آنکھیں بند کر گئی۔زاویر نے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا،اس کے چہرے پر تھکن کے واضح آثار تھے۔وہ واپس سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔

"ویسے دادا! مائیسہ کو سیلوٹ تو بنتا ہے۔۔۔"

"سیلوٹ تو میں اپنی نواسی کو کر دوں مگر تم کس چکر میں سیلوٹ کرنا چاہ رہے ہو۔۔۔"نانا نے اسے دیکھا،اس نے بھی نانا کو دیکھا تھا۔

"آپ نے کمپنی کی سال بھر کی کارکردگی نہیں دیکھی۔۔۔میں تو بھئی متاثر ہو گیا۔۔۔"اس نے سراہتی نگاہوں سے واپس مرر میں دیکھا،وہ آنکھیں بند کئے ہی مسکرائی۔۔۔یوں جیسے اس کے ڈرامے بخوبی سمجھ رہی ہو۔۔۔

"تمہارا کیا ہے۔۔۔وہ کچھ نہ بھی کرے تم تو تب بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہو۔۔۔"

وہ کچھ خجل سا ہوا، لیکن جلد ہی اپنی خجالت پر قابو پا گیا۔"اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔سب مانتے ہیں یہ بہت محنت کرتی ہیں بس ایک آپ ہی ہیں جو یہ سب نہیں دیکھتے۔۔۔اور تو اور آپ ان سے کیسے سوال کرتے ہیں جیسے وہ ایم ڈی نہیں کوئی عام سی ورکر ہوں۔۔۔"""اس کو دادا کا رویہ ناگوار گزرا تھا سو وہ اظہار کر گیا۔

"مائیسہ جانتی ہے نانا اس سے بہت پیار کرتے ہیں مگر پیار اپنی جگہ اور محنت اپنی جگہ۔۔۔۔"نانا بھی اپنے اصولوں کے پکے تھے۔

"نانا یہ کہنا چاہتا ہے جب یہ کمپنی سنبھالے گا تب آپ اس سے ایسے سوال نہیں کریں گے۔۔۔"اس نے آنکھیں موندے ہی شرارت سے بات میں اپنا حصہ ڈالا۔

"کیوں زاویر۔۔۔؟"نانا نے مائیسہ کی بات پر زاویر کو دیکھا۔

"بالکل دادا! ایسا ہی ہے۔۔۔"وہ بنا کسی حجت کے اعتراف کر گیا۔"کم سے کم میں مائیسہ کی طرح اتنی باتیں نہیں سن سکتا۔۔۔محنت اپنی جگہ اور اس کا اعتراف اپنی جگہ۔۔۔میں تب ہی کمپنی سنبھالوں گا جب مجھے سو فیصد اتھارٹی اور پاور ملے گی۔۔۔"وہ خاصی صاف گوئی سے اپنا فیصلہ سنا گیا۔

"نانا! میں تو کہتی ہوں مان لیں۔۔۔یہ روز روز اتنا فراخ دل نہیں ہوتا۔۔۔"پتا نہیں مائیسہ نے نانا کو دھرنا چاہا تھا یا زاویر کو۔

"گھر آ چکا ہے اور ساتھ میں شیخ چلی کے انڈے بھی ٹوٹ چکے ہیں۔۔۔"زاویر نے گھر پہنچ کر بریک لگا دی تھی۔

نانا اتر کر اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئے۔

"میں نانا کی جگہ ہوتی نا تو جھٹ سے مان جاتی۔۔۔"مائیسہ کو افسوس ہوا تھا، نانا نے اتنا اچھا موقع گنوا دیا تھا۔

"میں نانا کی جگہ ہوتا نا تو آپ سے سوال ہی نہ کرتا۔۔۔"اس نے اپنے پہلوؤں میں ہاتھ رکھے۔

kahanifreak.com

وہ کیا سوچ رہی تھی اور وہ کیا۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کے مدار میں گھوم رہے تھے ۔۔۔مگر انجان۔۔۔

پورے آڈیٹوریم کی لائٹس آف تھیں اور صرف پروجیکٹر اور پوڈیم ہی روشن تھا۔آج یونیورسٹی میں سیمنار منعقد کروایا گیا تھا، جہاں مختلف کمپنیوں کے ایچ آر سے گیسٹ سپیکر آئے ہوئے تھے اور آڈیٹوریم کی نشستوں کو بھر کر مہمانوں کا پرجوش استقبال ظاہر کرنے کیلئے یونیوسٹی ڈیپارٹمنٹ نے اس سیمنار کو نمبروں سے مشروط کر دیا تھا۔وہ کسی صورت اس سیمنار میں نہ بیٹھتا اگر جو مائیسہ نے اٹھانوے فیصد نمبر لانے کا نہ کہا ہوتا۔یونیورسٹی بھی صحیح الوبنار ہی تھی اور وہ بددلی سے الو بننے کیلئے مجبور تھا۔وہ اور اس کا گروپ آخری نشستوں پر بیٹھا تھا، جہاں سے وہ سپیکر کی نظروں میں نہ آسکیں۔

"اب سیمینار لینے بیٹھ ہی گئے ہو تو تمیز سے لے لو۔۔۔"اس کے اک دوست نے سرگوشی کی۔

وہ اپنی نشست پر لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور آنکھیں اس نے موند رکھی تھیں، آڈیٹوریم کافی بڑا تھا اس لئے ممکن نہیں تھا سپیکر کی نظریں ان کے تاثرات بھانپ سکتیں۔

"بیٹھا کہاں ہے سو رہا ہے۔۔۔"سکندر نے اس کی جانب سے خود ہی جواب دیا۔

"چلو اچھا ہے اس کی کزن اسے انسان تو بنا دے گی۔۔۔"اس کے دوست اس کے سوتے ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنا تجزیہ پیش کرنے لگے، وہ ہنوز ڈھیٹ بنا ویسے ہی سوتا بنا رہا۔

"زاویر۔۔۔"سکندر نے اس کا بازو ہلایا۔۔۔زاویر نے زرا آنکھیں کھولنے کی کوشش نہیں کی ۔۔۔سکندر نے اب کی بار قدرے زور سے جھنجھوڑا۔

زاویر نے آنکھیں کھولتے ہی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"تمہارا فون بج رہا ہے۔۔۔"

زاویر نے جھولی میں پڑے فون کو اٹھا کر دیکھا جس پر "لیڈی" کا نام جگمگا رہا تھا۔وہ کال اٹھاتے ہی کرسی سے اٹھ کر نیچے بیٹھ گیا۔"ہیلو۔۔۔"

"زاویر۔۔۔تم کہاں ہو، جلدی گھر پہنچو۔۔۔"ماں نے فوراً فرمان جاری کیا۔

"پہلے کہتی ہیں میں پڑھتا نہیں ہوں اب پڑھ رہا ہوں تو کہہ رہی ہیں گھر آ جاؤ۔۔۔"وہ کرسیوں کے بیچ زمین پر بیٹھا بات لمبی کرنے لگا تھا اور اس کے دوست کبھی سپیکر کو دیکھ رہے تھے اور کبھی زاویر کو۔

"زاوی۔۔۔بات مختصر کر۔۔۔یہ وقت زبان کے جوہر دکھانے کا نہیں ہے۔۔۔"سکندر نے آہستہ سے اسے سمجھایا۔

وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔"جی ملکہ عالیہ کیوں بلا رہی ہیں۔۔۔؟"

"مائیسہ کے پاؤں میں چوٹ آگئی ہے۔۔۔تم فوراگھر آؤ۔۔۔"

"کیا۔۔۔"وہ اپنی جگہ کالحاظ کئے بناز ور سے بول اٹھا،جہاں زاویر نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولی تھیں وہیں اس کے دوست فوراًسے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کئے سیدھے ہو بیٹھے،کوئی ہاتھ میں کاپی تھام کر اس پر پوائنٹ نوٹ کرنے کی اداکاری کرنے لگااور کوئی چہرے کے نیچے ہاتھ رکھ کر انہماک سے سپیکر کی جانب دیکھنے لگا۔سٹیج پر موجود سبھی سٹاف نے اک نظر ان کی جانب ڈالی اور پھر وہاں کسی کو چیخنے والی حالت میں نہ پا کر پھر سے سپیکر کی جانب متوجہ ہو گئے۔

"میں آرہا ہوں۔۔۔"اس نے کہنے کے ساتھ ہی فون بند کیااور خاموشی سے آڈیٹوریم سے نکل آیا،سکندر بھی اس کے پیچھے ہی لپکا تھا۔زاویر تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا،سکندر بھی اس کے ہم قدم ہونے کی کوشش میں بڑے بڑے قدم لینے لگا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟کہاں جا رہے ہو۔۔۔"

"گھر۔۔۔مائیسہ کو چوٹ لگی ہے۔۔۔"وہ تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا۔

"کیا زیادہ چوٹ آئی ہے۔۔۔"سکندر بھی اس کا چہرہ دیکھ کر فکر مند ہو گیا۔

"پتا نہیں،بس ماما نے اتنا ہی بتایا ہے کہ ان کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی ہے۔۔۔"

"اچھا پریشان نہیں ہو،پاؤں پر چوٹ کوئی اتنی تشویش والی بات بھی نہیں ہوتی۔۔۔"سکندر نے دلاسہ دینا چاہا۔

زاویر اس کی بات پر پل کے پل رکا تھا اور اسے گھور کر دیکھا، سکندر مصالحت میں ہاتھ اٹھا گیا۔ وہ بھاگتا ہوا پارکنگ لاٹ میں آیا اور ریش ڈرائیونگ کرتا گھر پہنچا تھا۔

"ماما۔۔۔" اس نے گیٹ سے ہی آواز لگانا شروع کر دی، لاؤنج میں پہنچتے ہی اسے سامنے صوفے پر بیٹھی مائیسہ اور اس کے ساتھ ماں نظر آ گئیں۔

"افف کیسے لگوالی چوٹ۔۔۔" وہ تیز قدم لیتا ان تک آیا۔۔۔

رو رو کر مائیسہ کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں، اس نے ٹشو سے ناک رگڑا۔

"چلیں ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔" اس نے مائیسہ کے کندھے کا وزن اپنے اوپر ڈالا۔

"میں بھی چلوں ساتھ۔۔۔" ممانی بھی فوراً سے کھڑی ہوئیں۔

"نہیں ماما میں دیکھ لوں گا۔۔۔"

"خیال رکھنا۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی تک لے ہی آیا تھا۔۔۔ وہ الگ بات تھی بیچ میں جانے کتنی ہی بار مائیسہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔ زاویر نے گاڑی سڑک پر ڈالتے اس کی جانب دیکھا جس کا ناک ٹشو رگڑنے کی وجہ سے لال ہو چکا تھا۔

"بس کر دیں مائیسہ مجھے لگتا ہے پاؤں کی جگہ آپ کے ناک کی دوا لینی پڑے گی۔۔۔"

kahanifreak.com

"زاویر میرے ساتھ اس وقت فضول بات مت کرنا۔۔۔ تمہیں کیا پتا مجھے کتنا درد ہے۔۔۔" اس کی آواز بھر آئی۔

"آئم سوری۔۔۔" ڈبے میں سے ٹشو نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔ وہ اس کے ہاتھ سے جھپٹ گئی۔

"افف اللہ جی۔۔۔ جانے اب کتنے دن گھر بیٹھنا پڑے گا۔۔۔" اس کا دل مزید بھر آیا۔

زاویر نے اک نظر مائیسہ کو دیکھا، اسے سمجھ نہ آیا ساتھ بیٹھی کام کی شیدائی لڑکی کو کیا نام دے۔

"کھپتی مائیسہ۔۔۔" بے ساختہ ہی اس کے منہ سے نکلا۔ "اللہ کو مانیں آپ کو پاؤں سے زیادہ اس بات پر رونا آرہا ہے کہ آپ آفس نہیں جا پائیں گی۔۔۔" وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہوا تھا۔

"کیا اب آپ کو وقت ضائع کرنا بھی مجھے ہی سیکھانا پڑے گا۔۔۔"

"تم آفس جانا شروع کر دو میں خود ہی باقی سب سیکھ لوں گی۔۔۔" اس نے اک بار پھر سے ناک رگڑی۔

نوک جھونک کے دوران وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے، ڈاکٹر مائیسہ کے پاؤں کا معائنہ کر چکی تھی۔ صد شکر کوئی گہری چوٹ نہیں آئی تھی، معمولی سا پاؤں مڑ گیا تھا۔ ڈاکٹر نے درد کیلئے نرس کو انجیکشن لگانے کا کہا تھا اور ساتھ میں پین کلرز کے ساتھ مساج کیلئے جیل لکھ دی۔

kahanifreak.com

وہ بیڈ پر بیٹھی مسلسل اپنی ٹانگ ہلانے لگی۔نرس نے گلوز کو اٹھا کر جھٹکا دیا اور "ٹھاہ۔۔۔" کی آواز پر وہ یک دم اچھلی۔

"لگوالیں گی ناں انجکشن۔۔۔۔؟" زاویر نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکا ہوا تھا۔

"ہاں۔۔۔اب میں کوئی بچی نہیں ہوں۔۔۔" اس نے گردن اٹھا کر کہا اور ٹشو سے ناک رگڑا۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ اس کی آنکھوں میں خوف تھا۔

وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔نرس نے اس کا بازو پکڑا اور انجکشن جیسے ہی اس کے پاس لائی وہ فوراً سے سمٹتی زاویر کا بازو پکڑ گئی۔

"میں نہیں لگواسکتی۔۔۔۔پلیز پلیز پلیز۔۔۔۔" زاویر نے اپنا نچلا لب دبا کر ہنسی کا گلا گھونٹا۔

نرس ہونق بنی اسے دیکھنے لگی۔"ارے آپ تو اتنی بڑی ہیں۔۔۔اب کون سا آپ بچی ہیں جو ڈر رہی ہیں۔۔۔"

"تو کیا بڑوں کو ڈر نہیں لگتا۔۔۔" مائیسہ نے ناراض نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔"تم ممانی کو بلالو۔۔۔" اس نے زاویر سے التجا کی۔

"مائیسہ۔۔۔" وہ اپنی مسکراہٹ چھپانے کیلئے اپنا بائیاں ہاتھ اپنے لبوں پر رکھ گیا۔

"زاویر۔۔۔مجھے ممانی چاہئیں۔۔۔" مائیسہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

kahanifreak.com

"ارے صرف ایک انجیکشن لگنا ہے، گھر سے کسی کو بلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"نرس نے غلطی سے اپنا حصہ ڈالا۔

"آپ کو کیسے پتا کسی کو بلانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔۔۔مجھے پتا ہے مجھے کس وقت کس انسان کی ضرورت ہے۔۔۔"اس کی بات پر نرس نے بیچاری سی صورت بنالی۔۔۔وہ عموماً یوں تلخ نہیں ہوتی تھی لیکن آج خوف۔۔۔غصے سے وہ خود پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی۔

"سوری۔۔۔دیکھیں آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا، اتنی سی تو سوئی ہوتی ہے۔۔۔"وہ آگے بڑھی۔

"ایسے کیسے پتا نہیں چلے گا۔۔۔زاویر ان سے کہو مجھے نہیں لگوانا انجکشن اور اگر۔۔۔۔"وہ آگے خاموش ہوتی بچوں کی طرح اپنا پاؤں زمین پر مارنے لگی تھی۔

نرس نے عجیب سی نگاہوں کے ساتھ زاویر کو دیکھا گویا پوچھ رہی ہو آخر ایسا کیس گھر میں کیوں رکھا ہوا ہے۔

زاویر نے ہنستے ہوئے نرس کو اشارہ کرتے روک دیا۔

"مائیسہ کیا آپ ابھی تک اس کہانی کی وجہ سے ڈر رہی ہیں۔۔۔؟"وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔اور یہ کہانی بھی زاویر نے ہی اسے سنائی تھی کہ ایک بار اک پیشنٹ کے بازو میں سوئی رہ گئی تھی اور پھر وہ سرجری کے بعد نکالنی پڑی تھی۔

اس سے پہلے زاویر مزید کچھ کہتا مائیسہ نے فوراً سے کان پر ہاتھ رکھ لئے۔

kahanfreak.com

"مجھے کوئی کہانی نہیں یاد۔۔۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھے زور زور سے اپنی ٹانگ ہلاتی زمین پر پاؤں مار رہی تھی، مقصد زاویر کی کسی بھی بات کو اپنی سماعتوں تک پہنچنے سے روکنا تھا۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ ابھی آفس میں سے کوئی اپنی باس کو اس حالت میں دیکھ لیتا تو ۔۔۔؟ اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔ زاویر نے اس کے ہاتھ اس کے کان سے ہٹا دئے۔

"زاویر پلیز۔۔۔" وہ روہانسی ہوئی۔ "میں تمہاری استاد ہوں اور تمہیں پتا ہے جو استاد کی بات نہیں مانتا وہ فیل ہو جاتا ہے۔۔۔ مجھے انجکشن نہیں لگوانا۔۔۔"

"اس نے نم آنکھوں سے اسے تنبیہ کی تھی، وہ اب ہنسی ضبط کرنے میں ناکام ہونے لگا تھا اور پھر نرس اس کی حرکتیں دیکھ کر ہنستے ہوئے اسے بھی ہنسی پر مجبور کر رہی تھی۔

"ارے سنیں تو۔۔۔" اس نے مائیسہ کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا جو خفگی سے آنکھیں چھوٹی کئے سامنے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو یاد ہے جب ہم بچپن میں انجکشن نہیں لگواتے تھے تو بابا ہمیں کیا کہتے تھے۔۔۔" زاویر کی آنکھیں مسکرائیں اور ساتھ میں مائیسہ کی بھی نم آنکھیں مسکرا اٹھیں۔

"کیوں ناں ہم آج پھر سے انہی لمحوں کو جئیں۔۔۔ وہی پل جو آپ کے دل کے بھی قریب ہوں اور میرے دل کے بھی۔۔۔"

kahanfreak.com

مائیسہ نے اس کی بات سنتے ہوئے مٹھیاں بھینچ کر زور سے آنکھیں بند کر لیں، جس کا مطلب تھا اب انجکشن لگانے کی اجازت ہے۔

زاویر نے نرس کو اشارہ کیا اور اس نے جیسے ہی مائیسہ کے انجکشن لگایا تھا اک دل دہلا دینے والی چیخ سنائی پڑی تھی۔۔۔درد کے سبب نہیں خوف کے سبب۔"ماماں۔۔۔۔۔۔۔۔"چیخ اس قدر زور کی تھی کہ پاس موجود دیگر مریضوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔زاویر نے ان کی جانب معذرت خواہ نظروں سے دیکھا اور پھر ہوش آنے پر مائیسہ نے بھی۔

ہسپتال سے وہ عین وعدے کے مطابق اسے آئسکریم کھلانے لے آیا تھا، بچپن میں یونہی اس کے بابا انہیں انجکشن لگوانے کیلئے منایا کرتے تھے۔

"ویسے مائیسہ آپ کی سوفٹ سائڈ ہی قابل برداشت ہے۔۔۔"اسے آج مائیسہ کی چیخ سن کر اس بات کا ادراک ہوا تھا، کچھ چیزوں میں آپ کتنے بھی مضبوط بن جائیں مگر کہیں نا کہیں کچھ نا کچھ ہوتا ہے جو ہر انسان کو خوفزدہ کر سکتا ہے۔۔۔

"ہاں تو ہر بندے کا کوئی نا کوئی خوف ہوتا ہے اور میرا خوف انجکشن ہے۔۔۔"اس نے ساتھ میں گاڑی کا ہارن دیا۔

"بابا ایک انجکشن پر ایک ہی آئسکریم کہلاتے تھے۔۔۔"زاویر نے اس کی نیت بگڑتے دیکھ کر فوراً سے یاد کروایا۔

"میں نے تمہارے کہنے پر انجکشن لگوایا اور تم مجھے ایک آئسکریم نہیں کھلا سکتے۔۔۔"اس نے ویٹر کے آتے ہی اسے ایک اور آئسکریم کا آرڈر دے دیا۔

"کیا یہ بلیک میلنگ کی گھٹی صرف عورتوں کو دی جاتی ہے۔۔۔"وہ بڑبڑا ہی سکا۔۔۔اگر وہ سن لیتی تو مزید ایک آئسکریم بڑھا دیتی۔

اس کو ڈاکٹر نے بیڈ ریسٹ لکھ کر کیا دیا تھا گھر والوں نے اسے بستر کے ساتھ ہی لگا یا دیا تھا۔وہ بستر پر لیٹ لیٹ کر تھک بھی جاتی تب بھی پاؤں نیچے رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ہر وقت کوئی نا کوئی ہما وقت اس کے پاس موجود ہوتا تھا اور جب کوئی نہ ہوتا تو وہ موبائل استعمال کرنے لگتی۔ اب تو فارغ رہ کر اس قدر اکتا چکی تھی کہ دل چاہتا تھا موبائل کو بھی دیوار پر دے مارے۔

ابھی اس نے موبائل کو پٹخا ہی تھا کہ وہ بج اٹھا۔مائیسہ نے ضبط کئے واپس سے اسے اٹھا لیا۔فائز اسے کال کر رہا تھا۔

"السلام علیکم، کیسی ہو۔۔۔"

"ٹھیک ہوں، تم بتاؤ۔۔۔"وہ اس کے انداز کا روکھا پن بخوبی محسوس کر رہا تھا۔

"میں اس دن کیلئے معزرت کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں، تم سمجھ گئے یہی کافی ہے۔۔۔"مائیسہ نے کھلے دل سے معاف کر دیا۔

"میں سچ میں شرمندہ ہوں۔۔۔"

"میں نے تمہیں شرمندہ کرنے کیلئے نہیں کہا تھا۔۔۔"

"جانتا ہوں۔۔۔ پھر بھی سوری۔۔۔" وہ ندامت زدہ تھا۔

"مجھے امید ہے تم آئندہ میری باؤنڈری کو ویلیو کرو گے۔۔۔"

"ضرور کروں گا۔۔۔"

خدا حافظ کہنے کے بعد فون بند ہو گیا تھا۔مائیسہ کے دماغ میں واپس سے اس کی باتیں گھومنے لگی تھیں شاید فراغت کا اثر تھا۔

اگلے کچھ دنوں تک مائیسہ کے ساتھ ساتھ اس نے بھی اپنی یونیورسٹی سے چھٹیاں لے لی تھیں اور وجہ اپنے پاؤں پر فریکچر ہونا بتایا تھا۔۔۔ کمال بات یہ کہ اس کی میڈیکل رپورٹ بھی فراہم کر دی گئی تھی۔۔۔ جی ہاں مائیسہ کی رپورٹ کے اوپر اپنا نام لکھ کر۔۔۔ پھر ایک ہفتے تک وہ مائیسہ کے ساتھ ہی مصروف رہا، اس کے پاؤں پر مساج کرنے سے لے کر اسے دوا دینے تک وہ اس کا استاد بنا رہا۔۔۔ اسی دوران بڑی آپا مائیسہ کا پوچھنے آئیں تو وہ بھی زاویر کو انسان بنا دیکھ کر حیران رہ گئیں۔۔۔

مائیسہ نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ کی اور آفس آفس کا شور کیا تو وہ اس کی تسلی کیلئے دل پر پتھر رکھتے ہوئے ہفتے میں دو دن دفتر جانے لگا۔ وہ الگ بات تھی ہر چھوٹی چھوٹی بات کیلئے وہ ہر چیز مائیسہ کی جانب موڑ دیتا۔۔۔ کسی بھی قسم کے دستخط چاہیئے ہوتے وہ ان ڈاکیومنٹس کو گھر بجھوا

دیتا۔۔۔ گو کہ مائیسہ اس کی اس حرکت پر خاصہ چڑی مگر وہ بھی ڈٹا رہا۔۔۔ وہ نہ اس کی جگہ لینے کے حق میں تھا نہ اسے اس کی جگہ لینی تھی۔۔۔

بلآخر قریبا تین ہفتوں کے بعد مائیسہ آفس گئی تھی اور زاویر نے یونیورسٹی میں پاؤں دھرا تھا۔ کلاس لینے کے بعد آج دوستوں کے ساتھ بھی دل بھر کر گپ شپ لگائی۔۔۔ جب جی بھر گیا تو وہ گھر جانے کیلئے گاڑی میں آکر ابھی بیٹھا ہی کہ سکندر بھی اس کے ساتھ آن بیٹھا۔

"مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔" اس نے پورے وثوق سے فرمائش کی۔

زاویر گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے سڑک پر ڈال گیا۔

"مائیسہ آپی کیسی ہیں۔۔۔"

"ہمم ٹھیک ہیں، آج آفس گئیں ہیں۔۔۔" نظریں سامنے سڑک پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔۔۔ جبھی تم آج یونیورسٹی دکھائی دے رہے ہو۔۔۔"

"ظاہر ہے۔۔۔ اب انہیں اکیلا چھوڑ کر تو نہیں آسکتا تھا۔۔۔"

"اچھا تو ابھی آفس جا رہے ہو۔۔۔؟" وہ اس کا دوست تھا اور اس کی نبض سے واقف بھی۔

"یہ تم آج کیوں دادی ماں بن گئے ہو۔۔۔" زاویر اس کے سوالات پر چڑ گیا۔ "اترو تمہارا گھر آگیا ہے۔۔۔"

"مگر وہ ڈھٹائی سے بیٹھا رہا۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔"زاویر نے چڑ کر پوچھا۔

"تمہیں محبت ہو گئی ہے۔۔۔"اس کا انداز بیک وقت پوچھنے اور بتانے والا تھا۔

زاویر نے اس کے منہ کو دائیں سے بائیں گھمایا۔"تم نے کہیں آستانہ بنگالی تو نہیں کھول لیا۔۔۔"

"بکو مت۔۔۔میں سنجیدہ ہوں۔۔۔مجھے نہیں پتا تمہیں اب تک یہ احساس کیوں نہیں ہوا، مگر تمہیں محبت ہو گئی ہے۔۔۔"وہ اپنی بات پر قائم رہا۔

"اچھا کس سے۔۔۔؟"زاویر زچ ہو چکا تھا۔

"وہی جن کا محض تمہارے کندھے پر ہاتھ رکھ دینا تمہارے اشتعال کو دبا جاتا ہے۔۔۔"سکندر بولا تو اردگرد کا شور تھم گیا۔اس نے اپنی بات کہنے کے بعد ایک سیکنڈ سے بھی کم کیلئے زاویر کی جانب دیکھا اور پھر گاڑی سے اتر گیا۔"سوچ لو اس سے پہلے تم اپنے دل کی اس پیش قدمی پر پچھتاؤ۔۔۔"سکندر کا رویہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ چند لمحوں کیلئے زاویر بھی الجھ گیا تھا۔

"تم پھر سے وہی بکواس لے کر بیٹھ گئے۔۔۔جاہل۔۔۔"زاویر اس کی بات پر ایک بار پھر سے بھڑک اٹھا اور زن سے اپنی گاڑی بھگا لے گیا۔

سکندر کی نگاہوں نے دیر تک اس کی گاڑی کا تعاقب کیا تھا۔

اس وقت سبھی لڑکیاں لان میں بیٹھیں شام کی ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔۔ بڑی آپا کی آمد کا سن کر سحر بھی آ گئی تھی۔۔۔ مائیسہ کے علاوہ اس کی سب کے ساتھ ہی بن جاتی تھی، اس کی ایک وجہ شاید زاویر بھی تھا جس نے بچپن میں اسے مائیسہ کی خاطر کافی ستایا تھا اور بعد میں بھی وہ کبھی مائیسہ اور اس کے بیچ نہیں آپائی تھی۔۔۔

ممانی نے ملازمہ کے ہاتھ چائے بھیج دی تھی اور اب وہ ساتھ ساتھ پکوڑے تل کر بھیج رہی تھیں۔۔۔ تھوڑی ہی دیر بعد زاویر بھی ہاتھ میں چائے کے مگ تھامے چلا آیا، پاس آ کر اس نے مائیسہ کو اس کا کپ تھمایا اور پھر اپنا کپ میز پر رکھتا ہوا خود بھی وہیں مائیسہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جس کے دوسری جانب سحر بیٹھی ہوئی تھی۔

"اس سے کہیں آج ہاتھ ہلکا ہی رکھے۔۔۔" رمیسہ نے مائیسہ کے کان میں کہا۔

"میری جیسے بڑی مانتا ہے ناں۔۔۔" مائیسہ نے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔

"ایک آپ کی ہی تو مانتا ہے۔۔۔" رمیسہ سیدھی ہو گئی۔

"زاویر رمیسہ کہہ رہی ہے سحر کو تنگ مت کرنا۔۔۔"

زاویر نے رمیسہ کی جانب دیکھا، اس نے بھنویں اٹھاتے ہوئے سر کو ہلکی سی جنبش دی، جیسے کہہ رہی ہو کیا۔۔۔ جھوٹ تو نہیں کہا۔

"اس سے کہیں اپنی چہیتی سے کہے وہ اپنی زبان بند رکھے۔۔۔" مائیسہ سے کہتے ہوئے آنکھیں گھوری رمیسہ کو ہی دے رہی تھیں۔

kahanifreak.com

"اس سے کہیں اس کی ہی چہیتی ہو گی۔۔۔" مائیسہ نے زاویر کا پیغام دیا تو اس نے بھنا کر کہا۔ مائیسہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ آپا اور روبی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"یہ مائیسہ اور تمہاری چائے الگ کیوں ہے۔۔۔" ان کے بیچ ہونے والی باتیں اور پھر چائے کا تضاد سحر سے برداشت نہ ہوا۔

"مائیسہ سلیمان کی چائے زاویر اصفہانی نے خود بنائی ہے۔۔۔" زاویر نے گردن اکڑا کر کہا، جیسے مائیسہ کی چائے بنانے پر کوئی ایوارڈ مل جانا ہو۔۔۔

"تو ہمارے لئے تم نے کیوں نہیں بنائی۔۔۔؟"

"یہ سروس صرف مائیسہ کیلئے ہے۔۔۔" اس کے چہرے پر زچ کرتی مسکراہٹ تھی۔

سب واپس سے اپنی باتوں میں جٹ گئے۔

"تم مائیسہ کی جگہ لینے کی کوشش کیوں کرتی ہو۔۔۔؟ جب پتا بھی ہے کہ نہیں لے پاؤ گی۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے سحر کو دیکھا۔

"جگہ تو مجھے تب لینی پڑے نا جب مائیسہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنے والی ہو۔۔۔ چار دن کی چاندنی ہے اس کے بعد تم کون۔۔۔" وہ جل اٹھی تھی۔

"تمہارے خوابوں میں۔۔۔" زاویر نے سہولت سے کہتے ہوئے اپنی چائے کا گھونٹ بھرا۔

kahanfreak.com

"کیوں۔۔۔؟ کیا اس سے شادی کا ارادہ رکھتے ہو۔۔۔؟" وہ اس کا مذاق اڑا گئی۔

"تمہیں اس سے کیا۔۔۔ تم اپنا منہ بند ہی رکھو۔۔۔" وہ بھنا گیا۔

"یہی سچائی ہے زاویر، بہت جلد۔۔۔ بہت جلد مائیسہ رخصت ہو کر یہاں سے چلی جائے گی ۔۔۔ پھر۔۔۔؟ میرے پاس آؤ گے روتے ہوئے۔۔۔" سحر کی باتوں نے اسے اندر تک ہلا یا تو تھا مگر وہ اسے یہ تاثر دے کر ہر گز جیتنے نہیں دے سکتا تھا۔

وہ کپ میز پر رکھتے ہوئے سحر کی جانب گھوما اور مسکرایا۔ "اپنی اوقات سے بڑے خواب مت دیکھو۔۔۔ تمہیں منہ کے بل گرانا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔۔ اور مائیسہ یہاں رہیں یا ں کہیں اور، ان کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔۔ کوئی بھی نہیں۔۔۔" زاویر نے انگشت شہادت کو موڑ کر اس کے ماتھے پر دستک دی، سب ہی اس کی جانب متوجہ ہوئے۔ "یہ بات یہاں بٹھا لو۔۔۔" اپنی نشست چھوڑتا وہ اٹھا اور اندر کی جانب بڑھنے لگا۔

"زاویر تمہاری چائے۔۔۔" مائیسہ نے پیچھے سے پکارا تھا۔

"آپ کا صدقہ کی۔۔۔" مائیسہ کو خاک سمجھ آئی تھی۔۔۔ رمیسہ اور آپا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں سحر کی جانب اشارہ کیا جو اس کی بات پر جل بھن چکی تھی۔

وہ وہاں سے سیدھا کچن میں آیا تھا اور گلاس میں پانی ڈالتے غٹا غٹ پی گیا۔ ماں نے کڑاہی میں پکوڑے ڈالتے اک نگاہ اس پر ڈالی۔

kahanifreak.com

"اوہو۔۔۔کیا ہو گیا۔۔۔"انہوں نے سر زنش کرنے کے انداز میں کہا۔"پانی بیٹھ کر اور تسلی سے پیا کرو۔۔۔"

زاویر سلیپ پر بیٹھ گیا۔

"میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ سحر کی بچی کسی دن پٹ وٹ جائے گی مجھ سے۔۔۔"

"امہم۔۔۔اب تم دونوں بچے نہیں رہے جو ایک دوسرے کے سر دروازے میں مارتے پھرو۔۔۔"

"زہر لگتی ہے مجھے۔۔۔"وہ دانت پیس کر رہ گیا۔

"میرے بھی کچھ ایسے ہی احساسات ہیں۔۔۔"کمال طور پر دونوں ماں بیٹے کے خیالات ایک جیسے ہی تھے۔

"ماں۔۔۔"اس نے کچھ لمحوں کے بعد کہا اور ساتھ پڑی ٹوکری سے سیب اٹھا لیا۔

"ہم۔۔۔"ان کی توجہ اپنے کام کی جانب ہی تھی۔

"میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔ہم مائیسہ کیلئے گھر داماد ڈھونڈیں گے۔۔۔"

ماں نے مڑ کر بغور اسے دیکھا۔"جس کیلئے گھر داماد ڈھونڈنا ہے اس سے تو پوچھ لو، وہ یہاں رہنا بھی چاہتی ہے یا ں نہیں۔۔۔"

"مگر میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔"وہ بنا جھجکے گھٹنے ٹیک گیا۔

kahanifreak.com

"یہ تو پہلے سوچنا چاہئیے تھا۔۔۔کچھ عقل کے ناخن لیتے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوتے تو میں ضرور مائیسہ سے تمہارا رشتہ طے کر دیتی۔۔۔"

"یہ سحر مائیسہ سے جلتی ہے۔۔۔"کیاان کی بات پر وقت نکل جانے کی کسک اٹھی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پایا۔۔۔اور فوراسے ذہنی انتشار پر قابو پایا۔

"ہاں۔۔۔جانے کس چیز کا حسد کرتی ہے۔۔۔"

"پھر ٹھیک ہے ناں ہم مائیسہ کیلئے گھر داماد ہی ڈھونڈیں گے۔۔۔"اس نے تسلی چاہی۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ہر لڑکی سسرال جاتی ہے۔۔۔تمہاری آپا بھی تو گئی ہیں۔۔۔"وہ اس کے اصرار پر ہنسنے لگیں۔

"خیر ان کا تو چلے جانا ہی ٹھیک تھا۔۔۔"زاویر نے منہ بگاڑا، ممانی نے اسے دھموکا جڑا۔

"اور ہاں آپ کو گھر داماد ڈھونڈنے کیلئے پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس نے چٹکیوں میں حل پیش کیا۔"میرا ایک دوست ہے وہ گھر داماد بننا چاہتا ہے۔۔۔"زاویر اور اس کے دوست۔۔۔اللہ کی دین تھے۔۔۔اس کے سرکل میں ہر قسم کی مخلوق پائی جاتی تھی۔۔۔

اس کی طوطا چشمی پر مائیسہ کی آنکھیں باہر آئیں جو دروازے میں کھڑی تھی۔اس کی بات سنتے وہ اندر آگئی۔

kahanifreak.com

"میں نے شادی کرنی ہے لڈو نہیں کھیلنی جو کسی بھی بچے کو پکڑ لوں۔۔۔"مائیسہ نے آہستگی سے کہا تو اسے تھا مگر ممانی سن چکی تھیں اور اپنی ہنسی دبا گئیں۔

"ہم آپ کو بچے لگتے ہیں۔۔۔؟"زاویر کے ماتھے پر حیرت کی سلوٹیں ابھریں۔

"لگتے ہیں کیا ہوتا ہے تم لوگ بچے ہی ہو۔۔۔"اس نے گویا مذاق اڑایا۔"خیر یہ سحر کی بچی کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

"اینوی بس جیلس ہے۔۔۔"زاویر نے کندھے اچکائے۔

مائیسہ نے پانی پینے سے خود کو روکتے ہوئے اک نظر خود کو دیکھا۔"مجھ سے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔آپ ماشاءاللہ اتنی سٹرونگ جو ہیں، بزنس وومن ہیں اور کتنے لڑکوں کو ٹف ٹائم دے رہی ہیں۔۔۔ان کے خاندان میں سب نالائق۔۔۔اک نمبر کے نلے۔۔۔آپ ان سب سے بہت مختلف ہیں۔۔۔دو سو لوگوں کے بیچ کھڑی بھی آپ ہی واضح ہو رہی ہوتی ہیں۔۔۔جیسے آسمان پر بہت سے ستاروں میں اک ستارہ واضح طور پر دکھائی دیتا ہے یوں کہ باقی ستارے کبھی نظروں میں ابھر ہی نہیں پاتے۔۔۔۔"ستاروں کے ذکر پر زاویر کی آنکھیں بھی چمکی تھیں اور مائیسہ کو تو وہ یونہی بنا کسی حسد کے، بنا مردانگی کے زعم میں آئے سراہتا تھا۔

کبھی کبھی کسی کے بھول پن میں کہے گئے الفاظ بھی انسان کو کتنا معتبر کر جاتے ہیں پھر بھی ہم سراہنے میں کجی دل سے کام لیتے ہیں۔۔۔انسان بھی بڑی عجیب مخلوق ہے جس کے محض الفاظ ہی منوں من بوجھ اتار دیتے ہیں۔۔۔

مائیسہ اس کی باتوں پر لمحے بھر کیلئے دنگ رہ گئی۔۔۔اس نے بہت عام سے انداز میں اسے بہت خاص بنادیا تھا۔۔۔

"تم بڑے لائق ہو۔۔۔؟" ممانی نے چوٹ کی۔

"میں عورتوں کی بات کر رہا تھا۔۔۔" وہ سلیپ سے اترا۔ "آئیم سوپر اوڈ آف یو مائیسہ۔۔۔" اس نے ٹھہر کر مسکراتے ہوئے فخریہ کہااور پھر وہاں سے چلا گیا۔۔۔مائیسہ چند لمحوں کیلئے ٹھہر گئی۔ پہلی بار۔۔۔ماموں کے بعد کسی نے پہلی بار اس سے یہ کہا تھا۔۔۔وہ بخود سی ہوتی مسکرادی۔۔۔

ممانی نے مائیسہ کو رمیسہ سے متعلق زاویر سے بات کرنے کا کہا تھا۔۔۔ان کے خیال میں ان دونوں کے بیچ ایسی تکلف کی دیوار نہیں تھی جیسی اس کے اور اس کی بہن کے بیچ تھی پھر وہی اس سے ٹھیک جواب نکلوا سکتی تھی۔

رمیسہ ان کی بہن کی بیٹی تھی جو اپنے ماں باپ کے بعد یہیں رہتی تھی۔ ممانی کی شدید خواہش تھی کہ زاویر اور رمیسہ کی منگنی کر دی جائے، یا پھر ایک بات ہی کر دی جائے جس سے سب کو معلوم پڑ جائے۔مائیں بھی کتنی دور اندیش ہوتی ہیں۔۔۔بچوں کی طرف بڑھتے ہر خطرے کو پہلے ہی بھانپ لیتی ہیں۔۔۔نانا کے بھائی کے بیٹے نے بھی سحر کیلئے زاویر میں دلچسپی دکھائی تھی اور یہی بات تھی جس سبب ممانی چاہتی تھیں کہ زاویر کی نسبت طے کر دی جائے۔۔۔نانا

تھوڑے سے پرانے خیالات کے مالک تھے جو اپنوں میں ہی رشتہ کرنے کو ترجیح دیتے تھے ۔۔۔ ممانی نے ہمیشہ اس خاندان کو جوڑے رکھا تھا، نہ خود کبھی بچوں میں فرق کیا تھا اور نہ ہی اپنے بچوں کے دلوں میں ایسا کوئی بغض آنے دیا تھا۔ آگے بھی وہ یہی چاہتی تھیں کہ جو بھی آئے وہ گھر کو جوڑ کر رکھے۔۔۔

ان کے ہاں رزق کی فروانی تھی اور وہ محبت میں بھی اس قدر عنایت چاہتی تھیں۔

شام میں مائیسہ چھت پر موجود لوہے کی سیڑھی پر آ بیٹھی۔۔۔ جانے کیوں دل عجیب بوجھل سا ہو رہا تھا۔۔۔ کبھی کبھی طبیعت پر چھائی کسلمندی کا کوئی سرا ہمارے ہاتھ نہیں آتا اور پھر ایک دن مستقبل کی دہلیز پر پہنچ کر سمجھ آتا ہے کہ یہ سبھی چیزیں دل کی جانب سے اک تنبیہ تھیں جنہیں وہ اپنی ہنسی میں اڑا آیا تھا۔۔۔

زاویر بھی اسے ڈھونڈتا ہوا وہیں آ گیا۔۔۔ دروازے پر پہنچ کر اس کی نظر سیڑھی پر بیٹھی مائیسہ پر پڑی وہ بھی اس کے پاس چلا آیا اور سیڑھی سے ٹیک لگاتا کھڑا ہو گیا۔

"مجھے لگتا ہے بارش ہو گی۔۔۔" اس نے آسمان پر پھیلے بادلوں کو دیکھ کر کہا۔ "بڑا مزہ آئے گا۔۔۔" اس کی شرارت کی رگ پھر سے پھڑ پھڑائی۔

مائیسہ نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔ "میں ہر گز بھی بارش میں بھیگنے والی نہیں ہوں۔۔۔" وہ انگلی اٹھائے اسے گھورنے لگی۔

kahanifreak.com

اس کی بات پر زاویر نے کندھے اٹھائے اور لبوں کو جنبش دی یوں جیسے کہہ رہا ہو دیکھتے ہیں ۔۔۔مائیسہ نے اس کی جانب دیکھا پھر واپس سے کچھ کہنے لگی مگر اگلے ہی لمحے جیسے ہی اسے سمجھ آئی تھی وہ سرعت سے سیڑھی سے اٹھتی دروازے کی جانب بھاگی۔

زاویر کا قہقہہ فلک شگاف تھا، مائیسہ نے دروازے کے پاس پہنچ کر اسے کھول کر دل کی تسلی کرنی چاہی۔۔۔ لیکن یہ کیا۔۔۔؟ دروازہ تو لاک تھا۔۔۔مائیسہ نے ایک بار پھر سے اسے جھٹکا دیا اور ایک بار پھر سے ناکامی نے پورے زور سے منہ چڑایا۔۔۔

مائیسہ کے چہرے کے زاویے بگڑ گئے، اسے جتنا بارش میں بھیگنا ناپسند تھا اسے اتنا ہی پسند تھا اور صرف خود بھیگنا ہی نہیں پسند تھا بلکہ ساتھ میں اسے بھی بھیگانہ پسند تھا۔اس نے مڑ کر زاویر کو گھورا وہ منڈیر پر ہاتھ رکھے باہر دیکھنے لگا تھا۔

"آجائیں اب کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔"اس نے بنا پلٹے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم اس قدر بدتمیز کیوں ہو۔۔۔" وہ غصے سے دھپ دھپ کرتی اس تک آئی تھی اور پھر پوری طاقت سے اس کے بازو پر مکا دے مارا۔

" یاالٰہی خیر۔۔۔مائیسہ۔۔۔ کیسی استانی ہیں آپ۔۔۔؟ کیا بھول گئی ہیں سکول کی دیوار پر کیا لکھا ہوتا تھا۔۔۔" وہ اپنا بازو سہلانے لگا۔"مار نہیں صرف پیار۔۔۔" وہ اسے چڑانے کیلئے بھرپور طریقے سے مسکرایا۔

مائیسہ نے اسے منہ چڑایا۔"تمہارے جیسے شاگرد کیلئے پیار نہیں صرف اور صرف مار ہونا چاہیے۔۔۔اور یاد رکھنا میں دو ہاتھ لگا بھی سکتی ہوں۔۔۔"

"دو کیا چار لگا لیجئے۔۔۔"سر اٹھائے موسم کا لطف لیتے کھلے دل سے اجازت دی گئی۔

"زیادہ پھیلو نہیں۔۔۔"مائیسہ نے گردن آگے کئے ہلکے سے سر ہلاتے کہا۔

"ہاں۔۔۔"اس کا منہ کھلا۔۔۔وہ اسے مارنے سے ڈرا رہی تھی اور اسے ہی کہہ رہی تھی وہ پھیل رہا ہے۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے باہر دیکھنے لگے تب ہی مائیسہ کے چہرے پر بارش کی پہلی بوند گری۔۔۔ مائیسہ نے اپنی پوروں سے بوند کو چنتے ہوئے پہلے خود دیکھا اور پھر زاویر کو گھورا۔۔۔وہ اپنی ہنسی ضبط کرتے انجان بن گیا۔۔۔اب کیا ہی کیا جا سکتا تھا سو وہ بھی صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔

"زاویر۔۔۔تمہیں رمیسہ کیسی لگتی ہے۔۔۔"اس نے زاویر کی جانب رخ نہیں پھیرا تھا۔

"لڑکیوں جیسی ہی لگتی ہے۔۔۔"زاویر نے ہاتھ پھیلا کر بارش کی بوندوں کو اپنی ہتھیلی پر ٹھہرانا چاہا۔اس کی آنکھیں بارش کے قطروں سی شفاف تھیں۔اور چہرہ۔۔۔وہ اس چاندنی سا روشن تھا جہاں گھپ اندھیری رات میں گہرے کالے بادل فلک کو بھرپور طریقے سے ڈھک لینے کے بعد بھی چاند کی چاندنی کو خود میں مدغم کرنے سے قاصر رہتے تھے۔۔۔اس کی آنکھوں کی شفافیت۔۔۔دھیمی مسکان میں ڈھلے لب۔۔۔زندگی کے رنگوں سے دمکتا چہرہ اس اندھیرے میں بھی سب واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"میرا مطلب تھا تم اسے کن نظروں سے دیکھتے ہو۔۔۔؟"اس نے آنکھیں گھمائیں۔

زاویر نے گردن گھمائے نرمی سے اس کی جانب دیکھا اور پھر۔۔۔پھر شرارت سے ہاتھ میں بھری ننھی ننھی بوندوں کو مائیسہ کے چہرے پر اچھال دیا۔۔۔مائیسہ نے سرعت سے آنکھیں بند کی تھیں اور اسی اک لمحے کسی کی دل کی دھڑکن بھی تھم گئی تھی۔۔۔فقط اک لمحے کیلئے۔۔۔ایک چھوٹی سی خواہش کا جگنو ان روشن کٹوروں میں جھلک دکھا کر گم ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں کھلتے ہی وہ جلدی سے نگاہیں پھیر گیا۔۔۔

"زاویر۔۔۔"مائیسہ نے دانت پیسے۔

"انہی دو آنکھوں سے جو اللہ نے مجھے عنایت کی ہیں۔۔۔ویسے کیا آپ کے پاس کوئی اور بھی طریقہ ہے۔۔۔"اس نے واپس سے مائیسہ کی جانب گردن گھمائی اور اسے ہلکے سے جھکایا۔

"تم سیدھا جواب نہیں دے سکتے۔۔۔"وہ تپ گئی، ممانی نے بھی کہاں پھنسا دیا تھا۔

"آپ سیدھا سوال نہیں پوچھ سکتیں۔۔۔"

وہ واپس سے فلک پر سے اترتی ہلکی ہلکی بارش کے ساتھ کھیلنے لگا تھا لیکن اس بار پانی کی بوندوں کو اس کے چہرے پر پھینکنے کی جسارت نہیں کی تھی۔

"ایک بات بتاؤں۔۔۔"

"اب بات کہنے سے پہلے میری اجازت بھی لیں گی۔۔۔"

مائیسہ نے جھٹ سے نفی میں گردن ہلائی۔

"دیکھو ممانی چاہتی ہیں تمہاری اور رمیسہ کی منگنی ہو جائے۔۔۔کیسا خیال ہے۔۔۔"مائیسہ کے لہجے میں کھنک تھی۔

"بہت برا۔۔۔"اس کا دھیان بارش سے ہٹ چکا تھا۔

"کیوں۔۔۔"وہ بضد ہوئی۔

"آپ لوگ آخر مجھ سے چاہتے کیا ہیں۔۔۔؟ایک ٹانگ میری یونیورسٹی میں دھنسا رکھی ہے،دوسری بزنس میں اور اب یہ منگنی کی خواہش۔۔۔کیا زاویر اصفہانی زمین پر صرف آپ لوگوں کی خواہشات پوری کرنے کیلئے اتارا گیا ہے۔۔۔بندے کی کوئی اپنی بھی پسند ہوتی ہے۔۔۔"اگر اداکاری کا اختتام ہوتا تو یقیناً زاویر اصفہانی پر ہوتا۔

"میں جانتی ہوں تم کسی کو پسند نہیں کرتے۔۔۔اس لئے گھمانا بند کرو۔۔۔"وہ پر یقین تھی۔

"ویسے یہ جو میری ماں جی نے آپ کو میرے پاس بھیج دیا ہے ان کو آپ کا خیال نہیں آیا۔۔۔آپ نے ابھی تک کیوں نہیں سوچا شادی کے متعلق۔۔۔؟"اس نے توپوں کا رخ مائیسہ کی جانب موڑنے کی کوشش کی تھی۔

"اپنی بلا اپنے سر ہی رکھو۔۔۔اور ویسے بھی شادی فالحال میری ترجیحات میں نہیں۔۔۔"

"بس پھر میری بھی ترجیحات میں نہیں ہے۔۔۔"اب بارش کی بوندیں زرا تیز ہو چکی تھیں وہ واپس سے ان کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"ارے تمہارا کیا میرے ساتھ مقابلہ ہے۔۔۔"وہ زچ ہو گئی اور زاویر اماں کے ہمایتی کے ساتھ یہی کرنا چاہتا تھا۔اس کی خاموشی پر مائیسہ مزید تپی۔"تم ایک نمبر کے ڈھیٹ انسان ہو۔۔۔"

زاویر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور اسے گول گول گھما دیا۔۔۔اس کے چکر ڈبل ہوتے گئے۔۔۔وہ ہاتھ پیچھے باندھتا اسے دیکھتا ہنستا چلا گیا۔۔۔بارش بھی اب زور پکڑنے لگی تھی ۔۔۔"زاویر۔۔۔۔بدتمیز۔۔۔۔۔"پوری چھت پر کتنے ہی لمحے مائیسہ کے بس یہی جملے گونجتے چلے گئے۔۔۔

زاویر نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھامتے ہوئے مزید چکرانے سے روکا۔۔۔وہ کملا اٹھی تھی۔۔۔

جیسے ہی مائیسہ کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ سرعت سے دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔اس سے پہلے وہ اندرونی دروازے سے نکل پاتی،رمیسہ اور روبی نے جلدی سے چھت پر آتے ہوئے اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا تھا۔مائیسہ کی حالت پر تینوں کے قہقہے ہوا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ بارش برسنا شروع ہوئی تو اس قدر پاؤں جما گئی کہ کچھ ہی پلوں میں چھت پر پانی کھڑا ہونا شروع ہو گیا۔وہ تینوں پرنالے کے سوراخوں کو کپڑوں سے بند کرنے لگے تھے۔۔۔مائیسہ بازو

باندھے کھڑی ان تینوں کو دیکھ رہی تھی جو سوراخ بند کرتے بارش کے پانی کو جمع کر چکے تھے۔۔۔

جیسے ہی سوراخ بند ہوئے وہ تینوں پاؤں مارتے پانی کو اچھالنے لگے۔۔۔مائیسہ کو اپنی جگہ سے ہلتے نہ دیکھ کر زاویر نے ہاتھ بڑھا کر مائیسہ کو بھی اس پانی میں کھینچ لیا اور پھر چاروں پانی میں پاؤں مارتے پانی کو ایک دوسرے کی جانب اچھالنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔پانی کی چھنچھناہٹ کے سنگ بارش کی ٹپ ٹپ کرتی بوندوں میں ان چاروں کی ہنسی پوری چھت پر سماں باندھتی چلی گئی۔

ممانی آرام دہ انداز میں بیٹھی بڑے انہماک سے ٹی وی پر اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھ رہی تھیں ۔۔۔زاویر نے پہلے سیڑھیوں پر رک کر بغور ان کے چہرے کو دیکھا اور پھر ان کے پاس آکر ان کے ساتھ والے صوفے پر دھڑام سے گر گیا۔۔۔ممانی نے اپنی توجہ بٹ جانے کے سبب ناگواری سے اسے دیکھا اور واپس سے ڈرامہ کی جانب متوجہ ہو گئیں۔۔۔

"واہ ماں واہ۔۔۔"اس کی آواز نے کلائیمیکس کا کام کیا تھا۔"ہر کوئی صرف اپنے بچوں کا ہی سوچتا ہے۔۔۔"لہجے میں بلا کا افسوس در آیا۔

"زاویر کیا بولتے رہتے ہو۔۔۔؟"

"ہاں آپ کو میری باتیں ایسی ہی بے مقصد لگیں گی۔۔۔"اس کی نفی میں ہلتی گردن ماں کے گھومنے پر رکی۔"کیا ہم مائیسہ کو صرف استعمال کر رہے ہیں۔۔۔۔؟"

زاویر کے سوال پر کچھ لمحے تک تو ماں کے کان سائیں سائیں کرتے چلے گئے۔۔۔جب ہوش آیا تو وہ بگڑا ٹھیں۔

"یہ کیا فضول بات ہے۔۔۔"

"آپ خود سوچیں، آپ کو میری اور رمیسہ کی فکر ہے، سحر کی ماں کو اس کی اور مائیسہ۔۔۔؟اس کا کیا۔۔۔؟"اس نے اپنی بلا کا رخ مائیسہ کی جانب موڑنا چاہا اور ممانی کو بھی اس کی بات پتے کی لگی تھی۔

"تم سے کس نے کہا ہم اس کا نہیں سوچ رہے۔۔۔اس کیلئے پھوپھو نے کامران کی خواہش ظاہر کی ہے۔۔۔"

"وہ کامران ڈاکو۔۔۔؟"اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے وہ ڈاکو پیچھے ہی کھڑا ہو۔

ممانی نے آنکھیں نکالیں۔۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔؟اس کی مونچھیں دیکھی ہیں۔۔۔؟اور وہ سگریٹ بھی پیتا ہے یخ۔۔۔ہماری مائیسہ تو اس کے پیلے دانتوں کیلئے داتن ہی ڈھونڈتی رہ جائے گی۔۔۔"اس نے ایسا نقشہ کھینچا کہ بے ساختہ ہی ممانی نے جھرجھری لی۔

kahanifreak.com

"ایسی بات سوچنے سے پہلے دادا کی بہن کو خدا کا خوف نہیں آیا۔۔۔اور دادا انہوں نے سن بھی کیسے لیا۔۔۔" وہ اپنی ماں سے کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔اس کی زندگی ہمیشہ سے ہی ایسی تھی جس میں خود کیلئے سکون ہی سکون تھا اور اوروں کیلئے وہ سکون رہنے نہیں دیتا تھا۔

شام میں وہ سکون سے اپنے کمرے میں لیٹا سامنے سکرین پر چلتا ایلفا براوو چارلی دیکھ رہا تھا، جب مائیسہ کسی طوفان کی طرح ٹھک سے دروازہ کھول کر اندر آئی تھی اور اسے سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر آتے ساتھ ہی بنا کوئی سوال جواب کئے تکیہ اٹھاتے ساتھ ہی اس پر برسات شروع کر دی اور وہ "ارے۔۔۔ارے۔۔۔" کرتا رہ گیا۔

"تم۔۔۔میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں زاویر۔۔۔۔" وہ مسلسل تکیے سے اس کی دھلائی کرتی جا رہی تھی اور اسے سناتی جا رہی تھی۔"تم دوست کے بھیس میں دشمن ہو۔۔۔"

زاویر اپنے منہ پر دوسرا تکیہ رکھے خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی بات پر اس نے فورا سے تکیے کی اوٹ میں سے منہ نکال کر بچوں کی طرح منہ لٹکائے اسے دیکھا اور پھر مائیسہ کے اگلے وار پر جلدی سے منہ واپس سے تکیے کے پیچھے چھپا لیا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں۔۔۔تم اتنے برے ہو۔۔۔۔اتنے۔۔۔اتنے۔۔۔اتنے ۔۔۔" وہ سخت غصے کی حالت میں تکیے سے اس کی دھلائی جاری رکھے ہوئے تھی۔اس تکیے کی جنگ میں اب اس کا خود کا ہی سانس پھولنے لگا تھا۔

kanafreak.com

"ارے ہوا کیا ہے۔۔۔آخر اس بندہ ناچیز سے ایسا کیا ہو گیا جو آپ نے مجھے فائز کی فہرست میں ہی ڈال دیا۔۔۔"اس نے تکیے کی اوٹ میں سے منہ نکال کر دانت دکھائے،مائیسہ نے اسی جانب تکیہ پھینکا اور اس نے سرعت سے اپنا چہرہ تکیہ کے پیچھے کر کے بچایا۔

"تم وہی رہنے کے قابل ہو۔۔۔"

"فائز کے ساتھ۔۔۔"اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

مائیسہ تکیہ اس کی جانب اچھالتی بیڈ کے کنارے بیٹھ چکی تھی۔زاویر کے سوال پر اس نے بچوں کی طرح سینے پر بازو باندھے گردن ہلائی۔

"اور میں اس جیسا ہوں۔۔۔؟"اس نے اب کی بار سوال بدلا۔

مائیسہ نے ایک بار پھر سے ویسے ہی خفگی سے گردن ہلائی۔

"مائیسہ۔۔۔"اس نے پاس آتے ہوئے مائیسہ کا بازو تھامے اس کی آنکھوں میں جھانکتے اسے باز رہنے کا کہا۔

مائیسہ نے کندھے کو جنبش دے کر اس کا ہاتھ جھٹکتے رخ موڑ لیا۔

"آپ اس کو میرے مقابل لا رہی ہیں۔۔۔؟"

"ہاں لا رہی ہوں۔۔۔"اس نے گردن اکڑائی۔"کم سے کم وہ پیٹھ پیچھے سے وار نہیں کرتا۔۔۔"وہ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو گئی تھی۔

kahanifreak.com

"اب آپ زیادتی کر رہی ہیں۔۔۔"اس نے تنبیہ کی۔

"اور جو تم نے کیا وہ۔۔۔؟ وہ تو بڑا احسان تھا ناں۔۔۔"وہ بھی گردن کو آگے کئے حساب برابر کر رہی تھی۔

"احسان نہیں احساس۔۔۔"اس نے آخری لفظ پر مسکاتے ہوئے زور دیا۔

"وہ تو پھر فائز بھی کرتا ہے۔۔۔"وہ تنک کر بولی۔

"ایک تو آپ بار بار اسے کیوں بیچ میں لا رہی ہیں۔۔۔"وہ چڑ گیا تھا۔

"جب تم اپنے فائدے کیلئے دوستی کو استعمال کرو گے ناں تو فائز تو کیا کوئی بھی تیسرا آ سکتا ہے۔۔۔"

"اور آپ کسی کو بھی ہماری دوستی کے بیچ آنے دے دیں گی۔۔۔"وہ متحیر سا اسے دیکھنے لگا۔

ایک بات تو طہ تھی وہ مائیسہ کی جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتا تھا۔۔۔پھر بھلے وہ ساتھ ہوتے یاں نہیں۔۔۔مگر جو جگہ اس کی تھی وہاں تک اب کسی کی رسائی ممکن نہ رہی تھی۔۔۔اس کے دل میں جس مقام پر اس کا تخت لگ چکا تھا وہاں اب کوئی سیڑھی نہیں جاتی تھی۔۔۔نہ دوستی کی۔۔۔نہ عقیدت کی۔۔۔نہ احترام کی۔۔۔نہ محبت کی۔۔۔نہ لگاو کی۔۔۔گو کہ ہر چیز پر وہ معتبر ہو چکی تھی۔۔۔اس کی خاطر ہر جذبہ اپنی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

"میں۔۔۔میں کیوں روکوں کسی کو وہ بھی جب میرا دوست ہی دشمن بن رہا ہے۔۔۔" وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔"اور اب فائز کو بھی نہیں روکوں گی وہ بھی تو کزن ہے۔۔۔"

اس نے بھاگنے کے سے انداز میں وہاں سے نکلنا چاہا جب وہ ایک ہی جست میں بیڈ پھیلانگتا ہوا نیچے اترا تھا اور سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑنے کی غلطی کر بیٹھا۔۔۔

مائیسہ نے مڑ کر اسے دیکھا اور وہ۔۔۔وہ ٹھہر گیا۔۔۔یوں جیسے اس کی نگاہوں نے برف کا مجسمہ بنا دیا ہو۔۔۔یک دم ہی ایک خوف نے دل کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔۔ جہاں خوف اسے ایسی جسارت کرنے پر مجبور کر گیا۔۔۔ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔اس کی زبان الفاظ بھولی تھی اور لب جنبش۔۔۔

مائیسہ کچھ لمحے اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی مگر جانے وہ اس کے چہرے کو دیکھتا کہاں نکل چکا تھا کہ بات کرنا ہی بھول بیٹھا تھا۔۔۔

مائیسہ نے گہری سانس بھر کر اپنا ہاتھ ہلایا۔

"زاویر۔۔۔اب کیا تم میرا ہاتھ توڑ کر دم لو گے۔۔۔" وہ ابھی بھی خفا خفا سی تھی۔

"آئیم سوری۔۔۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"ہاتھ بھی چھوڑ دو بڑی مہربانی۔۔۔" مائیسہ نے آنکھوں سے اپنی کلائی کی جانب اشارہ کیا۔

اس نے فوراً سے کلائی چھوڑ دی اور نگاہیں پھیر لیں۔

kahanifreak.com

مائیسہ نے بغور اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔۔شاید وہ خفا ہو گیا تھا۔

"ارے میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔تم نے مذاق کیا میں نے سوچا کیوں ناں تمہیں سبق سکھایا جائے۔۔۔"

"ہاں اور اس سبق سکھانے میں بھلے سامنے والے کی جان نکل جائے۔۔۔"

"تو۔۔۔دوستی کی تھی اب نبھاؤ۔۔۔"کیا مان تھا۔۔۔یا شاید بے نیازی۔۔۔

وہ کہہ کر باہر نکل گئی اور زاویر وہ واپس سے بیڈ پر گر گیا۔۔۔اس کے دماغ پر نئی سوچیں دستک دینے لگی تھیں اور اسے اپنا آپ بے بس سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

پچھلا پورا ایک ہفتہ زاویر اور مائیسہ دونوں کیلئے خاصا مشکل رہا تھا۔۔۔زاویر کے پیپر تھے اور مائیسہ کے سر یہ مصیبت کہ اسے زاویر کے ساتھ رات جاگنا پڑتا تھا۔۔۔مائیسہ کو لگتا تھا وہ آج بھی پڑھنے میں اتنا ہی اناڑی ہے جتنا بچپن میں ہوا کرتا تھا۔۔۔وہ ذہین تھا مگر ذہانت اناڑی پن کے سامنے گھاس چرنے چلی جاتی تھی۔۔۔اور سب کو یہ لگتا تھا اس کا یہ اناڑی پن ایک ہی ہستی کے سامنے ہار جاتا ہے اور وہ تھی مائیسہ۔۔۔جس کے خفا ہو جانے کے ڈر سے وہ انسان بن جاتا تھا۔۔۔

کل اس کا آخری پیپر تھا۔۔۔مائیسہ کو تلاش کرتا وہ دبے دبے پاؤں سیڑھیوں کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب اسی ہستی نے اسے آواز لگا دی جس سے وہ بچ رہا تھا۔۔۔

"کدھر جارہے ہو۔۔۔"ماں نیچے ہی سخت تیور لئے کھڑی تھیں۔

"مائیسہ کو بلانے۔۔۔"وہ کہنے کے ساتھ آگے بڑھا۔

"زاویر۔۔۔کچھ تو عقل کو ہاتھ مارو۔۔۔تم تو صرف پڑھ کر پیپر دے دیتے ہو اور مائیسہ وہ پہلے تمہارے ساتھ جاگتی ہے اور پھر آفس بھی جاتی ہے۔۔۔"ممانی نے ہمیشہ کی طرح اسے شرم دلانے کو اپنی سی کوشش کی۔

"تو آپ ان سے کہتی کیوں نہیں وہ آفس سے چھٹیاں لے لیں۔۔۔"وہ الٹا ماں کو ہی مورود الزام ٹھہرا گیا اور وہ بھنا گئیں۔

"ہاں تم ناں انسان بننا باقی ساری دنیا کو عقل آجائے۔۔۔"وہ ان کی بات کو سنی ان سنی کر گیا۔"اللہ کرے تمہارے پیپر ختم ہوں اور ہماری جان کو سکون آئے۔۔۔"

"اب میں جاؤں پڑھنے۔۔۔؟"ڈھٹائی کے ریکارڈ ٹوٹے تھے۔

"رکو مائیسہ نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔۔۔پہلے اسے کھانا کھانے دو۔۔۔"

ممانی نے ابھی بات مکمل کر کے لب بند بھی نہیں کئے تھے کہ وہ مائیسہ کو سیڑھیاں اترتا دیکھ کر فوراً سے اس کی جانب بڑھا۔"بات سنیں آپ رات جا کر میرا کون سا کام کرتی ہیں۔۔۔؟بس میرے سامنے ہی تو بیٹھتی ہیں اور یہ عادت بھی شروع سے آپ لوگوں نے ہی ڈالی ہوئی ہے۔۔۔"وہ مائیسہ سے اپنی ماں کی شکایت کرنے لگا۔

kahanifreak.com

"تمہیں کسی کو ساتھ جگانا ہی ہے ناں تو تم کسی اور کو بٹھالو۔۔۔" ممانی نے صلاح دی۔

"نہیں شکریہ۔۔۔ جب یہ میری دوست ہیں تو مشکل وقت میں بھی یہی میرے ساتھ رہیں گی نہ کہ پڑوسیوں کا شفیق۔۔۔۔۔۔"

"دوستی کو گلے کا طوق نہ بناؤ۔۔۔"

"توبہ۔۔۔ توبہ۔۔۔ پھوپھو صحیح کہتی ہیں یہ جنید کی عورت بہت طعنے دیتی ہے۔۔۔" اس نے اپنے باپ کے نام کا حوالہ دیتے کہا اور کہتے ساتھ ہی ڈرائنگ روم کی جانب دوڑ لگادی۔

ممانی کو فکر مندی میں گھلتا دیکھ کر وہ ان کے پاس آگئی۔

"ارے ممانی۔۔۔ اک ہی پیپر کی تو بات ہے، آپ فکر کیوں کرتی ہیں۔۔۔" مائیسہ نے انہیں اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے لیا۔

"مجھے دکھ ہوتا ہے مائیسہ تمہارے کندھوں پر اتنا بوجھ دیکھ کر۔۔۔" انہیں افسوس ہو رہا تھا۔

"آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ زاویر کہتا ہے بحیثیتِ فیملی کے فرد ہونے کے یہ میری ذمہ داری ہے اور وہ بالکل ٹھیک کہتا ہے۔۔۔"

"اور اس گدھے کی۔۔۔؟ اس کی کیا ذمہ داری ہے۔۔۔؟ جانے کب سنجیدہ ہوگا۔۔۔" انہوں نے حسرت سے کہا۔ "تم بیٹھو میں کھانا بھیجتی ہوں۔۔۔" وہ وہاں سے چلی گئیں تو مائیسہ بھی ڈائیننگ میز پر اپنی نشست سنبھال گئی۔

kahanifreak.com

اور پھر زاویر کے مسلسل اس قدر آوازیں لگانے پر وہ جلدی جلدی کھانا کھا کر اس کے پاس پہنچی تھی۔

"جتنی زبان تم نے مجھے پکارنے کیلئے ہلائی ہے اس سے اچھا نہیں تھا کہ کچھ پڑھ لیتے۔۔۔" وہ اس کے سامنے صوفے پر پاؤں اوپر رکھتے بیٹھ گئی اور زاویر اپنا پڑھنے لگا۔

مائیسہ شروع سے ہی پڑھائی میں بہت اچھی تھی ایسا نہیں تھا کہ زاویر پڑھائی میں برا تھا مگر اسے مخصوص توجہ سے پڑھانا پڑھتا تھا، پہلے پہل زاویر کو پڑھانا خاصا صبر آزما کام تھا۔۔۔ جس کے ساتھ آپ نہ سختی سے بات کر سکتے تھے نہ شفقت سے بس مائیسہ نے دوستی کے ذریعے بیچ کا راستہ نکالا تھا۔۔۔ اس کے نمبر بھی ہمیشہ ہی نوے فیصد سے اوپر ہی آئے تھے مگر اک مائیسہ کو پڑھائی کیلئے تنگ کرنے کے سبب سب اسے کچھ نا کچھ کہتے رہتے تھے جسے وہ بہت اچھے سے اک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتا تھا۔۔۔

بلآخر آج آخری پیپر کا دن آ ہی گیا تھا۔۔۔ ساری رات پڑھائی کرنے کے بعد اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تو صبح کے آٹھ بج چکے تھے۔۔۔ ابازو اوپر کئے انگڑائی لی اور پھر گہری سانس لیتے ہوئے اپنی کتابوں کو سمیٹتے فریش ہونے کی نیت سے اٹھنے لگا جب غیر ارادی طور پر اس کی نظر مائیسہ پر پڑی۔۔۔ اس کے سامنے بیٹھے بیٹھے جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ میز پر رکھے اپنے بازوؤں پر سر رکھے سو گئی تھی۔۔۔

اک۔۔۔اک لمحے کا کھیل تھااور وہ سب بھولا تھا۔۔۔وہ کچھ لمحے اسے دیکھتا گیا۔۔۔ سبھی اختیار بے اختیار ہوتے چلے گئے۔۔۔

اس کے آس پاس کوئی اس خمیر کا نہیں تھا جو بے لوث۔۔۔بنا کسی غرض کے کسی کیلئے اس حد تک کچھ کر سکتا تھا۔۔۔پھوپھو بھی تو ایسی ہی تھیں۔۔۔وہ مسکرا دیا۔۔۔

وہ دونوں بظاہر مختلف شخصیات سے متاثر تھے۔۔۔وہ اپنی پھوپھو سے اور وہ اپنے ماموں سے، جبکہ در حقیقت ان دونوں میں ہی اک دوسرے کی چھوی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر مائیسہ کو اٹھانا چاہا مگر پھر رک گیا۔۔۔جانے کیوں آج پہلی بار اس نے اس کو ہاتھ لگانے سے خود کو روکا تھا۔۔۔آج۔۔۔اب سے۔۔۔اس پل سے۔۔۔وہ صرف دوست نہیں رہی تھی۔۔۔دل میں ایک منفرد سے جذبے نے انگڑائی لی تھی۔۔۔اور اس نے صدیوں کی سنجیدگی کا فاصلہ لمحوں میں طے کر لیا تھا۔۔۔

اک باڑ تھی جو بیچ میں آئی تھی۔۔۔جو سامنے سوتی لڑکی کو احترام کی اس مسند پر بٹھا گئی تھی جہاں اسے چھونے کیلئے دل راہ حلال کا متقاضی ہوا تھا۔۔۔

وہ نظریں چراتا وہاں سے باہر نکل آیا اور باہر آ کر اس نے اپنی ماں سے کہا۔

"مائیسہ کو اٹھا دیں، وہ زمین پر سو رہی ہیں۔۔۔"

"جب تم خود اٹھ آئے ہو تو اسے بھی اٹھا دیتے۔۔۔"

kanafreak.com

"میں فریش ہونے جارہا ہوں، میرا جوس بنوا دیجئے گا۔۔۔" کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

زاویر پیپر کیلئے جا چکا تھا۔۔۔ تھکاوٹ کی وجہ سے وہ کمرے میں آکر واپس سے سو گئی تھی اور پھر اس کی آنکھ قریباً ساڑھے گیارہ بجے کے قریب اشنا کی کال پر کھلی۔ مائیسہ نے آنکھیں مسلتے ہوئے کال اٹھا کر فون کان سے لگایا۔

"وعلیکم السلام، خیریت ہے اشنا۔۔۔" اس کی آواز میں ابھی بھی نیند کی خماری تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا آج کے دن کوئی میٹنگ شیڈیول نہ کرنا۔۔۔" مائیسہ نے قدرے ناراضگی سے کہا، آگے سے غالباً وہ معافی مانگتی اسے تفصیل بتانے لگی تھی۔ مائیسہ اپنے اوپر سے کمفرٹر اتارتی سلیپر پہنتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ٹھیک ہے تم انہیں انگیج کرو میں بس آدھے گھنٹے میں پہنچ رہی ہوں۔۔۔" مائیسہ نے کال بند کرتے فون واپس سے بیڈ پر اچھال دیا۔ "زاویر صحیح کہتا ہے میری ٹیم ہی دو نمبر ہے۔۔۔" وہ خود سے بڑبڑاتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔

آفس کیلئے وہ جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آئی تھی اور پھر بنا چاپ پیدا کئے دھیرے دھیرے قدم لیتی وہ ممانی سے آنکھ بچا کر باہر کو نکلنے ہی والی تھی جب ممانی نے اس کا کان پکڑ کر اسے واپس کھینچ لیا۔ مائیسہ نے آنکھیں بند کیں۔

kahanifreak.com

"دیر ہو گئی تھی ناں۔۔۔"اس نے ناشتہ نہ کرنے کا جواز گڑھا۔

ممانی نے تاسف سے دیکھتے ہوئے اس کے سامنے فریش جوس کا گلاس کر دیا۔

"تھینک یو۔۔۔"مائیسہ نے ان کی خفگی کے سبب بڑے آرام سے جوس پیا تھا اور پھر گلاس کو میز پر رکھتے اس نے ان سے پیار کیا اور باہر نکل آئی۔

آج زاویر بھی اس کے سوتے ہوئے ہی پیپر دینے چلا گیا تھا اور وہ اسے وش بھی نہیں کر سکی تھی۔مائیسہ نے چلتے چلتے بیگ میں سے موبائل نکالا اور اس پر میسج ٹائپ کرنے لگی۔

"بیسٹ آف لک بڈی۔۔۔اللہ کرے آج پیپر میں تمہاری زبان کی رفتار سے تمہارے ہاتھ چلیں۔۔۔"میسج بھیجنے کے بعد وہ مسکرائی اور اگلے ہی پل کچھ ہی فاصلے پر سے گزرتی سحر اور اس کی کزن کی آوازوں پر اس کے قدم رک گئے۔وہ گہری سانس اندر کھینچتی ہوئی آہستہ آہستہ چلتی ان کے پاس آ گئی۔۔۔ہیل کی ٹک ٹک سامنے کھڑی دو لڑکیوں کو مزید جلا گئی۔

"کچھ کہہ رہی تھی تم۔۔۔؟"

"آپ کو اپنے سے چھوٹی عمر کے لڑکے کے ساتھ گھومتے شرم نہیں آتی۔۔۔"اس کا لہجہ خاصا ہتک آمیز ہوا۔

"نہیں۔۔۔نہیں آتی۔۔۔جب میری فیملی کو ان سب سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو تم کون ہوتی ہو یہ سب کہنے والی۔۔۔"مائیسہ نے کندھے اٹھائے۔"میرے لئے کوئی دوسری زبان معنی نہیں رکھتی۔۔۔"

"فیملی۔۔۔؟" وہ دونوں ہنسی۔ "کون سی فیملی۔۔۔؟ آپ کی فیملی بھی ہے۔۔۔؟" تمسخر اڑاتا لہجہ دل کے نرم گوشے کو چیر گیا۔۔۔ زندگی نے جن جن راستوں سے گزار دیا تھا وہاں اب کسی کے سامنے کمزور پڑ جانے کی ہمت نہ بچی تھی۔۔۔ دکھ بھی عجیب ہوتے ہیں کچھ کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں اور کچھ کو انا کا کندن کر دیتے ہیں۔۔۔ جہاں لمحہ بہ لمحہ رستا خون بھی آپ بیتی کیلئے قائل نہیں کر سکتا۔۔۔

"زاویر۔۔۔۔" مائیسہ کے چہرے پر جلا کر راکھ کر دینے والی طمانیت دیکھ کر حاسدوں کے دل انگارو پر جل اٹھے۔ "زاویر اور اس سے منسلک ہر رشتہ، ہر انسان ہی میری فیملی ہے مگر افسوس کے ساتھ تمہارا دور دور تک کوئی ذکر ہی نہیں ملتا۔۔۔" بلآخر وہی آگ جس میں کچھ لمحے پہلے اس کا دل جلا تھا اب کسی اور کا دل راکھ ہو رہا تھا۔۔۔

"کسی نے صحیح کہا ہے ہر کام کے پیچھے کوئی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔ اب اگر تمہارے ماں باپ ہوتے اور وہ تمہیں اپنے سے چھوٹی عمر کے لڑکے کے ساتھ عیاشی کرتے دیکھتے تو شرم سے ڈوب مرتے۔۔۔"

"پیسے کیلئے لوگ کیا کیا کر جاتے ہیں۔۔۔" اس کے ساتھ کھڑی اس کی کزن بھی تنفر سے اسے دیکھنے لگی۔ اگر وہ جان لیتی اس کا باپ جانے سے پہلے اپنی بیٹی کو مالی غم سے آزاد کروا گیا تھا تو شاید اس کے سامنے یوں کھڑی نہ رہ پاتی۔۔۔

kahanifreak.com

اللہ پاک تو مہربان ہے اور اپنی تخلیق سے بھی بخوبی واقف ہے۔۔۔ پھر کیسے ممکن تھا ولی کو واپسی کا سندیسہ بھیج دے اور پیچھے رہ جانے والوں کا نہ سوچے۔۔۔ کسی کے بھی والدین کو واپس بلوانے سے پہلے وہ بہت سے معاملات کا رخ اولاد کے حق میں پھیر دیتا ہے۔۔۔ یوں کہ پزل کا ہر ٹکڑا خود بخود اپنی جگہ کو پر کرتا چلا جاتا ہے۔۔۔ سیدھے فیصلے ہونے لگتے ہیں۔۔۔ دل اللہ کی رضا میں خوش رہنے لگتا ہے۔۔۔ طمانیت کا احساس روح کی بے چینی کو پینے لگتا ہے۔۔۔ اس پر بھی بہت سی کرم نوازیاں کر دی گئی تھیں۔۔۔

مائیسہ کے قدم لڑکھڑانا چاہتے تھے مگر وہ جمی رہی۔۔۔ غموں کی انا بیچ میں آ گئی تھی۔۔۔

"کیوں نا تم یہ ساری باتیں زاویر سے ہی پوچھ لو۔۔۔" مائیسہ نے اس کے چہرے کا رنگ اڑتے بخوبی دیکھا۔ "امم۔۔۔" اس نے سوچنے کی اداکاری کی۔ "پہلے بھی تم نے غالباً ایسی ہی کوئی بات کی تھی نا۔۔۔ مجھے یاد کیوں نہیں آ رہا اس کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا۔۔۔ زاویر نے کچھ کہا تھا کیا۔۔۔"

"تم۔۔۔" وہ غصے سے کانپ گئی۔

"کیوں چاہتی ہو میں زاویر کو یہ ساری باتیں بتا دوں اور پھر وہ تمہیں اپنی زبان میں سمجھائے۔۔۔"

وہ پر اعتماد سی چال چلتی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی اور گاڑی سٹارٹ کرتے کھڑکی سے منہ باہر نکال کر تمسخرانہ مسکراہٹ سے انہیں دیکھا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔۔۔ گاڑی جیسے ہی آگے بڑھی تھی

kahanifreak.com

آنکھوں سے آنسو قطار در قطار بہنے لگے۔۔۔ماں باپ کی کمی کا احساس مزید تازہ ہو گیا۔۔۔دل کیا یہاں سب چھوڑ کر بھاگ جائے۔۔۔ جس کسی کی بھی نظر اس پر پڑ رہی تھی ان کے تجسس کو ہوا مل رہی تھی۔۔۔آخر اتنی اچھی گاڑی میں بیٹھی نک سک سی تیار لڑکی کو کیا غم لاحق ہو سکتا تھا۔۔۔ کوئی کیسے سمجھ سکتا تھا اس خوبصورت لڑکی کو ماں باپ کی جدائی کا غم تھا۔۔۔ایسا غم جس کا مداوا دنیا کا کوئی رشتہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

پیپر ختم ہوتے ہی وہ سیدھا گھر آیا تھا اور اس کے گھر پہنچتے ہی نانا اور اماں نے شکر کرتے ہوئے مبارکباد کے ڈھیر لگا دیئے۔۔۔ وہ تو یوں خوش ہو رہے تھے جیسے وہ دنیا فتح کر آیا ہو۔۔۔اس کی تعلیم مکمل ہونا دادا اور ممانی کو اپنی آزادی کی نوید سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسے امید تھی کوئی اور بھی اس کے انتظار میں ہو گا مگر جس کی امید تھی وہ یہاں نہیں تھیں۔۔۔۔ جس کیلئے وہ جلدی گھر آیا تھا اسے سامنے ناپا کر دل کو برا لگا۔۔۔پہلے کب ایسا ہوا تھا وہ آخری پیپر والے دن گھر آیا ہو اور وہ اسے اپنی منتظر نہ دکھائی دی ہو۔۔۔ ہمیشہ وہ انتظار میں ہوتی تھی اور پھر وہ سبھی موج مستی کرنے کیلئے باہر چلے جاتے تھے۔۔۔آج سے پہلے کبھی اس طرح رنج بھی تو نہیں پہنچا تھا۔۔۔ وہ خود ہی اپنے ہی خیالات سے ڈر گیا۔۔۔

کھانے کے بعد وہ ڈائینگ میز سے اٹھتا سیدھا اپنے کمرے میں آگیا، ارادہ آرام کرنے کا تھا ۔۔۔سوچ بھٹک بھٹک کر صبح والی کیفیت کی جانب جا رہی تھی۔۔۔وہ ہزار جھٹلاتا مگر اب کنول ۔۔۔چاندنی۔۔۔آفتاب الگ الگ اپنے رنگوں میں لوٹنے کی کوشش کرنے لگے تھے۔۔۔

محبت اپنا آپ منوانے پر بضد ہو رہی تھی۔۔۔وہ چڑ گیا۔۔۔اور منہ پر رکھے تکیے کو اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔

روبی نے دروازے پر دستک دی اور پھر کوئی جواب نہ ملنے پر خود ہی دروازہ تھوڑا سا وا کرتے ہوئے اندر جھانکا۔

"کیا ہے۔۔۔؟" زاویر نے اوندھے منہ لیٹے ہی اپنے سر کو اٹھاتے اس کی جانب گھمایا۔

روبی دروازہ کھول کر اندر آگئی۔"ارے آپ کیوں منہ لٹکائے ہوئے ہیں۔۔۔آج تو آپ کو خوشی سے ناچ اٹھنا چاہیے۔۔۔"

"کیا کام ہے۔۔۔؟"

"مائیسہ آپی تو آ نہیں پائیں۔۔۔" مائیسہ کے ذکر پر وہ منہ بنا کر رہ گیا۔۔۔بہن بھائی بھی عجیب مخلوق ہوتے ہیں جانے انجانے میں جب بھی پاؤں رکھتے ہیں دکھتی رگ پر ہی رکھتے ہیں۔۔۔

"کیوں۔۔۔" اس کا موڈ مزید خراب ہوا۔

kahanifreak.com

"میٹنگ میں ہیں۔۔۔"اس نے کندھے اٹھائے ایک لمبی سانس کھینچی، جیسے وہ میٹنگ کا سن کر ہی تھک گئی ہو۔"اب آپ ہی مجھے اور رمیسہ کو آئسکریم کھلانے لے جائیں۔۔۔"

"یار روبی۔۔۔"اس نے انکار کیلئے پر تولنے چاہے مگر سامنے بھی اسی کی چھوٹی بہن تھی۔

"پلیز ناں۔۔۔بھائی نہیں ہیں کیا۔۔۔پلیززززز۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں کو باہم ملائے آنکھیں بند کئے اصرار کرنا شروع ہو چکی تھی۔

زاویر نے بددلی سے اٹھتے اس کے سر پر چپت لگائی۔"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ دروازے کی جانب بڑھی پھر رک کر پلٹتے ہوئے زاویر کو دیکھا۔"وہ رمیسہ کے پاس سحر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔کیا اسے بھی ساتھ لیں گے۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ہاں کیوں نہیں۔۔۔"

زاویر کے اتنے آرام سے مان جانے پر وہ حیران ہوئے بنا نہیں رہ سکی۔"ہیں واقعی۔۔۔"

"ہاں نا اور ایک کام کرو پھوپھو کو بھی فون کر کے بلا لو۔۔۔"زاویر نے زبردستی کے دانت نکالے۔"بلکہ صرف پھوپھو کو ہی کیوں۔۔۔فائز کو بھی بلوا لو۔۔۔"

"ارے خفا کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔میں نے مروت میں پوچھا تھا۔۔۔"

kahanifreak.com

"اچھابس بس۔۔۔میرے سامنے مروت کااچار بیچنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اب جاکر اسے بھگاؤاور جب وہ چلی جائے تب مجھے بلالینا۔۔۔" وہ روبی سے کہتاہواواپس سے بیڈ پر لیٹ گیا۔

روبی نے اس کے پاس پہنچ کر اپناہاتھ اس کے سامنے کیا۔"وعدہ کریں۔۔۔آئسکریم کھلائے بنا سوئیں گے نہیں۔۔۔"

زاویر نے محبت بھری نگاہوں سے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھااور پھر اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے عہد کر گیا۔

اگلی صبح مائیسہ خلاف معمول گھر پر ہی رکی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی زاویر اس سے ناراض ہو گااور اسے منانا مشکل ہونے والا تھا۔۔۔وہ ممانی کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جب زاویر نے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے اک نظر اس پر ڈالی اور پھر کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

مائیسہ نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ممانی کو اشارہ کیااور پھر اس کے پیچھے ہی کچن میں آگئی۔۔۔ وہ دروازے سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگی جواب فریج کھول رہا تھا۔فریج کھولتے ساتھ ہی زاویر کی نظر سامنے پڑے کیک پر گئی۔۔۔اس کی پسند کا فریش کیریمل کیک۔۔۔جس کے اوپر آزادی مبارک لکھاہوا تھا۔

"کیسالگا۔۔۔؟" مائیسہ نے اس کے پاس آتے ہوئے جھک کر پوچھا۔

kahanifreak.com

"آپ تھکی ہوئی ہوں گی۔۔۔نہ بناتیں کیک۔۔۔" وہ اس سے نہیں خود سے ہی الجھا ہوا تھا۔

"کیوں۔۔۔کیوں ناں بناتی۔۔۔جانتی ہوں تمہیں یہ کیک کس قدر پسند ہے۔۔۔" مائیسہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بال بگاڑنے چاہے وہ سرعت سے پیچھے ہو گیا۔

وہ شاید زیادہ ناراض تھا۔"آئیم سوری۔۔؟"

"کوئی بات نہیں۔۔۔" اس نے گلاس اٹھا کر لبوں سے لگاتے گھونٹ بھرا۔

وہ اس سے طعنوں کی کافی لمبی لسٹ کی توقع کر رہی تھی اور وہ تین الفاظ میں بات مکا گیا۔

"تم جانتے ہو میں تم پر کسی چیز کو فوقیت نہیں دیتی۔۔۔بس پچھلے ہفتے کے سبب بہت سے کام رہ گئے تھے۔۔۔میں نے بہت کوشش کی جلدی آنے کی مگر۔۔۔" اس نے بے بسی سے کندھے اٹھائے۔

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں مائیسہ۔۔۔"

"تم ناراض نہیں ہو۔۔۔؟"

وہ پانی پیتا نفی میں سر ہلا گیا۔

"پھر کیا بات ہے۔۔۔؟"

"شاید تھک گیا ہوں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے کچن سے نکل گیا۔

kahanifreak.com

مائیسہ کو آج پہلی مرتبہ اس کا رویہ کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا۔۔۔کچھ تبدیلی تھی جو سمجھ نہیں آرہی تھی مگر محسوس ضرور ہو رہی تھی۔۔۔اس کا رویہ بدلا ہوا تھا۔۔۔وہ تو سمجھ رہی تھی وہ کل نہ آنے پر اس سے لمبی لمبی بحث کرے گا مگر یہاں تو اس نے کچھ کہا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ الجھ کر رہ گئی۔۔۔

زاویر پیپر ختم ہونے کے بعد خلافِ معمول گھر سے زیادہ وقت اپنے دوستوں کے ساتھ گزارنے لگا تھا اور یہ بات سب نے ہی محسوس کی تھی مگر پھر اس کے امتحانات کے ختم ہونے کی خوشی سے مشروط کرتے ہوئے نظرانداز کر دیا۔

اس وقت بھی وہ رات کے وقت سکندر کے ساتھ ایک سنسان روڈ پر گاڑی کھڑی کئے اس کے بونٹ پر چڑھے بیٹھا تھا۔۔۔سکندر کو وہ پچھلے کچھ دنوں سے ہی عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ پہلے کی نسبت بہت کم بات کرنے لگا تھا اور پہلے جو اس کو گھر جانے کی جلدی مچی رہتی تھی اب جانے کیوں یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ گھر سے بھاگ رہا ہو۔۔۔وہ رات دیر دیر تک اس کے ساتھ رہنے لگا تھا، اگر سکندر اسے وقت کا احساس نہ دلاتا تو وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا رہتا۔۔۔

ابھی بھی وہ اسلام آباد کی ایک سنسان سڑک پر گاڑی روکے ہوئے تھا۔۔۔چاروں طرف رات کی تنہائی کے ساز بج رہے تھے اور وہ سامنے تاحد نگاہ پھیلے سیاہ پہاڑوں پر نظریں جمائے

ہوئے تھا۔ڈھیلی سفید شرٹ جو وہ پہنے ہوئے تھا وہ ہوا کے سبب لہرا رہی تھی، نفاست سے تراشے بالوں میں بھی ہلکی جنبش ہو رہی تھی۔۔۔

"زاویر تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"اتنے دنوں کے صبر کے بعد بلآخر سکندر نے پوچھ لیا۔

"نہیں۔۔۔"وہ تھکے تھکے انداز میں سامنے دیکھتا رہا، کندھے ڈھیلے چھوڑ چکا تھا۔

"مجھے کیوں لگ رہا ہے تم گھر سے بھاگ رہے ہو۔۔۔؟"سکندر کے لہجے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

"مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی تردید کے اپنے احساس کو قبول کر گیا۔

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو جانے کے بعد زاویر نے گردن گھما کر سکندر کی جانب دیکھا۔

"تم نے اس دن کہا تھا مجھے محبت ہو گئی ہے۔۔۔اور میرے پوچھنے پر تم نے کہا جس کا میرے کندھے پر ہاتھ رکھنا میرے اشتعال کو مار دیتا ہے۔۔۔"وہ کچھ پل کو رکا۔۔۔"تم نے کس کیلئے کہا تھا۔۔۔"اس کے ماتھے پر الجھنوں کا جال تھا۔

"کیا تم سچ میں نہیں جانتے میں نے کس کیلئے کہا تھا۔۔۔"

kahanifreak.com

وہ بونٹ پر ہاتھ ٹیکے سر اٹھائے آسمان کو دیکھنے لگا۔"پتا نہیں۔۔۔شاید جانتا ہوں مگر ماننا نہیں چاہتا۔۔۔اگر ایسا ہوا تو۔۔۔"وہ آگے کہہ نہیں پایا،وہ جانتا تھا یہ جذبہ ٹھہری ہوئی زندگیوں میں تلاطم برپا کر سکتا ہے۔

"تو۔۔۔؟"سکندر کو جتنی حیرت ہوتی کم تھی۔۔۔آج سے پہلے کب اس کو کسی چیز کیلئے اس قدر فکر مند ہوتے دیکھا تھا۔

"مجھے ڈر ہے میں انہیں کھو دوں گا۔۔۔"اس کو کھو دینے کے خوف کے سبب اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔

"پھر اس راستے کے مسافر مت بنو۔۔۔"وہ سہولت سے کہہ گیا۔۔۔اس کیلئے کہنا آسان تھا مگر جسے نبھانا تھا اس کیلئے موت برابر تھا۔۔۔

"اسی لئے انہیں اوائیڈ کر رہا ہوں شاید زندگی میں پہلی بار۔۔۔پہلی بار میں ان سے ملنے سے کترا رہا ہوں۔۔۔جانتا ہوں ان کی محض ایک نظر ہو گی اور وہ دل کا حال جان لیں گی۔۔۔مجھے اب اندازہ ہوا ہے زندگی میں ادراک ہو جانے پر محبت کو نظر انداز کرنا کس قدر جان لیوا امر ہوتا ہے۔۔۔"اس کی آنکھیں اک بار پھر سے جانے اندھیرے میں کیا تلاش کرنے لگی تھیں۔

"تم جانتے ہو میں ہر نماز میں ان کی خوشی کی دعا مانگتا ہوں۔۔۔جب سے مجھے اندازہ ہوا ہے سحر ان سے حسد کرتی ہے میں کبھی انہیں اللہ کی پناہ میں دینا نہیں بھولا۔۔۔"اس نے کچھ لمحے کا توقف کیا۔"اور جب سحر نے کہا وہ چلی جائیں گی۔۔۔میرا دل بے چین ہو گیا ہے۔۔۔۔"وہ

kanafreak.com

لمحے بھر کو سانس لینے کیلئے رکا۔"میں شاید ڈر گیا ہوں۔۔۔اور اس ڈر کی وجہ کیا ہے۔۔۔" اس نے کندھے اٹھائے۔"نہیں معلوم۔۔۔کس بات سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا ہوں۔۔۔اس سے کہ میں ان کے دل میں اپنا مقام کھو دوں گا۔۔۔کل کو کوئی اور آئے گا اور وہ انہیں مجھ سے زیادہ عزیز ہو جائے گا۔۔۔مجھ سے زیادہ ان کے قریب ہو جائے گا اور اگر ایسا ہوا تو زاویر اصفہانی نہیں رہے گا۔۔۔رہ ہی نہیں پائے گا۔۔۔"اس نے سر جھکا لیا۔"یاں پھر اس بات سے زیادہ خوفزدہ ہو گیا ہوں کل کو ان کی زندگی میں آنے والے مرد نے ان کی ویسی قدر نہ کی جس کی وہ حقدار ہیں تو۔۔۔؟تم کہتے ہو مجھے ان سے محبت ہے۔۔۔"اس نے اک گہری سانس بھری۔"پتا نہیں یہ کیسی محبت ہے جس نے خود کو منوانے میں اتنا وقت لے لیا۔۔۔میں آج تک ان کے سامنے جھکتا آیا ہوں مگر اس معاملے میں میں ان کے سامنے جھک نہیں پاؤں گا۔۔۔"وہ انتہا کی بے بسی پر تھا۔"یہ کیسی محبت ہے جو مجھے ان کے سامنے سر اٹھانے کیلئے اکسا رہی ہے۔۔۔"

"اپنی محبت کے ساتھ زندگی گزارنے کی خواہش کرنا غلط تو نہیں ہے۔۔۔"سکندر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"وہاں تو غلط ہی ہے ناں جہاں آپ جانتے ہوں سامنے والا آپ کے ساتھ چلنے کا روادار نہیں۔۔۔"وہ اپنی ہتھیلیوں میں کچھ ڈھونڈنے لگا تھا۔

kahanifreak.com

"وہ ایسا کیوں نہیں چاہیں گی۔۔۔؟ جبکہ مجھے اچھے سے پتا ہے لڑکیوں کو تابعدار قسم کے شوہر بہت پسند آتے ہیں۔۔۔" سکندر نے اپنے نو سو ناوے ناکام عشق کی بنیاد پر اپنا تجزیہ پیش کیا تھا۔

زاویر نے صبر کی رسی کو تھاما۔ "عقلمند دوست ملنا بھی خدا کی بڑی عنایات میں سے ایک ہے۔۔۔" زاویر کہتے ہوئے دھیما سا ہنس دیا جبکہ سکندر الجھ گیا۔۔۔ آیا اس نے تعریف کی تھی یا ں طنز۔۔۔ جبکہ نہ وہ اس وقت تعریف کرنے کے قابل تھا نہ طنز۔۔۔

مائیسہ کو زاویر کے رویے نے الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ الجھن سے زیادہ فکر مند اور تشویش تھی ۔۔۔ پہلے ایسا نہیں ہوا تھا کے ایک ہی گھر میں رہتے انہیں ہفتوں ہفتے گزر جائیں اور وہ اک دوسرے سے مل بھی نہ پائیں، مگر اب بہت سی کوششوں کے باوجود بھی وہ زاویر سے مل نہیں پا رہی تھی، جب وہ گھر ہوتی وہ یاں تو باہر ہوتا یاں پھر سو رہا ہوتا۔ وہ اس کے کمرے میں جا کر اسے آوازیں لگاتی مگر وہ یوں پڑا رہتا جیسے حقیقت میں سو رہا ہو۔۔۔

مائیسہ اس الجھن سے تنگ آ کر رمیسہ کے پاس چلی آئی۔

"ارے مائیسہ آپی آپ۔۔۔۔" اس نے لیپ ٹاپ سے سر اٹھا کر مائیسہ کو دیکھا۔

"ہمم۔۔۔ رمیسہ کیا تم جانتی ہو زاویر کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی۔

"کیا ہوا ہے اسے۔۔۔" اداکار تو اس گھر میں سب ہی تھے۔

kahanifreak.com

"پتا نہیں۔۔مجھے محسوس ہو رہا ہے جیسے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔۔۔"

"آپ نے اس سے بات نہیں کی۔۔۔؟"

"وہ ملتا ہی نہیں ہے، پتا نہیں مجھے لگ رہا ہے جیسے وہ مجھے نظر انداز کر رہا ہو۔۔۔"مائیسہ کی آواز میں دکھ تھا۔

"نہیں۔۔۔آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی، وہ آپ کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔۔۔آپ جانتی ہیں ناں اینوی کے اس کے ٹینٹرمز ہوتے ہیں۔۔۔ابھی بھی بھن بھن کرتا اپنے کمرے میں گیا ہے۔۔۔"

"کیا زاویر اپنے کمرے میں گیا ہے۔۔۔میں اس سے بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔"

"ارے چھوڑیں ناں۔۔۔"رمیسہ نے روکنے کی سعی کی مگر مائیسہ نفی میں سر ہلاتی وہاں سے چلی آئی۔

وہ وہاں سے سیدھا اس کے روم میں آئی تھی، اس نے ناک کرتے ہوئے دروازہ کھولا۔زاویر کھڑکی کے پاس کھڑا لان میں دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے دروازہ کھلنے پر گردن گھما کر دیکھا اور پھر فوراً سے رخ پھیر لیا۔۔۔مائیسہ دھیمے قدم لیتی اس تک آ گئی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

وہ خاموش کھڑا رہا۔

"زاویر۔۔۔اب تم میرے صبر کا امتحان لے رہے ہو۔۔۔مجھے بتاؤ کوئی بات ہے جو تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔۔"زاویر اس کے لہجے سے اندازہ کر سکتا تھا وہ اس کیلئے خاصی پریشان ہے۔

"نہیں۔۔۔"یک لفظی جواب اور بات ختم کی تھی۔

"مگر تمہارا رویہ بہت عجیب ہے، تم کچھ چھپا رہے ہو ناں۔۔۔"مائیسہ اس کی بائیں جانب آ گئی ،جہاں سے وہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتی تھی۔

"آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔"وہ ابھی بھی کھڑکی سے باہر ہی دیکھتا رہا۔

"تم میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہے ہو۔۔۔؟"اس کی آواز میں نمی گھل گئی،اس نے آج تک کبھی اس سے نظریں نہیں پھیری تھیں اور آج اس کی نظریں یوں ہو گئی تھیں جیسے کبھی ان میں اس کا عکس ابھرا ہی نہ ہو۔۔۔"کیا رزلٹ کی وجہ سے پریشان ہو۔۔۔"اسے اس وقت اس کی پریشانی کا یہی سبب سمجھ آیا۔۔۔

وہ مائیسہ کی آواز کی نمی کو بھانپ گیا، مگر اس وقت نظریں ملا کر وہ دوستی کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا ۔زاویر نے اک سیکنڈ سے بھی کم لمحے کیلئے مائیسہ کی جانب دیکھ کر سر اثبات میں ہلا دیا،اگر وہ اس کی پریشانی کو رزلٹ سے مشروط کر رہی تھی تو ابھی کیلئے یہی مناسب تھا۔

"شکر۔۔۔تم نے تو میری جان ہی نکال دی تھی۔۔۔"مائیسہ پر سکون ہوئی۔"اور تم کب سے نتائج کیلئے پریشان ہونے لگے۔۔۔"

"بس اس بار ہو گیا ہوں۔۔۔" وہ سر جھکا گیا۔

اس کے لہجے پر مائیسہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

"کہ۔۔۔ کہیں باہر چلیں، تم بھی اچھا محسوس کرو گے۔۔۔" وہ ڈر گئی تھی، اسے پر سکون کرنے کیلئے بولی۔

"میں ضرور چلتا مگر سکندر آ رہا ہے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔" وہ بے ساختہ ہی پکار اٹھی۔

اس نے اپنی گدی پر ہاتھ رکھے اس کی جانب دیکھا یوں کہ وہ اس کی آنکھوں میں جھانک نہ پائے۔۔۔ وہ اپنے جذبات اس پر عیاں نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں میں اپنے دل کی بدلتی کیفیت کا عکس دکھا کر اسے خود سے دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ پر یقین تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے گی اور اس کے دل تک اتر جائے گی۔۔۔ پھر نہ کوئی بھید بچے گا نہ کوئی جذبہ جو اس پر آشکار نہ ہو گا۔۔۔ وہ جانتا تھا پہلو میں کھڑی لڑکی کی ایک نظر ہو گی اور اس کی آنکھیں بے اختیار ہوتی چلی جائیں گی۔۔۔ نہ کچھ چھپائیں گی نہ جھوٹ کہیں گی۔۔۔ پھر اس کی آنکھیں اس کی نہ رہیں گی۔۔۔ یہ ان بھوری آنکھوں والی لڑکی کی وفادار ہو جائیں گی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"اس نے کہتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔"تم سکندر کے ساتھ فن کرو اور سنو۔۔۔پریشان نہیں ہو تمہارا رزلٹ بہت اچھا آئے گا۔۔۔"وہ کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔

زاویر نے کھڑکی کی گرل کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنا سر نیچے گرا دیا۔اس نے اس کا نام کیوں پکارا تھا۔۔۔کیا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔؟اس نے آج سے پہلے کب اس کے ساتھ کو رد کر کے کسی دوسرے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔آج بڑھائے تھے اور وہ اسے پکار اٹھی تھی۔۔۔

اس کے کمرے سے نکلتے ہی مائیسہ کے قدموں نے رفتار دھیمی کر دی تھی۔۔۔کچھ لمحے پہلے والی خوشگواریت کہیں مفقود ہو چکی تھی۔۔۔زاویر کی باتیں۔۔۔اس کا لہجہ۔۔۔وہ اسے ٹھٹکا گیا تھا۔

وانیہ جانے کتنے دنوں سے اسے ملنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ اسے مسلسل ٹالتی آ رہی تھی۔۔۔ زاویر سے نہ چڑ کھاتی ہوتی تو یقیناً گھر جا کر اسے دھر لیتی لیکن اسے اس بات کا بخوبی اندازہ تھا زاویر کے ہوتے ہوئے مائیسہ کو دھرنا ناممکن تھا اور تو اور الٹا شہد کی مکھی کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتا۔

آج اس نے سید ھاد فتر کال کر کے زاویر کے متعلق پوچھا تھا،اس کی غیر موجودگی کا سنتے ہی وہ سید ھاد فتر پہنچی تھی اور وہاں سے مائیسہ کو اپنے ساتھ لئے ہی اٹھی تھی اور لنچ کیلئے ریسٹورنٹ لا کر ہی دم لیا۔

"آخر تم اتنا کام کر کے کرو گی کیا۔۔۔؟اور چند سال ہیں اس کے بعد چاند پر جانا ہی رہ جائے گا اور اس کیلئے ابھی تک کوئی ایسی درفیات نہیں ہوئی۔۔۔"

"نیل آرم سٹرانگ کا کیا۔۔۔"مائیسہ نے چپس کا ٹکڑا اٹھا کر منہ میں رکھتے شرارت سے کہا۔

"ارے چھوڑو گوروں کا تو وہی حال ہو گیا'اکھوں دکھے نہ تہ نام چراغو۔۔۔'ہنہ۔۔۔"اس نے سامنے پڑے گلاس کو اٹھا کر مشروب کا گھونٹ بھرا۔"ویسے میں سچ میں جاننا چاہتی ہوں اتنا کام کر کر کے تھکتی نہیں ہو۔۔۔"وانیہ جھنجھلا گئی۔

"دال روٹی کیلئے کرنا پڑتا ہے۔۔۔"اس نے بیچارہ سا منہ بنایا۔

اس کی بات پر وانیہ بے ساختہ ہی قہقہ لگا اٹھی اور پھر ریسٹورنٹ میں موجود لوگوں کو اپنی جانب دیکھتا دیکھ کر کچھ خجل سی ہوئی۔"تم جیسے امیر لوگوں کو بھی دال روٹی کی فکر ہوتی ہے۔۔۔" وانیہ نے مذاق اڑایا۔

"ہاں بھئی تمہیں کہاں ایسی باتیں سمجھ آئیں گی۔۔۔اب ہر کسی کی قسمت تمہاری طرح تھوڑی ہوتی ہے پہلے باپ کے نام پر عیاشی پھوڑو پھر منگیتر ملا وہ بھی سبحان اللہ۔۔۔"مائیسہ نے اسے چھیڑا۔"

"خیر عیاشی تو تم بھی پھوڑ سکتی ہو مگر تم پھوڑتی نہیں ہو۔۔۔زاویر ٹھیک کہتا ہے تمہیں کچھ گر سیکھانے ہی پڑیں گے۔۔۔" وانیہ نے بات کے اختتام پر شرارت سے آنکھ دبائی تھی۔

وانیہ کی بات پر اس کا منہ بن گیا۔"اس کو تو تم رہنے ہی دو۔۔۔" یاد آنے پر چہرے پر ایک بار پھر سے الجھن واضح ہونے لگی تھی۔

وانیہ تو ورطہ حیرت میں اسے دیکھتی چلی گئی۔اپنی کرسی سے تھوڑا اوپر ہو کر اس کی جانب جھکتے اس کا بازو تھام کر نبض دیکھنے کی اداکاری کی۔"یہ میرے کان کیا سن رہے ہیں۔۔۔ کہیں بخار تو نہیں۔۔۔"

مائیسہ نے گہری سانس لی۔"پتا نہیں یار اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔" وہ سچ میں فکر مند تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔" وانیہ بھی سنجیدہ ہو گئی۔آج سے پہلے کب ایسا ہوا تھا جب اس نے زاویر کے رویے پر کسی سے بھی کوئی بات کی ہو۔

"آجکل اس کے مزاج ہی نہیں ملتے۔۔۔میری طرف تو دیکھنا تک پسند نہیں کر رہا۔۔۔" اس کا چہرا مرجھا گیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

"ایسا ہی ہے۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آ رہی آخر کونسی چیز کو وہ اپنے سر پر سوار کئے بیٹھا ہے۔۔۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے وہ مجھے نظر انداز کر رہا ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"تمہیں۔۔۔؟" وانیہ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا تھا مگر زاویر مائیسہ کو نظر انداز کر دے یہ ناممکنات میں سے تھا۔ لیکن جو مائیسہ کہہ رہی تھی۔۔۔؟"فکر نہیں کرو ۔۔۔انسان میں تبدیلیاں تو آتی رہتی ہیں۔۔۔"

"ہاں مگر یہ تبدیلی صرف میرے لئے ہی کیوں۔۔۔" وہ پژمردہ سی بولی۔

"مطلب۔۔۔؟"

"وہ باقی سب لوگوں کے ساتھ تو ٹھیک ہے مگر پتا نہیں مجھ سے کیوں نظریں چرانے لگا ہے۔۔۔" مائیسہ نے جوس کا گھونٹ بھر کر حلق تر کیا۔" بات کرنا چاہوں تو ملتا نہیں ہے، یاں سو رہا ہوتا ہے یاں گھر پر ہی نہیں ملتا اور اگر مل جائے تو وہاں سے یوں اٹھتا ہے جیسے بادشاہ سلامت کو میری آمد پسند نہ آئی ہو۔۔۔" وہ بات کرنے کے ساتھ ساتھ جوس کے گھونٹ بھر رہی تھی جیسے اپنی خفگی پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔"اور تم سوچ سکتی ہو میرے کیک بنانے پر مجھے اس کی جانب سے فقط اک میسج ملا وہ بھی اک لفظ تھینکس۔۔۔یقین کر سکتی ہو اس بات کا۔۔۔" وہ خود بھی ابھی تک حیران تھی۔

وہ اس کے ہر چھوٹے سے چھوٹے عمل کو سراہنے کا قائل تھا۔۔۔وہ عمل کے ہجم کا نہیں اس کی کوشش کا شیدائی تھا۔۔۔اس کی نگاہیں اس کے ہر عمل کو بہت بڑا بنا کر یوں پیش کرتیں کہ دل ستائش میں بخود ہوتا چلا جاتا۔۔۔وہ زاویر اصفہانی تھا جس نے مائیسہ سلیمان کیلئے خود کو مٹی کر لیا تھا۔۔۔

وانیہ بڑی غور سے نا صرف اس کی باتیں سن رہی تھی بلکہ ساتھ ساتھ اس کے چہرے کے تاثرات کو بھی جانچنے لگی تھی،اوپر سے اس کا لہجہ بھلے خفگی والا تھا مگر اندر سے وہ بے چین تھی۔

"مائیسہ ! مجھے لگتا ہے وہ تم سے کچھ چھپا رہا ہے۔۔۔"وانیہ نے سنبھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، مجھے بھی یہی لگتا ہے، مگر پہلے تو کبھی اس کو مجھ سے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں پڑی۔۔۔"اس نے کندھے اٹھائے۔

"تم میری بات کو سمجھ نہیں رہی۔۔۔"وانیہ ایک پل کو رکی، وہ جو کہنے والی تھی عین ممکن تھا وہ اس کی بات پر بھڑک اٹھتی۔

"اس میں نا سمجھ آنے والی کون سی بات ہے۔۔۔"

وانیہ کرسی کی پشت کو چھوڑتی آگے کو جھک کر بیٹھی۔"میں کہہ رہی ہوں وہ تم سے ایک بات چھپا رہا ہے۔۔۔"

مائیسہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔"میں بھی یہی کہہ رہی ہوں اور میں اسی لئے پریشان ہوں کہ آخر ایسی کون سی بات ہو گئی ہے جو اسے مجھ سے چھپانی پڑ رہی ہے۔۔۔ تم جانتی ہو ہم میں کبھی تکلفات نہیں رہے۔۔۔اس نے آج سے پہلے تو مجھ سے کبھی کوئی بات نہیں چھپائی پھر آخر اب ایسا کیا ہو گیا۔۔۔"

"پہلے کبھی ایسی نوبت بھی تو نہیں آئی۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

وانیہ سنبھلی۔"میرا مطلب ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے پہلے اس کو بھی اس بات کا احساس نہ ہوا ہو۔۔۔"

"کس بات کا۔۔۔؟اور تمہیں کیسے پتا ہے اس بات کا جبکہ مجھے تو اس نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔" مائیسہ کے اندر فوراً سے تفتیشی افسر کی روح آئی۔

"مجھے اس لئے پتا ہے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں دوستی کے علاوہ بھی بہت سارے جذبوں سے آشنا ہوں۔۔۔"

مائیسہ کو اس کی باتوں سے اب کوفت ہونے لگی تھی، جانے کیوں وہ سیدھی بات نہیں کر رہی تھی۔

"میری بات پر غصہ کرنے کے بجائے تحمل سے سوچنا۔۔۔"وانیہ نے بات سے پہلے اسے سمجھایا۔"تم احساسات کے معاملے میں بہت کوری ہو، اسی لئے تمہیں محبت محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"

"تم پاگل ہو۔۔۔یاں مجھے پاگل کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔؟ہم مشرق کی بات شروع کرتے ہیں اور تم مغرب پر چلی جاتی ہو۔۔۔زاویر سے محبت کا کیا تعلق۔۔۔"وہ وانیہ کی پہیلیوں سے چڑ گئی۔

"دیکھو اگر تم نے یونہی مجھ سے ناراض ہونا ہے تو میں تمہیں کچھ نہیں سمجھا رہی اور محبت سے زاویر کا ہی تعلق ہے۔۔۔بلکہ وہ خود ہی مجسمہ محبت ہے۔۔۔"

ناسمجھی میں مائیسہ کی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔

وانیہ نے گردن اٹھائی۔"مجھے لگتا ہے اسے احساس ہو گیا ہے وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔"
وانیہ نے مائیسہ کی جانب دیکھا جو اس کی آخری بات پر ساکن ہوئی تھی۔

"اور یہی بات ہے جو وہ تم سے چھپانا چاہ رہا ہے۔۔۔"

راز آشکار ہونا شروع ہو چکے تھے۔

"تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہو۔۔۔"اس نے کچھ لمحوں کے بعد کہا۔

"میں تم لوگوں کو کتنے سالوں سے جانتی ہوں، میں جانتی تھی یہ محبت کا اونٹ اسی کروٹ بیٹھے گا مگر حیرانی یہ ہے اس اونٹ نے اس کروٹ بیٹھنے میں کافی دیر لگادی۔۔۔"

ان دونوں کے بیچ کچھ لمحوں کیلئے وقفہ آگیا، مائیسہ بس وانیہ کی بات کو سوچ کر ہی رہ گئی۔

"مائیسہ۔۔۔"اس کے چہرے پر آخر کون سا رنگ تھا جس نے اپنی چھاپ نہیں دکھائی تھی اور آخر میں رہ جانے والے رنگ کو وانیہ پہچان نہیں پائی تھی۔

"ہمم۔۔۔"اس نے کھوئے کھوئے کہا۔

kahanifreak.com

"کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی۔۔۔؟" مائیسہ کے سامنے بے ساختہ ہی جھیل کنارے اس کے ساتھ گزرے پلوں کے منظر لہرائے، جب اس نے مائیسہ کی تعریف کی تھی۔اس کا لہجہ عام تھا مگر اس کے الفاظ وہ عام نہیں تھے۔۔۔یوں آنکھوں کے سامنے کتنے ہی پل آکر جاتے رہے۔۔۔اور وہ ان میں الجھتی رہی۔۔۔

"مائیسہ۔۔۔؟" وانیہ نے دوبارہ سے اسے پکارا۔"کیا تمہیں اس سے محبت نہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔" مائیسہ نے اس سے کہنے کے ساتھ ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کر دیا۔

وانیہ اس کے رد عمل پر ہنسی۔مائیسہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔

"ہر انسان کو اپنے بارے میں علم ہوتا ہے مگر تم خود سے ناآشنا ہو۔۔۔"

"وانیہ۔۔۔" اس کا لہجہ سخت ہو گیا۔"یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔۔۔"

"میں نے کب کہا یہ مذاق کی بات ہے۔۔۔محبت سے زیادہ سنجیدہ بات کوئی ہو سکتی ہے۔۔۔"

"بس۔۔۔" اس کی آواز میں شاید خوف تھا۔"کیا تم نہیں جانتی ہو میں۔۔۔میں اس سے رمیسہ کیلئے بات کر چکی ہوں۔۔۔"

"اور وہ تمہیں منع بھی کر چکا ہے۔۔۔"

"اس کے منع کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ممانی ایسا ہی چاہتی ہیں اور اسے ماننا پڑے گا ۔۔۔"

kahanifreak.com

"اور وہ۔۔۔؟ وہ جو تم سے محبت کرتا ہے اس کا کیا۔۔۔"

"محبت۔۔۔ محبت۔۔۔ تم تنگ نہیں آتی ہر وقت اس لفظ کی مالا جپتے۔۔۔؟ کوئی محبت وحبت نہیں ہے اسے۔۔۔ بس بچپنا ہے اور اسی بچپنے میں دل لگی کر رہا ہے بس۔۔۔"

اسے وانیہ کی بات تپا گئی تھی۔

وانیہ چند لمحے اسے افسوس سے دیکھتی رہی۔ "تم۔۔۔ تم کس قدر سنگدل ہو مائیسہ۔۔۔ تم زاویر کیلئے ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔۔ وہ اور تم سے دل لگی کرے گا۔۔۔ تمہارے ساتھ دل لگی کرنے سے پہلے وہ مر جائے گا۔۔۔"

"وانیہ۔۔۔" وہ یک دم چیخ اٹھی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی زاویر اس کیلئے کیا ہے پھر اس کے سامنے کیسے اس کیلئے ایسا بول سکتی تھی۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں کہہ رہی مائیسہ۔۔۔ وہ ایسا ہی کرے گا۔۔۔ جانتی ہو کیوں۔۔۔؟" وانیہ اس کی سوچ پر بگڑ گئی تھی۔ "کیونکہ اسے محبت تو تم سے کہیں بعد میں ہوئی ہے اس سے کہیں پہلے۔۔۔ شاید بچپن سے ہی تمہاری خوشی اسے عزیز ہو چکی تھی۔۔۔ تمہارا احترام وہ خود پر لازم کئے بیٹھا ہے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں جھلکتا تمہارا عکس دیکھ کر رشک ہوتا ہے۔۔۔ اور تم۔۔۔ تم کہتی ہو وہ تم سے دل لگی کرے گا۔۔۔" وانیہ کے لہجے میں وثوق تھا۔

"میرا دماغ خراب مت کرو اور نہ ہی میری سوچوں کو الجھانے کی کوشش کرو۔۔۔" مائیسہ کا لہجہ کمزور پڑنے لگا تھا۔

kahanifreak.com

"مائیسہ۔۔۔"وانیہ نے اسے سمجھانا چاہا،مائیسہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"مجھے اپنی زندگی میں ہلچل نہیں چاہئیے۔۔۔"

"اگر تمہیں بھی اپنی محبت کا ادراک ہو چکا ہوتا کیا تب بھی یہی کہتی۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔آخر محبت کیا ہے وانیہ۔۔۔؟کیا محبت خود غرض ہوتی ہے۔۔۔؟کیا محبت اوروں کی حق تلفی سیکھاتی ہے۔۔۔؟کیا محبت رشتوں کے تقدس کو پامال کرنا سیکھاتی ہے۔۔۔؟پھر محبت اور ہوس میں فرق ہی کیا ہوا۔۔۔؟"وانیہ اس کی بات پر منہ کھولے اسے دیکھتی چلی گئی۔"کیا محبت بغاوت ہے۔۔۔؟اگر ہاں تو میں اس کے حق میں نہیں۔۔۔میرے لئے رشتوں کا لحاظ ہر چیز سے اہم ہے۔۔۔"اس کے لہجے کی پختگی بتا رہی تھی وہ کسی طور اپنے نظریے سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔۔۔"ہمارے بیچ کی بے تکلفی۔۔۔ہماری دوستی۔۔۔تم کیا چاہتی ہو میں ان راہوں پر نکل کر ان خوبصورت لمحوں کو زمانے کی نظروں میں رسوا ہونے کیلئے چھوڑ دوں۔۔۔؟ہم کسی بھی کلاس سے تعلق رکھیں۔۔۔خود کو کتنا ہی لبرل کہنا شروع کر دیں مگر سب سے پہلی انگلی عورت کی ہی جانب اٹھتی ہے اور اس کی ہی جانب اٹھے گی۔۔۔میری ماں نے پسند کی شادی کی تھی،ماموں رضامند تھے بعد میں نانا بھی مان گئے تھے۔ماں کا انتقال ہو گیا اور انہیں گزرے ہوئے بھی کئی سال ہو گئے مگر نانا کے دل سے یہ بات نہ جا سکی کہ انہوں نے نانا کو انکار کر کے اپنی پسند کو ترجیح دی تھی۔۔۔"وہ ایک سانس میں سب کہتی چلی گئی۔

"وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔"

"جب ایسا کچھ ہو گا تو پیچھے ہٹنے نہ ہٹنے کا سوال پیدا ہو گا۔۔۔بس تمہاری پسند کی شادی ہونے والی ہے تو تمہارا بس نہیں چل رہا اوروں کی بھی پسند کی کروادو۔۔۔"

"کرتی رہو کبوتر کی طرح آنکھیں بند۔۔۔"اس نے بھی اتنی دماغ کھپائی کے بعد تپ کر کہا تھا۔"تمہیں سمجھانے سے بہتر ہے میں بھینس کے آگے بین بجالوں۔۔۔"

"آئندہ مجھ سے اس ٹاپک پر بات مت کرنا۔۔۔"وہ قطعیت سے بولی۔

"کیوں۔۔۔؟"

"بس مجھے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی۔۔۔"وہ نہیں کہہ پائی تھی اسے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اس کا دل بھی اپنی روداد نہ سنانے لگ جائے۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی اس کا عکس نہ دکھائی دینے لگے۔۔۔وہ ہر گز اس راہ پر نہیں نکلنا چاہتی تھی۔۔۔وہ عورت تھی اسے اپنے جذبات پر اختیار تھا۔۔۔

اس کا دل کئی خدشات کے زیر اثر آیا تھا۔۔۔اس کی ساری باتوں کو جھٹلاتی وہ اندر ہی اندر دعا کرنے لگی تھی کہ وانیہ کے اندازے غلط ہوں۔۔۔

پہلے پہل تو زاویر نے مائیسہ کو رزلٹ کا کہہ کر ٹال دیا تھا، وہ شاید اس بات پر پر سکون ہو بھی جاتی اگر اس کے دماغ میں چلتی سوچوں کو وانیہ کا وثوق حاصل نہ ہوتا اور پھر رزلٹ کے بعد بھی زاویر کے رویے میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔

مائیسہ اس دن تو وانیہ کی باتوں کو جھٹلا آئی تھی اور اب اس کو تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔اس کے رویے کا یوں یک دم بدل جانا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔اور پھر گھر میں اگر یہ بات کوئی محسوس کر لیتا۔۔۔

مائیسہ زاویر سے بات کرنے کا مصمم ارادہ کئے لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگی۔

"وانیہ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی، ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔" دماغ نے کہا۔ وہ گھٹنے پر کہنی ٹکائے اپنی ہتھیلیاں اپنے منہ کے نیچے رکھے بیٹھ گئی۔

"اور اگر ایسا ہوتا تو اس کا رویہ یوں تو ناں بدل جاتا۔۔۔یہ بھی تو ہو سکتا ہے میری کوئی بات اسے بری لگ گئی ہو۔۔۔" اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "ہاں یقیناً اسے کوئی بات بری لگی ہے۔۔۔" مائیسہ نے اپنی بات سے اتفاق کرتے ہوئے سر ہلایا، لیکن پھر۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے بالوں میں اڑستی اپنا سر نیچے کو جھکا گئی۔ دماغ کچھ کہہ رہا تھا اور دل کچھ اور ۔۔۔کچھ ایسا جو اسے ہلا کر رکھ دیتا۔۔۔

"کیا تمہیں اس سے محبت نہیں ہے۔۔۔؟" وانیہ کا سوال اس کے دماغ میں پھر سے گونجا۔

kanafreak.com

"محبت۔۔۔"اس نے زیر لب دہرایا۔"میری محبت محض ساتھ کی متمنی تو نہیں ہے ۔۔۔"اس کے اندر سے بے ساختہ ہی جواب آیا اور اگلے ہی لمحے اس نے فورا سے اپنے خیال کو جھٹک دیا۔"ہے نہیں اگر۔۔اگر ہوتی۔۔۔ہاں اگر ہوتی۔۔۔"

وہ گھٹنوں میں سر دیئے الجھی ہوئی اپنے پاؤں کی انگلیوں سے کھیلنا شروع ہو گئی۔

اس وقت قریباً رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ گھر آیا تھا، گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے جیسے ہی وہ اپنے دھیان میں آگے بڑھنے لگا اپنے سامنے لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی مائیسہ کو دیکھ کر رک گیا۔۔۔وہ اسے وہاں دیکھ کر اتنا تو جان چکا تھا وہ وہاں اس کے ہی انتظار میں بیٹھی ہے ۔۔۔زاویر نے اپنے سامنے کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر سر کی پچھلی جانب ہاتھ رکھے کچھ پل سوچنے میں گزار دیئے۔۔۔اس کا وہاں بیٹھنا بتا رہا تھا کہ وہ آج اس کو ہر گز بنا بات کئے جانے دینے والی نہیں تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کر پاتا مائیسہ اسے دیکھتے ساتھ ہی پکار بیٹھی۔

"زاویر۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کی جانب چلی آئی۔۔۔وہ بھی اس کو نظر انداز کرنے کا ارادہ کئے اس کی جانب بڑھا۔۔"تم اتنی دیر سے کیوں آئے ہو۔۔۔؟پتا بھی ہے میں کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"

"سوری مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔"وہ بنا اس سے نظریں ملائے آگے بڑھا۔

kahanireak.com

"زاویر۔۔۔کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟تم نے پہلے کہا تمہیں رزلٹ کی ٹینشن ہے،اب تو رزلٹ بھی آگیا ہے۔۔۔آخر اب کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔؟"وہ اس کے جھوٹ پر جھنجھلا گئی۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"اس کا لہجہ بہت نرم تھا اور آواز بہت دھیمی۔

"تم آخر مجھے نظر انداز کیسے کر سکتے ہو۔۔۔؟"وہ اس کے رویے پر پھٹ پڑی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے،آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔۔۔"اس سے پہلے وہ اپنی کہہ کر اک بار پھر سے آگے بڑھتا مائیسہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔

"پھر تم مجھ سے نظریں کیوں نہیں ملا رہے ہو۔۔۔باقی سب کے ساتھ تو تمہارا رویہ بالکل ٹھیک ہے،پھر میرے ساتھ ہی کیوں۔۔۔"وہ ضدی ہو گئی۔

"مائیسہ پلیز۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر جانا چاہا مگر مائیسہ نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا،وہ خود کو نظر انداز کئے جانے کی وجہ جاننے پر بضد رہی۔

"زاویر۔۔۔۔صرف ایک بار بتا دو تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔اگر کچھ غلط ہو گیا ہے تو ہم مل کر ٹھیک کر لیں گے،دیکھو اب مجھے حقیقت میں تمہارا۔۔۔۔"وہ اپنی کہے جا رہی تھی جب اگلے ہی لمحے زاویر گھوما تھا۔۔۔ایک۔۔۔دو۔۔۔تین۔۔۔اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا ۔۔۔دونوں کی نظروں کا ملنا تھا کہ پھر ہر راز آشکار ہوتا چلا گیا۔۔۔وقت ٹھہرا اور ٹھہرتا چلا گیا

۔۔۔

فقط اک پل کا اک لمحہ تھا مائیسہ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔۔دونوں کی دنیا کچھ لمحوں کیلئے ساکت ہو گئی۔۔۔ارد گرد کی ہر شہ یوں برف کی ہو گئی کہ اپنی سانسیں بھی جامد ہونے کا گمان ہونے لگا۔۔۔دونوں کی دھڑکنوں کا تسلسل دھیما پڑتا چلا گیا۔۔۔ایک کی آنکھیں محبت پر نالاں تھیں اور دوسرے کی آنکھیں محبت کے سامنے بے بس۔۔۔۔

اس نے فقط اک لمحے کی غرض سے نگاہوں کا ارتکاز چاہا تھا وائے قسمت محبت نے اپنے حصار میں لے لیا۔

وہ اس سے کیوں بھاگ رہا تھا۔۔۔اس سے نظریں کیوں نہیں ملا رہا تھا۔۔۔یہ بات مائیسہ کو اس کی آنکھوں میں درج تحریر پڑھ کر بخوبی سمجھ آ گئی۔۔۔دل میں پنپتے جذبوں کی رمق کا آنکھوں میں ابھرنا تھا اور اگلے ہی پل مائیسہ کی اس کے ہاتھ پر مضبوط گرفت خود بخود ڈھیلی پڑ گئی اور پھر اس کا ہاتھ چھوٹ گیا۔۔۔وہ اگر اس سے نگاہیں نہیں ملا رہا تھا تو ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھی تمہیں لے کر بلاوجہ پریشان ہونے کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔" وہ بدقت مسکراتی آگے بڑھی۔

"مائیسہ۔۔۔" زاویر نے اسے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔مائیسہ کے قدم تھم گئے،اس نے پل کے پل آنکھیں بند کر کے کھولیں۔۔۔

kahanifreak.com

وہ اس کے قدم تھمتے دیکھ کر اس تک چلا آیا۔"آپ کے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں آپ میرے جذبات سے آشنا ہو چکی ہیں۔۔۔"پہلے وہ جو اپنے جذبات کے عیاں ہو جانے کے ڈر سے اس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا اب وہ اس پر سے نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔۔۔

مائیسہ اس کی بات پر سنبھلی تھی، پہلے محض خود سے جھٹلا رہی تھی اب اس کے سامنے بھی جھٹلانا تھا۔

"ہاں جی مجھے پتا چل گیا ہے تم کافی تھک گئے ہو، جاؤ جا کر سو جاؤ بیوقوف۔۔۔"وہ بظاہر مسکراتے ہوئے اسے کہہ کر آگے بڑھ گئی مگر زاویر کی نظریں۔۔۔اس کی باتیں۔۔۔مائیسہ کے اندر اک تلاطم برپا کر چکی تھیں۔۔۔زاویر اسے جاتا دیکھ کر اک سرد آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔یہ مرحلہ کسی صورت آسان ہونے والا نہیں تھا۔۔۔

اس رات ان کے بیچ جو کلام خاموشی نے کیا تھا اس کے بعد سبھی الفاظ اپنی اپنی جگہ سمٹ سے گئے تھے۔۔۔کوئی بات باقی بچی ہی نہ تھی۔۔۔دونوں ہی عجیب سے احساسات میں گھرے چکے تھے۔۔۔

پہلے دونوں کے دن بنا بات کے کٹتے نہیں تھے اور اب جانے کتنے ہی لمحے۔۔۔کتنے ہی پل آ کر گزر جاتے اور خاموشی میں کوئی لفظ۔۔۔کوئی نظر ارتعاش ہی نہ پیدا کر پاتی۔۔۔

kahanifreak.com

وہ شاید مائیسہ کو وقت دینا چاہتا تھا مگر مائیسہ وہ احساسات کی کس دہلیز پر تھی کہنا ممکن نہ تھا۔ مائیسہ کے رویے نے اسے خود سے بھی نظریں چرانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔ وہ خود پر اس قدر پہرے بٹھا چکی تھی جہاں اس کی موجودگی ہوتی وہ وہاں سے اٹھ جاتی۔۔۔ اس کا رویہ تکلیف دینے لگا تھا۔۔۔

جہاں زاویر ہوتا اور وہاں بیٹھنا مجبوری ہوتی تو وہ اس کی موجودگی کو قطعی طور پر یوں نظر انداز کر دیتی جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔۔۔ وہ خود کو زیادہ تر آفس اور پھر اپنے کمرے کی حد تک محدود کر چکی تھی۔۔۔

وہ مائیسہ کے سبب پہلے سے ہی پریشان تھا اور پھر بڑی آپا نے رہی صحیح کسر پوری کر دی تھی ۔۔۔ اسے آج سے پہلے شاید ہی بڑی آپا سے کبھی اتنی چڑچڑھی ہو جس قدر آج چڑھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ہر چھوٹی چھوٹی بات پر ان سے تلخ ہو رہا تھا۔۔۔ یوں جیسے بس ان سے بھڑنے کا موقع چاہتا ہو اور بڑی آپا بھی آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کر رہی تھیں۔۔۔ ممانی بھی اس کے رویے سے خائف تھیں۔۔۔ پھوپھو نے بھی باتوں باتوں میں ممانی سے پوچھ لیا آخر آج اس کی دم پر کس نے پاؤں رکھ دیا ہے اور ممانی بتا نہیں سکیں اس کی دم پر تو صدا سے ہی کسی نے پاؤں رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ گزرنے لگا جب بڑی آپا نے اپنی انگلیاں موڑے اپنے ناخنوں کو دیکھتے جان بوجھ کر اس کے سامنے پاؤں کر دیا۔۔۔ وہ گرتے گرتے بچا اور آپا کو گھوری کروا گیا۔ آپا نے میز پر پڑا اس کا

چائے کا کپ اٹھانا چاہا مگر وہ جلدی سے اپنا کپ پکڑتے ہوئے ایک جانب کر گیا اور ایک بار پھر چڑ کر انہیں دیکھا۔۔۔ بڑی آپا کا بیٹا فائز کے ساتھ کھیل رہا تھا وہ کچھ لمحے تو دیکھتا رہا مگر پھر آپا پر بھڑک ہی اٹھا۔

"یہ اولاد آپ کی ہے ناں۔۔۔ کبھی خود بھی اس کا خیال کر لیا کریں۔۔۔ ہر وقت دوسروں کے حوالے کر چھوڑتی ہیں۔۔۔"

"ہاں میرے سسرال میں آ کر تم ہی تو اس کا خیال رکھتے ہو۔۔۔ خود ہی پالتی ہوں اسے۔۔۔" بڑی آپا نے بھی موقع دیکھتے ہی بازو چڑھا لئے۔

"تو۔۔۔؟ اولاد آپ کی ہے۔۔۔ فرض بھی آپ کا ہی ہے۔۔۔ کسی پر احسان نہیں کرتیں۔۔۔"

پاس سے گزرتی مائیسہ بھی سن کر رک گئی۔

"زاویر۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟ کون سی بات تمہیں تکلیف دے رہی ہے۔۔۔"

"میرا مسئلہ یہ ہے۔۔۔" اس نے شیشے سے نظر آتے فائز کی جانب اشارہ کیا۔ "آپ کو کسی کے ساتھ ملنا ملانا ہوتا ہے اپنے گھر بلوایا کریں۔۔۔ یہاں اٹھا کر کیوں لے آتی ہیں۔۔۔"

"یہ گھر صرف تمہارا ہے۔۔۔؟ میرا بھی اتنا ہی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

آپا کے بگڑتے تیور دیکھ کر مائیسہ نے جھٹ سے ڈرائنگ روم کے پردے آگے کئے، وہ جیسے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کوئی بھی دیکھ کر اندازہ کر لیتا یہاں جلد دنگل ہونے والا ہے اور پھر وہ ممانی کو بلانے بھاگ گئی۔

"ہاں مگر اس وقت یہاں میں رہتا ہوں۔۔۔اور میں کسی فضول شخص کی موجودگی یہاں برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

"تو مت رہو۔۔۔کسی نے منت کی ہے۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو۔۔۔؟عقل ہے یا ں نہیں۔۔۔؟مہمان گھر پر ہیں۔۔۔" ممانی کے ساتھ مائیسہ بھی وہاں آئی تھی۔

"اپنے اس اکلوتے بیٹے کو سمجھائیں جس کو اب میرا اس گھر میں آنا بھی پسند نہیں۔۔۔"

ماں نے زاویر کی جانب دیکھا۔"زاویر۔۔۔؟"

"پھر سے وہی ایموشنل ڈرامہ۔۔۔آپ ان سے کہہ دیں ہمارے گھر آلتو فالتو کی دعوتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔اتنا ہی دل ہے تو اپنے گھر کیا کریں یہ سب۔۔۔" وہ نشست چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"نہ تمہاری خود کسی سے بنتی ہے اور نہ ہماری بننے دیتے ہو۔۔۔" آپا بھی اپنی جگہ سے اٹھیں۔

"آپ لے لیں ایوارڈ جو آپ کو ان لوگوں سے بنا کر مل جائے گا۔۔۔" وہ بھناتا آگے بڑھ گیا۔

kahanfreak.com

"ہاں لے لوں گی۔۔۔" بڑی آپا بھی پیچھے سے چلائیں۔اسے جواب دینے کے بعد ممانی کی جانب دیکھا۔وہ افسوس سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"آپ نے دیکھا کیسے بات کر کے گیا ہے اور مجھے یہاں آنے سے کیسے منع کیا ہے اس نے۔۔۔"

"بس کر دو۔۔۔ ہٹتی تم بھی نہیں ہو اسے چھیڑنے سے۔۔۔" ممانی نے بیزاریت سے ہاتھ اٹھایا۔وہ خود ان دونوں کے بھڑنے سے عاجز آ چکی تھیں۔

"مجھے حیرت ہے مام۔۔۔اس نے مجھے یہاں آنے سے منع کیا ہے اور آپ مجھے ہی سنا رہی ہیں۔۔۔"

"وہ ایسا کبھی نہیں کہہ سکتا۔۔۔ میں تمہیں بھی جانتی ہوں اور اسے بھی۔۔۔اب تم دونوں مجھے بھڑتے نظر نہ آؤ۔۔۔ تمہیں پتا ہے آج اس کا موڈ خراب ہے تو کیوں تنگ کر رہی ہو اسے۔۔۔" بڑی آپا منہ بناتی واک آؤٹ کر گئیں۔

ممانی نے مڑ کر مائیسہ کو دیکھا۔"میری اولاد کو کہاں عقل۔۔۔میری بیٹی تم ان دونوں پر دھیان رکھنا۔۔۔اب بھڑے تو دو دو جوتے لگاؤں گی۔۔۔چاہوں تو بتا دو دونوں کو۔۔۔" ممانی نے بھی اس بار پکا ارادہ کر لیا تھا دونوں کی طبیعت صاف کرنے کا۔مائیسہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

kahanifreak.com

اس نے کھانا بھی آج قدرے خاموشی سے ہی کھایا تھا۔۔۔یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا ضبط سے کھایا تھا۔۔۔وہ محسوس کر سکتا تھا فائز بار بار مائیسہ سے باتیں۔۔۔مذاق کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔اور وہ سب کے سامنے اس کا مائیسہ کی جانب جھکاؤ دکھانے کا مطلب اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔

کھانے کے بعد وہ لان میں آ کر بیٹھ گیا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا جب مزاج بگڑے ہوتے تو خود ہی سب سے فاصلہ بنا جاتا۔۔۔فائز روبی اور مائیسہ کے ساتھ تھا، ساتھ میں بڑی آپا کا بیٹا بھی تھا۔۔۔ بڑی آپا کے بیٹے کے ساتھ کھیلتے کھیلتے اس کی نظر زاویر پر پڑی تو وہ کچھ سوچتا ہوا اسے چھوڑ کر زاویر کے پاس آ گیا۔زاویر کے پاس پہنچ کر اس کے پاس رکھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

زاویر نے کوئی توجہ نہ دی تو کچھ لمحوں بعد وہ خود ہی بولا۔

"میں مائیسہ کے ساتھ تھا۔۔۔"

زاویر نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔"تو۔۔۔؟"

"تو یہی آج تم مائیسہ کے گرد چکر نہیں لگا رہے۔۔۔خیریت ہے ناں؟"

"دماغ نہیں کھاؤ۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔"زاویر واپس سے اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"کیا لڑائی ہو گئی ہے۔۔۔؟"وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا۔

kahanifreak.com

زاویر اپنا موبائل بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھنا چاہا، فائز جھٹ سے اٹھتا اس کے سامنے آ گیا۔

"کہیں سچ تو نہیں جو اتنا غصہ آ رہا ہے۔۔۔؟"

"فائز۔۔۔ میرا دماغ بہت آؤٹ ہے۔۔۔ مجھ سے منہ تڑوا بیٹھو گے۔۔۔" وہ آگے بڑھنے لگا مگر فائز سامنے سے نہیں ہٹا۔

"کیا مائیسہ نے منہ لگانا بند کر دیا ہے۔۔۔" اس کے چہرے پر افسوس بھری مسکراہٹ تھی۔

زاویر نے ضبط کھوتے فائز کی شرٹ کا کالر پکڑتے ہوئے اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا۔ "میں مائیسہ کے متعلق تمہاری بکواس برداشت نہیں کروں گا۔۔۔" اس سے پہلے بات مزید بڑھتی وہ فائز کا کالر چھوڑتا اس کے کندھے سے کندھا ٹکراتا آگے بڑھا جب وہ اس کے پیچھے سے چلایا۔

"میں صحیح تھا۔۔۔ تمہاری نظر مائیسہ پر ہے۔۔۔"

زاویر بنا سوچے واپس پلٹا تھا اور فائز کے منہ پر مکا جڑ دیا تھا۔ "میں نے کہا تھا بکواس نہیں کرنا۔۔۔"

فائز نے اپنے لب کے کونے سے خون صاف کیا۔ "ہہ۔۔۔ مذاق۔۔۔ تمہارے سامنے مائیسہ میری بنے گی۔۔۔ اس دن یہ مکا تمہیں لٹاؤں گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"وہ کسی کی بھی ہو جائیں گی مگر تمہاری نہیں۔۔۔تمہاری بھول ہے میں انہیں تمہارا ہونے دوں گا۔۔۔"اس کا چہرا تن گیا تھا۔۔۔پیشانی پر بے شمار بل پڑ گئے تھے۔۔۔

"کیا کرو گے۔۔۔اس کے ساتھ زبردستی کرو گے۔۔۔"فائز تضحیک سے ہنسا۔

یہاں اس کا ضبط مکمل طور پر ختم ہوا تھا اور وہ فائز پر چڑھ دوڑا تھا۔۔۔فائز بھی شاید پہلے سے تیار تھا۔۔۔دونوں ہی ہار ماننے کو تیار نہیں تھے۔۔۔ایک دوسرے کے کالر کو پکڑے طاقت دکھانے میں جٹ گئے۔۔۔

نانا کی گھر داخل ہوتے ان دونوں کو گتھم گتھا ہوتے دیکھ کر دھاڑ بلند ہوئی اور لان کے دوسری جانب مائیسہ اور روبی کے قدم تھمے،دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔روبی بھانجے کو لئے وہاں سے چلی گئی اور مائیسہ نانا کی جانب چل دی۔

سامنے ہی فائز اور زاویر گتھم گتھا تھے۔۔۔اس نے پریشان ہو کر نانا کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا جانور بنے ہوئے ہو۔۔۔چھوڑو۔۔۔"نانا واپس سے دھاڑے،دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہار ماننے کو تیار نہیں تھے۔فائز نے زاویر کا گلہ چھوڑ دیا۔زاویر۔۔۔اس کی آنکھوں میں ابھی بھی اشتعال تھا۔۔۔وہ ہنوز اس پر چڑھا رہا۔

"زاویر اصفہانی۔۔۔"نانا گرجے۔

اس نے غصے سے ہاتھ کا مکا بناتے عین فائز کے منہ کے پاس گھاس پر مارا اور پھر اس کے اوپر سے اٹھ گیا۔اٹھتے ساتھ ہی نانا کے پاس کھڑی مائیسہ پر نظر پڑی،وہ تشویش سے دیکھ رہی تھی۔

"دونوں میرے کمرے میں آؤ۔۔۔فورا۔۔۔"نانا کے پیچھے ہی فائز چل دیا۔

"زاوی۔۔۔"

زاویر نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوف ہچکولے کھا رہا تھا۔

"آپ کے متعلق نہیں ہے۔۔۔"وہ جاتے جاتے رکا اور پلٹ کر مائیسہ کو دیکھا۔

"میں نے محبت رسوا کرنے کیلئے تو نہیں کی مائیسہ۔۔۔"گویا وہ اس کی آنکھوں میں ان کہی باتوں کو مفہوم دے چکا تھا۔مائیسہ نے نظریں جھکا لیں۔وہ سر جھٹکتا گھر کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گیا۔

مائیسہ بھی مرے مرے قدموں سے اس کے پیچھے بڑھی۔۔۔جانے اب کیا ہونے والا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاویر بھی اسے وقت دینے کی خاطر خاموشی سے خود ہی اس کی نظروں سے اوجھل رہنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔لیکن اب فائز کی باتیں۔۔۔مائیسہ کا رویہ۔۔۔یوں اس کے وجود کو جھٹلانا۔۔۔اس سے قطع تعلقی اختیار کر لینا اسے تکلیف سے روشناس کروا رہا تھا۔۔۔

وہ اندھیر شام میں خاموش سی بالکونی پر کھڑی بازو پہلو میں گرائے نظریں سامنے گھپ اندھیرے میں ٹکائے کھڑی تھی۔۔۔دماغ وہ زاویر کی سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔یہ

بے اعتنائی اس کیلئے بھی تو آسان نہیں تھی۔۔۔دماغ جانے کتنی ہی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا ۔۔۔زاویر کی باتیں مسلسل اس کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔۔۔

ایک جانب دوستی تھی اور ایک جانب وقار۔۔۔ایسا نہیں بھی تھا تو اس کے نزدیک ایسا ہی تھا ۔۔۔غلط بھی تو نہیں تھا۔۔۔عورت کے وقار کا پیمانہ مختلف ہی تو تھا۔۔۔مرد کے وقار کا پیمانہ اپنی پسندیدہ عورت کیلئے زمانے سے بھڑ کر اسے پا لینے میں تھا اور عورت۔۔۔عورت کے وقار کا پیمانہ اپنے پسندیدہ انسان کے جذبات کو روند دینے میں تھا۔۔۔ایک پسندیدہ شخص کی خواہش رکھنے کو جھٹلا دینے میں تھا۔۔۔مرد مضبوط تھا اس کے جذبات بھی مضبوطی کی علامت تھے ۔۔۔عورت کمزور تھی اس کے جذبات بھی کمزوری کی علامت تھے۔۔۔زمانے بھر کے سامنے مرد کا اقرار سچائی تھا۔۔۔اور عورت۔۔۔عورت کا سات پہروں میں بھی کیا جانے والا اقرار دھوکا دہی کے زمرے میں آتا تھا۔۔۔ہاں دھوکا۔۔۔باپ کی دستار سے دھوکا۔۔۔بھائی کی عزت سے دھوکا۔۔۔ماں کی چادر سے دھوکا۔۔۔

یہ کیسا تضاد تھا۔۔۔ایک ہی معاشرے میں عورت اور مرد کیلئے محبت کا پیمانہ مختلف تھا۔۔۔مرد کیلئے محبت زندگی کی آکاس تھی اور عورت۔۔۔عورت کیلئے محبت بے راہ روی۔۔۔یہ کیسا ظلم تھا۔۔۔جہاں محبت کو دل میں دفن کر لینا عورت کی کامیابی تھی اور مرد کا محبت کو دل میں دفن کر لینا ناکامی۔۔۔لیکن جو بھی تھا یہی تھا۔۔۔

کوئی جواب کا طلبگار نہیں تھا آخر باپ نے اپنی دستار بیٹی کے قدموں میں رکھی کیوں۔۔۔ماں کی چادر کے نام پر سالوں کی پیوند کاری۔۔۔ سینچ سینچ کر رکھنے کا نتیجہ فقط ایک ٹانکے کے الجھ جانے پر کیوں۔۔۔

ایک سرد آہ بھرتی وہ آسمان کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔شاید خلاء میں کچھ مل جائے جو اس کشمکش سے نکال باہر کرے۔۔۔

زاویر بھی اب خاموش رہ کر۔۔۔خود سے نظریں چرا کر تھکنے لگا تھا۔۔۔کیا وہ کوئی گناہ کر بیٹھا تھا۔۔۔کوئی چور دروازہ نہیں لیا تھا پھر کسی کو ہمسفر بنانے کی چاہ گناہ کیوں بن گئی تھی۔۔۔وہ اب اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اب اس معاملے کو طول دینے کے حق میں نہیں تھا، وہ جلد بازی کا حامی بھی نہیں تھا مگر ہر انسان کی فطرت مختلف ہوتی ہے۔۔۔اس کی فطرت میں جذباتی فیصلوں کا عنصر خاصا کم تھا۔۔۔وہ جس قدر بھی غیر سنجیدہ طبیعت، ہنسی مذاق کرنے والا تھا مگر کچھ چیزوں کو لے کر وہ اپنی زندگی میں ہمیشہ سے ہی حساس رہا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی اس کی سوچ میں پختگی تھی۔۔۔ لوگ اس کی طبعیت کے اس پہلو کو اس کا غیر سنجیدہ ہونا کہتے تھے مگر وہ اسے خود اعتمادی کہتا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ بات کرنے کی غرض سے مائیسہ کے کمرے میں چلا آیا۔۔۔دروازے پر دستک دینے کے بعد وہ اندر آ گیا اور اس دستک کی بھی آج سے پہلے کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی

تھی۔۔۔مائیسہ سامنے ہی بالکونی پر کھڑی نظر آگئی اور وہ اس کی جانب چلا آیا۔۔۔مائیسہ نے کھٹکے کی آواز پر مڑ کر پیچھے دیکھا اور اپنے پیچھے کھڑے زاویر کو دیکھ کر واپس سے نظریں پھیر لیں ۔۔۔اس کے دل کو ٹھیس پہنچی۔۔۔ مگر ابھی بکھرنا نہیں تھا۔۔۔وہ ضبط کر گیا۔۔۔

مدھم چال چلتا اس کے پاس آگیا۔

"ما۔۔۔"اس نے گلہ کھنکار کر صاف کیا۔"مائیسہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

"سن رہی ہوں بولو۔۔۔"مائیسہ کا لہجہ سپاٹ تھا اور وہ ہنوز باہر دیکھتی رہی۔

"آپ جانتی ہیں میں آپ سے کیا بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ پر اعتماد تھا۔۔۔لہجہ ہر قسم کی ہچکچاہٹ سے پاک تھا۔

"نہیں میں نہیں جانتی، تم بتاؤ کیا بات کرنی ہے۔۔۔"وہ اس کی جانب گھومتی یک دم ہی انجان بن گئی۔

"مائیسہ میں۔۔۔"وہ تذبذب کا شکار ہوا۔۔۔آج پہلی بار بولنے سے پہلے اپنے الفاظ کا وزن کر رہا تھا۔۔۔مائیسہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی پھر دو قدم لے کر اس کے پاس آئی اور استہزائیہ ہنسی۔

"تم اسی سے اندازہ لگالو تمہاری بات کس قدر معیوب ہے۔۔۔تم اپنی زبان سے اس کا اقرار تک بھی نہیں کر پا رہے ہو۔۔۔"وہ واپس سے اپنا رخ سامنے کی جانب پھیر گئی۔۔۔دل نے اس کے چہرے پر کرب دیکھنے کی تمنا تو کبھی نہ کی تھی۔

kahanifreak.com

زاویر چند لمحے اسے دیکھتا رہا جو اس سے منہ پھیرے کھڑی تھی۔۔۔اسی کے انداز میں ایک قدم آگے آیا۔۔۔اپنے نچلے لب کو دانت تلے دبائے کچھ لمحے سوچتا رہا، دل ٹوٹتا بکھر جاتا لیکن پہلو میں کھڑی لڑکی کے وقار میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیئے تھی۔۔۔

اور پھر جب بولا تو لہجہ صاف اور مضبوط تھا۔"آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔میری ہچکچاہٹ کا باعث میری بات کا معیوب ہونا نہیں آپ کے احترام کا آڑے آجانا ہے۔۔۔"

اس نے پھر سے وقفہ کیا کہیں سامنے کھڑی لڑکی کے ساتھ بات کرتے ہوئے لہجے میں تلخی نہ ابھر آئے۔

"میں اپنی زندگی میں صرف آپ کی رفاقت کا خواہشمند ہوں اور چاہتا ہوں میری زندگی رہنے تک آپ بھی میری ہی ہمسفر رہیں۔۔۔"اس نے نہایت مدھم لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر کہا۔

عجیب بات تھی اس کی محبت میں خود غرضی نہیں تھی۔۔۔اس نے ابھی بھی محض اپنی ہی زندگی تک اس کے ساتھ کی تمنا کی تھی۔۔۔اس کی وفا کو اپنی موجودگی تک ہی مشروط رکھا تھا۔۔۔

مائیسہ کی بھنوؤں کے بیچ فاصلہ سمٹا۔"ہاہ۔۔۔بس دھمکی دینا رہ گیا تھا۔۔۔"وہ بازو اپنے سینے پر باندھتی رخ پھیر گئی۔ناک۔۔۔گال پھول گئے۔۔۔

اس قدر سنجیدہ صورتحال میں بھی جانے کیوں زاویر کو ہنسی آگئی۔۔۔اس نے بمشکل سر جھکاتے اپنے لبوں پر ہاتھ کی مٹھی رکھے اپنے دانتوں کو نمائش سے روکا۔

kahanifreak.com

"میں آپ کو دھمکی کیوں دوں گا۔۔۔ایک خواہش ہے اور اس کا اظہار ہے۔۔۔کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔؟"

چند ثانیے تک وہ حق دق کھڑی رہ گئی۔یوں اتنے سیدھے طریقے سے شادی کی فرمائش۔۔۔ اسے اس کی ہر گز امید نہیں تھی۔

"تمہیں شادی کا مطلب بھی پتا ہے۔۔۔؟زمین سے ابھی تم نکلے نہیں ہو اور چلے ہو شادی کرنے۔۔۔"وہ یوں گویا ہوئی تھی جیسے وہ واقعتا کوئی بچہ ہو۔

"اب آپ میرا مذاق اڑا رہی ہیں۔۔۔میں بچہ نہیں ہوں۔۔۔"اس نے آخری جملہ دانت پیستے کہا،مائیسہ نے اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کی جانب مذاق اڑاتی ہنسی اچھال گئی۔

"میرے قریب شادی کا مطلب اچھا رفیق ہونا ہے لیکن اگر آپ کے قریب شادی کا مطلب کچھ اور ہے تو بتا دیں میں وہ بھی سمجھ لوں گا۔۔۔"اس نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے سر اٹھایا ہی تھا جب مائیسہ سے ضبط نہ ہوا اور نہ ہی جواب بن پایا تو اس نے جھٹ سے آگے بڑھتے زاویر کا کان پکڑ لیا۔۔۔اتنے دنوں کی جھنجھلاہٹ تھی جو یوں باہر نکلی تھی۔۔۔

"آہ۔۔۔"وہ اس اچانک افتاد پر کراہ اٹھا۔

"بولو آئندہ میرے ساتھ ایسا مذاق کرو گے۔۔۔؟"مائیسہ نے زاویر کا کان مزید موڑوڑا۔

"آہ۔۔۔"وہ کراہ کر رہ گیا۔"مائیسہ۔۔۔۔۔"اس نے دانت پیسے تھے۔۔۔مائیسہ نے اس کا کان چھوڑ دیا۔

زاویر اپنے کان کو سہلانے لگا، تکلیف کے سبب کان کے ساتھ چہرا بھی لال ہو چکا تھا۔ "آپ اچھے سے جانتی ہیں میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ فقط آپ ہی تو ہیں جس کیلئے زاویر اصفہانی کھلی کتاب ہے۔۔۔ میں کب جھوٹ کہتا ہوں۔۔۔ کب سچ کہتا ہوں صرف آپ ہی ہیں جو مجھے پرکھ سکتی ہیں۔۔۔۔"

وہ واپس سے سنجیدہ ہو چکا تھا۔ وہ کسی صورت پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا، نہ مائیسہ کا اس کی بات کو جھٹلانا کام آیا تھا نہ اس کی بات کو مذاق کا رنگ دینا۔

"تو کیا اب تم مجھے اس بات کی سزا دے رہے ہو۔۔۔؟" وہ اس کے ڈٹے رہنے پر تپ اٹھی۔

"سزا۔۔۔ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں میں آپ کو تکلیف دے سکتا ہوں۔۔۔" اسے افسوس ہوا تھا۔ "آپ مجھے بچہ کہتی ہیں جبکہ آپ خود ایک بچی ہیں جنہیں محبت اور سزا میں فرق کرنا نہیں آتا۔۔۔"

"چلو نکلو شاباش۔۔۔۔ مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔" مائیسہ نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالنا چاہا مگر وہ ڈھیٹ بنا اڑا رہا۔

آخر کار بے بسی اس کے لہجے پر حاوی ہو گئی۔۔۔ وہ نظریں جھکا گیا۔۔۔ "آپ نے میرے واسطے آپ کی چاہ کو گناہ بنا دیا ہے اور یہ بات میرے دل کو چیر کر کے رکھ دیتی ہے۔۔۔"

مائیسہ جھٹکے سے اس کی جانب مڑی تھی۔۔۔ اس کی جانب دیکھنا چاہا مگر وہ تو سر جھکائے ہوئے تھا۔۔۔ بس بے بسی سے کندھے اٹھائے تھے۔

kahanifreak.com

"آپ سے دور ہو جانا بس میں نہیں ہے۔۔۔ ہوتا تو آپ کو کہنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔۔۔"

مائیسہ کی خاموشی دیکھ کر اس نے لہجے کی نمی پر قابو پایا۔۔۔ کتنے دن وہ خود سے جنگ لڑتا آیا تھا۔۔۔ مسلسل خود کا احتساب کیا تھا کہیں جلد بازی کا فیصلہ اس لڑکی کو دکھ نہ دے جائے۔۔۔

"آخر آپ کیوں کر رہی ہیں ایسا۔۔۔؟"

"تم کیوں کر رہے ہو ایسا۔۔۔؟ کیوں ہماری دوستی کو خراب کرنے پر تل گئے ہو۔۔۔ اور کچھ نہیں کم سے کم اس بات کا ہی احساس کر لو کہ میں تم سے کس قدر بڑی ہوں۔۔۔۔" مائیسہ نے بے ساختہ ہی اپنے ماتھے کو چھوا۔ آخر وہ بات کو کیوں نہیں سمجھ رہا تھا۔

"اسی کا لحاظ کیا ہے، میں نے آپ کے احترام میں کبھی کوئی کمی نہیں کی۔۔۔ کیا شادی کی بات کرنا بے عزتی کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔۔۔" وہ کسی صورت ٹلنے پر تیار نہیں تھا۔

"زاویر۔۔۔" مائیسہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ "مجھے تمہارا نہیں پتا مگر مجھے اپنا وقار بہت پیارا ہے۔۔۔ چند دن پہلے تک میں سب کی باتوں کو جھٹلا کر یہ کہتی آئی ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ تم مجھ سے چھوٹے ہو اس لئے یوں مذاق کر جاتے ہو اور اب۔۔۔۔ اب کیا۔۔۔ ہاں اب کیا۔۔۔؟" وہ چلائی۔ "اب میں بڑی آپا سے جا کر کیا کہوں کہ ان کے خدشات سچ ثابت ہو گئے ہیں۔۔۔"

"تواب آپ کو زاویر کا ساتھ بے عزت کرنے لگا ہے۔۔۔؟"اس کے لہجے میں شدید رنج سمٹ آیا، باقی کی بات وہ کیا ہی سنتا جب اس کا دماغ مائیسہ کے اک ہی جملے پر شاک رہ گیا تھا۔

زاویر کے شکوے پر مائیسہ کو احساس ہوا وہ اس کے ساتھ کس قدر تلخ ہو گئی تھی۔

"میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔دیکھو تم ابھی صرف جذباتی ہو رہے ہو۔۔۔تم ابھی کم عمر ہو، تمہیں اس لئے یہ سب چیزیں اپنی جانب کھینچ رہی ہیں۔۔۔"وہ تذبذب کے عالم میں بالکونی پر ٹہلنے لگی، اک دو چکر لگانے کے بعد وہ واپس سے رکی۔"میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔تم گھومنے جانا چاہتے تھے ناں۔۔۔"مائیسہ کی آنکھوں میں اک موہوم سی امید جاگی۔"تم ایک ورلڈ ٹور لگا آؤ، جب تم مجھ سے ان خیالات سے دور رہو گے دیکھنا واپسی پر تمہارے دماغ سے یہ ساری خرافات نکل چکی ہوں گی، ابھی چونکہ ہم زیادہ تر وقت ساتھ ہی ہوتے ہیں اس لئے تم اک وقتی جذبے کو محبت کا نام دے رہے ہو۔۔۔"

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا آپ میرے متعلق یہ گمان بھی کر سکتی ہیں۔۔۔آپ اور وقتی کشش۔۔۔"وہ سر جھٹکتا تلخی سے ہنس اٹھا۔"آپ کے معاملے میں اتنا پنچ نہیں ہو سکتا۔۔۔آپ کو ہمیشہ احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے، وقتی۔۔۔کشش۔۔۔آپ کیلئے نہیں ہو سکتی مائیسہ سلیمان۔۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتا کہنے لگا۔۔۔اس کے لہجے کی پختگی نے مائیسہ کے دل کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔اس نے مزید چند قدم اس کی جانب لئے، یقین کے وہی قدم جن کو خوشیوں کی دہیز سے بالشت پہلے خوف کا وسوسہ روک لیتا ہے۔۔۔وہ بھی بالشت دور رک گیا۔۔۔عین اس

کے سامنے آکر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔آنکھوں میں سات جہانوں کی محبت سمٹ آئی۔۔۔لمحوں کے بھی پل آئے اور ان پلوں پر بھی سکوت آیا۔۔۔

"آپ کبھی بھی آکر گزر جانے والا لمحہ نہیں ہو سکتیں۔۔۔آپ تو وہ لمحہ۔۔۔وہ پل ہیں جو زندگی میں آکر ٹھہر جاتا ہے۔۔۔آپ دماغ میں چلتے زندگی کے آخری 10 منٹ اور 38 سیکنڈز کا وہ لمحہ ہیں جس پر زاویر اصفہانی کی زندگی سے آنکھیں بند ہوں گی۔۔۔" یہ محض الفاظ نہیں تھے۔۔۔جذبات میں پوشیدہ اندر کہیں پنپتی کوئی خواہش تھی۔۔۔

ایک پل کو سامنے کھڑی لڑکی کا دل لرز اٹھا۔۔۔وہ اتنی بڑی بڑی باتیں کیوں کرنے لگا تھا۔۔۔ کیا اسے معلوم نہیں تھا محبت کے علاوہ بھی تو ان میں ایک رشتہ تھا، وہ اتنے بڑے بول بولتے ہوئے دوستی کا بھی پاس نہیں رکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی بات نے کب مائیسہ کو اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے قابل چھوڑا تھا۔۔۔رخ موڑ گئی۔۔۔

اس کی خاموشی پا کر زاویر کا دل افسردہ ہوا۔۔۔یعنی اس کے محبوب کو محبت پر ہی اعتبار نہیں تھا۔۔۔وصل سے پہلے وصال شرط تھا۔۔۔

اس نے تکان بھری سانس لی۔"خیر اگر آپ کو لگتا ہے وقت یا ں فاصلے آپ کی محبت کو مٹا سکتے ہیں تو آپ کے اعتبار کے عوض یہ امتحان بھی قبول ہے۔۔۔مگر میں جانتا ہوں آپ کے ساتھ سے زیادہ خوبصورت کوئی احساس نہیں ہو گا۔۔۔"

kahanifreak.com

خفت اور کہیں کہیں غصے کے سبب مائیسہ کا چہرہ لال ہو گیا۔ "تمہیں شرم نہیں آ رہی مجھ سے یہ سب باتیں کرتے ہوئے۔۔۔؟" وہ اسے ڈپٹ اٹھی۔ "میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا تم ہمارے بیچ موجود ہر لحاظ بھول جاؤ گے۔۔۔" اس نے ضبط کیا۔ "تمہیں اندازہ بھی ہے اگر کسی کو اس بات کی بھنک بھی لگ گئی تو سب میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔؟ تم صرف اپنے تھرل کے چکر میں مجھے بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔" مائیسہ کا صبر جواب دینے لگا تھا۔ "میں اپنی زندگی کسی بھی تجربے کی نظر نہیں کر سکتی۔۔۔"

"آپ کو کیا لگتا ہے آپ آواز اونچی کر کے یا ں ایسی باتیں کر کے مجھے میرے فیصلے سے پیچھے ہٹا دیں گی۔۔۔" زاویر نے اطمینان سے کہا۔۔۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے چند لمحے پہلے والا زاویر کہیں غائب ہو چکا ہو۔ "لوگ۔۔۔ کون سے لوگ مائیسہ۔۔۔ ماما اور دادا۔۔۔ ہم انہی کے سامنے بڑے ہوئے ہیں۔۔۔ اور رہی بات تجربے کی وہ آپ کسی سے بھی شادی کر لیں تجربہ ہی ہو گی، کم سے کم مجھ سے شادی کر کے یہ اطمینان تو ہو گا اگر کبھی آگے چل کر آپ کو لگا زاویر اصفہانی آپ کے معیار کا نہیں رہا تو وہ آپ کے راہ کی رکاوٹ نہیں بنے گا۔۔۔" زاویر نے اپنی بات کے اختتام پر مائیسہ کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی ۔۔۔ یعنی وہ ماننے کیلئے قطعی تیار نہیں تھی۔۔۔ زاویر نے اک گہری سانس کھینچ کر خود کو پر سکون کیا۔۔۔ بے شک اسے قائل کرنا ہمیشہ سے ہی اعصاب شکن کام رہا تھا۔

"ٹھیک ہے میں مام سے بات کروں گا وہی آپ سے بات کر کے آپ کے خدشات کو دور کر سکتی ہیں۔۔۔"

وہ کہہ کر جانے لگا جبھی مائیسہ نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔"

"میں جانتا ہوں وہی ہیں جو آپ کو سمجھا سکتی ہیں۔۔۔"وہ سارے ہتھیار ڈال چکا تھا۔

"زاویر۔۔۔آئی سوئیر زاویر اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو تم میری شکل دیکھنے کو بھی ترس جاؤ گے۔۔۔"مائیسہ کا لہجہ حتمی تھا،وہ کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔اور زاویر۔۔۔وہ وہاں سے قدم اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے تھے۔۔۔

زاویر سے بات کرنے کے بعد اس نے پوری رات آنکھوں میں گزار دی تھی۔۔۔سب کہتے تھے زاویر کو وہ سنبھال سکتی ہے،زاویر اس کا کہا نہیں ٹالتا مگر آج وہ اسے سمجھانے کیلئے کسی اور کا سہارا ڈھونڈ رہی تھی۔

کچھ سحر کی باتوں کا اثر بھی ابھی تک تازہ تھا۔۔۔اگر یہ بات کسی اور طریقے سے سامنے آگئی ۔۔۔نانا۔۔۔وہ کیا سوچیں گے۔۔۔؟انہوں نے اسے کام سے متعلق جتنی بھی آزادی دے رکھی ہو ہیں تو وہ اسی معاشرے کے۔۔۔ممی۔۔۔ممی سے وہ کس قدر سخت ناراض ہوئے تھے۔۔۔پسند کی شادی کرنا اتنی ہی بڑی بات تھی جو وہ اپنی ناز و پلی بیٹی سے روٹھے رہے۔۔۔ اس سے پہلے انہیں کہیں اور سے پتا چلے مجھے خود انہیں بتا دینا چاہیئے۔۔۔کیا یہ فیصلہ صحیح

ہو گا۔۔۔ نہیں اگر وہ مجھ پر ہی بگڑ گئے۔۔۔اگر انہیں لگا یہ سب میری شہ پر ہوا ہے۔۔۔ نہیں میں اسے سمجھاؤں گی۔۔۔وہ سمجھ جائے گا۔۔۔

اس نے واپس سے سر تکیے پر گرا دیا۔

آج حیران کن طور پر فائز خالہ کے بغیر اکیلا ہی نانا کے گھر چلا آیا تھا۔۔۔ایسا گزرے سالوں میں بہت کم ہی ہوتا تھا اگر ہوا بھی تھا تو نانا کے بلانے پر ہی ایسا ہوا تھا مگر آج خود اپنی مرضی سے

۔۔۔

"ارے فائز بھائی آپ۔۔۔"روبی نے خوش دلی سے کہا اور پھر اس کے پیچھے دیکھا۔"پھوپھو کہاں ہیں۔۔۔؟"اس نے شرارت سے آئیبرو اٹھائے۔

وہ مسکرا دیا۔"آج میں اکیلا آیا ہوں۔۔۔"

اسی اثناء میں ممانی بھی آ گئیں اور وہ بھی اپنی بیٹی کی طرح حیران ہی ہوئی تھیں۔روبی ماں کے آتے ساتھ ہی بھاگ گئی۔اب یہ خبر نشر بھی تو کرنی تھی۔

"ممانی کیا نانا گھر پر ہیں۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔اپنے کمرے میں ہیں۔۔۔"

"میں ان کے ساتھ مل لوں۔۔۔"

kahanifreak.com

"ارے ارے۔۔۔رکو تو۔۔۔یہ بتاؤ چائے بھجواؤں یاں جوس۔۔۔"

وہ ان کے خلوص پر مسکرایا۔"ابھی کچھ بھی نہیں۔۔۔بس نانا سے بات کروں گا اور پھر نکلوں گا۔۔۔"وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

ممانی اتنی بچی نہیں تھیں جو سمجھ نہ پاتیں۔۔۔بات تو ضرور کوئی خاص تھی جو آپا کے بغیر ہی آگیا تھا۔

وہ جیسے ہی نانا کے کمرے میں داخل ہوا اس کی نظر مائیسہ پر پڑی جو ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھی اپنے لیپ ٹاپ پر مصروف تھی۔اس نے کمرے میں داخل ہوتے مشترکہ سلام کیا اور نانا کے سامنے جھک کر پیار لیا پھر مائیسہ کے پاس آگیا۔

"کیسی ہو۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں، تم کیسے ہو۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھائے۔"تمہارے سامنے بالکل ٹھیک۔۔۔"

"خالہ نہیں آئیں۔۔۔"

"وہ بھی آئیں گی انشاءاللہ، ابھی تو میں نانا سے ملنے آیا ہوں۔۔۔"

مائیسہ اس کے لہجے پر ٹھٹکی۔

kahanifreak.com

"مائیسہ ہم یہ سب بعد میں دیکھ لیں گے۔۔۔"نانا کے کہنے پر وہ اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتی وہاں سے نکل گئی۔

فائز اس جانب دیکھتا رہا جہاں سے وہ گم ہوئی تھی۔

"اور بھائی فائز میاں۔۔۔آج ماں کے بغیر ہی آئے گئے ہو۔۔۔"نانا کے کہنے پر وہ اس بار ہنس دیا۔ہر کوئی اسے یوں آتا دیکھ کر ایسے ہی حیران ہو رہا تھا۔

"آپ سے ایک بہت اہم بات کرنی تھی۔۔۔"

"ہاں کہو۔۔۔"

"نانا۔۔۔"وہ آہ تو گیا تھا مگر اب بات کیسے کرنی تھی یہ ہر گز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں بھئی بولو بھی۔۔۔"خاموشی تھوڑی لمبی ہوئی تو نانا خود ہی بول اٹھے۔

"وہ۔۔۔"اس نے سر کھجایا۔"نانا۔۔۔دراصل میں۔۔۔"نانا اس کے جوڑ توڑ پر مزید الجھے۔

"میں۔۔۔"اس نے سر کھجایا۔"میں مائیسہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"اس نے بنا رکے جھٹ سے کہہ دیا۔

نانا کچھ لمحے تک تو بغور اس کا چہرہ دیکھتے رہے۔

"میں جانتا ہوں اماں اور خالہ کے بیچ کچھ اختلافات رہے ہوں گے مگر اب تو خالہ کو گزرے بھی زمانہ ہو چکا ہے۔۔۔"

"کیا تمہاری ماں راضی ہے۔۔۔؟"

اس نے سر جھکائے نفی میں گردن ہلائی۔"معلوم نہیں۔۔۔"

"اگر تمہاری ماں نہ مانی تو۔۔۔؟"

"آپ کہیں گے تو مان جائیں گی۔۔۔"

نانا کچھ لمحے سوچتے رہے۔

"نانا۔۔۔آپ انہیں منائیں گے نا۔۔۔"

"ہاں مگر میں پہلے مائیسہ سے پوچھوں گا۔۔۔"

"میں جانتا ہوں آپ اسے بھی منا ہی لیں گے۔۔۔"اس کا لہجہ التجا سے زیادہ زور دیتا تھا۔

"کیا مطلب وہ راضی نہیں ہے۔۔۔؟"

"میں نے اس سے پوچھا نہیں۔۔۔پہلے ایسے محسوس ہوا تھا شاید وہ زاویر میں دلچسپی رکھتی ہو مگر ایسا نہیں ہے۔۔۔وہ جانتی ہے ان دونوں میں عمر کا فرق ہے۔۔۔ہاں زاویر کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔۔آپ جانتے ہیں وہ صرف اپنی سنتا ہے۔۔۔"دل کے کسی کونے میں افسوس ابھرا تھا۔

نانا واپس سے خاموش ہو گئے۔

"نانا۔۔۔"وہ اٹھ کر ان کے پاس آ گیا۔"مجھے مائیسہ سے ہی شادی کرنی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

نانانے ایک گہری سانس بھری۔"دیکھتا ہوں۔۔۔"وہ فرط جذبات میں ان سے لگ گیا۔نانا ہنس اٹھے۔"ارے یار تم بھی صدا کے ڈرپوک ہو،پہلے اپنی ماں کو تو مناتے۔۔۔سیدھے پہنچ گئے لڑکی کے گھر والوں سے بات کرنے۔۔۔"

وہ انہیں نہیں بتا سکا وہ اسی لئے تو ان کے پاس آیا تھا کہیں زاویر سبقت نہ لے جائے۔۔۔زاویر کے ساتھ جھگڑے کے بعد کچھ بعید نہیں تھا اس کے ہاتھ سے سب نکل جائے۔۔۔عین ممکن تھا عنقریب وہ مائیسہ سے بات کرتا اور پھر اس کے سامنے کوئی اعتراض نہ اٹھا پاتا۔

رات میں سب کھانے پر اکٹھے ہوئے تو روبی اور رمیسہ ہی شرارتوں میں مصروف تھیں۔۔۔بیچ بیچ میں ممانی بھی لقمہ دے دیتیں مگر آج باقی تینوں جانب خاموشی ہی تھی۔۔۔کچھ عجیب بات تھی،کھانے کی میز پر اس قدر خاموشی ورنہ تو زاویر ہر وقت کسی نا کسی کو چھیڑتا رہتا تھا۔

"زاویر۔۔۔"نانا کی آواز پر روبی اور رمیسہ بھی خاموش ہوتی نانا کی جانب متوجہ ہوئیں۔

"تم کورس کرنے جانا چاہتے تھے۔۔۔"وہ اب پوری طرح اس کی جانب متوجہ تھے۔

"جیولری ڈیزائننگ کا۔۔۔"

زاویر تو زاویر مائیسہ نے بھی حیرت سے نانا کی جانب دیکھا۔

"جی۔۔۔"

"پھر کب کا پلین ہے۔۔۔؟"

نانا کا کہنا تھا اور سب لوگ یوں ہو گئے جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔

"کس چیز کا۔۔۔؟"

"ارے بھئی۔۔۔ تمہارے کورس کا، تم باہر جانا چاہ رہے تھے ناں۔۔۔"

"میں تو جانا چاہ رہا تھا مگر آپ کیسے مان گئے۔۔۔" جہاں اسے خوش ہونا چاہیئے تھا وہیں وہ دادا کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔

"بس سوچا اکلوتا پوتا ہے، اس کی خواہش نہ پوری کروں گا تو کس کی کروں گا۔۔۔" دادا بھی اس کے باپ کے باپ تھے فوراً سے مذاق کی اوٹ میں پناہ لے گئے۔

وہ خاموش رہا جب نانا نے دوبارہ پکارا۔ "پہلے ضد کر رہے تھے اب جواب نہیں دے رہے۔۔۔"

وہ مسکرا دیا، مائیسہ نے عجیب نظروں سے اس کی عجیب مسکراہٹ کو دیکھا۔ اس نے ایک لمحے کو سامنے بیٹھی مائیسہ کو دیکھا اور پھر وہ آگے کا لائحہ عمل تہ کر چکا تھا۔

"میں آپ کو دیکھ کر بتاتا ہوں۔۔۔"

kahanifreak.com

دادا نے محض گردن ہلانے پر اکتفا کیا اور واپس سے اپنے کھانے کی جانب مصروف ہو گئے ۔ باقی سب بھی اپنی پلیٹوں پر جھک چکے تھے مگر دل ابھی تک شش و پنج میں تھا آیا خوش ہو یا ں ابھی انتظار کر لیں۔

ان دونوں کے بیچ طویل پکڑتی خاموشی کی جنگ کو ممانی بھی بخوبی بھانپ چکی تھیں، انہوں نے اپنے تئیں دونوں سے بات کر کے دیکھ لی تھی مگر دونوں کی جانب سے مسلسل ایک ہی جواب مل رہا تھا "ایسی کوئی خاص بات نہیں ہے۔۔۔" آخر پر انہیں یہی سجھائی دیا تھا کہ وہ بڑی آپا کو کال کر کے بلا لیتیں اور وہ خود ہی ان دونوں کو دیکھ لیتیں۔

جن گھروں میں ہزار اختلافات کے باوجود بھی کبھی بول چال بند نہ ہوئی ہو وہاں خاموشی آواز سے زیادہ بلند ہوتی ہے اور پھر ان کے گھر تو اختلافات کی لڑائی بھی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ جہاں کسی کو بحث کا خدشہ ہوتا وہاں دوسرا خود ہی پیچھے ہٹ جاتا، بلاشبہ ممانی کی تربیت ہی تھی جس سبب کبھی ان کے بچوں کی انا رشتوں پر فوقیت نہیں لے پائی تھی۔

نیچے دل بوجھل سا ہونے لگا تو وہ اوپر چھت پر چلی آئی۔۔۔ زندگی نے کیسا رخ پھیرا تھا۔۔۔ سوچوں سے تھکی منڈیر سے دور ہوتی پتھر کے بنے سٹول پر آ کر بیٹھ گئی۔

kanafreak.com

اس دن کے بعد سے ان دونوں کے بیچ ایک بار پھر سے خاموشی آگئی تھی۔۔۔بات چیت نہ ہونے جیسی ہی ہو گئی تھی۔۔۔وہ اسے مخاطب نہیں کرتی تھی اور وہ اس کا پاس رکھ رہا تھا۔۔۔ وہ وہیں اندھیرے میں بیٹھے جانے اپنے ہاتھوں میں کیا ڈھونڈنے لگی۔

شعور تو بہت دور کی بات لاشعور میں بھی جس انسان سے کبھی آپ نے قطع تعلقی کا نہ سوچا ہو اس سے حقیقت میں راستہ بدل لینا دل کو ٹھوکروں کی ذد میں لے آتا ہے۔۔۔اس کے بھی لاشعور میں کبھی زاویر سے منہ موڑ لینے کا تصور نہیں تھا۔۔۔وہ بہت اچھے ساتھی تھے۔۔۔ بہت اچھے دوست تھے۔۔۔بنا کہے ایک دوسرے کی بات سمجھ لینے والے۔۔۔انہیں دوست ہی رہنا چاہیے تھا پھر بھلے اس کا خود کا دل خون کے آنسو روتا یا زاویر کا دل ٹوٹ جاتا۔۔۔

وہ باہر کی دنیا میں کتنی ہی مضبوط شخصیت کی مالک تھی مگر رشتوں کی بقا کیلئے خود کی خواہشات کو پس پشت ڈال دینا اس کیلئے زیادہ آسان تھا، وہ رشتوں کے معاملے میں بہت کمزور تھی۔۔۔ بالکل ویسے جیسے ہمارے معاشرے کی ہر عورت ہوتی ہے۔۔۔ہمارا معاشرہ خود کو جتنا بھی پڑھا لکھا کہہ لے لیکن حقیقت یہی تھی ہم سوچ میں ابھی بھی ہندوؤں سے ہاتھ ملائے ہوئے تھے۔۔۔

اس بات کا کسی کے سامنے آجانے کا ڈر ہی اسے ہلکان کر رہا تھا پھر زاویر کی باتیں۔۔۔اس کی بے بسی۔۔۔التجا میں نم ہوتی اس کی آنکھیں۔۔۔

اگر وہ کہہ رہا تھا وہ دل لگی نہیں کر رہا تو عین ممکن تھا وہ سچ کہہ رہا ہے مگر پھر بھی دل کو روکا جا سکتا تھا۔۔۔اک محض محبت ہی تو تھی، وہ اپنے قدم موڑ سکتا تھا۔۔۔

مائیسہ کے علاوہ ہزار چہرے ہیں اور ان میں مائیسہ سے خوبصورت چہرے بھی ہوں گے پھر ایسی بات نہیں تھی جس پر وہ ضد کر رہا تھا۔۔۔اسے شاید کبھی محبت نہیں ہوئی تھی یا اس بات کا ادراک و اقرار نہیں ہوا تھا جبھی اس کے دل پر چوٹ نہیں پڑ رہی تھی۔۔۔دل پر چوٹ نہیں پڑی تھی تو وہ نرم بھی نہیں ہوا تھا۔

"مائیسہ۔۔۔آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔"زاویر کے یوں اچانک سے اس کے پاس آ کر کہنے پر وہ بدک گئی۔"آخر کیوں کر رہی ہیں یہ سب۔۔۔"

"میں تمہارے ساتھ غلط کر رہی ہوں یا تم میرے ساتھ برا کر رہے ہو۔۔۔؟"اس نے لہجے کو حتی الامکان جذباتی وابستگی سے پاک کرنے کی کوشش کی۔۔۔یوں جیسے اس کی تڑپ۔۔۔اس کا رنج اس پر بے اثر ہو۔۔۔

"کسی سے محبت کرنا غلط ہے۔۔۔؟"اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں غلط ہے۔۔۔جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں وہاں غلط ہے۔۔۔اور پھر جہاں عمروں کا اتنا فرق ہو وہاں یہ سب غلط ہی ہے۔۔۔"وہ بپھر اٹھی۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا اس طرح کی دقیانوسی باتیں آپ۔۔۔مائیسہ آپ کر رہی ہیں۔۔۔؟"وہ سر جھٹکتے نفی میں ہلا گیا۔

"تمہارے لئے یہ سب کہنا بہت آسان ہے زاویر۔۔۔ تم مرد ہو کچھ بھی کر لو صحیح ہی رہو گے ۔۔۔ میں عورت ہوں کچھ نہ کر کے بھی غلط ہی مانی جاؤں گی۔۔۔" گلے میں گولا سا اٹکنے لگا تھا۔

"آپ کو ہر چیز دکھائی دے رہی ہے اگر کچھ نہیں دکھائی دے رہا تو وہ میری محبت ہے۔۔۔" وہ خزاں سا بکھر گیا۔ لہجہ حزن میں ڈوب گیا۔

"تم کیا چاہتے ہو اس نام نہاد محبت کیلئے خود کو ذلت و رسوائی میں جھونک دوں۔۔۔؟ محبت بھی وہ جس کو ہوئے جمعہ جمعہ چار دن نہیں ہوئے۔۔۔" مائیسہ نے سر اٹھائے اپنے پاس کھڑے زاویر کی جانب دیکھا۔

"آپ کے خیال سے کتنی پرانی محبت پختگی کی علامت ہوتی ہے۔۔۔" زاویر سر جھکائے اس کی آنکھوں میں اپنا جواب تلاش کرنے لگا تھا۔

"زاویر جاؤ یہاں سے۔۔۔" مائیسہ نے رخ پھیر لیا۔ ہمیشہ کی طرح۔۔۔

"آپ میرے بغیر رہ لیں گی۔۔۔؟" ایک آخری امید تھی اور وہ لگا بیٹھا تھا۔

بظاہر ایک سادہ سا سوال دل ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس نے بڑی ہمت کرتے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا اور اس کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں ہی جھانک رہا تھا اور نظریں ملتے ہی جان گیا وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی

kahanifreak.com

۔۔۔یہ قطع تعلق اس پر بھی گراں ہی گزر رہی تھی۔۔۔کیا بھوری آنکھوں میں مستقبل کا خوف تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔"مائیسہ نے اپنے لہجے کی نمی ظاہر نہیں ہونے دی ورنہ دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔۔عجیب بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔۔

"مگر۔۔۔"اس نے خود کو سنبھالا۔"میں نے شادی کیلئے کبھی بھی تمہارے جیسے لائف پارٹنر کا نہیں سوچا۔۔۔مجھے ایک ایسا انسان چاہیے جس کی سوچ مجھ سے ملتی ہو۔۔۔جو میرا بوجھ بانٹنا جانتا ہو،مجھے سنبھالنا جانتا ہو۔۔۔تم ابھی چھوٹے ہو تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔۔۔"

"آپ مجھے وقت دیں میں خود کو ویسے ہی ڈھال لوں گا جیسے آپ چاہتی ہیں۔۔۔"وہ بنا کسی عذر کے مان گیا۔

مائیسہ کا دل پسیجہ تھا۔۔۔اس کا دل کیا سب بھلا کر اس کا ہاتھ تھام لے مگر پھر۔۔۔وہ ایسا نہ کر پائی۔۔۔

زاویر نے اس سے اپنے حق میں کوئی بحث نہیں کی۔۔۔ان دونوں میں کافی حد تک ذہنی ہم آہنگی تھی اس کے باوجود بھی اس نے اس کی بات کو جھٹلایا نہیں۔۔۔نہیں کہا اس میں یہ ساری خوبیاں تو پہلے سے ہی ہیں۔۔۔اس نے گھٹنے ٹیک دینے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

kahanifreak.com

جہاں انسان عزیز ہوں وہاں جیت کا تصور ہار جاتا ہے۔۔۔اسے بھی اس سے جیتنا نہیں ۔۔۔بلکہ اسے جیتنا تھا۔۔۔اگر وہ اس سے ہار کر اسے جیت سکتا تھا تو وہ اس کیلئے بھی راضی تھا۔۔۔

"ہماری عمروں کا فرق مجھے تمہیں یہ موقع دینے نہیں دے گا اور تمہیں یہ بات سمجھنی چاہیے ۔۔۔"

"آپ بلاوجہ کی ضد پر اڑی ہوئی ہیں۔۔۔"وہ بھی اسے مناتے مناتے زخمی ہونے لگا تھا۔

"تم جو بھی سمجھو۔۔۔"وہ وہاں سے اٹھتی منڈیر کے پاس آ گئی۔

زاویر نے اک گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔

"ٹھیک ہے پھر آپ اپنی ضد پر رہیں اور میں اپنی محبت پر۔۔۔دونوں ہی کنواریں مریں گے۔۔۔"وہ سنجیدہ تھا۔۔۔لہجہ اٹل تھا۔۔۔اس نے گردن گھما کر مائیسہ کو دیکھتے کہا تھا۔

وہ دونوں ہی ضد میں ایک دوسرے پر تھے، فرق صرف اتنا تھا زاویر کی ضد نے کبھی مائیسہ کے سامنے سر اٹھانے کی نہیں کی تھی۔

"نانا میری شادی کرنے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔"اس کی آواز کہیں کھائی سے گونجی مگر سننے والا سن چکا تھا۔۔۔

"کس سے۔۔۔؟"وہ تڑپ اٹھا۔

kahanifreak.com

مائیسہ خاموش رہی۔

"فائز سے۔۔۔؟"اس کی آواز میں خوف واضح ہوا۔

"مجھے نہیں معلوم وہ جس کا بھی کہیں گے میں ہاں کر دوں گی۔۔۔"

مائیسہ کی بات نے اس پر بم گرایا تھا۔۔۔اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر مائیسہ کی جانب دیکھا جو اس کی جانب پیٹھ کئے کھڑی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھتا اس کے سامنے آ گیا۔"اس سے کیا ہی اچھا ہوتا آپ کہتیں زاویر خدا کرے تم مر جاؤ۔۔۔"

"زاویر۔۔۔"اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔"تم ایسی بکواس کر بھی کیسے سکتے ہو۔۔۔"

"یہ اس سے کہیں اچھا ہے جو آپ کرنے جا رہی ہیں۔۔۔"

"نہیں ہے بہتر۔۔۔"غصے کے سبب اس کی آواز لرز گئی۔"ہر چیز محبت پر ختم نہیں ہوتی ۔۔۔"

"مگر آپ کی خوشی پر ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"لہجہ نرم ہو گیا۔"آپ سچ جاننے کے بعد بھی ایسا کر لیں گی۔۔۔"

kahanifreak.com

"ہاں۔۔۔یہ جاننے کے بعد بھی ایسا کرنے پر تم نے مجھے مجبور کیا ہے زاویر۔۔۔صرف تم نے۔۔۔"مائیسہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے سینے پر مارتے تلخی سے چیخ اٹھی۔"یہ سب کم سے کم اس رسوائی سے تو بہتر ہے جو تم میرے مقدر میں لکھنا چاہتے ہو۔۔۔"

"خدا کیلئے مت کریں ایسا۔۔۔"وہ اس سے درخواست کرتا بے بس ہو گیا۔"مجھے اگر اندازہ ہوتا میرے اقرار پر آپ خود کے ساتھ یہ ظلم کر گزریں گی تو واللہ میں کبھی اظہار نہ کرتا۔۔۔"اس کے گرد اندھیرا ہی اندھیرا تھا اتنا کہ وہ ان ہر پل ہنستی مسکراتی آنکھوں میں نمی نہیں دیکھ پائی۔

وہ گھٹنے ٹیکتا اس کے قدموں میں آن بیٹھا،مائیسہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔"تم پاگل ہو۔۔۔یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟اٹھو یہاں سے۔۔۔"مائیسہ کے ڈپٹنے کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا،وہ وہیں بیٹھا رہا۔

"خدا کیلئے انکار کر دیں۔۔۔وہ آپ کو ہر گز خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔"اس کی آواز بھیگ گئی تھی۔

وہ اس بات پر مصر تھی کہ یہ محض اس کی کچھ لمحوں کی جذباتی وابستگی ہے۔۔۔

"میں نانا کو ہاں کر چکی ہوں۔۔۔"اس نے ہٹ دھرمی سے کہا۔

زاویر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔سر اٹھائے کچھ لمحے آسمان کی جانب دیکھتا رہا۔۔۔آخر وہ اسے کیسے سمجھائے وہ کیا تھی۔۔۔وہ کیا ہے۔۔۔

"آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔کیسے۔۔۔۔؟" وہ تڑپ اٹھا۔

"میں آپ کا اپنی زندگی سے نکل جانا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔میری سوچ ہی آپ کے ساتھ سے آگے نہیں جاتی اور آپ بچھڑ جانے کی بات کر رہی ہیں۔۔۔" اس نے اک لمحے کو اپنی گدی پر ہاتھ رکھ کر خود کو پر سکون کیا۔

"ٹھیک ہے میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔مجھے آپ سے محبت نہیں کرنی چاہئے تھی مگر اب تو ہو گئی ناں یار۔۔۔" اس کی آنکھوں میں نمی جھلملا گئی اور اس کا لہجہ بھی نم ہو گیا۔

"میں تو اپنی تکلیف پر رو بھی نہیں سکتا۔۔۔آپ کہیں گی میں بچہ ہوں۔۔۔" ہزار کوششوں کے بعد بھی وہ آنسو نہیں روک سکا اور وہ آنکھوں سے گرتے ہی بے وقعتی کی موت مر گیا۔

"تم یہاں سے جاؤ گے یا میں یہاں سے چلی جاؤں۔۔۔" وہ سفاکیت کی انتہا پر تھی اور یہی بات زاویر کو زیادہ تکلیف دے رہی تھی۔اس نے کچھ لمحے سوچا اور پھر بولا تو لہجہ سرد تھا۔

"اگر آپ اس منگنی سے انکار کر دیتی ہیں تو میں اسی دن دادا کی بات مان کر باہر چلا جاؤں گا۔۔۔" اس نے پل بھر میں فیصلہ کر لیا تھا۔

مائیسہ کے قدم جامد ہو گئے، وہ واپس زاویر کی جانب گھومی۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔۔

"آپ کو یہی لگتا ہے ناں میرا آپ سے شادی کرنے کا فیصلہ ایک جذباتی قدم ہے۔۔۔۔میری محبت محض چند لمحوں کی قربت کی اثیر ہے۔۔۔" اس نے اک گہری سانس لی۔"ٹھیک ہے

میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔۔۔خود کو آپ سے دور لے جاتا ہوں۔۔۔وہاں جہاں میری آنکھوں میں آپ کا عکس نہ ابھرے۔۔۔وہاں جہاں میری سماعتیں آپ کی آواز سے محروم رہیں۔۔۔وہاں جہاں میری اک بھی ساعت میں آپ کے وجود کا گزر نہ ہو۔۔۔"اس نے توقف کیا۔"لیکن اس کے بعد۔۔۔۔؟اگر اس کے بعد بھی آپ میرے دل کی مکین رہیں تو۔۔۔؟"

"میں جانتی ہوں جب تم لوٹ کر آؤ گے تو شاید ہی تمہیں میں یاد رہوں اور تم بات کرتے ہو محبت کی۔۔۔"فی الحال اسے بس زاویر کو ان سب سے دور کرنا تھا۔۔۔بعد میں کیا ہونا تھا۔۔۔کیا ہو سکتا تھا ابھی اس کی پرواہ نہیں تھی۔

"آپ کو ابھی محبت کا ادراک نہیں ہوا ناں جس دن آپ کے دل پر محبت اتار دی گئی اس دن آپ کو سمجھ آئے گی محب روز محشر کی تپش کے بعد بھی خدا سے محبوب کا ساتھ مانگنے کا تحیہ کرتا ہے اور آپ کہہ رہیں ہیں یہ چند میلوں کا فاصلہ میرے دل سے آپ کے نقش مٹا دے گا۔۔۔"اس نے مائیسہ کی ناسمجھی پر نفی میں سر ہلایا۔۔۔وہ کتنی ناسمجھ تھی۔

"میں نا صرف یہ دنیاوی فاصلہ طے کر کے آپ تک آؤں گا بلکہ اس کے بعد بھی فنا سے روز محشر کی تپش پار کر کے ابدی بقا کے سفر پر نکلنے کیلئے اللہ کے سامنے گڑگڑا کر آپ کے ساتھ کے حصول کی دعا کروں گا اور پھر وہاں ٹھنڈی چھاؤں میں تخت پر میرے پہلو میں بیٹھے آپ اس بات کا اقرار کریں گی کہ زاویر اصفہانی نے وفا نبھائی ہے۔۔۔وہ مائیسہ سلیمان کی ذات کا پروانہ

بن کر رہا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ۔۔۔اس کے الفاظ اور ان کی پختگی۔۔۔یہ سب مائیسہ نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ ہونق بنی اسے سنتی رہی۔"آپ کو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا جب تک میں واپس نہیں آ جاتا آپ اپنی زندگی میں کسی کو شامل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں نکالیں گی۔۔۔"وہ اس سے اک عہد چاہتا تھا۔

"تم کب سے زبردستی کے قائل ہو گئے اور وہ بھی میرے ساتھ۔۔۔"مائیسہ کے چہرے پر ناگواری کی سلوٹیں ابھریں۔

"میں نے کب کہا میں آپ کے ساتھ زبردستی کروں گا۔۔۔۔"

"پھر یہ سب کیا ہے۔۔۔"

"یہ سب آپ کی باتوں کا جواب ہے۔۔۔رہی بات زبردستی کی تو وہ میں آپ کے ساتھ کبھی نہیں کر سکتا۔۔۔میری محبت میں تنگ نظری اور انا کا کوئی دخل نہیں ہے۔۔۔میرے واپس آنے پر اگر آپ کسی شخص کو میرے مقابل لے آئیں جو آپ کی خواہشات کو اپنی خواہشات پر ترجیح دینے کا حوصلہ رکھتا ہو تو میں پیچھے ہٹنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔۔میں آپ کے بنا کہے اس کے حق میں اپنی خواہش سے دستبردار ہو جاؤں گا۔۔۔"اس کا لہجہ اٹل تھا۔

مائیسہ کو سوچنے کیلئے کچھ لمحے لگے تھے۔"تم اپنے وعدے سے پیچھے نہیں ہٹو گے۔۔۔؟"

"میں نے پہلے کب آپ سے کیا وعدہ وفا نہیں کیا۔۔۔"اس کے لہجے میں آنچ تھی۔

kahanifreak.com

وہ زاویر کی بات پر سر ہلاتی جیسے ہی مڑی سامنے بڑی آپا کو کھڑا دیکھ کر اس کا رنگ فق ہو گیا۔

وہ بھروسے کی ڈور میں مائیسہ کے وعدے کو پروئے وہاں سے جا چکا تھا۔ جہاں اک جہان میں زندگی معمول سے چل رہی تھی وہیں اصفہانی ہاؤس میں زاویر کے چلے جانے کے سبب زندگی قدرے پھیکی ہو گئی تھی اور ان اڑھائی سالوں کے گزرنے میں ہر لمحے نے اپنی طاقت دکھائی تھی۔۔۔ایک ایک لمحہ اپنے اندر سالوں سی مسافت و تھکن اور پیاس لئے ہوئے تھا۔۔۔ان سالوں نے بتایا تھا ایک لمحہ بھی کس قدر طویل ہوتا ہے۔۔۔

زاویر نے کہا تھا تو ویسا ہی ہوا تھا، وقت نے اس کے جذبات پر کوئی چھاپ نہیں چھوڑی تھی ۔۔۔اس کے جذبات میں آج بھی وہی سچائی تھی جو شروع دن سے تھی۔۔۔اس دوران زاویر اسے ڈھیروں کے حساب سے پیغامات بھیجتا رہا تھا، ہر پیغام مائیسہ کو اس کی اہمیت کا احساس دلاتا تھا۔۔ صبح سے لے کر شام تک کے ہر واقع کو وہ اسے بیان کرتا، اس کی زندگی میں کیا چل رہا تھا، یونیورسٹی سے لے کر جاب کرنے اور پھر وہاں کون کون اس کا دوست بنا وہ سب اسے بتاتا تھا یوں جیسے وہ اسے سن رہی ہو۔۔۔ جیسے وہ پہلے ایک دوسرے کو ہر بات بتانے کے عادی تھے۔۔۔وہ اسے سنتی تھی۔۔۔اس کی باتیں مائیسہ کے چہرے پر بھی مسکان بکھیر جاتی تھیں مگر اس نے اس کے اور خود کے بیچ خاموشی کی دیوار حائل کر رکھی تھی۔۔۔ باوجود مائیسہ کی خاموشی کے وہ کبھی اس سے نالاں نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس دوران کہیں نا کہیں مائیسہ بھی یہ بات سمجھ چکی تھی کہ ان کا رشتہ کزن، دوستی کی مسافت طے کرتا کسی نئی منزل کا رخ کر چکا ہے، مگر یہ جذبہ چاندنی رات میں مہتاب کے ہم رنگ کنول کو دیکھنے جیسا تھا۔۔۔ معاشرے کی سوچ، عمروں کا فرق، ان کے بیچ ہمیشہ کی بے تکلفی نے کبھی اس کے جذبات کو، اس کی خواہشات کو منہ زور ہونے نہیں دیا تھا۔اس کے سر پر ماں باپ کا سایہ نہیں تھا اور یہی اک چیز اسے کبھی میدان میں بے تیغ ہو کر اترنے نہیں دیتی تھی۔

"آپ کہتی تھیں آپ سے دور چلے جانے سے آپ کا عکس دھندلا جائے گا مگر مجھے لگتا ہے ہر گزرتا لمحہ میرے دل پر آپ کے نقش گہرے کر رہا ہے۔۔۔"

"آپ کہتی تھیں دور جانے سے میں آپ کو بھول جاؤں گا مگر آپ نہیں ہیں تو آپ کے ہونے کی اہمیت کا احساس شدت سے ہو رہا ہے۔۔۔"

"آپ پاس نہیں ہیں تو آپ کے نہ ہونے کا احساس شدت سے ہوتا ہے، محض آپ کے پاس ہونے سے جو زندگی کی روانی محسوس ہوتی تھی وہ اب محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"

"آپ سامنے نہیں ہیں، آپ کا ساتھ نہیں ہے۔۔۔ مجھے ڈر ہے میں آپ کو کھو نہ دوں مگر آپ سے کیا وعدہ وفا کرنا ہے، مجھے امید ہے آپ بھی اپنے وعدے کا پاس رکھیں گی۔۔۔"

اس طرح کے کئی میسجز مائیسہ کے دل کو بھی رنجیدہ کر جاتے تھے۔

دو سال اس کے میسجز مسلسل آتے رہے تھے اور پھر یہ سلسلہ ٹوٹ گیا تھا اور یہی وقت تھا جب مائیسہ یاسیت کی لپیٹ میں آئی تھی۔۔۔ اس نے بھی خود کو کام میں ضرورت سے زیادہ

مصروف کر لیا تھا، اتنا کہ ممانی کو اس کی صحت کی فکر ہونے لگی تھی۔ وہ آفس میں بھی جانے کیوں بات بہ بات تلخ ہونے لگی تھی۔ اکثر کہیں ناں کہیں سے اس کے پاس کوئی ایسی بات آ ہی جاتی تھی جس میں لوگ اسے زاویر سے جوڑ رہے ہوتے۔ کبھی کوئی کہتا وہ زاویر کی طرح غصہ کرنے لگی ہے تو کبھی کچھ۔

رات کے کھانے کے بعد نانا نے اسے اپنے پاس بلوا بھیجا۔ وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی نانا کے چہرے پر معمول سے زیادہ سنجیدگی دیکھ کر اس کے خدشات بڑھنے لگے۔

"بیٹھ جائیں۔۔۔" مائیسہ کو اپنی جگہ کھڑے دیکھ کر انہوں نے کہا۔ وہ ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"میں نے کافی عرصہ پہلے آپ سے آپ کی شادی کے متعلق پوچھا تھا۔ تب آپ نے کہا تھا آپ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتیں، میں نے اس کے بعد آپ سے تذکرہ نہیں کیا۔۔۔" نانا نے استفامیہ اس کی جانب دیکھا، مائیسہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے بتائیں اب آپ نے کیا سوچا ہے۔۔۔؟" وہ مائیسہ کی جانب دیکھ رہے تھے۔

اسے کچھ لمحے لگے پھر لہجے میں ہچکچاہٹ آئی۔ "نانا میں نے آپ کو بتایا تو تھا مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔"

"وجہ۔۔۔" دوٹوک۔۔۔ برہم انداز۔۔۔

اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

kahanifreak.com

"دیکھیں مائیسہ آپ نے کہا ابھی آپ کو شادی نہیں کرنی میں نے کچھ نہیں کہا مگر اب میری مجبوری ہے۔۔۔"

وہ نانا کی مجبوری کو ان کے فرض سے مشروط کر گئی۔

"اگر تو آپ یہ سب کاروبار کی وجہ سے کہہ رہی ہیں تو بھلے کل سے نہ جائیں۔۔۔"

مائیسہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔ وہ کتنی سہولت سے کہہ گئے۔۔۔ کیا ان کی زندگیوں میں اس کا کردار پورا ہو چکا تھا۔۔۔ یا ان کی ضرورت پوری ہو چکی تھی۔۔۔ کیا وہ بدگمان ہو رہی تھی۔۔۔ یا ں وقت سے پہلے رشتوں کو سمجھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں نے بس اس سے متعلق کچھ سوچا نہیں۔۔۔"

"اس بات کو قریبا تین سال ہونے والے ہیں اور آپ نے اس متعلق سوچا ہی نہیں۔۔۔"

وہ نظریں چرا گئی۔

"مجھے لگتا ہے اب آپ کو اپنی شادی کے متعلق کوئی فیصلہ کر لینا چاہیئے۔۔۔"

"مگر مجھے ابھی شادی نہیں کرنی نانا۔۔" وہ جھنجھلائی مگر نانا کے سامنے لہجے میں ان کو یہ تاثر نہ دے پائی۔

"مائیسہ۔۔۔" نانا کی آواز میں کون سا اندیشہ تھا اسے سمجھنے میں مشکل نہیں ہوئی تھی۔ "کسی کو پسند کرتی ہیں۔۔۔؟"

kahanifreak.com

"ن۔۔۔ نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ لڑکھڑایا۔

"بس پھر میں فائز کیلئے ہاں کر رہا ہوں۔۔۔"

"نانا۔۔۔"اس نے ایک لمحے کیلئے آنکھیں بند کیں۔"آپ مجھ سے میری رائے نہیں پوچھیں گے۔۔۔؟"

"کیا آپ کو اپنے نانا کی رائے سے اختلاف ہے۔۔۔؟"

وہ کچھ لمحوں کو بول نہ سکیں۔الفاظ ڈھونڈنے پر بھی نہ ملے تو محض نفی میں گردن ہلا گئی۔وہ اپنا فیصلہ اس پر تھوپنا بھی نہیں چاہتے تھے اور اسے فیصلے کا اختیار بھی نہیں دے رہے تھے۔انہیں اپنا فیصلہ منوانا تھا اور ستم یہ کہ منوانا بھی رضا سے تھا۔

اس نے اپنے خشک لب تر کئے۔"نانا ایسا نہیں ہے کہ آپ کے فیصلے پر بھروسہ نہیں۔۔۔" اس نے ہمت کر کے انہیں بتانا چاہا مگر وہ اس کی بات کو بیچ میں ہی اچک گئے۔

"مجھے امید ہے آپ اپنی ماں کی طرح مجھے شرمندہ نہیں کریں گی۔۔۔"

اس نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔اندر کہیں یوں ماں کے تذکرے پر دل پر ہاتھ پڑا تھا مگر کہنا محال تھا۔۔۔وہ مرے مرے قدموں سے وہاں سے نکل آئی۔اس کے جاتے ہی ممانی نانا کی جانب گھومی تھیں۔

"ماموں آپ اس کی رائے تو جان لیتے۔۔۔"

kahanifreak.com

"آپ کے سامنے ہی تو وہ رضامندی دے کر گئی ہیں۔۔۔"ان سے کہنے کے ساتھ ہی نانا اپنی بیٹی کو کال ملانے لگے۔

"آپ آپا کے شوہر کی طبیعت سے بھی تو واقف ہیں اور پھر آپا بھی سخت مزاج کی ہیں، مائیسہ کبھی وہاں ایڈجسٹ نہیں کر پائے گی۔۔۔۔"

"مائیسہ نے فائز کے ساتھ زندگی گزارنی ہے نہ کہ فاخرہ اور باسط کے ساتھ۔۔۔"

انہوں نے ایک گہری سانس بھری۔"مگر ساس سسر بھی تو ساتھ ہی رہیں گے۔۔۔"

"آپ بھی تو اپنے سسرالیوں کے بیچ رہی ہیں کوئی مسئلہ ہوا۔۔۔؟عورت فہم والی ہو تو ہر حال میں گھر بسا ہی لیتی ہے۔۔۔"

اتنی بحث کے بعد وہ جان چکی تھیں نانا اپنے فیصلے سے ہٹنے والے نہیں تھے، جوائنٹ فیملی میں ایسے ہی بے جوڑ رشتے طے پاتے ہیں۔گھر دینے سے پہلے ہر حال میں گھر بسانے کی امید ۔۔۔ تلقین کیا یہ ستم نہیں تھا۔۔۔

یہ کیسا فہم تھا جو بے جوڑ رشتوں کو سنبھالتے زیست کو بے مول کر دینے سے مشروط تھا۔۔۔ انہوں نے نہ اپنی بیٹیوں کو ایسا فہم دیا تھا نہ ان سے ایسے فہم کی امید کی تھی۔

"آپ یہ بھی تو سوچیں آپا اس رشتے پر ہر گز رضامند نہیں تھیں۔۔۔"

"پہلے نہیں تھی، اب مان گئی ہے۔۔۔اسی نے تو مجھ سے فائز کی بات کی ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

"مگر ماموں۔۔۔"

"یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے،ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر رشتوں کے فیصلے نہیں ہوا کرتے۔۔۔"

ممانی خاموش ہو گئیں،وہ کیسے انہیں سمجھاتیں یہی چھوٹی چھوٹی باتیں رشتوں کے مستقبل کا فیصلہ کرتی ہیں جنہیں ہم اکثر نظرانداز کر جاتے ہیں۔۔۔رویے ہی تو ہوتے ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری بیٹی کیلئے غیروں کے دل میں کتنی گنجائش ہے جو ابھی ہے اور کتنی باقی ہے جو مزید نکل سکتی ہے۔۔۔

ممانی بھی برے دل کے ساتھ وہاں سے اٹھ آئیں،جانے وہ کس عینک سے دیکھتے تھے کہ ہر چیز انہیں اپنے دل کی خواہش کے مطابق دکھتی تھی۔

ممانی نے پاس آکر مائیسہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ماضی سے باہر آئی۔

"آپا نہیں آئیں۔۔۔"

ممانی نفی میں سر ہلا گئیں۔"تمہیں پتا تو ہے،وہ یہاں تمہارے رشتے کیلئے ہرگز خوش نہیں۔۔۔"

مائیسہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"تیار ہو تو چلیں۔۔۔؟"

اس نے حامی بھرتے گردن کو جنبش دی۔

kahanifreak.com

وہ گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے گردن موڑے شیشے کے پار بھاگتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔

"ایک آپ ہی تھیں جن پر میں اندھا اعتماد کرتا تھا اور دیکھیں اس بھروسے نے مجھ سے کیسا خراج وصول کیا ہے۔۔۔" وہ تکان بھری سانس بھرتا آنکھیں موند گیا۔ بند آنکھوں کے پیچھے منظر لہرانے لگے تھے۔

"تو تم نہیں آرہے۔۔۔؟" فون کے دوسری پار سے استفسار کیا گیا۔

"آپ کے بار بار فون کرنے سے میں واپس نہیں آجاؤں گا۔۔۔"

"بھلے تمہاری محبت سسک سسک کر مر جائے۔۔۔"

دل یک دم ہی سکڑا تھا، لیکن وہ اپنی حالت چھپا گیا۔

"محبت ایک بار اعتراف کر لے پھر نہ آؤں تو چوک پر لٹکا دیجئے گا۔۔۔"

"تف ہو محبت کے ایسے قلع پر۔۔۔تف۔۔۔جو انا کی فصیلوں پر کھڑا ہو، جہاں نہ دل کی پکار سنائی دے۔۔۔نہ منتظر نگاہیں پکڑائی دیں۔۔۔"

وہ لب بھینچ گیا۔ "یہ کیسی محبت ہے جہاں محبت سے زیادہ اعتراف محبت عزیز ہے۔۔۔ محبت کو جھکایا تو نہیں جاتا۔۔۔"

وہ خاموش رہا۔

kahanifreak.com

"نہیں آؤ گے۔۔۔؟"انہوں نے ایک آخری سی کوشش کی۔

"نہیں۔۔۔"دل کے فریاد کرنے کے باوجود بھی وہ ڈٹا رہا۔

"محبت کی تدفین کرنے بھی نہیں۔۔۔"

اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔اس نے فون کاٹنے کیلئے ہاتھ نیچے کرنا چاہا جب ایک بار پھر سے تاروں میں ارتعاش پیدا ہوا اور دل نے کہا سن تو لے۔

"تم جانتے ہو وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی،اسے سہارے کی ضرورت ہے۔۔۔"

"وہ سب کر سکتی ہیں اگر کرنا چاہیں۔۔۔اتنی بڑی کمپنی چلا رہی ہیں اور اتنی سی ہمت نہیں کر سکتیں۔۔۔"

"زاویر۔۔۔عورت باہر کی دنیا میں چاہے کتنی ہی اونچی اڑان بھر لے لیکن اپنی چار دیواری میں داخل ہوتے ہی اپنے پر پھیلا دیتی ہے۔۔۔سارا دن باہر اٹھی گردن لئے پھرنے والی رشتوں کے سامنے ہار جاتی ہے۔۔۔بے بس ہو جاتی ہے۔۔۔کمزور پڑ جاتی ہے۔۔۔جسے باہر والے جھکا نہیں سکتے اسے اپنے توڑ دیتے ہیں۔۔۔"

اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ پھر سے بولیں۔"اگر اسے ٹھوکر لگتے دیکھنے کا حوصلہ رکھتے ہو تو بھلے نہ آؤ۔۔۔"

kahanifreak.com

اس نے فون بند کر دیا، وہ انہیں نہیں بتا سکتا تھا اس خبر نے نہ اس کے پاؤں تلے زمین رہنے دی تھی نہ سر پر آسمان۔۔۔

گاڑی کے ہارن پر وہ ہوش میں آیا، منزل آ چکی تھی۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور گاڑی سے نکل آیا۔

ممانی نے مائیسہ کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لا کر صوفے پر بٹھا دیا تھا۔ایک جانب فائز بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب خالہ۔۔۔ڈرائنگ روم مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، جہاں اکثریت خالہ کے سسرال کی ہی تھی۔

مائیسہ کو یک دم ہی گھٹن محسوس ہونے لگی، اس نے قدرے کھینچ کر سانس لیا۔

"بیٹا ساتھ ہو۔۔۔" فائز کے دادھیال میں سے کسی نے کہا۔

اس نے ملتجائی نگاہوں سے ممانی کی جانب دیکھا۔

"میرے خیال سے آپ بیچ میں آ جایئے، بچیاں ایسے موقع پر شرما جاتی ہیں۔۔۔" ممانی نے بڑے سبھاؤ سے بات سنبھال لی تھی۔

خالہ تو پہلے ہی دونوں کے بیچ آنے کیلئے تیار تھیں۔وہ دونوں کے بیچ بیٹھ گئیں تو اس کا سانس بھی کچھ کچھ بحال ہونے لگا۔

"کیا خیال ہے منگنی کی رسم شروع کی جائے۔۔۔"نانا نے کہا تو سب ہی پر جوش ہو گئے۔

"چچی فائز کو پہنانے دیں۔۔۔"ہجوم میں سے کہیں سے آواز آئی تھی۔

خالہ نے انگوٹھی فائز کی جانب بڑھادی،اس نے انگوٹھی نکال کر مائیسہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ باہم ملائے بیٹھی رہی،شاید یونہی ان کی کپکپاہٹ پوشیدہ رہ جائے۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔"خالہ کی نظریں بخوبی اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"نہیں۔۔۔"بے ساختہ ہی اس کے منہ سے پھسلا،پھر نانا کی نظروں کو بھانپتے اس نے تصحیح کی۔"آپ خود پہنادیجئے۔۔۔"

"کیوں بھئی۔۔۔آجکل کے بچے تو بڑے شوق سے ایک دوجے کو انگوٹھی پہناتے ہیں۔۔۔"

ممانی اس کے پاس آئیں۔"آپا آپ ہی پہنادیجئے ویسے بھی بڑوں کی برکت ہوتی ہے۔۔۔"

خالہ کے دل کو بات لگی تھی،خالہ نے بیٹے سے انگوٹھی لیتے مائیسہ کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا۔

اک لمحے کو مائیسہ کی نگاہیں بے ساختہ ہی بند ہوئی تھیں۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ انگوٹھی محض اس کی انگلی میں پہنائی نہیں جارہی بلکہ اس کے دل کو جکڑ رہی ہے۔

اس نے بے بسی سے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھادیا اور جب ہی اس کی نظر سامنے دروازے کی جانب اٹھی تو وہ ساکت ہو گئی۔۔۔دل کی دھڑکن بھی اپنی رفتار۔۔۔اپنا رستہ بھولی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔؟ کیا وہی تھا۔۔۔؟ ہاں وہی تھا۔۔۔ وہ سامنے تھا۔۔۔ وہ لوٹ آیا تھا۔۔۔ اداسی کی چغل خوری کرتی لال آنکھیں۔۔۔ بائیں ہاتھ سے کیری بیگ کا ہینڈل تھامے وہ سخت تاثرات لئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں غصہ مفقود تھا۔۔۔ بے یقینی ہی اس قدر گہری تھی کہ کوئی دوسرا جذبہ اپنی چھاپ نہیں دکھا پایا۔۔۔

خالہ نے کب انگوٹھی پہنائی اسے معلوم ہی نہیں ہوا، انہوں نے اس کا منہ تھام کر اس کے سر پر بوسہ دیا تو اس کی نگاہوں کا زاویہ بدلا، وہ اب بیٹے کو گلے لگا رہی تھیں۔ مائیسہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی انگلی میں پہنائی گئی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔ کون کون آ رہا تھا اور اس کے سر پر پیار دیتا جا رہا تھا اسے کوئی ہوش نہ تھا۔

خالہ بھی بیچ میں سے اٹھ گئیں اور اب نانا اور اپنے سسرالیوں کے ساتھ باتوں میں لگ چکی تھیں۔ ماں کے اٹھتے ہی فائز غیر محسوس سے انداز میں اس کے قریب ہوا، مائیسہ نے فاصلہ رکھنے کی کوشش کی۔ فائز نے سب کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر مائیسہ کا ہاتھ تھامتے اس کے گرد اپنی گرفت کی اور مائیسہ کو لگا جیسے اس کے ہاتھ پر انگارہ رکھ دیا ہو، اس کا ہاتھ پسینے میں بھیگا تھا مگر کیوں۔۔۔؟

"مائیسہ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ فائز کے ہاتھ سے چھڑوا لیا۔

"آئی۔۔۔ آئیم ناٹ فیلنگ کمفرٹیبل۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔فائز کے چہرے پر الجھنوں کی کتنی ہی شکنیں نمودار ہوئی تھیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔مائیسہ کے یوں کھڑا ہونے پر باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔

"مج۔۔۔مجھے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی کا جواب سنے وہاں سے اٹھتی ڈرائینگ روم سے باہر نکلی۔

"وعدہ خلافی کی کوئی معافی نہیں۔۔۔"جس قدر لہجہ سرد تھا اس سے کہیں زیادہ چہرے کے تاثرات سرد تھے۔

چلتے چلتے اس کے کانوں میں اس کی آواز پڑی تھی جو دروازے کی اوٹ میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔وہ سن چکی تھی لیکن قدم نہیں روک پائی۔تیز تیز سیڑھیاں پھیلانگتی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور دروازہ بند کرتے اوندھے منہ اپنے بیڈ پر گر گئی۔۔۔کندھوں تک آتے بال بکھر گئے اور آنسو آبشار کی طرح بہہ اٹھے۔۔۔یہ کیسا اندھیرا تھا جو وہ چن بیٹھی تھی۔۔۔اپنی گھٹن کا سامان خود ہی کر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ کسی سے نہیں ملا تھا،بس گھر والوں سے ملنے کے بعد وہ خاموشی سے کمرے میں آگیا۔دل یوں افسردہ ہوا کہ سفر کی تھکان اتارنے کیلئے نہانے کا ارادہ ترک کئے وہ بیڈ پر آبیٹھا اور جھک کر اپنے جاگرز اتارے اور کمر کے بل بیڈ پر پیچھے کو گر گیا۔

kahanfreak.com

کیسا کھیل تھا جو اس کے ساتھ کھیلا گیا تھا۔۔۔ کیا اس کی سچائی کا یہی صلہ بنتا تھا۔۔۔ ہجر اور پھر تہی دامن۔۔۔ اس نے اعتبار کیا تھا۔۔۔ ایک لمحے کی دیر کئے بنا وہ ہر شرط مان گیا تھا۔۔۔ محض اعتبار کی خاطر اس نے جلاوطنی کاٹی اور ملا کیا دھوکہ۔۔۔ جھوٹ۔۔۔ فریب۔۔۔ بے وفائی۔۔۔ یہ کیسا بھرم تھا جو رکھا نہ گیا تھا۔۔۔ یہ کیسی چوٹ تھی جو محبوب سے ہی کھائی تھی ۔۔۔ کیسی محبت تھی جس کا محرک نفی تھا۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو پھسل کر کنپٹی سے ہوتا بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔ گردن گھما کر موبائل اٹھایا اور میسج لکھنے لگا۔۔۔

"محبت کے سارے دعوے غلط تھے۔۔۔ میں محبت پر اعتبار کرتے چمن چھوڑ گیا اور احساس نہ ہوا جس محبت کے سہارے میں نشیمن چھوڑ بیٹھا ہوں وہ ایک مکر تھا۔۔۔" اس نے لکھ بھیجا اور قریبا پانچ منٹ بعد دوبارہ بیپ ہوا تھا۔

"تم مائیسہ سے نہیں ملے۔۔۔؟"

"انہوں نے ملنے کے قابل چھوڑا ہی کہاں ہے۔۔۔" اس نے جواب دینے کے بعد موبائل بند کر دیا۔

کیا دشمنان صف اول میں میرا یار دیرینہ ہے۔۔۔

میرے دل سے کہو اف نہ کرے کلیجہ واہ کرے۔۔۔

بساط دشمن کی ہے تو کیا، کمان میرے یار کی ہے۔۔۔

kahanifreak.com

مرگ تمنا میں تغافل اعتبار کے اشک گوارا نہیں۔۔۔

یار کے ہاتھوں بازی ہے پھر کیوں یہ اداسی ہے۔۔۔

محبت تمہاری ہے وفا تمہاری ہے فقط دنیا ہی تو ہاری ہے۔۔۔

عزہ جاوید

جس جس کو پتا چلا وہ واپس لوٹ آیا ہے سب ملنے چلے آئے، رات کے کھانے کا تو ہو ہی چکا تھا، نانا نے سب کو ہی ایک ساتھ کھانا کھانے کیلئے روک لیا۔ بڑی آپا بھی آچکی تھیں۔ سب میں ویسی ہی بے تکلفی تھی جیسے ہمیشہ سے رہی تھی، اگر کسی میں فاصلہ آیا تھا تو وہ زاویر اور مائیسہ کے بیچ آیا تھا جسے سب بخوبی محسوس بھی کر رہے تھے۔ نانا کے چچیرے بھائی کا خاندان بھی یہیں موجود تھا اور ان کی بہو اور پوتی کی نظریں تو خاص طور پر ان دونوں کا تنقیدی جائزہ لے رہی تھیں۔

مائیسہ ان کی نظروں سے غیر آرام دہ ہونے لگی تھی مگر خاموش رہنا ہی مصلحت تھی۔

"آج مائیسہ اور زاویر بہت خاموش خاموش ہیں۔۔۔" سحر نے بغور دونوں کو دیکھا۔

وہ چونکی مگر دوسری جانب زاویر کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی، وہ لاپرواہ سا کھانا کھاتا رہا۔

"اتنے عرصے بعد ملے ہیں نا اس لئے۔۔۔" بڑی آپا مسکرائیں۔

kahanifreak.com

"اتنے عرصے تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے ان کی بات ہی نہ ہوتی ہو۔۔۔" سحر بولے اور اس کی اماں نہ حصہ ڈالیں۔

"بس آپ کو پتا ہے بچے پڑھائی میں مصروف ہو جاتے ہیں پھر کہاں وقت ملتا ہے۔۔۔"

"خیر یہ تو مصروف ہو کر بھی مائیسہ کی جان نہیں چھوڑتا تھا، ہمیں تو لگا تھا تم لوگوں نے ضرور ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر رکھا ہو گا مگر وہ تو جب فائز سے منگنی ہوئی تب سمجھ آیا۔۔۔ چھا ہے وہ بھی خالہ ہی ہے۔۔۔"

"سب قدرت کے فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔" ممانی بدقت مسکراتے ہوئے کھانا شروع کر گئیں۔

"بڑے ابا، میں نے بھابھی سے بھی بات کی تھی مگر پھر بات آگے بڑھ نہ سکی، کچھ ہمیں بھی لگا آپ شاید مائیسہ اور زاویر کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ اب تو ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر اب آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔"

"دیکھتے ہیں، اللہ بہتر کرے گا۔۔۔" دادا شاید ابھی بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔

"جی انشاءاللہ۔۔۔ مگر میں چاہ رہا تھا اگر مائیسہ کی طرح ہم بھی زاویر سحر کی منگنی کر دیتے۔۔۔"

زاویر نے کھانے سے ہاتھ روکے، اپنی مٹھی بھینچ کر انگوٹھے کو گول گول چکر میں انگلیوں پر پھیرنے لگا، شاید وہ ضبط کر رہا تھا۔

kahanifreak.com

"چاچو مجھے یقین ہے آپ کی سحر کو مجھ سے بہتر کوئی اور مل جائے گا۔۔۔"اس نے پلیٹ آگے سرکائی اور اٹھ کر چلا گیا۔

صاف لفظوں میں انکار کر گیا تھا۔ سحر کے باپ نے حیرت سے ممانی کو دیکھا وہ خاموشی سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئیں۔ مائیسہ کی نظر نانا پر پڑی تو جانے کیوں مائیسہ کو ان نگاہوں کی تحریر نے رنج پہنچایا تھا۔۔۔

کھانا کھا کر مہمانوں کے جانے کے بعد سب اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے، زاویر جو ایک بار میز چھوڑ کر گیا تھا اس کے بعد اپنے کمرے میں یوں گم ہوا کہ پھر نہیں نکلا تھا اور لمبے سفر کی تھکان کے سبب کسی نے اسے اٹھانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

مائیسہ بھی بالکونی پر بیٹھی الجھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، سوچوں کا اک بھنور تھا جو اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ صبح آفس تھا اور اس وقت ایک بجنے کو تھا پھر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اب شاید نیند نہیں آنی تھی، نیند تو کب کی روٹھ چکی تھی۔

وہ اک سرد آہ بھرتی وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں چلی آئی، سامنے لٹکتے ساس پین کو اٹھا کر اس نے چائے بنانے کی غرض سے اس میں دودھ ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا دیا اور پھر سلیپ کو پکڑے ساس پین میں جانے کیا تلاش کرنے لگی۔ اس نے دوستی ختم کرنے کا تو کبھی تصور نہیں کیا تھا۔

وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔ہاں شاید تھک چکی تھی۔۔۔ہوتا ہے نا کبھی ہم خود ہی اپنے لئے لڑنا نہیں چاہتے۔۔۔اوروں کی جنگیں لڑ کر اس قدر تھک جاتیں ہیں کہ جب خود کی ذات کیلئے کھڑے ہونے کا وقت آتا ہے تو دل کسی اور کے آنے کی خواہش کرنے لگتا ہے۔۔۔کوئی ایسا جو بن کہے ہماری ڈھال بن جائے۔۔۔

ڈھال تو کوئی تب بنے جب ہمارے ہاں عورت کی ذات کا کوئی وجود ہو۔۔۔وہ بھی شاید اس وقت تھک چکی تھی، جہاں ہر بحث سے پیچھا چھڑانے کیلئے وہ خاموشی کو اپنا ساتھی بنا گئی تھی۔۔۔دماغ کتنی ہی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔۔۔

کچن میں اپنے پاس آہٹ سن کر اس نے مڑ کر دیکھا، زاویر اسے نظر انداز کرتا ساس پین میں پانی ڈالتا اسے چولہے پر چڑھانے لگا۔

"میں بنا دوں۔۔۔؟" وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"کیا۔۔۔بیوقوف۔۔۔؟" اس کی نظریں مذاق اڑا رہی تھیں۔

مائیسہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا نہیں بنایا۔۔۔؟" وہ اس کی حیرت پر چوٹ کر گیا۔

"میں بنا دیتی ہوں۔۔۔" مائیسہ نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے اس کے ہاتھ سے ساس پین پکڑ لیا۔

kahanifreak.com

"مجھے اب طلب نہیں رہی۔۔۔"اس نے مائیسہ کے ہاتھ سے ساس پینے لیتے ہوئے سنک میں پٹخااور آگے بڑھ گیا۔

"کس کی چائے کی یاں دوستی کی۔۔۔"وہ پیچھے سے چلائی تھی مگر وہ بنار کے وہاں سے چلا گیا ۔اس کی پشت کو دیکھتے مائیسہ کا پارا چڑھ گیا،اس بے اعتنائی کی عادت ہی کہاں تھی۔وہ گیس بند کرتی زاویر کے کمرے کی جانب بڑھی اور دھپ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی ۔

زاویر نے تیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"یوں کسی کے کمرے میں آنے کا مطلب سمجھتی ہیں ناں۔۔۔"

"بالکل سمجھتی ہوں۔۔۔"وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتی ڈھٹائی سے بولی۔

زاویر چلتا ہوا اس کے عین سامنے آن کھڑا ہوا۔"اور یوں تنہا رات کے اس پہر اک عورت کا کسی مرد کے کمرے میں ہونے کا بھی مطلب سمجھتی ہی ہوں گی۔۔۔؟"وہ جان بوجھ کر اس کو تپش دلانے لگا تھا۔وہ چاہتا تھا وہ اس سے لڑائی کرے،اس سے جھگڑے اور اختتام پر وہ اس کی جھگڑنے کی ہر وجہ کو جھٹلا دے۔۔۔کہے کہ اس نے غلط سمجھا۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ جو اس نے سوچا۔۔۔جو اسے بتایا گیا۔۔۔جو اس نے دیکھا وہ سب فریب تھا۔۔۔

مائیسہ نے سینے پر بازو باندھے۔"تمہیں کیا لگتا ہے جو تم سے چار سال بڑی ہے اس میں اتنا فہم نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے بھی اتنی ہی ڈھٹائی سے جواب دیا،زاویر نے شرمندگی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"جائیں یہاں سے۔۔۔"وہ رخ پھیرتا آگے بڑھنے لگا مگر اس سے پہلے مائیسہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس سے اپنی جانب گھما دیا۔

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟دو سال بعد آئے ہو اور سیدھے منہ سے بات تک نہیں کر سکتے۔۔۔"

"نہیں کر سکتا اور آپ تو ایسے پوچھ رہی ہیں جیسے میرے بات نہ کرنے سے آپ کو بڑا فرق پڑتا ہے۔۔۔اتنے سالوں میں ایک میسج کا جواب تک تو آپ دے نہیں پائیں اور بات کر رہی ہیں سیدھے منہ بات کرنے کی۔۔۔"اس کے چہرے پر ناگواری در آئی تھی۔

یہ بات ٹھیک تھی اس نے اتنے سالوں میں اس کے کسی پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا تھا مگر جیسے اس نے خود کو اس سے بات کرنے سے روکا تھا یہ کوئی اس کے دل سے پوچھتا تو جانتا کہ ان سب میں زیادہ تکلیف اس دل نے ہی اٹھائی تھی اور وہ اب رنجیدہ ہی رہنے لگا تھا۔غم دل کو لگا گیا تھا۔

"تم جانتے ہو نا گھر میں سب ہمارے بیچ آنے والی خاموشی کو محسوس کر رہے ہیں۔۔۔"

"آئی ڈونٹ گو آشٹ واٹ ادر پیپل تھنک۔۔۔"اس کی آواز ضبطِ غم میں قدرے اونچی ہو گئی،اس کی باتوں سے جس کو فرق پڑھنا چاہیے تھا وہ سامنے کھڑی اوروں کی وکالت کر رہی تھی۔

"دین یو شڈ۔۔۔بچے نہیں ہو اب تم۔۔۔"مائیسہ بھی اسی زور سے دھاڑی تھی۔

آخری بات پر زاویر نے مذاق اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا،اس نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا۔

"زاویر کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ،آخر کیوں تمہیں رشتوں کی نزاکت کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔"

زاویر نے اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی اس کے سامنے کر دی،جس میں مائیسہ کی منگنی کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔"یہ ہے میرا مسئلہ۔۔۔"اس کی آواز تیز ہو گئی،مائیسہ ساکت رہ گئی تھی۔"اب کیوں کچھ نہیں کہہ رہیں۔۔۔؟آپ نے تو وعدہ کیا تھا ناں انتظار کرنے کا۔۔۔"اس نے دکھ سے مائیسہ کو دیکھا۔"مجھے اگر کسی پر بھروسہ ہے تو وہ آپ ہیں،میں اپنی ذات تک کے بارے میں بے یقین ہو سکتا ہوں مگر آپ۔۔۔۔آپ کی ذات کے متعلق بے یقینی کا کوئی تصور ہو ہی نہیں۔۔۔"

مائیسہ کا دماغ آ"اگر کسی پر بھروسہ ہے تو آپ پر ہے۔۔۔ہے۔۔۔"پر اٹک گیا۔اس نے "تھا۔۔۔"نہیں کہا تھا،وہ ہوتی تھ آئندہ کبھی بھروسا نہ کرتی۔۔۔

kanafreak.com

"پ رات کو دن اور دن کو رات کہتیں تو میں مان لیتا اس یقین کے ساتھ کہ آپ کہہ رہی ہیں تو ضرور ایسا ہی ہو گا۔۔۔"اس نے تاسف سے اپنے ہاتھ اٹھا دئے۔اب بچا ہی کیا تھا۔"اور دیکھیں میں اب کہاں کھڑا ہوں۔۔۔آپ پر یقین کرنے نے مجھے کہاں لا پھینکا ہے۔۔۔"

"تمہیں یہ سب۔۔۔"وہ محض اتنا ہی کہہ سکی۔"تم۔۔۔"وہ خاموش ہوئی۔"تم جانتے تھے۔۔۔تم اس لئے واپس آئے۔۔۔تم۔۔۔تمہیں کیسے۔۔۔"اسے الفاظ نہیں مل رہے تھے،وہ اتنی دور ہو کر بھی کیسے اس کے متعلق باخبر تھا۔وہ زاویر اصفہانی تھا کیونکر مائیسہ سلیمان سے بے خبر رہتا۔

وہ اس کے تحیر پر متاسفانہ سا مسکرا دیا۔"آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ مجھے نہیں بتائیں گی تو مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے غافل نہیں رہا جاتا۔۔۔"اس کے لہجے میں افسوس اترا۔"آپ نے نے مجھے دھوکا دیا ہے مائیسہ۔۔۔"وہ رکا،لہجہ اس چوٹ پر بھیگنے لگا تھا

۔

"میں آپ کے احترام میں اپنی ہر خواہش کو پس پشت ڈالتا چلا گیا اور آپ کو لگا زاویر اصفہانی تو بیوقوف ہے۔۔۔پہلے بیٹھے بیٹھائے اچانک سے دادا کو مجھے باہر بھیجنے کا خیال آ گیا اور پھر یہ منگنی۔۔۔؟میں خاموش تھا کیونکہ آپ کا احترام کرتا تھا۔۔۔"اس نے کچھ لمحے کا توقف کیا۔"میں سب جانتے ہوئے بھی خاموشی سے چلا گیا کیوں۔۔۔؟کیونکہ مجھے آپ پر اعتبار تھا اور آپ۔۔۔آپ نے کیا کیا۔۔۔؟آپ نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔آپ نے فائز کیلئے ہاں نہیں

کی تھی مگر آپ نے مجھے بلیک میل کیااور پھر جب دادا نے آپ کی حقیقت میں اس سے منگنی کرنے کا کہا آپ نے خاموشی سے کرلی۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے، تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔" وہ ملتجائی ہوئی۔

"میں نے جتنا سمجھنا تھا سمجھ لیا، اب آپ لوگوں کو سمجھنا پڑے گا۔۔۔" اس کا لہجہ یک دم خشک ہوا۔

"تم کیا کروگے۔۔۔" جانے کیوں وہ سہم گئی۔

"فکر نہیں کریں، بابا کہا کرتے تھے ضرف والا مرد نفرت میں بھی معیار سے نہیں گرتا۔۔۔"

مائیسہ کا دماغ نفرت والے جملے پر ٹھہر سا گیا۔۔۔ابھی تو اس پر نرم گرم جذبات کی اہمیت آشکار ہونے لگی تھی اور وہ نفرت۔۔۔ نفرت کا دم بھرنے لگا تھا۔۔۔وہ زاویر تھا، محبت نہیں تھی دوست تو تھا پھر محبت کے علاوہ دوسرا جذبہ نفرت کا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ کیا دوستی بھی نہیں بچی تھی جو بیچ میں نفرت آنے لگی تھی۔۔۔

زاویر چل کر اس تک آیا تھا اور جب بولا تو اس کی آواز میں خوف تھا۔ "مائیسہ۔۔۔" اس کا سر جھک گیا، وہ اس کی خوشی کی خاطر خود کو ملا دھوکا بھول گیا۔

"وہ آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا، آپ کی زندگی میں آنے والا کوئی دوسرا شخص آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔ اگر وہ آپ کی ویسی قدر نہ کر پایا جیسی آپ کی کرنی چاہیے تو۔۔۔ میں آپ کو زندگی کے کسی مقام پر بھی ناخوش دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر

مائیسہ کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔یوں جیسے کوئی آس والا دیکھتا ہے۔۔۔جیسے موت کے کنارے زندگی کی تمنا کرنے والے موہوم سی امید لئے دیکھتا ہے۔۔۔

اس نے بہت سی ہمت مجتمع کرتے ہوئے بلآخر اپنے خوف کو زبان دے ہی دی۔اسے مائیسہ سے محبت تھی مگر اس محبت سے کہیں زیادہ اسے مائیسہ کو تکلیف پہنچ جانے کا خوف تھا،اس کی بے قدری کا خوف تھا۔

"اگر تم مجھے خوش نہ رکھ پائے تو۔۔۔؟"اس کی آواز گویا کہ کھائی میں سے ابھری ہو۔

"میں کم سے کم جان بوجھ کر آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔۔۔"اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔

"اور جہاں مجھے محسوس ہو گا میری شخصیت کا کوئی پہلو آپ کو رنجیدہ کر سکتا ہے تو میں اسے بدل لوں گا۔۔۔اگر میں مائیسہ سلیمان سے محبت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہوں تو پھر اس کی خاطر خود کو بدلنے کا بھی حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔"

اس نے واپس سے سر اٹھا کر مائیسہ کی آنکھوں میں دیکھتے کہا،اس کی نگاہیں اس کے قول کی پختگی پر مہر ثبت کر رہی تھیں،وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر رخ پھیر گئی۔اس کی باتیں مائیسہ کے دل پر بوجھ بڑھانے لگی تھیں۔خسارہ پانے والے شخص کا کیا حال ہوتا ہے اس لڑکی کو دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔وہ خاموشی سے آگے بڑھنے کو تھی جب زاویر اک بار پھر سے بول اٹھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری محبت آپ کیلئے اس قدر نا قابل برداشت ہے جس کے بدلے آپ خود کو آگ میں جھونکنے پر راضی ہو جائیں گی۔۔۔"

مائیسہ بنا پلٹے ہی آگے بڑھی۔۔۔وہ کیا کہہ رہا تھا۔۔۔وہ کیا سمجھ رہا تھا۔۔۔ان کے بیچ کس قدر فاصلے آ چکے تھے۔۔۔اور یہ فاصلے۔۔۔یہ فاصلے آئے بھی تو اسی کے سبب تھے۔۔۔اب کس سے گلہ۔۔۔کیسا گلہ۔۔۔

"اگر آپ نے خود کے ساتھ یہ ظلم کیا ناں مائیسہ تو میں ساری زندگی آپ کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔میں ہر رشتے کا لحاظ بھول جاؤں گا۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا مگر وہ زاویر کی ہر گز حوصلہ افزائی کرنا نہیں چاہتی تھی۔وہ بخوبی جانتی تھی اسے پتا چل گیا تو وہ نانا کے سامنے کھڑے ہونے میں دوسرا لمحہ نہیں لگائے گا۔۔۔

وہ خاموشی سے اس کے کمرے سے نکل گئی،اس نے بھی پیچھے سے اپنا غصہ دروازے پر نکالا ۔اگر آپا اسے مائیسہ کے متعلق آگاہ نہ کرتیں تو وہ تو خسارے میں ہی رہ جاتا۔انہوں نے زاویر کو دادا کو ان کے فیصلے سے باز رکھنے کیلئے بتایا تھا۔

مائیسہ اپنے کمرے میں آتی بیڈ پر گر گئی تھی،آنکھیں پانی سے لبالب بھرتی چلی گئیں اور پھر وہی پانی آبشار کی صورت گالوں پر بہتا چلا گیا۔دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر دنیا کو ہلا دے۔۔۔وہ کیسے اتنی دور نکل آئی تھی۔۔۔ان کا ساتھ تو بہت اچھا رہا تھا،اس سے کبھی کوئی شکایت نہیں رہی

تھی۔۔۔وہ تواس کا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔وہ کیسے کیسے اسے دھوکا دے گئی تھی۔۔۔اپنے دل کا خون کرنا بھی تھا تو کم سے کم اس کے دل کو تو زخمی نہ کرتی۔۔۔

آپا کو جیسے ہی نانا کے فیصلے کا پتا چلا تھا وہ فورا چلی آئی تھیں۔۔۔اور پہنچتے ساتھ ہی انہوں نے مائیسہ کے کمرے کا رخ کیا اور دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر آئیں۔

"یہ میں کیا سن رہی ہوں۔۔۔"بنا کسی سلام دعا کے وہ اس پر چڑھ دوڑی تھیں۔

"آپا۔۔۔"

"مر گئی آپا۔۔۔"آج سے پہلی بار انہیں کب اتنا غصہ آیا تھا۔"تم نے زاویر کو چھوڑ کر فائز کیلئے ہاں کر دی ہے۔۔۔؟"

مائیسہ نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کیا۔

"مجھے بتاؤ زاویر کی بات میں کیا قباحت تھی جو تم نے اسے انکار کیا۔۔۔اور ہاں بھی کی تو کس کیلئے۔۔۔؟فائز کیلئے۔۔۔"وہ شدید افسوس میں تھیں۔جب مائیسہ کو ویسے ہی سر جھکائے کھڑا دیکھا تو کچھ ٹھنڈی پڑیں۔اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیڈ پر بیٹھایا اور اپنے ہاتھ میں پکڑا بیگ بھی بیڈ پر پھینکتے اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔

"مائیسہ۔۔۔زاویر کی بات میں کوئی برائی تو نہیں ہے۔۔۔"ان کا لہجہ حد درجہ نرم پڑ گیا۔

"میں نے اس کے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا۔۔۔"

kahanifreak.com

"دیکھو مائیسہ۔۔۔لازمی نہیں ہے ہماری زندگی میں آنے والے شخص کے بارے میں ہم سالوں پہلے سے سوچتے آرہے ہوں، بہت بار ایسے ہوتا ہے کہ گھر والوں کو کوئی شخص پسند آجاتا ہے اور تب بھی تو آپ کی شادی ہو جاتی ہے ناں۔۔۔"

وہ واپس سے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی تھی۔ بڑی آپا کی باتیں غلط نہیں تھیں۔

"کیا ان دو سالوں میں تمہیں اک لمحے کو بھی اس کی کمی کا احساس نہیں ہوا۔۔۔اک پل کو بھی تمہیں اس کی غیر موجودگی سے پیدا ہو جانے والا خلاء محسوس نہیں ہوا۔۔۔"

مائیسہ کی آنکھ سے اک قطرہ ٹوٹ کر اس کی ہتھیلی پر گرا، بڑی آپا نے بڑے پیار سے اس کا منہ پکڑتے ہوئے اوپر کیا۔اس کی آنکھیں نم تھیں۔

"آپ جانتی ہیں وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔۔۔ہم بچپن سے ساتھ رہے ہیں اور حد درجہ بے تکلفی بھی۔۔۔آپ ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگوں کو بھی جانتی ہیں۔۔۔میں سب کو فیس نہیں کر سکتی۔۔۔وہ کیسی کیسی باتیں کریں گے۔۔۔سحر نے مجھ سے کہا تھا جن کے ماں باپ نہیں ہوتے وہ ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔۔وہ مجھ پر ہنسی۔۔۔اس نے کہا میری کوئی فیملی نہیں ہے۔۔۔"

وہ بات کرتے سسک اٹھی۔"میرے پاس یہی چند رشتے ہیں۔۔۔میں انہیں کھونا نہیں چاہتی ۔۔۔میں زاویر کو بھی کھونا نہیں چاہتی۔۔۔مجھے لگتا ہے میرا سر پھٹ جائے گا۔۔۔نانا کیا چاہتے ہیں۔۔۔زاویر کیا چاہتا ہے۔۔۔ممانی کیا چاہتی ہیں۔۔۔میں۔۔۔میں یہ سب کیوں سنبھال

نہیں پا رہی۔۔۔ ممانی رمیسہ کے ساتھ اس کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔نانا میری منگنی فائز کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گرا گئی۔

آپا نے کچھ لمحے اسے دل ہلکا کرنے دیا پھر اسے اپنے ساتھ لگایا۔"اچھا۔۔۔ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔"

"بابا ہوتے تو کبھی ایسا نہ ہوتا۔۔۔ماں باپ کی غیر موجودگی اولاد کو اتنا کمزور کیوں کر دیتی ہے۔۔۔" وہ واپس سے ٹوٹ گئی تھی۔

"دادا نے تمہاری زندگی کا بہت غلط فیصلہ کیا ہے۔۔۔" آپا بھی زاویر کی بہن تھیں، اپنی کہنے سے کہاں رکتی تھیں۔

"وارث کے سامنے بیٹیوں کی کیا ہی حیثیت ہوتی ہے، میں تو پھر بھی ان کی بیٹی کا خون ہوں ۔۔۔وہ جس نے اپنے بھائی کے کہنے پر اپنی پسند کو ترجیح دی تھی۔۔۔وہ انہی سے میرا نام جوڑ رہے ہیں جن کا خون میری رگوں میں دوڑتا ہے۔۔۔" وہ سیدھی ہوئی۔"کیا میں نے اپنی زندگی غلط جگہ صرف کر دی ہے۔۔۔" اس نے آپا کی جانب دیکھا۔"جانتی ہیں جس دن میں نے نانا کو یہ سب بتایا تھا انہوں کا لہجہ جانچتا تھا۔۔۔وہ اندازہ لگانا چاہ رہے تھے اس سب میں میرا کتنا کردار ہے۔۔۔میرا قصور نکالنا چاہ رہے تھے۔۔۔میں نے ان کو بتا کر بہت بڑی غلطی کر دی ۔۔۔مجھے خود کوئی حل ڈھونڈنا چاہیئے تھے اگر وہ اپنی بیٹی سے اتنا عرصہ قطع تعلقی کر سکتے ہیں تو میں تو پھر کہاں بعد میں آتی ہوں۔۔۔"

kahanifreak.com

بڑی آپا نے اسے بولنے دیا۔۔۔جو جو وہ کہنا چاہتی تھی اسے کہنے دیا تھا پھر جب وہ خاموش ہو گئی تو بڑی آپا نے کہنا شروع کیا۔

"میں سمجھ سکتی ہوں۔۔۔تمہاری بات ٹھیک ہے۔۔۔ہم کتنا ہی پڑھ لکھ جائیں۔۔۔کہیں بھی چلے جائیں۔۔۔کتنے ہی آزاد خیال ہو جائیں مگر بیٹیوں کے معاملے میں ہمیشہ تنگ نظر ہی رہتے ہیں۔۔۔ان کی زندگی کا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔۔۔بھلے بیٹی کا فیصلہ صحیح ثابت ہو جائے پھر بھی انہیں معاف کرنے میں صدیاں لگا دیتے ہیں اور کبھی کبھار تو معاف ہی نہیں کرتے۔۔۔"انہوں نے اس کے بال سہلائے۔

"تم سفیر سے منگنی کیلئے انکار کر دو۔۔۔"

"سفیر نہیں تو کامران۔۔۔اس کے علاوہ انہوں نے مجھے کوئی اختیار نہیں دیا۔۔۔"اس نے بڑی آپا کی جانب دیکھا۔"میرے بابا ہوتے تو کبھی مجھ پر ہاتھ نہ اٹھاتے۔۔۔وہ سب سے الگ تھے۔۔۔بہت الگ۔۔۔اگر وہ آج ہوتے تو نانا کے ہاتھ اٹھانے کے بعد وہ کبھی مجھے یہاں آنے نہیں دیتے۔۔۔"وہ واپس سے بڑی آپا کے ساتھ لگ گئی۔

"مائیسہ!"کچھ لمحے بعد انہوں نے پکارا۔"رمیسہ والی بات تم سے کس نے کہی ہے۔۔۔؟"
بڑی آپا کے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں آئی تھی۔

"ممانی نے خود اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔۔۔"

"سفیر اور اس کے گھر والے اچھے نہیں ہیں۔۔۔"

kahanfreak.com

"جانتی ہوں۔۔۔"اس کی آنکھ سے آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ گئی۔

بڑی آپا کے جانے کے بعد وہ کچھ لمحے تو جانے کیا سوچتی وہیں بیٹھی رہی اور پھر کچھ یاد آتے ہی وہاں سے اٹھتی اپنے سائیڈ میز کی جانب آئی اور اس میں پڑی سکیچ بک نکال لی جو جاتے وقت زاویر اسے دے گیا تھا۔۔۔

وہ وہیں بیڈ پر بیٹھتی اک بار پھر سے اسے دیکھنے لگی تھی،ان دو سالوں میں تب سے اب تک جانے وہ کتنی ہی بار اسے دیکھ چکی تھی۔یہ محض ایک سکیچ بک نہیں تھی یہ ان دونوں کے اک ساتھ گزارے گئے خوشگوار لمحوں کی داستان تھی، جس میں وہ دونوں مقید تھے۔بچپن سے لے کر اب تک ہر پیج پر مائیسہ کے ساتھ اس کا عکس تھا، جہاں جہاں اور جو جو لمحہ اسے مائیسہ کے ساتھ مکمل لگا تھا وہ اسے اس میں اتارتا گیا تھا اور پھر جب مائیسہ کو اس کی یہ سکیچ بک ملی تھی جس کے ہر پیج پر ان دونوں کی دوستی کی داستان کو مصورانہ شکل دی گئی تھی،تب اس نے زاویر کو سمجھایا تھا کہ اشکال بنانا کس قدر غلط ہے۔اپنے ہاتھ سے گزرے لمحوں کے سیکچز اسے اس قدر پسند تھے کہ وہ انہیں تلف کرنا نہیں چاہتا تھا پھر مائیسہ اور زاویر دونوں نے بیٹھ کر ان ڈھیر سارے سکیچز کے چہروں پر بہت خوبصورتی سے پینٹ کر دیا تھا۔

مائیسہ یاد آنے پر مسکرا دی،اس میں کاغان کا وہ سکیچ بھی تھا جب وہ دونوں دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ سکیچ بھی تھا جب کشتی میں اس نے مائیسہ پر پانی پھینکا تھا۔

مائیسہ کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں، جانے کیوں ہر باران سیکیچز کو دیکھتے ہوئے اس کی آنکھیں بھیگ جایا کرتی تھیں۔

ممانی نے پاس آکر مائیسہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ماضی سے باہر آئی۔

"آپا نہیں آئیں۔۔۔"

ممانی نفی میں سر ہلا گئیں۔"تمہیں پتا تو ہے، وہ یہاں تمہارے رشتے کیلئے ہر گز خوش نہیں۔۔۔"

مائیسہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"تیار ہو تو چلیں۔۔۔؟"

وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے گردن موڑے شیشے کے پار بھاگتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔

"ایک آپ ہی تھیں جن پر میں اندھا اعتماد کرتا تھا اور دیکھیں اس بھروسے نے مجھ سے کیسا خراج وصول کیا ہے۔۔۔"وہ تکان بھری سانس بھرتا آنکھیں موند گیا۔بند آنکھوں کے پیچھے منظر لہرانے لگے تھے۔

"تو تم نہیں آرہے۔۔۔؟"فون کے دوسری پار سے استفسار کیا گیا۔

kahanifreak.com

"آپ کے بار بار فون کرنے سے میں واپس نہیں آجاؤں گا۔۔۔"

"بھلے تمہاری محبت سسک سسک کر مر جائے۔۔۔"

دل یک دم ہی سکڑا تھا، لیکن وہ اپنی حالت چھپا گیا۔

"محبت ایک بار اعتراف کرلے پھر نہ آؤں تو چوک پر لٹکا دیجئے گا۔۔۔"

"تف ہو محبت کے ایسے قلع پر۔۔۔تف۔۔۔جو انا کی فصیلوں پر کھڑا ہو، جہاں نہ دل کی پکار سنائی دے۔۔۔نہ منتظر نگاہیں پکڑائی دیں۔۔۔"

وہ لب بھینچ گیا۔"یہ کیسی محبت ہے جہاں محبت سے زیادہ اعتراف عزیز ہے۔۔۔محبت کو جھکایا تو نہیں جاتا۔۔۔"

وہ خاموش رہا۔

"نہیں آؤ گے۔۔۔؟"

"نہیں۔۔۔"دل کے فریاد کرنے کے باوجود بھی وہ ڈٹا رہا۔

"محبت کی تدفین کرنے بھی نہیں۔۔۔"

اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آیا تھا۔اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔

گاڑی کے ہارن پر وہ ہوش میں آیا، منزل آچکی تھی۔اس نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور گاڑی سے نکل آیا۔

kahanifreak.com

ممانی نے مائیسہ کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے لا کر صوفے پر بٹھایا تھا۔ایک جانب فائز بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب خالہ۔۔۔ڈرائنگ روم مہمانوں سے بھرا ہوا تھا، جہاں اکثریت خالہ کے سسرال کی ہی تھی۔

مائیسہ کو یک دم ہی گھٹن محسوس ہونے لگی،اس نے قدرے کھینچ کر سانس لیا۔

"بیٹا ساتھ ہو۔۔۔"فائز کے ددھیال میں سے کسی نے کہا۔

اس نے ملتجائی نگاہوں سے ممانی کی جانب دیکھا۔

"میرے خیال سے آپ بیچ میں آجایئے، بچیاں ایسے موقع پر شرما جاتی ہیں۔۔۔"ممانی نے بڑے سبھاؤ سے بات سنبھال لی تھی۔

خالہ تو پہلے ہی دونوں کے بیچ آنے کیلئے تیار تھیں۔وہ دونوں کے بیچ بیٹھ گئیں تو اس کا سانس بھی کچھ کچھ بحال ہونے لگا۔

"کیا خیال ہے منگنی کی رسم شروع کی جائے۔۔۔"نانا نے کہا تو سب ہی پر جوش ہو گئے۔

"چچی فائز کو پہنانے دیں۔۔۔"ہجوم میں سے کہیں سے آواز آئی تھی۔

خالہ نے انگوٹھی فائز کی جانب بڑھادی،اس نے انگوٹھی نکال کر مائیسہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا تھا۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ باہم ملائے بیٹھی رہی، شاید یونہی ان کی کپکپاہٹ پوشیدہ رہ جائے۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔۔" خالہ کی نظریں بخوبی اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"نہیں۔۔۔" بے ساختہ ہی اس کے منہ سے پھسلا، پھر نانا کی نظروں کو بھانپتے اس نے تصحیح کی۔ "آپ خود پہنا دیجئے۔۔۔"

"کیوں بھئی۔۔۔ آجکل کے بچے تو بڑے شوق سے ایک دوجے کو انگوٹھی پہناتے ہیں۔۔۔" ممانی اس کے پاس آئی تھیں۔ "آپا آپ ہی پہنا دیجئے ویسے بھی بڑوں کی برکت ہوتی ہے۔۔۔"

خالہ کے دل کو بات لگی تھی، خالہ نے بیٹے سے انگوٹھی لیتے مائیسہ کے آگے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ اک لمحے کو مائیسہ کی نگاہیں بے ساختہ ہی بند ہوئی تھیں۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ انگوٹھی محض اس کی انگلی میں پہنائی نہیں جا رہی بلکہ اس کے دل کو جکڑ رہی ہو۔

اس نے بے بسی سے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھا دیا اور جب ہی اس کی نظر سامنے دروازے کی جانب اٹھی تو وہ ساکت ہو گئی۔

وہ۔۔۔ کیا وہی تھا۔۔۔ ہاں وہی تھا۔۔۔ وہ سامنے تھا۔۔۔ وہ لوٹ آیا تھا۔۔۔ بائیں ہاتھ سے کیری بیگ کا ہینڈل تھامے وہ سخت تاثرات لئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

kahanifreak.com

خالہ نے کب انگوٹھی پہنائی اسے معلوم ہی نہیں ہوا، انہوں نے اس کا منہ تھام کر اس کے سر پر بوسہ دیا تو اس کی نگاہوں کا زاویہ بدلا، وہ اب بیٹے کو گلے لگا رہی تھیں۔ مائیسہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنی انگلی میں پہنائی گئی انگوٹھی کو دیکھنے لگی۔ کون کون آ رہا تھا اور اس کے سر پر پیار دیتا جا رہا تھا اسے کوئی ہوش نہ تھا۔

خالہ بھی بیچ میں سے اٹھ چکی تھیں اور اب نانا اپنے سسرالیوں کے ساتھ باتوں میں لگ چکی تھیں۔ ماں کے اٹھتے ہی فائز غیر محسوس سے انداز میں اس کے قریب ہوا، مائیسہ نے فاصلہ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ فائز نے سب کو آپس میں باتیں کرتے دیکھ کر مائیسہ کا ہاتھ تھامتے اس کے گرد اپنی گرفت کی اور مائیسہ کو لگا جیسے اس کے ہاتھ پر انگارہ رکھ دیا ہو، اس کا ہاتھ پسینے میں بھیگا تھا مگر کیوں۔۔۔؟

"مائیسہ تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ فائز کے ہاتھ سے چھڑوا لیا۔

"آئی۔۔۔ آئیم ناٹ فیلنگ کمفرٹیبل۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ فائز کے چہرے پر الجھنوں کی کتنی ہی شکنیں نمودار ہوئی تھیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔ مائیسہ کے یوں کھڑا ہونے پر باقی سب بھی متوجہ ہوئے۔

kahanifreak.com

"مج۔۔۔مجھے کمرے میں جانا ہے۔۔۔"وہ بنا کسی کا جواب سنے وہاں سے اٹھتی ڈرائینگ روم سے باہر نکلی۔

"وعدہ خلافی کی کوئی معافی نہیں۔۔۔"جس قدر لہجہ سرد تھا اس سے کہیں زیادہ چہرے کے تاثرات سرد تھے۔

چلتے چلتے اس کے کانوں میں اس کی آواز پڑی تھی جو دروازے کی اوٹ میں کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔وہ سن چکی تھی لیکن قدم نہیں روک پائی۔ تیز تیز سیڑھیاں پھیلانگتی وہ اپنے کمرے میں آئی تھی اور دروازہ بند کرتے اوندھے منہ اپنے بیڈ پر گر گئی۔یہ کیسا اندھیرا تھا جو وہ چن بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ مہمانوں سے نہیں ملا تھا، بس گھر والوں سے ملنے کے بعد وہ خاموشی سے کمرے میں آگیا۔دل یوں افسردہ ہوا کہ سفر کی تھکان اتارنے کیلئے نہانے کا ارادہ ترک کئے وہ بیڈ پر آ بیٹھا اور جھک کر اپنے جاگرز اتارے اور کمر کے بل بیڈ پر پیچھے کو گر گیا۔کیسا کھیل تھا جو اس کے ساتھ کھیلا گیا تھا۔۔۔کیا اس کی سچائی کا یہی صلہ بنتا تھا۔۔۔ہجر اور پھر تہی دامن۔۔۔اس نے اعتبار کیا تھا۔۔۔ایک لمحے کی دیر کئے بنا وہ ہر شرط مان گیا تھا۔۔۔ محض اعتبار کی خاطر اس نے جلاوطنی کاٹی اور ملا کیا دھوکہ۔۔۔ جھوٹ۔۔۔فریب۔۔۔بے وفائی۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو پھسل کر کنپٹی سے ہوتا بالوں میں جذب ہوا۔ گردن گھما کر موبائل اٹھایا اور ٹائپ کرنے لگا۔

"محبت کے سارے دعوے غلط تھے۔۔۔میں محبت پر اعتبار کرتے چمن چھوڑ گیا اور احساس نہ ہوا جس محبت کے سہارے میں نشیمن چھوڑ بیٹھا ہوں وہ ایک مکر تھا۔۔۔"اس نے لکھ بھیجا اور قریبا پانچ منٹ بعد دوبارہ بیپ ہوا تھا۔

"تم پاکستان پہنچ گئے۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔"اس نے جواب دینے کے بعد موبائل بند کر دیا۔

جس جس کو پتا چلا وہ واپس لوٹ آیا ہے سب ملنے چلے آئے،رات کے کھانے کا وقت قریب ہی تھا تو نانا نے سب کو ہی ایک ساتھ کھانا کھانے کیلئے روک لیا۔ بڑی آپا بھی آچکی تھیں۔سب میں ویسی ہی بے تکلفی تھی جیسے ہمیشہ سے رہی تھی،اگر کسی میں فاصلہ آیا تھا تو وہ زاویر اور مائیسہ کے بیچ آیا تھا جسے سب بخوبی محسوس بھی کر رہے تھے۔نانا کے چچیرے بھائی کا خاندان بھی یہیں موجود تھا اور ان کی بہو اور پوتی کی نظر تو خاص طور پر ان دونوں کا تنقیدی جائزہ لے رہی تھیں۔

مائیسہ ان کی نظروں سے غیر آرام دہ ہونے لگی تھی مگر خاموش رہنا ہی مصلحت تھی۔

"آج مائیسہ اور زاویر بہت خاموش خاموش ہیں۔۔۔"سحر نے بغور دونوں کو دیکھا۔

وہ چونکی مگر دوسری جانب زاویر کے سکون میں کوئی کمی نہیں آئی،وہ لاپرواہ سا کھانا کھاتا رہا۔

"اتنے عرصے بعد ملے ہیں نا اس لئے۔۔۔" بڑی آپا مسکرائیں۔

"اتنے عرصے تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے ان کی بات ہی نہ ہوتی ہو۔۔۔" سحر بولے اور اس کی اماں نہ حصہ ڈالیں۔

"بس آپ کو پتا ہے بچے پڑھائی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"خیر یہ تو مصروف ہو کر بھی مائیسہ کی جان نہیں چھوڑتا تھا، ہمیں تو لگا تھا تم لوگوں نے ضرور ان کے متعلق کوئی فیصلہ کر رکھا ہو گا مگر وہ تو جب فائز سے منگنی ہوئی تب سمجھ آیا۔۔۔ خیر اچھا ہے وہ بھی خالہ ہی ہیں۔۔۔"

"سب قدرت کے فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔" ممانی بدقت مسکراتے ہوئے کھانا شروع کر گئیں۔

"بڑے ابا، میں نے بھابھی سے بھی بات کی تھی مگر پھر بات آگے بڑھ نہ سکی، کچھ ہمیں بھی لگا آپ شاید مائیسہ اور زاویر کا رشتہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ اب تو ایسا کچھ نہیں ہے تو پھر اب آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔"

"دیکھتے ہیں، اللہ بہتر کرے گا۔۔۔" دادا شاید ابھی بات نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔

"جی انشاءاللہ۔۔۔ مگر میں چاہ رہا تھا اگر مائیسہ کی طرح ہم بھی زاویر سحر کی منگنی کر دیتے۔۔۔"

kahanifreak.com

زاویر نے کھانے سے ہاتھ روکے، اپنی مٹھی بھینچ کر انگوٹھے کو گول گول چکر میں انگلیوں پر پھیرنے لگا، شاید وہ ضبط کر رہا تھا۔

"چاچو مجھے یقین ہے آپ کی سحر کو مجھ سے بہتر کوئی اور مل جائے گا۔۔۔"اس نے پلیٹ آگے سرکائی اور اٹھ کر چلا گیا۔

صاف لفظوں میں انکار کر گیا تھا۔ سحر کے باپ نے حیرت سے ممانی کو دیکھا وہ خاموشی سے اپنے کھانے کی جانب متوجہ ہو گئیں۔

کھانا کھا کر مہمانوں کے جانے کے بعد سب اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے، زاویر جو ایک بار میز چھوڑ کر گیا تھا اس کے بعد اپنے کمرے میں یوں گم ہوا تھا کہ پھر نہیں نکلا تھا اور تھکاوٹ ہو جانے کے سبب کسی نے اسے اٹھایا بھی نہیں تھا۔ مائیسہ بھی بالکونی پر بیٹھی الجھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی، سوچوں کا اک بھنور تھا جو اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ صبح آفس تھا اور اس وقت ایک بجنے کو تھا پھر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اب شاید نیند نہیں آنی تھی، نیند تو کب کی روٹھ چکی تھی۔

وہ اک سرد آہ بھرتی وہاں سے اٹھتی اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں چلی آئی، سامنے لٹکتے ساس پین کو اٹھا کر اس نے چائے بنانے کی غرض سے اس میں دودھ ڈال کر اسے چولہے پر

kahanfreak.com

چڑھادیااور پھر سلیپ کو پکڑے ساس پین میں جانے کیا تلاش کرنے لگی۔اس نے دوستی ختم کرنے کا تو کبھی تصور نہیں کیا تھا۔

وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔ہاں شاید تھک چکی تھی۔۔۔ہوتا ہے نا کبھی ہم خود ہی اپنے لئے لڑنا نہیں چاہتے۔۔۔اوروں کی جنگیں لڑ کر اس قدر تھک جاتیں ہیں کہ جب خود کی ذات کیلئے کھڑے ہونے کا وقت آتا ہے تو دل کسی اور کے آنے کی خواہش کرنے لگتا ہے۔۔۔کوئی ایسا جو بن کہے ہماری ڈھال بن جائے۔۔۔ڈھال تو کوئی تب بنے جب ہمارے ہاں عورت کی ذات کا کوئی وجود ہو۔۔۔وہ بھی شاید اس وقت تھک چکی تھی، جہاں ہر بحث سے پیچھا چھڑانے کیلئے وہ خاموشی کو اپنا ساتھی بنا گئی تھی۔۔۔دماغ کتنی ہی سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔۔۔

کچن میں اپنے پاس آہٹ سن کر اس نے مڑ کر دیکھا، زاویر اسے نظر انداز کرتا ساس پین میں پانی ڈالتا اسے چولہے پر چڑھانے لگا۔

"میں بنادوں۔۔۔؟" وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے پوچھ ہی لیا۔

"کیا۔۔۔بیوقوف۔۔۔؟" اس کی نظریں مذاق اڑا رہی تھیں۔

مائیسہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا نہیں بنایا۔۔۔؟" وہ اس کی حیرت پر چوٹ کر گیا۔

"میں بنا دیتی ہوں۔۔۔" مائیسہ نے اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے اس کے ہاتھ سے ساس پین پکڑ لیا۔

kahanifreak.com

"مجھے اب طلب نہیں رہی۔۔۔"اس نے مائیسہ کے ہاتھ سے ساس پینے لیتے ہوئے سنک میں پٹخااور آگے بڑھ گیا۔

"کس کی چائے کی یاں دوستی کی۔۔۔"وہ پیچھے سے چلائی تھی مگر وہ بنار کے وہاں سے چلا گیا ۔اس کی پشت کو دیکھتے مائیسہ کا پارا چڑھ گیا،اس بے اعتنائی کی عادت ہی کہاں تھی۔وہ گیس بند کرتی زاویر کے کمرے کی جانب بڑھی اور دھپ سے اس کا دروازہ کھول کر اندر آئی۔

زاویر نے تیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔"یوں کسی کے کمرے میں آنے کا مطلب سمجھتی ہیں ناں۔۔۔"

"بالکل سمجھتی ہوں۔۔۔"وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھتی ڈھٹائی سے بولی تھی۔

زاویر چلتا ہوا اس کے عین سامنے آن کھڑا ہوا۔"اور یوں تنہا رات کے اس پہر اک عورت کا کسی مرد کے کمرے میں ہونے کا بھی مطلب سمجھتی ہی ہوں گی۔۔۔؟"وہ جان بوجھ کر اس کو تیش دلانے لگا تھا۔

مائیسہ نے سینے پر بازو باندھے۔"تمہیں کیا لگتا ہے جو تم سے چار سال بڑی ہے اس میں اتنا فہم نہیں ہوگا۔۔۔"اس نے بھی اتنی ہی ڈھٹائی سے جواب دیا،زاویر نے شرمندگی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

"جائیں یہاں سے۔۔۔"وہ رخ پھیرتا آگے بڑھنے لگا مگر اس سے پہلے مائیسہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس سے اپنی جانب گھما دیا۔

kahanifreak.com

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟دو سال بعد آئے ہو اور سیدھے منہ سے بات تک نہیں کر سکتے۔۔۔"

"نہیں کر سکتا اور آپ تو ایسے پوچھ رہی ہیں جیسے میرے بات نہ کرنے سے آپ کو بڑا فرق پڑتا ہے۔۔۔اتنے سالوں میں ایک میسج کا جواب تک تو آپ دے نہیں پائیں اور بات کر رہی ہیں سیدھے منہ بات کرنے کی۔۔۔"اس کے چہرے پر ناگواری در آئی تھی۔

یہ بات ٹھیک تھی اس نے اتنے سالوں میں اس کے کسی پیغام کا کوئی جواب نہیں دیا تھا مگر جیسے اس نے خود کو اس سے بات کرنے سے روکا تھا یہ کوئی اس کے دل سے پوچھتا تو جانتا کہ ان سب میں زیادہ تکلیف اس دل نے ہی اٹھائی تھی اور وہ اب رنجیدہ ہی رہنے لگا تھا۔

"تم جانتے ہو گھر میں سب ہمارے بیچ آنے والی خاموشی کو محسوس کر رہے ہیں۔۔۔"

"آئی ڈونٹ گو آشٹ واٹ ادر پیپل تھنک۔۔۔"اس کی آواز ضبطِ غم میں قدرے اونچی ہو گئی،اس کی باتوں سے جس کو فرق پڑھنا چاہیے تھا وہ سامنے کھڑی اوروں کی وکالت کر رہی تھی۔

"دین یو شڈ۔۔۔بچے نہیں ہو اب تم۔۔۔"مائیسہ بھی اسی زور سے دھاڑی تھی۔

آخری بات پر زاویر نے مذاق اڑاتی نظروں سے اسے دیکھا،اس نے فوراً سے نظروں کا زاویہ بدلا۔

"زاویر کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ، آخر کیوں تمہیں رشتوں کی نزاکت کا احساس نہیں ہوتا۔۔۔"

زاویر نے اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی اس کے سامنے کر دی، جس میں مائیسہ کی منگنی کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔ "یہ ہے میرا مسئلہ۔۔۔" اس کی آواز تیز ہو گئی، مائیسہ ساکت رہ گئی تھی۔ "اب کیوں کچھ نہیں کہہ رہیں۔۔۔؟ آپ نے تو وعدہ کیا تھا ناں انتظار کرنے کا۔۔۔" اس نے دکھ سے مائیسہ کو دیکھا۔ "مجھے اگر کسی پر بھروسہ ہے تو وہ آپ ہیں، میں اپنی ذات تک کے بارے میں بے یقین ہو سکتا ہوں مگر آپ۔۔۔ آپ کی ذات کے متعلق بے یقینی کا کوئی تصور ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ آپ رات کو دن اور دن کو رات کہتیں تو میں مان لیتا اس یقین کے ساتھ کہ آپ کہہ رہی ہیں تو ضرور ایسا ہی ہو گا۔۔۔" اس نے تاسف سے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ "اور دیکھیں میں اب کہاں کھڑا ہوں۔۔۔ آپ پر یقین نے مجھے کہاں لا پھینکا ہے۔۔۔"

"تمہیں یہ سب۔۔۔" وہ محض اتنا ہی کہہ سکی۔ "تم۔۔۔" وہ خاموش ہوئی۔ "تم جانتے تھے۔۔۔ تم اس لئے واپس آئے۔۔۔ تم۔۔۔ تمہیں کیسے۔۔۔"

وہ اس کی تحیر پر متاسفانہ سا مسکرا دیا۔ "آپ کو کیا لگتا ہے اگر آپ اور دادا مجھے نہیں بتائیں گے تو مجھے پتا نہیں چلے گا۔۔۔ جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے غافل نہیں رہا جاتا۔۔۔" اس کے لہجے میں افسوس اترا۔ "آپ نے اور دادا نے مجھے دھوکا دیا ہے، میں آپ دونوں کے احترام میں

اپنی ہر خواہش کو پس پشت ڈالتا چلا گیا اور آپ کو لگا زاویر اصفہانی تو بیوقوف ہے۔۔۔پہلے بیٹھے بیٹھائے اچانک سے دادا کو مجھے باہر بھیجنے کا خیال آ گیا اور پھر یہ منگنی۔۔۔؟ میں خاموش تھا کیونکہ آپ کا احترام کرتا تھا۔۔۔"اس نے کچھ لمحے کا توقف کیا۔"میں سب جانتے ہوئے بھی خاموشی سے چلا گیا کیوں۔۔۔؟ کیونکہ مجھے آپ پر اعتبار تھا اور آپ۔۔۔۔آپ نے کیا کیا۔۔۔؟ آپ نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔آپ نے فائز کیلئے ہاں نہیں کی تھی مگر آپ نے مجھے بلیک میل کیا اور پھر جب دادا نے آپ کی حقیقت میں اس سے منگنی کرنے کا کہا آپ نے خاموشی سے کر لی۔۔۔۔"

"ایسا نہیں ہے، تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"وہ ملتجائی ہوئی۔

"میں نے جتنا سمجھنا تھا سمجھ لیا، اب آپ لوگوں کو سمجھنا پڑے گا۔۔۔"

"تم کیا کرو گے۔۔۔"جانے کیوں وہ سہم گئی۔

"فکر نہیں کریں، کبھی دادا کہا کرتے تھے ضرف والا مرد نفرت میں بھی معیار سے نہیں گرتا۔۔۔"

مائیسہ کا دماغ نفرت والے جملے پر ٹھہر سا گیا۔ابھی تو اس پر نرم گرم جذبات کی اہمیت آشکار ہونے لگی تھی اور وہ نفرت۔۔۔ نفرت کا دم بھرنے لگا تھا۔۔۔وہ زاویر تھا، محبت نہیں تھی دوست تو تھا پھر محبت کے علاوہ دوسرا جذبہ نفرت کا کیسے ہو سکتا تھا۔

kahanifreak.com

"آپ کو تھی کبھی پھوپھو کے گھر کا ماحول سمجھ نہیں آیا پھر۔۔۔"وہ حقیقت میں سمجھنے سے قاصر تھا۔اپنی محبت کے ٹھکرائے جانے سے کہیں زیادہ اسے مائیسہ کے غلط انتخاب کا دکھ تھا۔

"نانا نے کچھ سوچ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا۔۔۔وہ بڑے ہیں، یقیناہم سے بہتر جانتے ہوں گے۔۔۔"

"آپ کس کو بیوقوف بنا رہی ہیں۔۔۔"اس کی آواز میں خفگی در آئی۔"کوئی بھی انسان بڑا ہو یاں چھوٹا وہ عقل قل نہیں ہو سکتا۔۔۔مجھے نہیں پتا وہ آپ کے ساتھ اس قدر زیادتی کرنے پر کیوں تل گئے ہیں مگر ان سب کے قصوروار وہ نہیں آپ ہیں۔۔۔آپ کے ساتھ ہوئی زیادتی میں سب سے زیادہ قصوروار آپ کا اپنا ہوتا ہے، کیونکہ آپ اپنے ساتھ وہ زیادتی ہونے دے رہی ہیں۔۔۔دادا نے آپ کی حق تلفی کرنی چاہی اور آپ نے کرنے دی اور پھر ننانوے فیصد لوگوں کی طرح آپ نے بلیم گیم کو اپنا ہتھیار بنا لیا کہ جو غلط ہوا وہ دوسروں کے سبب ہوا۔۔۔اور جانتی ہیں اس کے بعد کیا ہو گا، یہ فیصلہ سو فیصد غلط ثابت ہو گا اور پھر آپ ساری عمر کیلئے دادا کو کوستے ہوئے اپنے سر سے سارا بوجھ اتار پھینکے گی جبکہ در حقیقت اس سب کی آپ خود ذمہ دار ہوں گی۔۔۔"

مائیسہ یک ٹک اسے دیکھتی گئی، وہ جس قدر لاپرواہ اور غیر سنجیدہ نظر آتا تھا وہ اتنا ہی فہم رکھتا تھا ۔زاویر اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا مگر وہ کچھ نہ بولی۔

زاویر چل کر اس تک آیا تھا اور جب بولا تو اس کی آواز میں خوف تھا۔"مائیسہ۔۔۔"اس کا سر جھک گیا، وہ خود کو ملا دھوکا بھول گیا۔"وہ آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔میں اسے جانتا ہوں۔۔۔آپ کی زندگی میں آنے والا کوئی دوسرا شخص آپ کو خوش نہیں رکھ پائے گا۔۔۔اگر وہ آپ کی ویسی قدر نہ کر پایا جیسی آپ کی کرنی چاہیے تو۔۔۔میں آپ کو زندگی کے کسی مقام پر بھی ناخوش دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔۔۔"وہ بہت ہمت کر کے اپنے خوف کو زبان دے ہی گیا۔اسے مائیسہ سے محبت تھی مگر اس محبت سے کہیں زیادہ اسے مائیسہ کو تکلیف پہنچ جانے کا خوف تھا، اس کی بے قدری کا خوف تھا۔

"اگر تم مجھے خوش نہ رکھ پائے تو۔۔۔؟"اس کی آواز کھائی میں سے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"میں کم سے کم جان بوجھ کر آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔۔۔"اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔"اور جہاں مجھے محسوس ہو گا میری شخصیت کا کوئی پہلو آپ کو رنجیدہ کر سکتا ہے تو میں اسے بدل لوں گا۔۔۔اگر میں مائیسہ سلیمان سے محبت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہوں تو پھر اس کی خاطر خود کو بدلنے کا بھی حوصلہ رکھتا ہوں۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر مائیسہ کی آنکھوں میں دیکھتے کہا، اس کی نگاہیں اس کے قول کی پختگی پر مہر ثبت کر رہی تھیں، وہ کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی اور پھر رخ پھیر گئی۔اس کی باتیں مائیسہ کے دل پر بوجھ بڑھانے لگی تھیں۔وہ خاموشی سے آگے بڑھنے کو تھی جب زاویر اک بار پھر سے بول اٹھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا میری محبت آپ کیلئے اس قدر نا قابل برداشت ہے جس کے بدلے آپ خود کو آگ میں جھونکنے پر راضی ہو جائیں گی۔۔۔"

مائیسہ بنا پلٹے ہی آگے بڑھی۔

"اگر آپ نے خود کے ساتھ یہ ظلم کیا ناں مائیسہ تو میں ساری زندگی آپ کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔ہر رشتے کا لحاظ بھول جاؤں گا۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے اک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا مگر وہ زاویر کی ہر گز حوصلہ افزائی کرنا نہیں چاہتی تھی، وہ اس کے کمرے سے نکل گئی، اس نے بھی پیچھے سے اپنا غصہ دروازے پر نکالا۔ اگر آپا اسے مائیسہ کے متعلق آگاہ نہ کرتیں تو وہ تو خسارے میں ہی رہ جاتا۔ انہوں نے زاویر کو دادا کو ان کے فیصلے سے باز رکھنے کیلئے بتایا تھا۔

مائیسہ اپنے کمرے میں آتی بیڈ پر گر گئی تھی، آنکھیں پانی سے لبالب بھرتی چلی گئیں۔ دل کر رہا تھا چیخ چیخ کر دنیا کو ہلا دے۔۔۔وہ کیسے اتنی دور نکل آئی تھی۔۔۔ان کا ساتھ تو بہت اچھا رہا تھا، اس سے کبھی کوئی شکایت نہیں رہی تھی۔۔۔وہ تو اس کا بہت اچھا دوست تھا۔۔۔وہ کیسے کیسے اسے دھوکا دے گئی تھی۔۔۔اپنے دل کا خون کرنا بھی تھا تو کم سے کم اس کے دل کو تو زخمی نہ کرتی۔۔۔

کب ماضی کی بھول بھلیوں میں اترے اس کی آنکھ لگ گئی معلوم نہ ہوا۔۔۔وہ اپنا وعدہ وفا کر آیا تھا۔۔۔وہ لوٹ آیا تھا۔۔۔اپنے ساتھ طمانیت کا احساس بھی لے آیا تھا۔۔۔

تلخ حال میں وہ خوشگوار ماضی میں اترنے لگی تھی۔

وہ آفس میں تھی جب اسے فائز کی کال آئی تھی، وہ لنچ کا کہہ رہا تھا، مائیسہ نے اسے ٹالنا چاہا مگر وہ پہلے سے ہی نانا سے اجازت لے چکا تھا ناچار اسے آنا ہی پڑا۔ وہ جتنا حقیقت سے منہ موڑنے کی کوشش کر رہی تھی حقیقت اتنا ہی اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔

"بس کافی۔۔۔ میں تو سوچ کر آیا تھا ایک بھرپور قسم کا لنچ کریں گے۔۔۔"

"اس وقت لنچ نہیں کرتی، ہاں اگر کبھی کرنا پڑ جائے پھر کر لیتی ہوں۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔" وہ رکا۔ "کچھ پریشانی ہے۔۔۔؟"

"کیوں۔۔۔"

"مجھے لگا، ان فیکٹ اماں کو بھی ایسا محسوس ہوا۔۔۔ منگنی والے دن بھی تم بہت عجیب طریقے سے پیش آ رہی تھی۔۔۔"

"ہاں بس مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔"

"کیا میں امید رکھوں زاویر کے آجانے سے میری جگہ میری ہی رہے گی۔۔۔"

مائیسہ نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

kahanifreak.com

وہ مسکرایا۔"آخر وہ تمہارا اتنا اچھا دوست ہے۔۔۔کہتے ہیں دوستی ہر رشتے پر مقدم ہوتی ہے۔۔۔"

"بے فکر رہو مجھے دوستیاں سنبھالنی نہیں آتیں۔۔۔"

"تم جانتی ہو میں بہت ڈر گیا تھا، مجھے لگا اماں کبھی نہیں مانیں گی۔۔۔"

وہ اپنے کپ پر انگلیاں پھیرتی رہی یہ کوئی نئی بات تو نہیں تھی جو وہ اسے بتا رہا تھا۔

"جانتی تو ہو ہمارے اور نانا کے گھر کے ماحول میں کتنا فرق ہے، اماں زرا پرانے خیالات کی ہیں اور آزاد خیال تو بالکل نہیں۔۔۔۔"

"اس بات کا مطلب۔۔۔"

"وہ عورتوں کے کام کو اچھا نہیں سمجھتیں۔۔۔"

"ہاں میرے کام کرنے کی سب سے زیادہ مخالفت انہوں نے ہی کی تھی۔۔۔"

"مگر پھر میں نے انہیں سمجھایا کہ ابھی تو تم نانا کے گھر ہو، ظاہری بات ہے اسی ماحول کے حساب سے رہو گی۔۔۔جب ہمارے گھر آؤ گی پھر تو ہمارے گھر کے حساب سے ہی رہو گی اور میں جانتا ہوں تم حالات کے حساب سے خود کو ڈھالنا جانتی ہو۔۔۔"

وہ ہونقوں کی طرح فائز کو دیکھ رہی تھی۔"تم نے پہلے تو کبھی نہیں کہا تم میری شخصیت نہیں پسند۔۔۔"

kahanifreak.com

"ایسا تو میں نے اب بھی نہیں کہا۔۔۔"

"تم مجھے کسی اور سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہو اور پہلے سے تعمیر شدہ چیزوں کو نئے سانچے میں ڈھالنے کیلئے توڑنا پڑتا ہے۔۔۔"

"کیسا توڑنا مائیسہ، اتنا تو عورتیں کرتی ہی ہیں ناں۔۔۔"

"اتنا۔۔۔" وہ ہنسی۔ "بس اتنا۔۔۔؟ یہ اتنا ہے فائز۔۔۔؟ تم کسی کی شخصیت کو بدل کر رکھ دینے کو بس اتنا کہہ رہے ہو۔۔۔"

"مائیسہ تم بات کو بلاوجہ الجھا رہی ہو۔۔۔"

"میں نہیں تم الجھا رہے ہو وہ بھی ان رشتوں کو جو ابھی تک بنے بھی نہیں۔۔۔ میں جس ماحول میں بڑی ہوئی ہوں مجھے بھی تمہارے گھر کا ماحول نہیں پسند، میں نے تو تم سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا۔۔۔"

"تم کہاں رہتی ہو مائیسہ۔۔۔ ایڈجسٹ تو عورت کو ہی کرنا پڑتا ہے، مرد ایڈجسٹ نہیں کرتے۔۔۔"

"مجھے تو کسی کورس کی کتاب میں کبھی نہیں پڑھایا گیا کہ ایڈجسٹ تو عورت ہی کرے گی۔۔۔ ہم جیسے ہیں ویسے ہی ایک دوسرے کو قبول کیوں نہیں کر سکتے۔۔۔"

"محبت میں قربانی تو دینی پڑتی ہے ناں۔۔۔"

kahanifreak.com

"یہ صحیح ہے۔۔۔محبت کرے مرد۔۔۔خواہش کرے مرد اور قربانی دے عورت۔۔۔"

"کیا مطلب تم مجھ سے محبت نہیں کرتی۔۔۔؟"

"ڈونٹ پریٹنڈ لائیک یو ڈونٹ نو۔۔۔"

وہ کچھ لمحے خاموش رہا پھر کہنا شروع کیا۔"مگر مجھے تمہارا زاویر کے ساتھ اتنا بے تکلف ہونا پسند نہیں۔۔۔"

"زاویر کے ساتھ یاں زاویر۔۔۔"وہ فائز کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں اعتراف تھا۔"خیر یہ تمہارا حق ہے،مرد ہو یاں عورت کوئی بھی اس قسم کی بے تکلفی کو پسند نہیں کرتا۔۔۔"وہ اسے جو کہنا چاہ رہی تھی فائز بخوبی سمجھ چکا تھا۔

وہ بھی تو اپنی کزنز کے ساتھ بے تکلف ہی تھا مگر وہ تو ان کا بھائی تھا۔۔۔خالہ کا بیٹا تھا۔۔۔اس کی نیت پر سوال کا جواز بنتا تھا کوئی کیا۔۔۔؟

جانے فائز کو ایسا کون سا ڈر لاحق ہو گیا تھا کہ وہ ہر تھوڑے دن بعد اس کے دفتر چلا آتا یاں گھر ۔۔۔یوں جیسے وہ اس کے دماغ پر اپنی موجودگی کے نقش گہرے کرنا چاہتا ہو۔۔۔اس وقت بھی وہ اس کے ساتھ باتیں بھی کر رہی تھی اور کام بھی۔۔۔

وہ اس سے کہنا چاہتی تھی جن چہروں نے یاد رہنا ہو وہ منظر پر نہ ہو کر بھی ہر جگہ ہوتے ہیں اور جو دل کو نہ بھائے وہ ہر جگہ ہو کر بھی کہیں نہیں ہوتا۔۔۔کسی کو زبردستی دل کی مسند پر بیٹھتے بھلا کبھی دیکھا ہے۔۔۔

دروازے پر دستک دے کر زاویر اندر آیا تو فائز کو وہاں براجمان دیکھ کر چہرہ سپاٹ ہو گیا۔

"پوچھنے آیا تھا آپ لنچ کیلئے ریڈی ہیں۔۔۔"

"میں بھول گئی تھی، کلائنٹ کب تک پہنچ رہا ہے۔۔۔؟"

"میری بات ہوئی ہے وہ نکل چکے ہیں۔۔۔"

مائیسہ نے سر کو جنبش دی پھر فائز کی جانب دیکھا۔

"آپ نے مجھے آفر بھی نہیں کروائی۔۔۔"

"آفیشل لنچ ہے۔۔۔"

"آفیشل لنچ پر تم جا سکتے ہو اور میں نہیں۔۔۔"

زاویر نے مائیسہ کی جانب دیکھا یوں جیسے کہہ رہا ہو لاعلاج ہے اور باہر نکل گیا۔

"تمہیں یہ بات نہیں کرنی چاہئیے تھی۔۔۔" وہ اس سے کہتی اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے نکل گئی۔

وہ آج گھر آیا ہوا تھا۔

"مجھ سے وضاحت چاہتے ہو۔۔۔؟"

وہ گڑبڑا گیا۔

kahanifreak.com

"تمہیں خالہ کو سمجھانا چاہئیے تھا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

"میں کیسے انہیں سمجھاؤں جب وہ ایک چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں۔۔۔" مائیسہ نے تاسف سے دیکھا۔ "تم زاویر سے دور نہیں رہ سکتی۔۔۔"

"تم زرار و شنی ڈالو گے۔۔۔ کیسے دور رہنا چاہئیے ایسی کون سی نزدیکی تم نے دیکھ لی ہے۔۔۔ اس رات ہم آفس سے واپس آئے اور اپنی اپنی گاڑی پر آئے۔۔۔ اس میں سے کون سی چیز ہے جو مجھے نہیں کرنی چاہئیے تھی۔۔۔؟" مائیسہ اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ "ہم بچپن سے بہت اچھے دوست رہے ہیں مگر اب ہماری بات بھی بہت کم ہوتی ہے اگر ہوتی ہے تو محض کام کے سلسلے میں۔۔۔"

"تم ریزائن کب دو گی۔۔۔؟"

اسے فائز کے سوال پر جھٹکا لگا تھا، وہ بنا اگلی کوئی بات کئے وہاں سے اٹھ گئی۔ لان سے گزرتے ہوئے ممانی نے اس کے چہرے کو دھواں دھواں ہوتے دیکھ تو اس کے پیچھے آ گئیں۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

"وہی جس کیلئے سب نے مجھے تنبیہی کی تھی۔۔۔"

"مطلب۔۔۔؟"

"مطلب فائز کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔"

kahanifreak.com

ممانی خاموش رہیں اور واوضاحت کرنے لگی۔

"مجھ سے چاہتا ہے میں ریزائن کر دوں۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔"

"کیونکہ خالہ کو اچھا نہیں لگا اس دن میں اور زاویر رات کو دفتر سے آئے۔۔۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔"

اس نے کندھے اچکا دیئے۔"اب جو بھی ہے یہی ہے۔۔۔"

"میں ماموں سے بات کرتی ہوں، ابھی سے وہ ایسی ہیں بعد میں تو اللہ کی پناہ۔۔۔"

"نہیں آپ رہنے دیجئے۔۔۔ابھی غصے میں ہو گا شاید اس لئے کہہ گیا ہو گا۔۔۔"

"مائیسہ میری ایک بات یاد رکھنا، کسی بھی اوچھی بات کہہ دینے کا جواز ہر گز غصے پر نہیں ڈالا جا سکتا۔۔۔زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ انسان کی سوچ کا عکاس ہوتا ہے۔۔۔اور یہی الفاظ ہوتے ہیں جو آپ کو انسان کی اصلیت کا پتا دیتے ہیں جس کی بنا پر آپ طے کرتے ہو کہ آپ کو اس انسان کے ساتھ چلنا ہے یا نہیں۔۔۔اور یہی ہمارے ہاں کا مسئلہ ہے، ہماری عورتیں سب سے غیر اہم مرد کی گفت و شنید کو دیتی ہیں۔۔۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بس دعا کریں میں کمزور نہ پڑوں۔۔۔"

انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا۔

kahanifreak.com

"خیریت آپ نے آج مجھ سے ملنے کی خواہش کی۔۔۔"

"ہاں کچھ اہم بات کرنی تھی۔۔۔"

"ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔"

"میں بات کو گھما پھرا کر نہیں کروں گا، تمہاری مائیسہ کے ساتھ دوستی ہمارے رشتے کیلئے مسئلہ بن رہی ہے۔۔۔"

اس کے چہرہ تن گیا۔

"فائز باسط صاحب۔۔۔آپ کو غالبا اندازہ نہیں ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"میں بہت اچھے سے جانتا ہوں میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔۔"

"تم اس کیلئے مشکلات کھڑی کر دو گے اس لئے بہتر ہے اس سے دور رہو۔۔۔"

"اگر انہوں نے مائیسہ کے راستے میں آنے کی کوشش بھی کی تو میں ان مشکلات کو میں اکھاڑ کر رکھ دوں گا۔۔۔"اس نے بھی مشکلات کو ذو معنی نام دیا تھا۔

"آخر تم اس کیلئے اس قدر فکر مند کیوں ہو رہے ہو۔۔۔کیوں اس سے دور نہیں رہ سکتے۔۔۔ تم جانتے ہو اماں کو کیا لگتا ہے۔۔۔"

وہ پلٹا تھا اور فائز کے منہ پر گھونسا دیا، وہ لڑکھڑا گیا۔

kahanifreak.com

"اپنی امی کو بتا دینا میں بھی تمہارے بارے میں کیا سوچتا ہوں 'نامرد۔۔۔"" وہ تنفر سے کہتا ہوا پلٹا جب فائز نے بھی اس کی بے خبری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر وار کیا۔

وہ زمین پر گرا، سنبھلتے ہی اس نے سامنے کھڑے فائز کو دیکھا۔ان کو دیکھتے ہی لوگ بھی وہاں اکھٹے ہو چکے تھے۔اس نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔دل تو چاہتا تھا اٹھ کر دو چار ہاتھ لگا دے مگر وہ بخوبی جانتا تھا وہ مائیسہ کا نام کہنے سے پہلے سوچے گا نہیں۔

گھر واپسی پر وہ اچھا خاصا بھنا چکا تھا۔نچلے ہونٹ پر چھوٹا سا کٹ لگا تھا۔گھر میں داخل ہوتے اس نے نظر چرا کر آگے بڑھنا چاہا مگر ماں فوراً سے اس کے پاس آئی تھیں۔

"یہ کیا ہوا ہے۔۔۔"

"کچھ نہیں گر گیا تھا۔۔۔" وہ کہہ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"میرا دل کہہ رہا ہے یہ کسی سے بھڑ کر آیا ہے۔۔۔خدا جانے اس کی روح کو سکون کیوں نہیں آتا۔۔۔"

"آپ بلاوجہ پریشان ہو رہی ہیں،اس نے بتایا تو وہ گر گیا تھا۔۔۔"

"اس کے کپڑوں کی حالت دیکھی ہے اور گر گیا تھا تو چہرہ کیوں لہو چھلکا رہا ہے۔۔۔"

"جاؤ رمیسہ۔۔۔پوچھو اس سے۔۔۔"

kahanifreak.com

"معاف ہی کریں خالہ۔۔۔وہ تو عام دنوں میں میری جان کا دشمن بنا پھرتا ہے اب تو کچا ہی کھا جائے گا۔۔۔" وہ صاف ہاتھ جھاڑ گئی۔

"مائیسہ۔۔۔" ممانی نے مائیسہ کی جانب دیکھا۔وہ تائید میں سر ہلاتی اٹھ گئی۔

زاویر کے کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے گہری سانس بھری اور دروازے پر دستک دی۔

"مام۔۔۔مجھے تنگ مت کریں۔۔۔"

مائیسہ دروازہ کھول کر اندر آ گئی۔

"آیئے آیئے۔۔۔آپ ہی کی کمی تھی۔۔۔"

"بدتمیزی کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ ممانی پوچھ رہی ہیں کس سے لڑ کر آ رہے ہو۔۔۔"

وہ مسکرایا۔"ان کے داماد سے۔۔۔"

مائیسہ تو شاک کے زیر اثر چند لمحے بول ہی نہیں پائی۔"تم۔۔۔فیضان بھائی سے لڑ کر آئے ہو۔۔۔"

"واہ اتنی جلدی اپنے تازہ تازہ منگیتر کو بھول گئیں۔۔۔"

"تم فائز سے لڑ کر آ رہے ہو۔۔۔"

"جی ہاں۔۔۔اور اسے اپنی زبان میں سمجھا دیجئے گا مجھ سے دور رہے۔۔۔آئندہ کوئی فضول بات کی میں منہ توڑنے میں کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"کیا کہا ہے اس نے۔۔۔"

"جو بھی کہا ہو۔۔۔"

"خدا کا واسطہ ہے میرا تماشہ مت بنوانا زاویر۔۔۔"اس کے لہجے میں کیا کیا نہیں سمٹ آیا تھا اور سامنے کھڑے مرد کے قدم زلزلوں کی زد میں آئے تھے۔

"بہت خوب۔۔۔اپنے منگیتر کی طرح الفاظوں سے مارنا خوب جانتی ہیں۔۔۔"اس کا لہجہ مار کھایا ہوا تھا۔"آپ ٹھیک ہی کہتی ہیں دادا نے شاید صحیح ہی فیصلہ کیا ہے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔"

اس نے ہاتھ اٹھایا۔"برائے مہربانی یہاں سے چلی جائیں۔۔۔مر گیا زاویر۔۔۔"وہ اس سے کہتا ہوا اپنا رخ موڑ گیا۔وہ شکست خوردہ قدموں سے پلٹ گئی۔

"تم نے زاویر سے کیا کہا ہے فائز۔۔۔؟"

"اس نے چغلی لگا ہی دی ناں۔۔۔"

"تم دونوں کیا کرتے پھر رہے ہو۔۔۔"

"میں نہیں زاویر۔۔۔اس نے تمہیں بتایا نہیں اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔"

"چوٹ کے نشان اس کے منہ پر بھی ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"اس نے پہل کی تھی۔۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔ کوئی تو وجہ ہو گی ناں۔۔۔"

"اس کا سر ویسے ہی گرم رہتا ہے۔۔۔ میں صرف اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

"کیا بات۔۔۔؟"

"یہی وہ تم سے دور رہے۔۔۔ تمہارے لئے مشکلات نہ کھڑی کرے۔۔۔"

"میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا شادی کے بعد تم نہیں چاہو گے میں اس سے ملوں تو نہیں ملوں گی مگر شادی سے پہلے۔۔۔ تم اگر ہماری دوستی سے اتنے ہی بد دل تھے یاں میں تمہیں جیسی ہوں ویسی قبول نہیں تھی تو تمہیں اتنا بڑا فیصلہ نہیں لینا چاہیئے تھا۔۔۔ خیر تمہیں دوبارہ سے اپنے فیصلے پر غور کرنا چاہیئے۔۔۔"

مائیسہ نے کہہ کر فون بند کر دیا۔ وہ کس کیلئے کس کو دکھی کہہ رہی تھی۔۔۔ کوہ نور کو چھوڑ کر سونے کے وہم میں پیتل سے اپنے ہاتھ زخمی کر رہی تھی۔

فائز سیدھا اپنی عرضی لے کر دادا کے پاس پہنچا تھا اور اس وقت وہ دونوں دادا کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا یہ سچ ہے زاویر۔۔۔ تم نے فائز پر ہاتھ اٹھایا ہے۔۔۔"

"بالکل۔۔۔"

"وجہ۔۔۔"

"یہ بھی آپ اپنے لاڈلے سے پوچھ لیجئے۔۔۔یاں پھر اس کو بتاتے ہوئے شرم آرہی ہے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔"انہوں نے ڈپٹا۔

"نانا آپ اس سے پوچھیں آخر یہ مائیسہ کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا۔۔۔آپ جانتے ہیں امی بھی اس بات پر کتنی خفا ہیں۔۔۔"

"اپنی زبان سنبھال رکھو۔۔۔"

"میں تو اپنی زبان سنبھال لوں گا، تم اپنی حرکتوں کو قابو میں رکھو۔۔۔"

دادا نے زاویر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے بتاؤ، تم کیا چاہتے ہو۔۔۔"

"میں صرف اتنا چاہتا ہوں یہ مائیسہ سے اب پہلے جیسی بے تکلفی ختم کر دے۔۔۔"

"ٹھیک ہے بس یہی مسئلہ تھا۔۔۔"

"ایسی کون سی بے تکلفی تم نے دیکھ لی ہے جو پھوپھو کو ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔"

"میں تمہاری بدتمیزی ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

"میں نے بھی ہاتھ میں چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔۔۔"

kahanifreak.com

"دیکھ رہے ہیں آپ نانا۔۔۔آخر ایسا کیا ہے جو یہ مائیسہ سے فاصلے پر نہیں رہ سکتا۔۔۔"

"میں تمہیں بتا رہا ہوں فائز۔۔۔اپنی بکواس بند کر لو اس سے پہلے میں تمہارا منہ توڑ دوں۔۔۔"

"کیوں بند کر لوں۔۔۔کیا تم مائیسہ کو پسند نہیں کرتے۔۔۔اور کیا وجہ ہو سکتی ہے تمہارے پیچھے نہ ہٹنے کی۔۔۔اور اب تم اسی کوشش میں ہو کب میری اس سے منگنی ٹوٹے اور تم اس سے شادی کر لو۔۔۔"

وہ شیر کی طرح اس پر چھپٹا تھا اور اسے نیچے گرا گیا تھا۔"ماں کی گود سے نکلو اور اپنی عقل استعمال کرو۔۔۔"

"کم سے کم چھپ کر یوں کسی کی منگیتر پر نظر تو نہیں رکھ رہا۔۔۔"فائز اب اس کے اوپر تھا ۔زاویر نے اسے اپنی ٹانگوں میں دبوچتے گھمایا تھا اور اب وہ اس کے نیچے آ چکا تھا،دادا دونوں کو روک رہے تھے مگر ان دونوں کے سر پر جیسے جنون سوار ہو چکا تھا۔

ممانی،رمیسہ اور مائیسہ بھی شور سن کر وہاں آئیں تھیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔

"اتنا اچھل کیوں رہا ہے، صحیح کہہ رہا ہوں نہ تیری پہلے دن سے مائیسہ پر نظر ہے۔۔۔مگر تیری بھول ہے میں اسے تجھے دوں گا۔۔۔"اس کی باتیں زاویر کو مزید طیش دلا رہی تھیں۔

"مائیسہ کو بیچ میں مت لا،تو جانتا ہے تو ان کے لائیک ہی نہیں۔۔۔تجھے خوف ہے کہیں وہ تجھے چھوڑ نہ دیں۔۔۔"

kahanifreak.com

زاویر نے اس کے منہ پر گھونسا دیا اور فائز نے منہ ایک جانب کر کے خود کو بچایا اور واپس سے زاویر اس کے نیچے آ چکا تھا۔

"ساری عمر پھوپھو کی گود میں رہ رہ کر تو مرد بن ہی نہیں پایا۔۔۔" زاویر مذاق اڑاتی ہنسی ہنسا اور فائز اس کو پیٹنے لگا تھا۔ "تو احساس کمتری کا شکار ہے۔۔۔ تو ہمیشہ مجھ سے مقابلہ کرتے آیا ہے۔۔۔"

"زاویر خدا کیلئے چپ کر جاؤ۔۔۔" ممانی ان دونوں کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔"

"پھوپھو نے اپنے ساری خود ترسی تجھ میں بھی ڈال دی۔۔۔ چچ چچ۔۔۔" وہ ہاتھ ڈھیلے چھوڑ چکا تھا، یوں جیسے اب محض پٹنا چاہتا ہو۔

"اپنی بکواس بند کر لو، میں تمہیں مار دوں گا۔۔۔"

"سچ سنا نہیں جا رہا ناں۔۔۔ چچ چچ۔۔۔"

"تو دیکھ اگر شادی کے بعد مائیسہ کو تم سے ملنے دے دیا۔۔۔"

"وہ خود بھی نہیں ملیں گی۔۔۔" اس کی آواز۔۔۔ اس کے لہجے کا ٹوٹنا مائیسہ نے بخوبی محسوس کیا تھا۔

kahanifreak.com

"انہوں نے بڑے مان سے تیرا انتخاب کیا تھا فائز۔۔۔ تو نے ان پر شک کر کے سب توڑ دیا۔۔۔" وہ ہنس پڑا۔ "ماں کی گود سے نکل آ۔۔۔"

وہ اس کی کمر میں مکیں داغنے لگا تھا۔ وہ خود چھوٹنا نہیں چاہتا تو تو ممانی کتنا ہی زور لگا لیتی مگر اسے چھڑوانا ممکن نہیں تھا۔

"مائیسہ۔۔۔" ممانی نے بے بسی سے اسے پکارا۔

"فائز چھوڑو اسے۔۔۔" مائیسہ نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے روکنا چاہا۔

"آپ کو کیوں دکھ ہو رہا ہے۔۔۔" اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا اور سب عورتیں حیرت زدہ رہ گئیں۔

ممانی جو کب سے ٹھنڈا رہنے کی کوشش کر رہی تھیں فائز کی بات پر وہ ضبط کھو بیٹھیں اور انہوں نے اس کے منہ پر پوری قوت سے تھپڑ رسید کیا تھا۔ چند لمحے کیلئے پورے کمرے میں گہرا سکوت چھا گیا۔

"ہٹو۔۔۔" انہوں نے اس کو کھینچا۔ "کب سے لحاظ کر رہی ہوں، تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے بارے میں یہ سب کہنے کی۔۔۔" انہوں نے زاویر کو پکڑتے ہوئے کھڑا کیا تھا۔

"بہو۔۔۔" دادا کی پکار پر انہوں نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر زاویر کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گئیں۔ رمیسہ اور مائیسہ بھی ان کے پیچھے ہی نکلی تھیں۔

kahanifreak.com

اپنے کمرے میں آکر وہ سیدھا بستر پر گرا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔۔ چند ہی لمحوں بعد ممانی ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھامے اندر آئی تھیں اور ان کے ساتھ ہی مائیسہ ہلدی والا دودھ لئے آئی تھی۔

ممانی اس کے پاس بیٹھیں تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ضرورت تھی اس کے منہ لگنے کی۔۔۔" وہ اس کے زخموں پر مرہم لگانے لگی تھیں۔

ان کے سوال پر زاویر کی شکوہ بھری نگاہ دیکھ کر مائیسہ نظریں چرا گئی۔

ممانی نے مرہم کرنے کے بعد مائیسہ کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتے ہوئے سائیڈ میز پر رکھ دی۔

"دودھ پینا مت بھولنا۔۔۔" اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے انہوں نے اسے پیار کیا اور وہاں سے چلی گئیں۔

"زاویر۔۔۔"

"یہاں سے جائیں مائیسہ۔۔۔" وہ واپس سے لیٹ گیا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔" مائیسہ اس کے پاس آئی تھی۔

اس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔

kahanifreak.com

"نانا نے مجھ سے میری مرضی نہیں پوچھی تھی، انہوں نے کہا میں انہیں ماما کی طرح شرمندہ نہیں کروں۔۔۔" وہ کچھ لمحے اس کے بولنے کا انتظار کرتی رہی مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔

"ماں باپ کا طعنہ کون دیتا ہے۔۔۔"

"آپ کو احتجاج کرنا چاہیئے تھا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں کر پائی ناں۔۔۔ کاش میں کبھی یہاں نہ آئی ہوتی۔۔۔"

"آپ ہر بار محبت کو دل دکھانے والوں پر وار دیتی ہیں۔۔۔" اس کی آنکھوں میں جانے کیسی یاسیت تھی کہ وہ زیادہ دیر ان آنکھوں میں دیکھ نہ پائی۔ خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔

جہاں ایک طمانیت کا احساس بڑھا تھا وہیں اس کی موجودگی بغاوت کرنے کیلئے دل میں ایک ہلچل پیدا کرنے لگی تھی۔۔۔ ہوتے ہیں نا کچھ لوگ جن کا فقط آپ کے پاس ہونا ہی ہر ڈر کو مٹا دیتا ہے۔۔۔ وہ بھی ایسا ہی تھا۔۔۔ پھر چاہے دل اعتراف کرتا یا ں نہ کرتا۔۔۔ نانا کیلئے دل میں ہزار شکوے سر اٹھانے لگے تھے۔۔۔ فائز کے اتنا سب کہہ دینے کے بعد بھی انہوں نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ کچھ کہنا تو دور ان کی نظروں میں مائیسہ کو اب پہلی والی محبت بھی تو نظر نہیں آتی تھی۔

"سحر نے ٹھیک کہا تھا، کون تھا میرا۔۔۔ نہ ماں نہ باپ۔۔۔"

kahanifreak.com

ایسا نہیں تھا یہ محرومی ابھی آئی تھی، مگر اس بار جو چوٹ پڑی تھی وہ پچھلے زخموں کو بھی تازہ کر گئی تھی۔

آفس سے نکلنے کے بعد گھر جانے کے بجائے وہ سڑکوں کی خاک چھاننے کیلئے نکل آئی تھی ۔۔۔اس نے اپنی گاڑی کو سڑک کے ایک جانب روک دیا۔۔۔گاڑی سے باہر نکلنے کے بجائے وہ سٹئیرنگ پر بازو رکھے اس پر منہ ٹکاتی باہر دیکھنے لگی۔۔۔ہر سو مصنوئی روشنیاں تھیں، زندگی اپنی پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے اس کی نظر خود سے کچھ ہی فاصلے پر اک ننھی پری پر پڑی، وہ ہاتھوں میں کلرنگ بک لئے انہیں بیچنے کی تگ ودو کرتی کبھی کسی کے پیچھے بھاگ رہی تھی تو کبھی کسی کے پیچھے۔۔۔مائیسہ کا دل دکھا، وہ گاڑی سے اترتی اس کی پاس آگئی۔

"ہیلو۔۔۔چیمپ۔۔۔"مائیسہ جھکتے ہوئے اس کے قد پر آئی۔

وہ چھینپ گئی۔

"اتنی رات کو کلرنگ بکس بیچ رہی ہو۔۔۔"مائیسہ نے سراہتی نگاہوں سے دیکھا۔وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔

"آپ لیں گی، بہت پیاری ہیں یہ۔۔۔"اس کی آنکھوں میں چمک اتری۔"ٹی وی پر ان کے کارٹون بھی آتے ہیں۔۔۔"

kahanireak.com

"اچھا د کھاؤ تو۔۔۔" مائیسہ نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا اور وہ پر جوش سی ہوتی بتانے لگی۔ "سکول جاتی ہو۔۔۔؟"

"ہمم۔۔۔ صبح میں سکول جاتی ہوں اور شام میں یہاں آ جاتی ہوں۔۔۔"

"تمہارے گھر والے ہیں۔۔۔"

"ہاں ناں۔۔۔ میرے ابا سائیں ہیں، بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔" اس نے ایک شان سے گردن اٹھائی۔۔۔ باپ کا پیار کب بیٹیوں کی گردن جھکنے دیتا ہے۔۔۔ "اور بھائی بھی ہیں۔۔۔"

"وہ بھی کام کرتے ہیں۔۔۔؟"

"وہ میرے اور ابا کی طرح کام نہیں کرتے، چھوٹے ہیں ناں ابھی۔۔۔"

"تم تو خود اتنی سی ہو۔۔۔" مائیسہ ہنسی۔ "کتنے چھوٹے ہیں۔۔۔"

"ہاں پھر بھی میں ان سے بڑی لگتی ہوں، سب کہتے ہیں میں زیادہ سمجھدار ہوں۔۔۔" وہ خود کی تعریف کرتے ہوئے مسکرائی۔

مائیسہ تلخ سا مسکرا دی۔ "اچھا مجھے ابھی صرف دو ہی چاہئیں۔۔۔" مائیسہ نے اس سے کہتے ہوئے اپنے والٹ سے پیسے نکال کر اسے دیئے اور پھر اپنا کارڈ نکال کر اسے دیا۔ "یہ یاد سے اپنے بابا کو دینا ہے، ان سے کہنا یہاں لازمی آئیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔" مائیسہ نے اس کے

kahanifreak.com

بال سہلائے۔وہ اس کے ہاتھ سے کتابیں پکڑتی اٹھی جبھی اس کی نظر بائیک پر پڑی جو بنا دیکھے موٹر سائیکل پیچھے کر رہا تھا،اس سے پہلے اس کی بائیک بچی کو لگتی مائیسہ نے سرعت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اک جانب کو کر دیا اور اسی دوران وہ اپنے پیچھے سے آتی بائیک کو دیکھ نہ پائی اور اس کی ٹھوکر سے زمین پر جا گری۔مائیسہ کا بازو اور بائیں ٹانگ چھل گئی،منہ بچانے کے چکر میں ہتھیلی بھی رگڑی گئی تھی۔

"جاہل انسان۔۔۔اندھے ہو۔۔۔"وہ تکلیف پر قابو پاتی بمشکل اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"میڈم جی آپ کی اپنی آنکھیں کدھر تھیں۔۔۔۔"

"یہ سروس روڈ ہے،اس موٹی عقل کو اتنی بات تو معلوم ہو گی کہ سروس روڈ گدھوں کے دوڑنے کیلئے نہیں ہوتی۔۔۔جاہل۔۔۔"اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ آگے بڑھ کر اس کی درگت بنا دے۔

ایک عورت نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا اور اسے اس کی گاڑی تک پہنچایا۔اندر بیٹھتے اس نے درد سے اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کرتے ڈرائیور کو کال ملاتے ہوئے ہسپتال آنے کا کہا تھا،اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ زیادہ گاڑی چلا سکتی،ابھی تو جیسے تیسے کر کے ہسپتال پہنچنا تھا۔

وہ بالکونی پہ کھڑا اس کے انتظار میں اپنی نظریں دور سڑک پر ٹکائے ہوئے تھا۔ ناراضگی اپنی جگہ تھی مگر اس ناراضگی میں انا نہیں تھی فکر تھی اور وہ محبت کو نہیں مار سکتی تھی۔۔۔ بظاہر بات چیت ختم کر رکھی تھی مگر دل جانتا تھا یہاں منہ موڑنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

ریلنگ پر وزن ڈالے دائیاں پاؤں وہ آہستہ آہستہ زمین پر ٹھوک رہا تھا جب اس نے ڈرائیور کو گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھا۔ وہ اس وقت کہاں جا رہا تھا۔ اپنی تشویش کے سبب اس نے وہیں سے آواز لگاتے اسے روکا اور پھر نیچے اس کے پاس چلا آیا۔

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟" زاویر نے اس کے پاس آتے ہوئے استفسار کیا۔

"باجی نے ہسپتال بلایا ہے۔۔۔"

"مائیسہ نے۔۔۔؟" اس کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلا۔

"جی۔۔۔"

"کون سے ہسپتال۔۔۔؟ کیا ہوا ہے انہیں۔۔۔؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو، تمہیں کہا تھا ان کے ساتھ رہا کرو۔۔۔" اس کے چہرے پر فکر کی شکنیں ابھریں۔

"آپ کو پتا ہے وہ خود ڈرائیو کرتی ہیں۔۔۔" اس نے چابی زاویر کی جانب بڑھا دی۔ "مجھے بس انہوں نے ہسپتال آنے کا کہا ہے۔۔۔"

"چلو۔۔۔" وہ بھی اس کے ساتھ چل دیا۔

kahanifreak.com

دوسری طرف وہ ہسپتال کے باہر بیٹھی ڈرائیور کا انتظار کرنے لگی۔ درد ایسا نہیں تھا کہ آنسو بہنے لگتے پھر کیوں آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔ ہتھیلی پر دوائی لگی ہوئی تھی، اس نے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑے۔ رہ رہ کر وہ یاد آرہا تھا، جب بھی اسے چوٹ لگتی وہ یوں ہو جاتا جیسے زخم اس کے آئیں ہوں۔

"مائیسہ دوا کے معاملے میں نو دوستی شو ستی۔۔۔"

"آپ بڑی ہوں گی اپنے گھر میں دوا آپ کو وقت پر لینی ہوں گی۔۔۔"

"یہ مت سمجھئے گا میں آپ سے چھوٹا ہوں تو آپ صحت کے معاملے میں ڈنڈی مار لیں گی۔۔۔ میں احترام کے ساتھ بھی آپ کی کلاس لگا سکتا ہوں۔۔۔"

"مائیسہ آپ کیوں چاہتی ہیں میں آپ کے ساتھ سختی کروں۔۔۔ ہیلتھ از ویلتھ۔۔۔ سکول گئی تھیں ناں۔۔۔" بات کے اختتام پر وہ شرارت کر جاتا۔

"آج یہ اشناء کی بچی مجھ سے نہیں بچنے والی۔۔۔" وہ اس کا شیڈیول دیکھتا اس کی اسٹنٹ پر برس پڑتا۔

وہ عجیب تھا۔۔۔ یاں شاید ان کی دوستی عجیب تھی۔۔۔ سب کہتے تھے وہ اسے ستاتا ہے ۔۔۔ اس کی پرواہ نہیں کرتا۔۔۔ اگر وہ پرواہ نہیں کرتا تھا پھر کون تھا جو اس کی پرواہ کرتا تھا۔۔۔

اس اپنے ارد گرد کتنے ہی ایسے جملوں کی صدا سنائی دینے لگی، وہ سنگی بینچ کی پشت سے سر ٹیکتی آنکھیں بند کر گئی۔ ابھی وہ اس کے لہجے کی صداؤں میں ہی رہنا چاہتی تھی۔

kahanifreak.com

قریباپندرہ سے بیس منٹ میں وہ لوگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔زاویر تیز تیز قدم اٹھاتا ہسپتال کی جانب بڑھااور اندر آتے ہی متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔اسے زیادہ دقت نہیں کرنی پڑی تھی عین اس کے اندازے کے مطابق وہ اسے ایک بینچ پر بیٹھی نظر آگئی۔وہ بھاگ کر اس تک آیا تھا۔

"مائیسہ۔۔۔"وہ اس کے سامنے پاؤں کے بل بیٹھا جیسے کسی بچے کے سامنے بیٹھ کر اسے تسلی دی جاتی ہے۔

اس کی آواز سنتے ہی وہ آنکھیں کھولتی سیدھی ہو گئی۔آنکھوں کے نم گوشے بتا رہے تھے وہ انجیکشن لگوا چکی ہے۔

"یہ سب کیسے ہوا ہے۔۔۔"اس کے لہجے میں تشویش سے کہیں زیادہ گھبراہٹ تھی،آخر اس کی ہتھیلیاں اور پاؤں کیسے زخمی ہو گئے تھے۔

"ٹھوکر لگ گئی زاویر۔۔۔"

"کیسے۔۔۔کہاں۔۔۔"وہ متفکر تھا۔

اس نے کندھے اٹھائے۔"پتا نہیں کیسے۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں کی نمی دیکھ کر پھر سے بے چین ہوا۔"کوئی بات نہیں لگ جاتی ہے۔۔۔آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"

kahanifreak.com

"میں نے بہت بری ٹھوکر کھائی ہے۔۔۔"

وہ اس کے لہجے پر ٹھٹکا۔"میری طرف دیکھیں اور بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔"وہ دوزانوں بیٹھا اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

اس نے ہاتھ زاویر کی جانب بڑھایا، زاویر نے سرعت سے تھام لیا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔

"گھر چلتے ہیں۔۔۔"

وہ تائید میں سر ہلاتا اس کا ہاتھ تھامے چل دیا۔

ڈرائیور کو مائیسہ کی گاڑی کی چابی دیتے اس نے بھیج دیا اور خود اسے اپنی گاڑی میں لے آیا۔ احتیاط سے اسے گاڑی میں بیٹھانے کے بعد اس نے اپنی نشست سنبھالی اور گاڑی سڑک پر ڈال دی۔

"اب بتائیں کیسے لگی ہے آپ کو ٹھوکر۔۔۔"اس نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

"تم نے میرے لئے دعا کرنا جو بند کر دی ہے۔۔۔"وہ اپنا سر سیٹ کی پشت سے ٹیکتی آنکھیں موند گئی، اس کا لہجہ انتہا کا بکھرا ہوا تھا۔ جانے آج وہ کیوں اس قدر جذباتی ہونے لگی تھی۔ آج سے پہلے اس نے کبھی یوں ایسے بات نہ کی تھی۔

"میں اس غلطی کا خمیازہ بچپن میں بھگت چکا ہوں، اب آپ کیلئے دعا کرنا بھول نہیں سکتا۔۔۔"دل میں کہیں درد اٹھا تھا۔

"کیا تم اب بھی میرے لئے دعا کرتے ہو۔۔۔؟"مائیسہ نے گردن گھما کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔کیا۔۔۔کیوں۔۔۔وہ بے یقین تھی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟"

"مجھے لگا تم ناراض ہو اس لئے اب شاید میرے لئے دعا بھی نہ کرتے ہو۔۔۔"

زاویر نے گاڑی سڑک کے ایک جانب لگا دی۔"مجھے نہیں پتا آپ اتنی دل زخمی کر دینے والی باتیں کیوں کر رہی ہیں۔۔۔"وہ کچھ لمحے رکا۔"میرے ساتھ آپ کا رویہ آپ کے احساسات کی بنیاد پر ہے میرے جذبات کی بنیاد پر نہیں اور میرا رویہ آپ کے ساتھ میرے جذبات کی بنیاد پر ہے آپ کے رویے کی بنیاد پر نہیں۔۔۔"اس کا لہجہ کسی بھی شکوے سے پاک تھا ۔"آپ جو میرے ساتھ کر رہی ہیں وہ آپ اپنے احساسات کی بنیاد پر کر رہی ہیں اور جو میں آپ کیلئے کر رہا ہوں وہ میری آپ کیلئے محبت ہے۔۔۔میں کسی کی خاطر اپنی محبت میں کوتاہی تو نہیں کر سکتا۔۔۔"اس نے نرم ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر واپس سے گاڑی چلانے لگا۔

وہ جانتی تھی وہ اتنا نرم گو نہیں تھا مگر اس کیلئے بن جایا کرتا تھا۔۔۔

"تم اتنے بڑے کب ہو گئے زاویر۔۔۔"اس کا اشارہ لمحوں کی منازل نہیں سوچ تھا۔۔۔وہ کس قدر گہری باتیں کرنے لگا تھا۔

"جب سے مجھے اندازہ ہوا ہے بڑے بھی بچگانہ حرکتیں کر سکتے ہیں۔۔۔"اس نے سیدھا سیدھا طنز کا تیر چلایا۔

"تم سے تو سیدھے منہ بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔" وہ بھی سب بھلائے بھڑک اٹھی۔

"سیدھے منہ کیا آپ تو الٹے منہ بات کرنے سے بھی گئیں۔۔۔" وہ جواب دیتا اپنی ساری توجہ ڈرائیونگ کی جانب کر گیا۔پل میں توشہ پل میں ماشہ گویا یہی ہوتا ہے۔۔۔

وہ صبح اچھی خاصی نیند سویا ہوا تھا جب اس کی آنکھ کسی کے چلانے پر کھلی۔وہ اپنے کانوں پر تکیہ رکھتے کروٹ لئے لیٹ گیا، کچھ لمحے وہ ڈھیٹ بننے کی کوشش میں لیٹا رہا مگر پھر ناکام ہوتے ہوئے اٹھ بیٹھا۔اٹھنے پر اسے معلوم ہوا تھا یہ آواز کسی کے چلانے کی نہیں بلکہ کسی کے بولنے کی ہے اور کس کے بولنے کی ہے یہ سمجھ میں آتے ہی اس کے چہرے پر ناگواری آگئی۔

وہ بددلی سے اٹھتا فریش ہونے چلا گیا۔اب سکون آنے والا نہیں تھا۔آفس کیلئے ہونے کے بعد وہ نیچے آگیا اور ماں سے لپٹ کر پیار کرتے ہوئے ناشتے کیلئے ڈائننگ کرسی پر بیٹھ گیا۔ماں بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں۔

"کیا ہوا ہے، منہ کیوں بنا رکھا ہے۔۔۔"

"اب یہ پھر سے دادا کی بہن کیوں آگئی ہیں۔۔۔" ملازمہ کے ناشتہ رکھتے ہی اس نے ناشتہ شروع کر دیا۔

"کس لئے آئیں گی، جب تک ہماری بیٹیوں کی شادی نہیں ہو جاتی یہ کسی ناں کسی بہانے سے آتی رہیں گی۔۔۔"

"کیوں۔۔۔؟ہم نے کوئی آستانہ شادی کھول رکھا ہے۔۔۔"وہ اچھا خاصا بھڑک اٹھا۔"اور یہ دادا کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟"اس کے لہجے میں تاسف تھا۔"کیا انہیں مائیسہ کے ساتھ زیادتی کر کے سکون نہیں آیا جو اب ان کی بہن آ گئی ہیں۔۔۔"

"میں کیا کہہ سکتی ہوں،اپنی طرف سے کوشش کی بات کرنے کی مگر تم جانتے ہو ماموں کی طبیعت کو۔۔۔زرا پرانے خیالات کے ہیں۔۔۔"

"بس کر دیں ماں۔۔۔ہر چیز یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ پرانے خیالات کے ہیں۔۔۔ آپ کے خیالات آؤٹ ڈیٹڈ ہونے کے چکر میں بھلے دوسرے کی زندگی جھنڈ ہو جائے۔۔۔"

"تم جانتے ہو ماموں کو اگر کوئی روک سکتا ہے تو وہ صرف تم ہو۔۔۔"ماں کے لہجے میں تھوڑا تھوڑا چیلنج بھی تھا کہ ہمیں تو سنا رہے ہو خود کیا کرتے ہو وہ بھی دیکھتے ہیں۔"اور ہاں بد تمیزی کی اجازت نہیں۔۔۔"

"پھر مجھے کیوں بلایا،عزت احترام تو آپ سب بخوبی کر لیتے ہیں۔۔۔ایک عزت کے چکر میں منگنی کروا بیٹھی ہیں،دوسری احترام کے چکر میں خاموشی اپنا بیٹھی ہیں۔۔۔اب آپ بتا دیں اس عزت و عزتی کے چکر میں اس خادم سے کیا امید ہے۔۔۔"وہ اچھا خاصا جلا بیٹھا تھا۔

ماں نے آنکھیں دکھائیں۔"بات کرو ماموں سے اور ختم کرواؤ مائیسہ کی منگنی والے قصے کو۔۔۔میری بیٹیاں بوجھ نہیں ہیں۔۔۔"انہوں نے تحمکانہ کہا۔

"آپ کے سسر صاحب اب کسی کی نہیں مانتے۔۔۔"

اس کے جواب پر ممانی نے سرزنش کی۔

"مائیسہ کدھر ہیں۔۔۔۔؟"

"وہ آج جلدی آفس چلی گئی تھی۔۔۔ کہہ رہی تھی کچھ اہم کام ہیں جنہیں آج کی آج نپٹانا ہے۔۔۔"

وہ کافی حد تک اس کے کاموں کی نوعیت کو سمجھ چکا تھا۔

"چلیں پھر اس کام کو بھی نپٹا ہی لیتے ہیں۔۔۔" وہ نیپکن سے منہ صاف کرتا اپنی کرسی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور دادا کے کمرے کی جانب بڑھ آیا۔

"اسفان۔۔۔اب تم زیادتی کر رہے ہو۔۔۔" زاویر اور ممانی جب کمرے میں داخل ہوئیں وہ دادا پر جذباتی وار کھیلنے کی تگ ودو میں تھیں۔ ممانی بھی دادا کے پاس بیٹھ گئیں جبکہ زاویر کھڑا رہا، یوں جیسے بات کو بنا طول دیئے نپٹانا چاہتا ہو۔۔۔

"اپنی نواسی کا رشتہ تم نے اس کے ددھیال میں کر دیا، اب ایک رشتہ تو بہن کو دو گے ناں۔۔۔"

زاویر کی برداشت کی حد ختم ہوئی تھی۔اس نے ہاتھ اٹھائے کہنا شروع کیا۔"دیکھیں دادا کی بہن۔۔۔ پہلی بات یہ کے ہم نے کوئی لڑکیوں کی دکان نہیں کھول رکھی کہ جس کا دل کیا آیا اور اپنی مرضی کی لڑکی اٹھا کر لے گیا اور آپ نے ہمارے گھر کی لڑکیوں کو کبھی غور سے دیکھا بھی

ہے۔۔۔؟اک بار انہیں زرا غور سے دیکھیں اور پھر اپنے نشیڑی لڑکے کو۔۔۔دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے بنتا ہے کوئی جوڑ۔۔۔"وہ کڑے تیور لئے انہیں جواب کیلئے دیکھنے لگا۔

"ویسے اسفان تمہارے پوتے کی زبان بالکل اپنے باپ پر گئی ہے۔۔۔"پہلو بدلا گیا۔

"صرف زبان ہی نہیں الحمداللہ میری حرکتیں بھی میرے باپ پر ہیں۔۔۔"

اس نے پھوپھو کو لپیٹ کر لگائی جس پر وہ ایک بار پھر سے پہلو بدل کر رہ گئیں،سالوں پہلے اپنی بہن کا رشتہ مانگنے پر اس کے باپ نے بھی انہیں ایسے ہی جواب دیا تھا۔

"اسفان تم جواب دو۔۔۔سفیر کو بھی تو مائیسہ دی ہے۔۔۔کیا اس میں بہت کوئی سرخاب کے پر لگے ہیں۔۔۔"

"جی ہاں دی ہے اور اس پر ہم ابھی تک پچھتا رہے ہیں۔۔۔ہمارے گھر میں کوئی بھی لڑکی اتنی ارزاں نہیں ہے کہ کسی بھی کھونٹے کے ساتھ باندھ دی جائے۔۔۔"وہ تو یوں آتش فشاں بنا تھا کہ دادا تک کو بولنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔"ہم کسی نشیڑی کو اپنے گھر کی لڑکی نہیں دیں گے۔۔۔"

"نشئی کہاں ہے۔۔۔"پھوپھو برا منا گئیں۔

"کیا بہتر نہیں تھا اوروں کی لڑکیوں کو دیکھنے سے پہلے اپنے لڑکوں کو دیکھ لیتیں۔۔۔کبھی اس کے پیلے دانت اور کالے ہونٹ دیکھے ہوتے تو پتا چلتا وہ چند دنوں کی سانسوں پر

ہے۔۔۔ ہمیں اپنی لڑکیوں کو بسانا ہے بیوہ نہیں کروانا۔۔" اس نے پھوپھو کی اچھی خاصی طبیعت ٹھکانے لگادی تھی۔

"ہائے ہائے۔۔۔ آج کل کون ہے جو سگریٹ نہیں پیتا۔۔" بس کوئی جواز نہیں بنا تو پھوپھو نے میجورٹی از اتھارٹی والے قلیے کے مصداق چلنے میں عافیت جانی۔

"آپ بھی سگریٹ پیتی ہیں۔۔۔" اس نے اداکاری کرتے آنکھیں بڑی کئے دادا کو شکایتی نظروں سے دیکھا۔ "دادا۔۔۔؟ آپ کی بہن یہ کام بھی کر لیتی ہیں۔۔۔"

دادا نے اسے گھورا، وہ زچ کرتی مسکراہٹ اچھال گیا۔ "خیر ہماری طرف سے خاصا واضح انکار ہے، آپ نے دادا سے ملنے آنا ہوا تو ضرور آیئے لیکن اگر آئندہ آپ کسی ایسی تخریب کاری کے خیال سے آئیں تو مجبوراً مجھے خود آپ کو آپ کے گاؤں چھوڑ کر آنا پڑے گا۔۔۔"

وہ اپنی ماں کے سر کا بوسہ لیتا آفس کیلئے نکل گیا۔ دادا اس ساری گفتگو کے دوران خاموش رہے تھے یا انہیں رکھا گیا تھا معلوم نہیں ہوا۔ مائیسہ کے رشتے والی بات پر وہ ویسے ہی ان سے کھنچا کھنچا سا تھا اور اس متعلق رات میں ہی اک نشست تو وہ ان کے ساتھ لگا بھی چکا تھا۔

"اسفانی۔۔۔ تمہارے ہاتھ سے تو سب نکل گیا۔۔۔" پھوپھو کے پاس جل بھن کر یہی کہنے کو بچا تھا۔

آفس میں ان دونوں کا دن خلاف معمول اک دوسرے سے محض کام کی بات کرتے ہی گزرا تھا۔مائیسہ اسے چیزیں سونپ رہی تھی،وہ بھی بنا ضد کئے اس کی ہر بات مان رہا تھا۔وہ جانتا تھا ابھی اس سے بحث کرنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے،وہ غصے میں کب ہی کسی کی سنتی تھی۔ کہیں کا غصہ کہیں نکل رہا تھا۔۔۔شاید غصہ نہیں تھا بے بسی سی جھنجلاہٹ تھی۔۔۔وہ سارا دن خاموشی سے اسے سنتا رہا،جو وہ سمجھاتی رہی وہ سمجھتا رہا،ہاں بیچ میں وہ آفس کے سٹاف پر ضرور بھڑکتا رہا تھا،کبھی کسی بات پر تو کبھی کسی بات پر۔مائیسہ نے اسے ایک دو بار ٹوکنے کی کوشش کی۔

"تم آرام سے بات نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

"کس سے۔۔۔آپ سے۔۔۔؟"اس نے انتہا کی حیرت سے پوچھا۔

مائیسہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔"یہ تمہارا اسٹاف ہے تم بنا غصہ کئے بھی ان سے کام کروا سکتے ہو۔۔۔"

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔آپ نے کون سا کبھی اس بزنس کو خود کا سمجھا ہے۔۔۔"اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے مائیسہ کو دیکھا۔"مگر میں جانتا ہوں ان سب کو لائن پر کیسے لے کر آنا ہے۔۔۔ان کو بھی جلد پتا چل جائے گا زاویر اصفہانی کس بلا کا نام ہے۔۔۔"

مائیسہ اک گہری سانس بھرتی واپس سے کام کی جانب متوجہ ہو گئی۔سارا دن زاویر کو اس کا رویہ بار بار اکساتا رہا تھا مگر وہ صبر کے گھونٹ پیئے گھر جانے کر بات کرنے کے ارادے پر ڈٹا رہا

۔۔۔وہ بھی شاید اس کا ارادہ بھانپ چکی تھی اور اسے اپنے آفس میں مصروف دیکھ کر فورا نکل آئی۔دوسری جانب وہ بھی زاویر اصفہانی تھا جس کیلئے اہم اس کا ارادہ تھا۔اسے اپنے آفس کے سامنے سے گزرتے دیکھ اس نے فٹافٹ اپنا سامان اٹھایا اور ٹیم کو فارغ کرتا اس کے پیچھے ہی آفس سے نکل آیا۔۔۔ان دونوں کی گاڑیاں آگے پیچھے گھر میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔وہ جانتا تھا اگر ایک بار وہ اپنے کمرے میں گھس گئی پھر اسے پکڑنا بہت مشکل تھا۔۔۔وہ اس کے پیچھے ہی گاڑی سے اترتا اس کی جانب آیا۔اب گھر آگیا تھا اور اب اس سے کھل کر بات بھی کی جاسکتی تھی اور لڑائی بھی۔۔۔آخر وہ کیسے سب یونہی چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

"آپ کیا سمجھ رہی ہیں آپ جو یہ سب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں مجھے اس کا اندازہ نہیں ہو رہا۔۔۔"وہ تیز تیز قدم لیتا اس تک پہنچا۔

"اچھا۔۔۔تمہیں اندازہ ہو رہا ہے۔۔۔"مائیسہ نے لاؤنج کا دروازہ کھولا۔

"مائیسہ اگر آپ سمجھ رہی ہیں کہ آپ یوں یہ سب میرے سپرد کر کے خود ہماری زندگیوں سے نکل جائیں گی تو یہ آپ کی بھول ہے۔۔۔"اس کا انداز تنبیہی اور اٹل تھا۔

"مجھے کسی بھی لحاظ سے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"مائیسہ نے اس کی جانب دیکھتے واضح کیا اور واپس سے آگے بڑھی۔

"مائیسہ۔۔اب زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اس کی باتوں کو نظر انداز کر رہی تھی اور یہاں وہ اسے سلگا گئی۔اس نے ایک ہی جست میں مائیسہ کا بازو پکڑے اسے وارن کیا پھر سانس بھر کر خود کو

نارمل کیا۔"آپ حقیقت میں یہ سب مجھے سونپ کر نکلنے کا سوچ رہی ہیں۔۔۔"پوچھنے سے زیادہ اس کا لہجہ بتانے والا تھا۔وہ متاسفانہ اسے دیکھنے لگا۔مائیسہ کی خاموشی اس کے گمان پر مہر ثبت کر رہی تھی۔"آپ سب انتظام پہلے سے ہی کر چکی ہیں۔۔۔ایسا ہی ہے ناں"وہ ابھی بھی اس سے نفی کر دینے کی امید کر رہا تھا۔

"کیسا انتظام۔۔۔"وہ دونوں ہی اپنے پیچھے سے آتی پھوپھو کی آواز کی جانب متوجہ ہوئے۔ زاویر کے چہرے پر سلوٹیں پڑیں۔

وہ شکی نگاہوں سے انہیں ہی تک رہی تھیں۔مائیسہ انہیں نظرانداز کرتی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آپ جب بھی آیئے گا ہمیشہ غلط وقت پر ہی آیئے گا۔۔۔"زاویر ان پر بھڑکتا سیڑھیاں پھیلانگتا مائیسہ کے پیچھے ہی بھاگا اور جھٹ سے دروازہ کھول کر اندر آیا۔

"آپ یہاں سے جا کر آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں۔۔۔؟"اس کا تنفس پھول چکا تھا۔

مائیسہ اس کو نظرانداز کرتی اپنے ہاتھوں سے انگوٹھیاں اتار کر سامنے میز پر پٹخنے لگی۔

"یہی کہ ہم آپ کو محض اپنی ضرورت کیلئے استعمال کر رہے تھے۔۔۔؟اتنے سال محض ہم نے اپنی غرض کیلئے آپ کو اتنا پیار اتنا احترام دیا۔۔۔؟"وہ ابھی تک بے یقین تھا وہ ایسا بھی کر سکتی ہے۔

اس کی باتوں پر مائیسہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔۔اس نے ایسا کب کہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی یک دم دروازہ کھلا تھا، دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں چونکے۔ پھوپھو بھی غالباً اس کے پیچھے آئی تھیں بس اس کی رفتار کو پکڑنے میں پیچھے رہ چکی تھیں۔اب دروازے پر کھڑی انہیں گھور رہی تھیں۔

"یہ دروازہ کیوں بند کیا ہوا تھا۔۔۔؟"ان کی نظروں میں جانے کیا تھا جو مائیسہ کو ہلا گیا، اس نے بے ساختہ ہی زاویر کا بازو تھاما۔

"آپ سے مطلب۔۔۔؟ جائیں یہاں سے۔۔۔"اس کا دماغ تو پہلے ہی گھوما ہوا تھا پھر ان کی حرکتیں، وہ بھڑک اٹھا۔

"ایسے کیسے جاؤں۔۔۔ تم اتنی رات کو مائیسہ کے کمرے میں کیا کر رہے ہو۔۔۔"وہ پہلو پر ہاتھ رکھتی اس کی اماں ہی بن گئیں۔

"آپ کو خاصی خوش فہمی ہے کے میں آپ کو جوابدہ ہوں۔۔۔"

اس سے پہلے وہ مزید کوئی تپا سا جواب دیتا مائیسہ اس کا بازو پکڑتے اسے کمرے سے باہر لے آئی، پھوپھو بھی پیچھے ہی آئیں۔۔۔

"زاویر تم پاگل ہو، کیوں بات کو بڑھا رہے ہو۔۔۔"وہ ملتجائی ہوئی۔

"ان کا دماغ یونہی ٹھکانے لگایا جا سکتا ہے۔۔۔"وہ واپس سے مائیسہ کے کمرے کی جانب بڑھا۔

kahanifreak.com

مائیسہ نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے خود کو پر سکون کیا اور اس کے پیچھے آئی۔"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔؟تم جانتے ہو ہم دونوں کی پوزیشن کس قدر آکورڈ ہو جائے گی۔۔۔جانے وہ نیچے جا کر نانا کو کیا کیا بول دیں۔۔۔نانا کیا سمجھیں گے۔۔۔"ایک جانب زاویر تھا اور دوسری جانب وہ عورت۔

"کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا، ہم شروع سے ایسے ہی رہتے آئے ہیں اور سب یہ بات جانتے ہیں۔۔۔اب سکون سے بیٹھ کر میری بات سنیں۔۔۔"اس نے کہتے ساتھ ہی دروازے میں کھڑی مائیسہ کو اندر کیا اور اس کے پیچھے ہی اندر کی جانب قدم بڑھاتی پھوپھو کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔

"زاویر۔۔۔۔"وہ تلملا اٹھی۔"ابھی فائز والا تماشا لگا ہے اور اب یہ۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں نانا کو بے اعتباری کی وجہ دے رہے ہو۔۔۔"

"آپ تو کہہ رہی تھیں وہ اب آپ پر بھروسہ نہیں کرتے۔۔۔"

"تم مجھے پاگل کر دو گے۔۔۔"مائیسہ بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی۔وہ خود دوزانوں بیٹھ گیا۔

"آپ اپنی بے اعتنائی سے کبھی مجھے خود سے متنفر نہیں کر سکتیں اور نہ ہی یوں سب چھوڑ کر چلے جانے کا فیصلہ کر کے آپ خود کو ہم سے دور کر سکتی ہیں۔۔۔آپ خود کو میرے سامنے کس قدر بھی برا بنا کر پیش کر لیں مگر یہ آپ کی بھول ہے کہ زاویر اصفہانی کو مائیسہ سلیمان کبھی

بری لگے گی۔۔۔ہم بچپن سے ساتھ ہیں اور میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔"
اس کی آنکھوں میں اس قدر پختگی تھی کہ مائیسہ نظریں پھیرنے پر مجبور ہو گئی۔"بھاگنا مسائل کا حل نہیں ہوتا۔۔۔"نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

"میں آپ سے زبردستی نہیں کر سکتا مگر میں آپ کو خود کا نقصان کرنے بھی نہیں دے سکتا۔۔۔ان سب چیزوں پر جتنا ہم سب کا حق ہے اتنا ہی آپ کا بھی ہے اور آپ کو نا صرف اسے اون کرنا پڑے گا بلکہ کسی کوتاہی ہو جانے کی صورت میں کلیم بھی کرنا ہو گا۔۔۔"

"مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے الحمدللہ میرے بابا میرے لئے بہت کچھ چھوڑ کر گئے ہیں۔۔۔"اس کے لہجے میں باپ کیلئے فخر تھا۔۔۔احسان مندی تھی۔۔۔تشکر تھا۔۔۔

"اپنا حق ضرورت کی بنا پر نہیں لیا جاتا،استحقاق کی بنا پر لیا جاتا ہے۔۔۔رہی بات فائز سے منگنی کی۔۔۔"وہ رکا اور ایک لمحے میں فیصلہ کیا۔"آپ محض میری وجہ سے یہ بلا اپنے سر لئے بیٹھی ہیں ناں تو میں پیچھے ہٹ رہا ہوں۔۔۔"

"ک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔"وہ اپنی بے اعتنائی بھول کر اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"یہی کہ آپ سمجھیں میں نے کبھی آپ سے کوئی اقرار کیا ہی نہیں۔۔۔مجھے سمجھ آ گیا ہے آپ مجھ سے شادی نہیں کریں گی اس لئے میں رمیسہ سے شادی کرنے جا رہا ہوں۔۔۔"وہ متحیر سی اسے دیکھتی گئی۔"آپ کو مجھ سے بچنے کیلئے خود کو آگ میں جھونکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ شکست خوردہ کہہ رہا تھا۔"آپ کو میرے دل کی ہر خواہش پر برتری حاصل

ہے۔۔۔"اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا، پھر آزردہ سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔"زاویر کی محبت آپ کے حق میں دستبردار ہوتی ہے۔۔۔"

نیچے سے آتی شور کی آواز سنتے ہی وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھے۔"آپ کو آنے کی ضرورت نہیں میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔"اس نے اپنے ساتھ قدم بڑھاتی مائیسہ سے کہا، جس کا دل پہلے ہی اس کی باتوں پر بوجھل ہو رہا تھا۔

"زاویر۔۔۔نانا کی نگاہوں کا بدلنا میں بخوبی محسوس کر چکی ہوں۔۔۔اب میرے مقابل وہ ہر کسی پر بھروسہ کر لیں گے۔۔۔"اس کے لہجے میں مان ٹوٹنے کی کرچیاں تھیں۔وہ اسے تنبیہ کر رہی تھی۔۔۔عین ممکن تھا نانا اس پر ہی شک کر لیتے۔۔۔

وہ مائیسہ کی جانب گھوما۔"کوئی آپ پر بھروسہ کرے یا نہ کرے آپ خود پر بھروسہ کیجئے گا ۔۔۔"

مائیسہ نے بمشکل خود پر ضبط کیا۔زاویر دروازے کے پاس جا کر رکا اور پلٹا۔

"مائیسہ۔۔۔"اس نے سر اٹھایا۔۔۔اور اسے دیکھا۔۔۔

"عورت اپنا سب کچھ لوٹا کر بھی کم ظرف مرد کو خوش نہیں کر سکتی۔۔۔"

وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"پھر بھی اگر میرے بدلے آپ کو خوشیاں ملتی ہیں تو بلا جھجک مجھے چھوڑ دیجئے۔۔۔"

وہ کہہ کر باہر نکل گیا۔

وہ ہار مان گیا تھا۔۔۔اسے جیتنا تو کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔محبت تھی جس کو قائم رکھنا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی مائیسہ کی آنکھوں سے بلا اختیار ہی آنسو پھسلتے چلے گئے۔۔۔وہ وہیں گھٹنوں کے بل زمین پر گری۔۔۔نا سمجھی۔۔۔کم ہتی۔۔۔لوگوں کی سوچ۔۔۔حکم کی پاسداری ۔۔۔ان سب چیزوں میں وقت نکل گیا تھا۔۔۔ہر شہ مانند ریت پھسل گئی۔۔۔وہ بھی ۔۔۔آخر یہ کیسی دلدل تھی جس میں وہ دھنستی چلی جا رہی تھی۔۔۔

مائیسہ کے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی جانب بڑھتے ہی زاویر کی نظر پھوپھو پر پڑ گئی جو اپنی زبان سے اک نئی تخریب کاری کرنے میں جٹی ہوئی تھیں، وہ آرام سے بلا کے تحمل سے آفس پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سیڑھیاں اترتا نیچے آ گیا۔ پھوپھو اک نظر اس پر ڈالتی چپ ہوئیں اور پھر سے شروع ہو گئیں۔ وہ سیڑھیوں کے گرد بنی گرل سے اپنی پشت ٹیکتا ٹانگوں کا کراس بنائے کھڑا ہو گیا یوں جیسے بے بہا فرصت ہو اور ساتھ میں ہی ماں کو اشارہ بھی کیا۔

وہ مسلسل اپنے اندیشوں کو وہاں موجود سبھی لوگوں کے گوش گزار کرنے میں جٹی رہیں۔ بیچ بیچ میں زاویر کو یوں سکون سے کھڑا دیکھ کر انہیں طیش بھی آتا رہا تھا، وہ جب زاویر کی جانب دیکھتیں وہ مسکرا دیتا۔ بول بول کر ان کا سانس پھول گیا۔ وہ چپ ہوئیں اور وہ ٹیک چھوڑتا سیدھا ہوا۔

"دادا۔۔۔میں گھر سے جاؤں یاں آپ انہیں بھیجیں گے۔۔۔"وہ بولا بھی تھا تو کیا۔

تحیر میں دادا کا سر اس کی جانب اٹھا۔ ممانی نے بھی اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں ان کیلئے کچھ تھا اس لئے وہ سکون سے کھڑی رہیں۔

"تم پاگل ہو گئے ہو زاویر۔۔۔"دادا ڈپٹ گئے۔

"پاگل نہیں یہ بہت چالاک ہے اسفان۔۔۔اب جھوٹ پکڑا گیا ہے تو بھاگنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔"

"دادا۔۔۔؟"اس کا لہجہ اٹل تھا۔۔۔یاں وہ عورت یاں عزیز ترپوتا۔۔۔پسر کی آخری نشانی۔

"اسفان میں کہہ رہی ہوں یہ تیرے پوتا پوتی تیری آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔۔۔ میں تجھے ٹوکتی تھی مگر تو دوست دوست کہتا رہا اب دیکھ لے کیا ہو گیا ہے۔۔۔اسے بھی بلا کر پوچھ آخر کتنی خاک ڈلوادی ہے عزت وزت بچائی بھی ہے۔۔۔"

"بس۔۔۔"اس کی دھاڑ پر سب کے ہی دل کانپ اٹھے۔روبی،رمیسہ بھی بھاگ کر اپنے کمرے سے نکل کر آئیں۔آج سے پہلے کب اسے اتنے غصے میں دیکھا تھا۔۔۔آنکھیں خون آشام ہو گئیں اور بازو پر ابھرتی خوبصورت رگیں خوف برسانے لگیں۔۔۔مٹھیاں بھینچی اور ہاتھ پر موجود نیلی رگ پھڑ پھڑانے لگی۔اس نے ایک ہی جست میں فاصلہ طے کیا اور برداشت کی حد توڑتے ہوئے ان کے پاس پڑے میز پر موجود پیتل کے ڈیکوریشن پیس کو پوری قوت

سے ہاتھ مارا تو وہ اڑتا ہوا دروازے کی جانب گیا اور پھر کتنی ہی دیر اس کی آواز گونجتی رہی۔
ممانی نے آنکھیں بند کی تھیں۔ روبی اور رمیسہ وہ برف کی ہوئی تھیں۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی اس قدر بیہودہ گفتگو کرنے کی۔۔۔؟" وہ دھاڑا اور پھوپھو کی گویا روح ہی پرواز کر گئی۔

"آپ میں اتنی جرات آخر آئی کیسے۔۔۔ میرے گھر میں کھڑے ہو کر آپ ان کے بارے میں بکواس کر رہی ہیں۔۔۔" وہ ان کی جانب بڑھا، دادا اس کے آگے آئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس نے افسوس سے نانا کو دیکھا اور ان کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا دیا۔

پھوپھو نے کچھ کہنا چاہا اور وہ ایک بار پھر انگشت شہادت اٹھائے دھاڑا۔ "چپ۔۔۔" اس کی لہو چھلکاتی آنکھیں دیکھ کر انہوں نے جھرجھری لی۔ "اور کوئی بکواس نہیں۔۔۔ آپ کی زبان بہت پہلے بند کروا دینی چاہئیے تھی۔۔۔" اس نے آنکھیں بند کئے خود پر ضبط کیا۔ "آپ خوش قسمت ہیں میری ماں کی تربیت نے مجھ پر احترام لازم کر دیا ہے ورنہ آپ دیکھتیں مائیسہ کے بارے میں بکواس کرنے والوں کی میں کیا حالت کرتا ہوں۔۔۔ آپ نے میرے نام سے انہیں گالی دی ہے اور میرا دل کر رہا ہے میں آپ کو گالی بنا دوں۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور سب اپنی جگہ دم سادھے کھڑے تھے، کسی میں ہمت نہیں تھی اسے خاموش کروا سکے۔ دو ہی عورتیں اسے خاموش کروا سکتی تھیں ایک اس کی ماں تھیں جو اسے خاموش کروانا نہیں چاہتی تھیں اور ایک وہ تھی جس کیلئے وہ لڑ رہا تھا۔

kanafreak.com

"اشرف۔۔۔"اس نے ڈرائیور کو آواز لگائی۔"اشرف۔۔۔۔"

اب کی بار دوسرا ملازم اسے بلانے کیلئے فورا بھاگا تھا اور پھر کچھ ہی لمحوں بعد ڈرائیور بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ان خاتون کو لیجاؤ اور ان کے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔"

وہ جلدی جلدی تائید میں سر ہلایا گیا۔

"اور سب ملازموں کو بتا دو کان کھول کر سن لیں آئندہ یہ عورت اس گھر میں نہیں دکھنی چاہئیے۔۔۔"

"زاویر یہ تربیت کی ہے آپ کی۔۔۔؟"

وہ دادا کے سوال پر ان کی جانب گھوما۔"میں اعتبار ٹوٹنے کے بعد اسی کی کرچیوں پر کھڑا ہوں، اس سے زیادہ میری تربیت کا پتا اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔"

وہ بنا کسی کی جانب دیکھے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"روبی جاؤ بھائی کو پانی دے کر آؤ۔۔۔"ماں کے کہنے پر وہ کچن کی جانب بھاگ گئی اور پیچھے سب ابھی تک شاک میں کھڑے تھے۔

---

kahanifreak.com

زاویر کے ٹوٹے لہجے۔۔۔اس کے اعتماد۔۔۔اس کی باتوں نے اس کے اندر بے چینی کا تلاطم برپا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔انسان کو کبھی بھی ہر وقت میسر چیزوں کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا پھر بھلے وہ محبت ہی کیوں نا ہوں۔۔۔ کیا اس کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔یاں شاید وہ محبت اور دوست کے بیچ پہچان نہیں کر پا رہی تھی جیسے محبت مہتاب کے ہم رنگ کنول ہو جائے۔۔۔دوستی اور محبت خود میں اتنی ہی منفرد ہیں جتنا دھند میں لپٹا آفتاب اور صبح کا مہتاب۔۔۔

اس کا شکست خوردہ لہجہ مائیسہ کے گرد گھٹن بڑھا رہا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ مجھ سے شادی نہیں کریں گی۔۔۔میں رمیسہ سے شادی کر رہا ہوں۔۔۔" بالکونی پر چلتی یخ بستہ ہوائیں وجود کے آر پار ہو رہی تھیں۔اس نے کرسی پر بیٹھے اپنی ٹانگیں مزید سمیٹیں۔ غم کا اثر تھا جو ہلکی سے ہلکی چیز بھی طبیعت پر گراں گزر رہی تھی۔"کیا آپ میرے بغیر رہ لیں گی۔۔۔؟"اس کا ملال سے مائیسہ کو دیکھنا، زندگی میں پہلی بار۔۔۔پہلی بار اس کی آنکھوں میں مائیسہ کو مایوسی نظر آئی تھی۔۔۔ نہیں مایوسی نہیں۔۔۔مان کے ٹوٹنے کا کرب۔۔۔

اس نے بے ساختہ ہی اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔ عجیب سا بھنور تھا جو اسے خود میں جکڑے جا رہا تھا۔اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا، مجبور ہوتی وہ بڑی آپا کو کال ملا گئی۔

"مائیسہ خیریت ہے اس وقت کال کر رہی ہو۔۔۔؟"وہ پریشان ہو گئیں۔

"آپی۔۔۔"اس کی آواز خود بخود ہی نم ہوئی۔"مجھے لگتا ہے میں نے سب خراب کر دیا ہے۔۔۔"ہمیشہ سنبھل کر چلنے کے باوجود بھی وہ الجھ کر رہ گئی تھی،اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔

"کیا ہوا ہے مائیسہ۔۔۔کیا تم رو رہی ہو۔۔۔"ادھر بڑی آپا بھی بے چین ہوئیں۔

اس نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اپنے گال صاف کئے۔"نہیں تو۔۔۔"

"اچھا بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔"

وہ ان کے پوچھنے پر انہیں ساری بات بتا گئی۔

"فائز نے اتنا تماشہ کھڑا کر دیا اور مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں۔۔۔"

"آپا۔۔۔"اس نے واپس سے کہا جن کو اپنا دکھ لگنے لگا تھا۔

"مائیسہ وہ غلط نہیں کہہ رہا۔تمہیں اس سے شادی نہیں کرنی مت کرو مگر فائز۔۔۔؟میں خود اس فیصلے سے راضی نہیں تھی اور اب تو بالکل ہی نہیں۔۔۔"اس کی بات سننے کے بعد آپا نے بنا کسی لگی لپٹی کے اسے صاف بات کہہ ڈالی۔"اور بڑوں کے فیصلوں کے متعلق بھی جو اس نے کہا ہے وہ ٹھیک ہی کہا ہے۔۔۔اور اس کا نتیجہ ہم تمہاری منگنی کی صورت دیکھ ہی رہے ہیں ۔۔۔"بڑی آپا کا بس نہیں چل رہا تھا خود اس کی منگنی توڑ دیتیں۔"ویسے حیرت کی بات ہے وہ باولا اتنا عقلمند کب سے ہو گیا۔۔۔"بڑی آپا نے بات کے اختتام پر بے ساختہ ہی کہا۔ان کے تعجب سے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے ہنس اٹھی۔

kahanifreak.com

"بلآخر تم ہنس پڑی۔۔۔"آپا کو کچھ تسلی ہوئی تھی۔

"وہ مائیسہ سے شادی کر رہا ہے آپا۔۔۔"

"ایسے کیسے مائیسہ سے شادی کر لے گا۔۔۔"بڑی آپا کی شادی کیا ہوئی تھی ان پر تو خبریں ہی پہنچنا بند ہو گئی تھیں۔

"اس نے خود کہا ہے۔۔۔وہ پیچھے ہٹ رہا ہے صرف میری وجہ سے اور میں۔۔۔میں اپنی ہی سوچوں کے گرداب میں پھنس چکی ہوں۔۔۔میں نے ہمیشہ کیلئے اسے کھو دیا۔۔۔میں نے خود اسے پیچھے ہٹانا چاہا تھا اور دیکھیں وہ ہٹ گیا۔۔۔میرا دوست بھی مجھ سے چھن گیا۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔تم اب بھی انکار کرو گی اپنی محبت سے۔۔۔؟میں نے پچھلا کچھ عرصہ تمہیں اس کے بغیر گزارتے دیکھا ہے اور مجھے یقین ہو گیا ہے تمہاری خوشی صرف زاویر کے پاس میسر ہے۔۔۔"بڑی آپا نرمی سے اسے سمجھانے کے بعد اب اس سے جواب سننا چاہ رہی تھیں۔

وہ فون بند کرتی اپنا سر گھٹنوں پر گرا گئی۔اس نے لوگوں کے ڈر سے۔۔۔معاشرے کی بے تکی باتوں سے گھبرا کر اپنا کتنا بڑا نقصان کر لیا تھا۔۔۔

"خود ہی تو یہ چاہتی تھی نا پھر اب یہ رونا دھونا کس لئے۔۔۔"دل نے احتجاج بلند کیا اور اسے احساس ہوا کچھ باتیں محض زبان سے ادا کر دینا ہی آسان ہوتی ہیں ورنہ جب حقیقت بن کر سامنے آتی ہیں تو آپ اپنے قدموں پر کھڑے نہیں رہ پاتے۔۔۔

اگلے روز بڑی آپا نے زاویر کو اپنے گھر بلا ر بھیجا تھا۔وہ بھی زندگی میں پہلی بار بہن کی پکار پر چلا آیا جو کچھ ہی دیر میں اس کی غلطی ثابت ہونے والی تھی۔

"آیئے تشریف رکھیئے۔۔۔"اسے اندر داخل ہوتے دیکھ کر بڑی آپا نے کہا۔اس کے اور بڑی آپا کے بیچ ہمیشہ سے ہی حالات کچھ بحث و مباحثہ والے رہے تھے اسی سبب ان دونوں کے بیچ عام بہن بھائیوں کی طرح گلے سے لپٹ کر جذباتی ہونے کا کوئی تصور نہیں تھا،ہاں روبی کے ساتھ اس کا رشتہ خالص بہن بھائی والا تھا۔

"گھر کا چکر نہیں لگایا۔۔۔"اس نے سرسری سا پوچھا۔

"تمہاری حرکتیں نہیں ہیں کے میں گھر کا چکر لگاؤں۔۔۔"

"کیوں ایسا کیا کر دیا ہے میں نے۔۔۔؟"وہ ریموٹ اٹھاتے ایل ای ڈی آن کر گیا۔اتنی بے تکلفی کی امید صرف اس سے ہی کی جا سکتی تھی۔

"یہ فٹبال کا میچ تم اپنے گھر پر بھی دیکھ سکتے ہو۔۔۔"وہ اس کی حرکت پر زچ ہوا ٹھیں۔

"ہاں بشرطیکہ آپ مجھے میرے گھر پر ٹکنے دیں۔۔۔"وہ ڈھٹائی سے کہتے ہوئے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے آرام دہ انداز میں بیٹھ گیا۔

مائیسہ سے کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟"چہرے پر کڑے تیور تھے۔

kahanifreak.com

"آپ کو اس سے کیا، یہ میرے اور ان کے بیچ کی بات ہے۔۔۔ ویسے اس سے پہلے میں نے کب آپ کو اپنے اور مائیسہ کے بیچ کی بات بتائی ہے جو آج آپ کو بتادوں گا۔۔۔" اس کے سکون میں مجال ہے جو کوئی کمی آئی ہو۔

"تم تو ہو ہی ڈھیٹ۔۔۔ بد تمیز۔۔۔ بد لحاظ۔۔۔" وہ اس کی بات پر دانت پیس کر رہ گئیں۔

"سیدھے سیدھے بتائیں مجھے کیوں بلایا ہے۔۔۔" وہ بھی لحاظ بھولا۔

"تم رمیسہ سے شادی کر رہے ہو۔۔۔؟"

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔" وہ بڑی آپا کی طرف دیکھتا سیدھا ہو بیٹھا۔ "آپ نے بھی میرے بارے میں برا بولنے کی قسم کھا رکھی ہے۔۔۔ مجال ہے جو میں نے آپ کے منہ سے اپنے متعلق کوئی اچھی پیشن گوئی سنی ہو۔۔۔"

"پھر تم نے مائیسہ سے ایسا کیوں کہا۔۔۔" ان کی کڑی نظریں زاویر پر ٹکی ہوئی تھیں۔

اس نے اک گہرا سانس لیا۔ "اگر میں نے آپ کو بتانا ہوتا تو میں مائیسہ کی بجائے آپ سے بات کر لیتا مگر میں نے ایسا نہیں کیا ناں۔۔۔"

"اٹھو۔۔۔ ابھی کے ابھی اٹھو اور نکلو میرے گھر سے۔۔۔" بڑی آپا بگڑ گئیں، وہ بھی پتا نہیں کیا سوچ کر اسے بلا بیٹھی تھیں جبکہ اچھے سے جانتی تھیں کے وہ کتنا میسنا ہے۔۔۔

"اب سمجھ آئی میں آپ کے بجائے آخر مائیسہ سے کیوں باتیں کرتا ہوں۔۔۔"اس نے تمسخر بھری مسکراہٹ اچھالی۔

"ہاں تمہاری باتیں بڑا کوئی ایٹم کا فارمولا لئے ہوتی ہیں۔۔۔"

"ایسا ہی ہے تو اس قدر تجسس کیوں ہے۔۔۔۔"آپا نے جوتا اٹھایا،اسی اثنا میں زاویر کی نظر اپنے بھانجے پر پڑی اس نے فوراً سے اسے اٹھالیا۔ بڑی آپا نے جیسے ہی جوتا پھینکا وہ اپنے بھانجے کو سامنے کر گیا، بڑی آپا کا منہ شاک کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا، وہ الگ بات ہے جوتا اس تک پہنچنے سے پہلے ہی زاویر اپنے بھانجے سمیت دوسری طرف ہو گیا تھا۔ بڑی آپا خونخوار نظروں سے اسے گھورتی اس تک آئی تھیں اور جھٹ سے اپنے بیٹے کو اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔

"تمہارے خود کے بچے ہوں گے تو دیکھوں گی کیسے ان کے ساتھ ایسا ظلم کرتے ہو۔۔۔"بڑی آپا نے اپنے بیٹے کو ڈھیر سارا پیار کیا۔خدانخواستہ جوتا لگ جاتا۔۔۔

"الٰہی خیر۔۔۔میں کیوں ان کے ساتھ برا کرنے لگا جب یہ سب کرنے کیلئے ان کی بڑی پھوپھو ہو گی۔۔۔"

"میں تمہاری طرح نہیں ہوں،مجھے اپنے بھتیجے بہت عزیز ہوں گے۔۔۔آئی سمجھ۔۔۔"بات کہاں سے شروع ہوتی کہاں پہنچ گئی تھی۔

دونوں کی زبان مشین گن کی رفتار سے چلنے لگیں۔

"جس کی کبھی ان کے باپ سے نہ بن پائی ان کی اس کے بچوں سے کیا خاک بنے گی۔۔۔"

kanafreak.com

"تمہاری کس کو پرواہ ہے، میں تو مائیسہ کے سبب ان سے پیار کروں گی۔۔۔"

"میں آپ کا پیغام ان تک پہنچادوں گا۔۔۔"اس نے آگے کو جھکتے ہوئے ڈھٹائی سے کہا۔

"زاویر! تم نے اگر اسے کچھ بتایا تو میں جوتے لگاؤں گی۔۔۔"وہ اس کے پیچھے سے چلائی تھیں۔وہ ان سنی کرتا باہر نکل گیا۔

مائیسہ نے آج دوپہر میں فائز کو ملنے کیلئے ریسٹورنٹ بلا رکھا تھا، بلانے والے کو ہمیشہ ہی جلدی ہوتی ہے شاید اسی سبب وہ بھی کچھ جلدی ہی آگئی تھی اور اب وہاں بیٹھی اضطراب کے عالم میں اس کا انتظار کرنے لگی۔وہ کسی کو بنا بتائے اتنا بڑا فیصلہ کرنے جا رہی تھی، اس نے اک گہری سانس لیتے خود کو پر سکون کیا اور پھر سامنے میز پر سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کا گھونٹ بھرا۔

"زاویر ٹھیک کہتا ہے، وہ میرے متعلق کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے پانی کا اک اور گھونٹ بھرا، اس لمحے زاویر اس کیلئے اک جانب اور باقی پوری دنیا اک جانب ہو چکی تھی مگر اس کا ادراک ابھی نہیں ہوا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی فائز کی نظر اس پر پڑی اور وہ اس کے پاس آتا اپنی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

علیک سلیک کے بعد دونوں میں ہی خاموشی سمٹ آئی۔مائیسہ مناسب الفاظ تولتی رہی۔

"کیا میرا شک ٹھیک ہے۔۔۔؟"

"میں اب اس منگنی کو مزید نہیں چلا سکتی۔۔۔"

"زاویر کی وجہ سے۔۔۔؟"

"زاویر بھی وجہ ہو سکتا ہے مگر محض زاویر وجہ نہیں۔۔۔"اس نے فائز کی جانب دیکھا۔"مجھے لگا تھا نانا کا فیصلہ ہو گا ٹھیک ہو گا مگر نہیں۔۔۔"

"تم اپنی غلطی نہیں مان رہی ناں۔۔۔"

"مان رہی ہوں نا جبھی تو اب اس غلطی کو سدھار رہی ہوں۔۔۔ تم پہلے دن سے جانتے تھے میں اور زاویر دوست ہیں۔۔۔ تم نے خود مجھ سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا اور میرے نظر انداز کرنے کے بعد بھی تم نے نانا سے جا کر اپنی خواہش کا نا صرف اظہار کیا بلکہ انہیں مجھے منانے کا بھی کہا۔۔۔"وہ رکی۔"شاید یہ سب باتیں اتنی اہم نہ ہوتیں مگر گزرتے وقت کے ساتھ مجھے احساس ہوتا گیا کہ نانا کا انتخاب غلط ہے۔۔۔ تم جانتے ہو تم نے ایک دن مجھ سے کہا تھا میں زاویر کے ساتھ بھی تو ملتی ہوں پھر تم سے کیوں نہیں۔۔۔"اس نے فائز کی جانب دیکھا۔"یہ پہلا ریڈ فلیگ تھا جسے میں نے نظر انداز کر دیا، جس کا مجھے افسوس ہے۔۔۔ تم نے بات شروع کی تو یوں میں غلط ہوں ہاں اگر تمہارے ساتھ بھی ویسی دوستی ہو جائے تو پھر غلط ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ یعنی صحیح غلط تمہاری خواہش پر منحصر کرتا ہے۔۔۔"

مائیسہ نے انگوٹھی میز پر رکھتے اس کی جانب بڑھائی۔"میں اب مزید اس رشتے کو نہیں چلا سکتی۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔"

"مگر میں ایسی محبت پر یقین نہیں رکھتی جو میری شخصیت کو مسخ کرنا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ کہہ کر اٹھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کندھوں پر سے جانے کتنا بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔نانا کے غصے سے مغلوب ہوتے وہ نہ کچھ کہہ پائی تھی اور نہ ہی کر پائی تھی لیکن اب زاویر اور بڑی آپا اس کی ہمت بندھانے لگے تھے۔اک بار زاویر نے اس سے کہا تھا۔

"مائیسہ ! میں اک مرد ہوں اور مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا مرد کیسا ہوتا ہے، ہم تھوڑے کمینے ہوتے ہیں۔۔۔فقط اک نظر اور ہم سامنے کھڑے مرد کی پچھلی سات پیڑھیوں کی نیتیں جان لیتے ہیں۔۔۔بھلے آپ اس کے بعد مجھے بھی شکی نگاہ سے دیکھیں مگر یہ ایسا ہی ہے، اگر میں آپ سے کہوں کہ یہ آدمی ٹھیک نہیں ہے تو یقین کر لی جئے گا کے وہ حقیقت میں ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"اور آج مائیسہ کے انگوٹھی واپس کرنے پر فائز کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثرات دیکھ کر مائیسہ کو یقین آ گیا تھا اس نے غلط نہیں کہا تھا۔

وہ زاویر کا ہاتھ تھام کر ہر گز نانا کے شک پر مہر ثبت نہیں کر سکتی تھی، لیکن اس سب میں وہ خود کو بھی داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی جیسا نانا چاہتے تھے۔مائیسہ آفس جانے کے بجائے گھر آ گئی۔وہ

آرام کرنے کی خاطر گھر چلی آئی تھی اس بات سے انجان کے اس کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی خالہ نانا کو سب بتا چکی ہوں گی۔

"مائیسہ سلیمان۔۔۔ یہاں آیئے۔۔۔" وہ جیسے ہی نانا کے کمرے کے باہر سے گزرنے لگی نانا نے اسے اپنے پاس آنے کیلیئے کہا۔ بہت کم ہوتا تھا جب نانا اسے اس کے پورے نام سے پکارا کرتے تھے، آج یوں ان کی زبان سے اپنا پورا نام سن کر اسے فوراً سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

"اسلام علیکم نانا۔۔۔"

"آپ کیا کرتی پھر رہی ہیں۔۔۔؟" وہ سامنے کھڑے کڑے تیوروں سے استفسار کرنے لگے۔

"کیا ہوا نانا۔۔۔ آفس میں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔" اس کے گمان میں نہیں تھا اتنی جلدی منگنی توڑنے کی بات نانا تک پہنچ چکی ہو گی۔

اس نے آج سے پہلے ان کا ایسا رویہ نہیں دیکھا تھا جبھی ان کے رویے کو دفتر کے ساتھ مشروط کر گئی۔

"آفس میں نہیں آپ کی پرورش میں شاید کوئی کوتاہی رہ گئی ہے، مجھے وضاحت دیں آپ نے جو کچھ بھی فائز سے کہا ہے۔۔۔" وہ کسی بادشاہ کی طرح اس سے وضاحت طلب کر رہے تھے۔

kahanifreak.com

"می۔۔میں نے بس اسے منگنی کی انگوٹھی واپس کی ہے، میں نے کہا میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"اس کا لہجہ انتہا کا دھیما تھا، دل اندر سے کہیں نانا کے رویے سے خوفزدہ بھی ہو رہا تھا۔

"پھر کس سے کرنا چاہتی ہیں۔۔۔؟زاویر سے۔۔۔"وہ دھاڑے۔

ان کی بات پر مائیسہ کا رنگ فق ہوا اور تحیر کے مارے اس نے نانا کی جانب دیکھا پھر ممانی کی موجودگی کا احساس ہونے پر اس نے تھوک نگلا اور ہمت کرتے ہوئے پاس کھڑی ممانی کی جانب دیکھا۔وہ خود بھی حیرت سے منہ کھولے کھڑی رہ گئیں۔

"آپ جانتے ہیں میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔"اس نے نظریں چرائیں۔اسے آئندہ کبھی نانا کو اپنی کوئی بھی بات نہیں بتانی تھی۔

"میں کیسے یقین کرلوں آپ کی بات پر وہ بھی جب آپ نے ہمیں بھنک تک نہیں لگنے دی اور اپنے منگیتر سے باہر کے باہر مل کر انگوٹھی واپس کر آئیں۔۔۔"

وہ سر جھکا گئی۔

"کیا فائز کی سب باتیں ٹھیک تھیں۔۔۔"وہ پوچھ نہیں رہے تھے شاید بتا رہے تھے۔

"آپ اتنی بدلحاظ کب سے ہو گئیں۔۔۔؟آپ نے ہم سے رائے لینا تو دور بتانا تک مناسب نہیں سمجھا۔۔۔"وہ چیخے۔

kahanifreak.com

"میں نے آپ سے کہا تھا مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔" نظروں میں ابھی بھی بغاوت نہیں تھی پھر نانا کو کیسے دکھائی دے رہی تھی۔

"اس سے نہیں کرنی پھر کس سے کرنی ہے۔۔۔؟ کیا آپ بھی اپنی ماں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہیں۔۔۔" نانا بھی عجیب تھے جس پر پیار لوٹانے آتے تو لوٹاتے چلے جاتے اور پھر جب غصہ آتا تو سب اگلا پچھلا برابر کر دیتے۔

"نانا۔۔۔" اس کی آواز میں تلخی ابھری۔ "لازمی تو نہیں شادی سے انکار کے پیچھے کوئی دوسرا مرد ہی ہو۔۔۔"

"آپ جانتی ہیں آپ کی اس حرکت نے آپ کی خالہ کا کتنا دل دکھایا ہے۔۔۔ مجھے تمہاری خالہ کے سامنے غرمندہ کروا کر رکھ دیا۔۔۔ کیا آپ یہ سمجھ رہی ہیں کہ اپنے ماں باپ کے بعد اب آپ آزاد ہو چکی ہیں اور اب آپ کو کوئی پوچھنے والا نہیں رہا۔۔۔؟" وہ غصے سے اپنا رخ اس کی جانب سے پھیر گئے۔

"آئیم سوری۔۔۔" وہ ان کی جانب بڑھی۔ "آپ میری بات نہیں سن رہے تھے۔۔۔"

نانا نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے خود سے کچھ قدم دور ہی روک دیا۔ "اور آپ نے اس کا یہ حل نکالا۔۔۔ یہ بھی نہیں سوچا میں تمہارا نانا ہوں، تمہارا برا نہیں چاہوں گا۔۔۔ کچھ جانتا ہوں گا تو یہ رشتہ طے کیا ہو گا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں جانتے آپ کچھ بھی۔۔۔"اسے اپنے گلے میں تکلیف کا شدت سے احساس ہوا تھا۔"ممی کے معاملے میں آپ کا فیصلہ سراسر غلط ثاب ہوا۔۔۔اگر وہ آپ کے کہنے پر وہاں شادی کر لیتیں تو کبھی یوں خوش نہیں رہتیں جیسے بابا کے ساتھ تھیں اور آپ۔۔۔"وہ پھٹ پڑی تھی۔"آپ میرے ساتھ بھی وہی سب کرنا چاہتے ہیں۔۔۔نانا آپ اپنی انا کب چھوڑیں گے۔۔۔"

"مائیسہ۔۔۔"ان کا ہاتھ اس کے گال کے پاس جا کر رکا تھا۔

"ماموں۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔"ممانی نے سرعت سے آ کر اسے پکڑا۔"وہ بچی ہیں۔۔۔"

"بچوں کے منہ میں اتنی لمبی زبانیں نہیں ہوتیں۔۔۔دیکھیں زرا ایسی کونسی چیز ہے جو میں نے انہیں نہیں دی۔۔۔ان کو پڑھایا لکھایا۔۔۔ان کے ہاتھ اپنا پورا بزنس دے دیا۔۔۔کبھی جواب طلبی نہیں کی۔۔۔انہوں نے جیسے چاہا ویسے اڑایا۔۔۔"

نانا کے الفاظ اس کا دل چھلنی کر رہے تھے اور آنکھوں سے اشک ٹپکنے لگے تھے۔اس نے کبھی خیانت نہیں کی تھی۔اس کی ریاضتوں کا کیا صلہ ملا تھا۔۔۔؟

"میں نے ایک روپے کا بھی غبن نہیں کیا۔۔۔"

"میں کیسے یقین کر لوں۔۔۔"وہ ہنسے اور ان کی ہنسی اس کا دل چیر گئی۔ممانی کی آنکھیں بھی پانی سے بھرنا شروع ہو گئیں۔

kahanfreak.com

"ماموں خدارا ایسے تو مت کہیں، ہم سب جانتے ہیں ہماری مائیسہ ایسی نہیں ہے۔۔۔"

"آپ بیچ میں مت بولئے یہ میرا اور ان کا معاملہ ہے۔۔۔ میرے احسانوں کا بدلہ آپ یوں دینے چلی ہیں۔۔۔ ابھی کہ ابھی دفع ہو جایئے میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔ میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔" ان پر غصہ یونہی حاوی ہوتا تھا۔

وہ شاک کے عالم میں سکتے میں گئی۔۔۔ ٹھیک ہے نانا غصہ کر جاتے تھے مگر یہ الفاظ۔

"سنا نہیں میں نے کیا کہا۔۔۔ دفع ہو جایئے اور اب زاویر کا خیال بھی اپنے دماغ سے نکال دیجئے۔۔۔" اس بار اس میں ممانی سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں بچی تھی۔

وہ روتی ہوئی دروازے کی جانب بھاگی۔

"اور ہاں اب سے دفتر آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" ان کے الفاظ اسے توڑ کر رکھ گئے۔

اس نے آخری بار نم آنکھوں سے پیچھے دیکھا جہاں نانا اس سے رخ موڑ کھڑے تھے، وہ وہاں سے ہٹتی دروازے کی جانب چل دی۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی اس کی نظر زاویر پر پڑی اور وہ ضبط کھوتی سر جھکائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

زاویر بھی نانا کی باتیں سن چکا تھا مگر مائیسہ کا یوں رونا۔۔۔ وہ آہستہ سے اس کا بازو سہلانے لگا۔

"نانا۔۔۔ نانا۔۔۔ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔۔" اس نے سر اٹھا کر زاویر کی جانب دیکھا۔

kahanifreak.com

"ک۔۔۔کیاوہ نہیں جانتے۔۔۔"اس کی ہچکی ابھری۔"مائیسہ خیانت نہیں کر سکتی۔۔۔" اس کی آنکھوں سے آنسو تواتر بہتے گئے۔

"انہوں نے کہا۔۔۔میں۔۔۔زاویر۔۔۔انہوں نے مائیسہ سے کہا کہ وہ چلی جائے۔۔۔"اسے نانا کے الفاظ نے بہت ٹھیس پہنچائی تھی اس بات کا اندازہ شاید خود نانا کو اس سے یہ بات کہتے ہوئے بھی نہیں ہوا تھا۔

"دادا کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔۔"وہ بہت آہستگی سے بولا۔

"واللہ میں نے کبھی خیانت نہیں کی۔۔۔"وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔"تم جانتے ہو ناں۔۔۔میں کیوں خیانت کروں گی۔۔۔"

"میں جانتا ہوں مائیسہ۔۔۔میں جانتا ہوں آپ ایسی نہیں ہیں۔۔۔"

"میرا دل۔۔۔زاویر۔۔۔"اس کی ہچکیاں بلند ہونے لگیں۔"میں کبھی انہیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔کاش وہ کبھی مجھے اپنے ساتھ نہ لائے ہوتے۔۔۔میں تم لوگوں کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔میرے پاس تم ہی لوگ تو تھے۔۔۔کیا مائیسہ کا کوئی نہیں ہے۔۔۔"اس نے ہتھیلی سے اپنے گال صاف کئے۔"سحر صحیح کہتی ہے میری تو کوئی فیملی نہیں۔۔۔فیملی ایسی نہیں ہوتی۔۔۔"وہ ہذیانی کیفیت میں کہتی چلی گئی، کتنے دکھ۔۔۔کتنی محرومیاں تھیں جو ایک ساتھ احساس دلوانے چلی آئی تھیں۔۔۔

"مائیسہ خدا کیلئے ایسا نہ کہیں۔۔۔ہم سب آپ کے ہی تو ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

اس نے زاویر کی جانب دیکھا۔وہ بھی شادی کرنے جارہا تھا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اب کوئی میرا نہیں رہا۔۔۔"

وہ پیچھے ہٹتی مڑ گئی۔۔۔زاویر کے چہرے پر بل پڑتے چلے گئے۔۔۔دادا کیسے اتنے احسان فراموش ہو گئے تھے۔۔۔وہ غصے و ناراضگی کے عالم میں دادا کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

"آپ مائیسہ کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں دادا۔۔؟"وہ دھاڑ سے دروازہ کھولتا اندر آیا تھا۔

نانا نے گھور کر اسے دیکھا کہ وہ باز آجائے۔

"اس وقت جاؤ یہاں سے زاویر۔۔۔"دادا قطعیت سے بولے، مگر وہ ڈھیٹ بنا کھڑا رہا۔

"میں مائیسہ نہیں ہوں دادا، جو آپ کہیں گے میں مان لوں۔۔۔میں آپ سے پوچھ کر جاؤں گا، آخر آپ مائیسہ کو کیسے تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔۔۔اسے جس نے کبھی آپ کے کہے سے انکار نہیں کیا، آپ کے بزنس کیلئے اپنا آپ وقف کر دیا اور آپ۔۔۔آپ اس پر اتنا بڑا الزام لگا گئے۔۔۔کیسے دادا۔۔۔۔؟"

ممانی خاموشی سے وہاں سے نکل گئیں۔

"جو اس نے حرکت کی ہے وہ تمہیں دکھائی نہیں دے رہی۔۔۔"دادا بھی بھڑک اٹھے مگر مجال ہے جو اس نے دھیان بھی دیا ہو۔

kahanifreak.com

"نہیں دادا مجھے نہیں دکھائی دے رہی کیونکہ انہوں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔اگر کسی نے غلط کیا ہے تو وہ آپ ہیں۔۔۔آپ جانتے تھے میں ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں، میں نے اپنی خواہش کا اظہار فائز سے پہلے کیا تھا اور آپ نے مجھ پر فائز کو ترجیح دی۔۔۔کیا غلط کیا انہوں نے ۔۔۔آپ سے کہا تھا ناں وہ وہاں شادی نہیں کرنا چاہتیں۔۔۔آپ نے سنی۔۔۔؟"

اس کے لہجے میں آج نرمی مفقود ہو چکی تھی۔

"آپ نے ان کو اچھی تعلیم دلوا کر کوئی احسان نہیں کیا، سب ماں باپ کرتے ہیں ان کا فرض ہوتا ہے پھر آپ کیسے ان سے خراج مانگ رہے ہیں۔۔۔"

"چلے جاؤں یہاں سے اس سے پہلے میں تمہیں کچھ الٹا سیدھا کہہ دوں۔۔۔"

"اگر کسی نے کسی پر احسان کیا ہے تو وہ مائیسہ ہیں جنہوں نے کبھی جتایا نہیں۔۔۔آپ نے دفتر ان کے سپرد کیا کیونکہ آپ جانتے تھے وہ اس قابل ہیں کہ اسے سنبھال لیں۔۔۔بیٹھئے اور سوچئے آپ نے ان کے احسان کا کیسا بدلہ دیا ہے۔۔۔"اس نے توقف کیا۔

"آپ نے اپنی بیٹی کیلئے انہیں اتنی باتیں سنائیں، جبکہ وہ تو آپ کی مرحومہ بیٹی کی اولاد ہیں۔۔۔پھوپھو کے جو قرض تھے آپ کا فرض تھا آپ ان کی بیٹی کو لٹائیں مگر آپ۔۔۔کیا کچھ نہیں کیا مائیسہ نے ہم سب کیلئے اور دادا آپ نے کیا کیا۔۔۔؟جب اسے اپنے پروں میں لینے کی باری آئی اسے دھوپ میں پھینک دیا۔۔۔بجائے آپ انہیں لوگوں سے تحفظ دیتے آپ نے خود اسے زخمی کر دیا، یہ تو احسان فراموشی ہوئی، اور آپ نے ٹھیک کہا پرورش میں کمی تو رہی

ہے جو اس نے ہم سب سے امیدیں وابستہ کیں اگر آج پھوپھو ہوتیں تو وہ کبھی اسے یوں اپنی نظروں سے دور ہونے کیلئے نہ کہتیں۔۔۔"وہ مائیسہ کی وقالت میں بولتا چلا گیا تھا،اور اس کی باتیں نانا کے غصے کا گراف بھی نیچے کرنے لگیں۔

"اور اگر آپ کی بیٹی نے کسی کو پسند کیا اور پھر آپ کے بیٹے نے اپنی بہن کا ساتھ دیتے ہوئے آپ کو منایا تو یہ مسئلہ آپ کا اور آپ کی اولاد کا ہے،مائیسہ کا نہیں۔۔۔آپ کیوں پھر اس میں اپنی اولاد کی غلطیوں کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔وہ آپ کی اولاد کی اولاد ہے،آپ کی نہیں،اس لئے آپ اس پر اپنی پسند ناپسند کا کوئی حق نہیں رکھتے۔۔۔"اس کی باتیں دادا کو ساکت کر گئیں۔وہ واقعی مائیسہ نہیں تھا جو آئینے پر پردہ ڈالتا ان کا عکس چھپا جاتا۔

"آپ کو ایک چیز اور بتادوں وہ آپ کا آفس بہت پہلے کا چھوڑ چکی ہیں۔۔۔"زاویر کی بات پر اب کی بار نانا کو شاک لگا تھا۔"شاید انہیں سمجھ آگیا تھا ضرورت پڑنے پر آپ اسے بے عزت کرنے والے ہیں۔۔۔"وہ افسوس سے کہتا مڑا اور باہر جانے کیلئے بڑھا۔

ممانی ہانپتے ہوئے واپس آئی تھیں۔"مائیسہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔"

"بہت اچھا کیا۔۔۔جہاں انسان کی اوقات ملازم سے بڑھ کر نہ ہو اسے وہ جگہ چھوڑ ہی دینی چاہئیے۔۔۔"وہ دادا اور اپنی ماں کے برعکس سہولت سے کہتا وہاں سے چلا تو آیا مگر اس کے اندر اب بے چینی کا تلاطم برپا ہو چکا تھا۔وہ جن قدموں پر وہ وہاں سے نکلا تھا یہ زمین ہی جانتی تھی۔ وہ آج پہلی بار اسے جان نہیں پایا تھا۔۔۔آج پہلی بار وہ اس سے ملنے کے بعد بھی اس سے مل

نہیں سکا تھا۔۔۔اس کی باتوں کے پیچھے چھپے مطلب اس کے دل تک نہیں پہنچ پائے تھے۔۔۔ وہ کیسے محسوس نہیں کر پایا تھا وہ سب چھوڑ کر جانے والی ہے۔۔۔

اس سارے واقع کے بعد ممانی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے آخر اونٹ بیٹھنا کس کروٹ چاہتا ہے۔۔۔زاویر دادا کے ساتھ بحث کرنے کے بعد اپنے کمرے میں جا چکا تھا، ممانی نے بڑی آپا کو کال کر کے فوراً گھر پہنچنے کا حکم صادر کیا تھا۔۔۔ بڑی آپا نے بھی اپنی پی آر کیلئے آئیں بائیں شائیں کرنا چاہا لیکن پھر اگلی خبر سنتے ہی گرتی پڑتی بھاگی تھیں۔۔۔

ممانی سے زیادہ برداشت نہ ہوا تو اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کیلئے زاویر کے کمرے میں آگئیں مگر اسے سامنے اس قدر سکون سے لیٹے دیکھ کر خود ہی تپ بیٹھیں۔وہ بڑے مزے سے بیڈ پر لیٹا آنکھیں بند کئے ایک ٹانگ کو دوسری پر جمائے استراحت فرما رہا تھا۔ ممانی تو اس کا سکون دیکھ کر تلملا ہی اٹھیں۔

"تمہیں پتا ہے ناں مائیسہ کدھر ہے۔۔۔؟"یہی پہلا خیال تھا جو اسے یوں سکون سے لیٹے دیکھ کر ان کے دماغ میں آیا۔

"مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔؟"اس نے ویسے ہی لیٹے لیٹے کہا۔

"اس قدر سکون سے جو بیٹھے ہوئے ہو، مائیسہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے اور تم یوں اے سی چلا کر اپنے کمرے میں بیٹھے ہو۔۔۔"انہیں اس وقت اس کی طرح اے سی بھی اتنا ہی برا لگ رہا تھا۔

kahanifreak.com

"اگر میرے اے سی بند کرنے سے وہ آجاتی ہیں تو میں بند کر دیتا ہوں۔۔۔"اب وہ انہیں کیسے سمجھاتا کہ اس کا دل کس قدر بے چین تھا، اگر تھوڑا سا قریب آتیں تو اس کے مسام سے ننھے ننھے پانی کے قطرے پھوٹتے دیکھ کر جان جاتیں اس کا دل کس آگ میں جل رہا تھا۔

"زاویر! وہ گھر چھوڑ کر جا چکی ہے، کہاں گئی ہے۔۔۔ کس کے ساتھ ہو گی تم اس بات کی نزاکت کو سمجھ بھی رہے ہو۔۔۔؟"ممانی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ آگے بڑھ کر اسے دو چار جڑھ دیں۔

"وہ مائیسہ سلیمان ہیں، اپنا خیال رکھنا جانتی ہیں۔۔۔"اس نے وثوق سے کہا۔

"زاویر تم۔۔۔"

"امی یہ سب کیسے ہوا۔۔۔"بڑی آپا کا پھولا ہوا تنفس دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ گھر سے پیدل بھاگ کر آئی ہوں۔۔۔اندر آتے ہی انہوں نے اپنا بیگ بیڈ پر پھینکا اور وہ سکون سے لیٹے زاویر کے پیٹ پر جا لگا۔

زاویر نے آنکھوں کو بھینچے اپنے غصے پر ضبط کیا۔۔۔

"لو آؤ دیکھو اپنے بھائی کی صورت ڈھٹائی کے مجسمے کو۔۔۔"ماں کی بات پر وہ اٹھ بیٹھا۔

بڑی آپا نے انہیں پکڑ کر بٹھایا۔"ادھر بیٹھیں اور مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔۔۔"

"جی انہیں بتا دیں یہ بھی بہتی گنگا میں اپنے ہاتھ دھو لیں۔۔۔"

kahanifreak.com

ممانی اسے مکمل نظر انداز کرتیں ایک ایک کر کے سب کچھ بڑی آپا کے گوش گزار کر گئیں۔ بڑی آپا نے آنکھیں پھاڑے زاویر کی جانب دیکھا جو اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرائے ہوئے تھا، بلآخر اس کی ماں بڑی کامیابی سے اس کی بے سکونی کو اس کے چہرے پر لانے میں کامیاب ہو چکی تھیں۔

"زاویر کیا مائیسہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔؟"

"پتا نہیں۔۔۔" اس کا لہجہ انتہا کا مرجھایا ہوا تھا۔

"کیا مطلب پتا نہیں، تمہیں نہیں پتا تو اور کسے پتا ہو گا۔۔۔" بڑی آپا تلملا اٹھیں۔

"ماموں کی باتوں سے تو یہی لگ رہا ہے مائیسہ زاویر سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔" ممانی نے بھی حیرتوں کے پہاڑ سمیت اپنا حصہ ڈالا۔ "زاویر۔۔۔ کہیں یہ سب تمہارے انکار کی وجہ سے تو نہیں ہوا۔۔۔؟ کہیں وہ تمہاری وجہ سے گھر چھوڑ کر تو نہیں گئی۔۔۔؟" ممانی بیڈ پر بیٹھے ہی اس کی جانب پلٹیں۔ چہرے پر پریشانی۔۔۔ حیرت۔۔۔ غصہ۔۔۔ جانے کون کون سے تاثرات تھے۔

"یا الرحیم۔۔۔" بلآخر وہ ان کی باتوں سے زچ ہوتا ہوا بول اٹھا۔ "ہر ماں کو اپنا بیٹا تراشا ہوا ہیرا ہی لگتا ہے پھر بھلے سامنے والی لڑکی گھاس بھی نہ ڈالے۔۔۔" اگر وہ اس سے شادی کیلئے مان جاتی تو وہ اس وقت ان کے سامنے نہیں قاضی صاحب کے سامنے ہوتا۔

kahanifreak.com

ممانی کچھ الجھیں۔"میرے ساتھ اس وقت چڑی اڑی کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"وہ بگڑ گئیں،اس قدر پریشانی میں بھی اس کی ذو معنی باتیں بھرپور رفتار سے آرہی تھیں۔"نہ ایک کم نہ ایک زیادہ۔۔۔صاف صاف سیدھے طریقے سے بتاؤ۔۔۔"

"میں مائیسہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اب سے نہیں تب سے جب نانا نے مجھے باہر پڑھنے کیلئے بھیجا تھا۔۔۔"ممانی جھٹکوں کی زد میں آئیں۔"مائیسہ کو لگتا ہے یہ میرا بچپنا ہے یاں کوئی ضد اور یہ کہ آپ میری شادی رمیسہ سے کروانا چاہتی ہیں۔۔۔"اس نے اپنا سر جھکا لیا۔"اور انہیں لگتا ہے وہ بہت بڑی ہیں اور میں بہت چھوٹا۔۔۔"

"خیر اتنے بھی چھوٹے نہیں ہو،اندر سے پورے ہو۔۔۔"بڑی آپا بے ساختہ ہی اس پر جملہ کس گئیں۔

"تو یہ بات مجھے نہیں ان سب کو بتائیں۔۔۔"

"اگر وہ تم سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تو تم کیوں اسے مجبور کر رہے ہو۔۔۔؟"ممانی اس سارے قصے میں ہوتیں تو کم بیک کرتیں۔

"وہ صرف آپ لوگوں کی وجہ سے کہہ رہی ہیں۔۔۔"

"ہیں ہماری وجہ سے کیوں۔۔۔"ممانی تو الجھ کر ہی رہ گئی تھیں۔۔۔کس کو کس سے محبت تھی ۔۔۔کس کو کس سے نہیں۔۔۔انہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

kahanifreak.com

زاویر نے سر پکڑ لیا، وہ بھرپور کسی روایتی ماں کی طرح تفتیشی افسر بنے ڈاٹ سے ڈاٹ ملانے کی ڈیوٹی پر تھیں۔

"یاالرحیم۔۔۔ابھی تو ساری باتیں بتائیں ہیں۔۔۔اتنی بڑی ہیں وہ مجھ سے۔۔۔" وہ کہتا اٹھ گیا۔

ممانی پریشان سی بس اسے جاتا دیکھ کر رہ گئیں۔

"امی مائیسہ اب کوئی بہت بڑی بھی نہیں۔۔۔ تین ساڑھے تین سال کا فرق بھلا کوئی فرق ہوتا ہے۔۔۔" بڑی آپا بھی اپنے نام کی ایک تھیں۔۔۔اپنے تئیں ماں کو سمجھانے لگیں۔

"میں نے کب کچھ کہا ہے۔۔۔میری سمجھ میں کچھ آئے تو ناں۔۔۔بس آندھی طوفان کی طرح سب آئے اور اپنی اپنی سنا کر یہ جا وہ جا۔۔۔" ان کا اپنا غم تھا۔

"پھر آپ کو زاویر کیلئے رمیسہ پسند آگئی مگر مائیسہ نہیں۔۔۔آخر کیوں۔۔۔"

"حق ہا۔۔۔پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔۔۔مجھے مائیسہ کیوں پسند نہیں آئے گی۔۔۔وہ تو یہ دونوں ہی اک دوسرے کیلئے راضی نہیں تھے پھر میں نے سوچا رمیسہ بھی تو اچھی ہے۔۔۔سیدھی سی بات ہے میں نہیں چاہتی ماموں کے کسی بھائی بہن کے گھر سے کوئی آئے، تم تو ان سب کے گھروں کے ماحول کو جانتی ہو۔۔۔ سحر مائیسہ سے کتنا حسد کرتی ہے، میں نہیں چاہتی آگے چل کر میرے بچوں میں فاصلے آئیں۔۔۔"

ماں کی بات سن کر بڑی آپا نے اک گہری سانس لی۔۔۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس وقت وراثت میں ملے فساد کے پلاٹ پر بحث کر رہے ہوں۔۔۔ کس کا کیا نکل رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔ایک گمان نے ان سب کی زندگیوں کو الجھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔رشتوں میں بات کرنا کس قدر ضروری ہوتا ہے اس کی نزاکت کا احساس بڑی آپا کو اس وقت ہوا تھا۔۔۔مسئلہ کچھ بھی تو نہیں تھا۔۔۔بس اک زرا سا خوف۔۔۔اک زرا سی بات کہنے کی جسارت چاہیئے تھی اور خوشی ان کی دہلیز پر ہوتی، مگر سب اپنے تئیں ایک دوسرے کو خوش کرنے میں لگے رہے بنا یہ جانے کہ اصل خوشی تھی کس میں۔۔۔

"تمہیں یہ سب کس نے کہہ دیا۔۔۔؟"

"مائیسہ کو یہی لگتا ہے۔۔۔" بڑی آپا کی بات پر ممانی کو تعجب ہوا۔ "آپ مائیسہ کو جانتی نہیں ہیں کیا۔۔۔بنا کہے خود ہی سب کی خوشیوں کا سوچ کر خود کو پس پشت ڈالتی رہتی ہے۔۔۔"

"لیکن وہ اب گئی کہاں ہو گی۔۔۔" انہوں نے سر پکڑ لیا تھا۔ بڑی آپا نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا، وہ سمجھ سکتی تھیں مائیسہ کے ساتھ ان کے بہت سے رشتے تھے جو احساسات کی بنیاد پر قائم تھے جن میں سب سے اہم دوستی کا رشتہ تھا۔

ایک ہفتہ کیسے گزرا تھا یہ کوئی اس گھر کے مکینوں سے پوچھتا، یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ جاتے ہوئے اپنے ساتھ اس گھر کے مکینوں کی قوتِ گویائی بھی لے گئی ہو۔۔۔ہمیشہ خاموشی سے

نبرد آزما ہوتے قہقہوں نے اب اپنے ہتھیار ڈال دیئے تھے، سبھی کے دل رنجیدہ تھے۔۔۔زاویر وہ دن کے اجالوں میں سوا نیزے پر رہتا سارا وقت آفس میں گزار دیتا، شام کے ڈھلتے سایوں میں اس کے وجود کی کھنک بھی دھیمی پڑ جاتی یوں۔۔۔رات کی تاریکی ابھرتے ہی سارا دن چک وچوندر عنائیاں بکھیرتا اس کا وجود بکھر جاتا۔۔۔گھر آتے ساتھ ہی جو سوال اس کا منتظر ہوتا وہ مائیسہ کی بابت ہی ہوتا تھا، جانے کیوں ماں کو لگتا تھا وہ مائیسہ کو لے کر سنجیدہ ہی نہیں ہے جبھی تو یوں آرام سے دفتر جا رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں بتا سکتا تھا وہ جس کی تلاش میں تھا۔۔۔جو اس کی محبت تھی یہ سب اس کی محنت تھی جس سے وہ اپنے غم کو غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

روبی سارا دن دادا کے ساتھ لپٹی مائیسہ کی باتیں کر کے اسے یاد کرتی رہتی۔۔۔جس سے دادا بھی افسردہ ہی رہتے تھے۔۔۔آہستہ آہستہ دادا کو بھی مائیسہ کی ناراضگی بے سکون کرنے لگی تھی۔۔۔وہ کہتے نہیں تھے مگر کہیں اندر ہی اندر ایک آواز تھی جو اپنی کی گئی زیادتی پر جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔

عمر کے اک حصے میں بڑوں کی عادتیں بھی بچوں جیسی ہو جاتی ہیں، انہیں سمجھانا اتنا ہی مشکل ہو جاتا ہے جتنا کسی بچے کو یا شاید اس سے بھی زیادہ کیونکہ بچوں میں سالوں کی سی مسافت طے کر آنے کا زعم نہیں ہوتا۔انہیں بھی سمجھنے میں وقت لگ گیا تھا، مائیسہ ان کی کہی ہر بات پوری کرتی آئی تھی جس سبب وہ خود کو کفیل سے حاکمیت کے مرتبے پر لے آئے تھے بالکل ویسے

جیسے کسی بچے کی ہر جائز ناجائز بات مان کر ہم اسے اپنے فیصلوں کی طنابیں تھما دیتے ہیں مگر زاویر ایسا نہیں تھا، وہ احترام میں اتنی ہی بات ماننے کا قائل تھا جس سے اس کی ذات کی حق تلفی نہ ہوتی اسی سبب دادا نے ہمیشہ اس کیلئے خود کو کفیل کے درجے پر ہی رکھا تھا اور وہ بھی اسی بات کا فائدہ اٹھا کر دادا کے فیصلوں کو للکار لیتا تھا۔

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے سامنے سکرین پر دیکھ رہا تھا جہاں مائیسہ کی اسسٹنٹ اسے بریفنگ دے رہی تھی۔ مائیسہ کے جانے کے بعد اس نے آفس میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی، ہر چیز ویسے ہی چلائی جا رہی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

مقصد اڑ جانے والی کوئل کو واپسی پر وہی مسکن دینا تھا۔

اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ اس کی واپسی تک ہر چیز کو برف کر دیتا۔ شفاف ہیرے کی مانند چمکتی آنکھیں اب تلاش کے اضطراب میں دھندلی رہنے لگی تھیں، آفس میں جب وہ کسی کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھتا تو اس کی لال آنکھیں سامنے والے کا خون نچوڑ لیتیں، جبکہ وہ آنکھیں تو خود زخمی تھیں۔۔۔ رحم کی ملتجائی تھیں۔

اشنا اپنا لیپ ٹاپ سکرین کے ساتھ اٹیچ کئے اسے بریفنگ دے رہی تھی اور ساتھ ساتھ واٹس ایپ پر کلائنٹ سے ہونے والی گفتگو دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی اپنی نشست پر بیٹھے کہنی میز پر ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنائے لبوں پر رکھے تنقیدی نظروں سے ساری فراہم کردہ معلومات کو دیکھ رہا تھا۔

kahanfreak.com

اشنا ایپ کھولے اسے کلائنٹ سے ہونے والی گفتگو دیکھانے لگی جب وہ اس کی سکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھ کر چونکا۔

اشنا نے برق رفتاری سے اپنا موبائل منقطع کیا تھا۔ زاویر کرسی کی پشت چھوڑتا سیدھا ہوا۔ وہ سکرین بند ہونے سے پہلے ہی مائیسہ کا میسج دیکھ چکا تھا۔

"چیٹ کھولیں۔۔۔"

"سر۔۔۔"

زاویر کا دیکھنا تھا کہ وہ چیٹ باکس کھول گئی، جس میں روز کی طرح اس نے آج بھی آفس کے متعلق پوچھا ہوا تھا، زاویر کے لب بے ساختہ ہی پھیل گئے۔ اس نے وہاں سے جا کر بھی اسے تنہا نہیں چھوڑا تھا۔

"کال ملائیں اور جیسا جیسا میں کہوں ویسا ویسا کہتی جائیں۔۔۔" اس کی آواز میں بلا کا رعب تھا جس میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی تھی۔ وہ تائید میں سر ہلاتی مائیسہ کو کال ملا گئی۔

"سب ٹھیک چل رہا ہے ناں، کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا۔۔۔" مائیسہ نے علیک سلیک کے بعد پوچھا۔

"امم۔۔۔" اس نے میز پر پڑے نوٹ پیڈ کی جانب دیکھا جس پر زاویر کچھ لکھ رہا تھا۔ "شاید نہیں۔۔۔" وہ الجھی، آیا بتائے یا نہیں۔

kahanifreak.com

"کیا مطلب۔۔۔؟" مائیسہ کی تفکر سے بھری آواز ابھری۔ وہ جانتی تھی زاویر ابھی نیا نیا ہے، اسے سب سنبھالنے میں کچھ وقت لگے گا اسی سبب وہ آفس سے غائب ہونے کے باوجود بھی اپنی اسسٹنٹ سے مسلسل آفس سے متعلق خبر لیتی رہتی تھی۔

"مجھے لگتا ہے ہم سے این اینڈ ایس کا ٹینڈر مس ہو جائے گا۔۔۔"

"مگر کیسے۔۔۔" وہ یک دم پریشان ہو گئی۔

"وہ آپ ڈائیریکٹلی ان کے ساتھ انوالو تھیں، کسی کو بھی ڈیٹیلز نہیں پتا۔۔۔"

مائیسہ نے اپنے ماتھے کو مسلا۔ "آئیم سوری، میں لیپ ٹاپ اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔"

"اور سر نے مجھے نوٹس بھی دے دیا ہے، وہ کہہ رہے تھے میں آپ کو اسسٹ کر رہی تھی مجھے پتا ہونا چاہیے آپ کا لیپ ٹاپ کدھر ہے اور اس کا ڈیٹا بھی۔۔۔" اس نے مائیسہ پر مزید دباؤ ڈالا۔

"تم فکر نہیں کرو، میں ایڈریس شئیر کرتی ہوں تم آ کر لے جانا۔۔۔"

"بہت شکریہ مائیسہ میم۔۔۔" اسے مائیسہ سے جھوٹ بولتے ہوئے دکھ ہوا۔

"کوئی بات نہیں بس کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔" دوسری جانب سے ابھرتی تنبیہ کرتی آواز پر زاویر کے لب دھیمے سے مسکرا اٹھے۔ اس نے کہاں وانیہ کے ناک پر دم کر رکھا تھا اور اس کا پتا تو اس کے بہت قریب تھا۔

"مائیسہ میم۔۔۔ کیا آپ کو فلو ہے۔۔۔؟"

زاویر جانتا تھا اس نے اپنی ناک رگڑ رگڑ کر لال کر لی ہو گی۔

"وہ آپ کی آواز سے لگ رہا تھا۔۔۔" اس نے زاویر کی جانب سے لکھی چٹ پڑھتے ہوئے فوراً وضاحت کی۔

"ہاں تھوڑا سا ہے، چلو مجھے اپ ڈیٹ دیتی رہنا۔۔۔"

مائیسہ نے کہہ کر فون کاٹ دیا، زاویر کے چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ ٹھہر گئی۔ وہ آرام دہ انداز میں سر کے پیچھے بازو رکھتا کرسی کی پشت سے سر ٹیک گیا۔ "مجھے ایڈریس بھیج دیں اور اپنے انکریمنٹ کی ای میل ڈال دیں۔۔۔"

"سر میں نے مائیسہ میم کو چیٹ کیا ہے، آپ پلیز مجھے کوئی بھی فیور نہ دیں۔۔۔"

"بے فکر رہیں، مائیسہ خود یہ سب کریں گی۔۔۔"

وہ سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی۔

مائیسہ کا ایڈریس ملتے ہی وہ فوراً سے آفس سے نکل آیا تھا، گھر کی جانب جاتے ہی سامنے سکرین پر ماں کی کال آتی دیکھ کر اس نے کال اٹھالی۔

"زاویر مائیسہ کا کچھ پتا چلا۔۔۔" وہ مائیسہ کیلئے اس قدر فکر مند تھیں کہ ہاتھ منہ دھو کر زاویر کے پیچھے ہی پڑ چکی تھیں۔

kahanifreak.com

"مام میں بس گھر پہنچنے والا ہوں پھر کرتے ہیں بات۔۔۔"

"گھر آکر تم کیا بات کروگے مجھے بس اتنا بتاؤ آخر اور کتنے دن لگیں گے تمہیں مائیسہ کو ڈھونڈنے میں۔۔۔" وہ اب اس کی تسلی سے عاجز آنے لگی تھیں۔

"آپ ریڈی ہو کر باہر آجائیں۔۔۔"

اگلے پانچ منٹ میں وہ گھر کے باہر تھا، ماں فوراً سے آکر نشست سنبھال گئیں۔

"کیا مائیسہ کا پتا چل گیا ہے۔۔۔"

"جی۔۔۔"

"یا اللہ تیرا شکر۔۔۔ تم دونوں نے تو اس بار مجھے پاگل ہی کر کے رکھ دیا ہے۔۔۔" وہ سچ میں بوکھلا کر رہ گئی تھیں۔

"مام۔۔۔ آخر آپ کو مائیسہ کیوں نہیں پسند۔۔۔، عمر کسی کی خوشی کی ضمانت تو نہیں ہوتی۔۔۔" زاویر نے گردن گھما کر مام کی جانب دیکھا جو خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھیں۔

"مگر عقل کی ذمانت ضرور ہوتی ہے، تم اتنے بڑے ہو گئے ہو تمہیں عقل نہیں آئی کہ ماں سے بات کر لو۔۔۔" انہوں نے غصے سے کہا۔

"آئیم سوری، مائیسہ نے منع کیا تھا۔۔۔"

kahanifreak.com

ممانی نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"اسے لگتا تھا آپ کو بتانے سے وہ آپ کی نظروں سے گر جائیں گی اور سب اس کا مذاق بنائیں گے کہ ساڑھے تین سال بڑی عورت نے اپنے سے چھوٹے کزن کو پھنسالیا۔۔۔"

"شکل تو دیکھو اس پھسنے والے چھوٹے کزن کی۔۔۔اگر مائیسہ کوئی بیوقوفی کر رہی تھی تو تمہیں تو بڑوں سے بات کرنی چاہیے تھی، تم نے کب مجھے مائیسہ میں یاں تمہاری بہنوں میں فرق کرتے دیکھا ہے، پھر وہ تو تمہارے بابا کو عزیز بھی اتنی تھی۔۔۔"انہوں نے اس کی اچھی خاصی کر دی۔ "لیکن زاویر اگر وہ تم سے شادی کرنا نہیں چاہتی تو میں اسے فورس نہیں کروں گی بالکل ویسے جیسے میں نے تمہیں رمیسہ کیلئے فورس نہیں کیا۔۔۔"

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، آپ بس ایک بار انہیں یہ اعتماد دلا دیں کہ ہمیں ان کی ضرورت فقط کچھ سالوں کیلئے نہیں تھی ہمیں ان کا ساتھ زندگی بھر کیلئے چاہیے۔۔۔ہر قسم کے خوف کو بالائے طاق رکھ کر بس وہ اک دفعہ کہہ دیں کہ انہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی تو دوبارہ زاویر اصفہانی ان کی جانب دیکھے گا تک نہیں۔۔۔"

"اپنی بات پر قائم رہنا۔۔۔"ممانی نے اس کی جانب دیکھتے کہا۔

"اک تو آپ سب مجھے یہی نصیحت کیوں کرتے ہیں۔۔۔"

"کیونکہ پہلے محبت اور پھر اس کے اقرار کے بعد پیچھے رہنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔"

kahanireak.com

"جانتا ہوں مگر مائیسہ کی خوشی سب سے اہم ہے، وہ خوش ہوں گی تو اپنا دکھ محسوس نہیں ہو گا۔۔۔" وہ بڑے آرام سے اتنی بڑی قربانی دینے کیلئے تیار ہو گیا تھا۔

"پھر رمیسہ کی کہیں اور شادی کرنے سے کیوں منع کیا تھا۔۔۔"

"اس نے اپنے لئے اپنا لائف پارٹنر ڈھونڈ لیا ہے۔۔۔"

"شاباش۔۔۔ صحیح جا رہے ہو تم سب۔۔۔" وہ کہتی ہوئی کھڑکی کی جانب رخ موڑ گئیں اور زاویر بے ساختہ ہی قہقہ لگا اٹھا تھا۔

وہ پچھلے ایک ہفتے سے اس فلیٹ میں تھی، اس کا کہیں جانے کا دل نہیں تھا۔ وہ بالکونی پر بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ وہ کبھی نانا سے ایسے رویے کی امید نہیں کر سکتی تھی، وہ ناراضگی کا اظہار کر سکتے تھے مگر ممانی کے سامنے زاویر سے شادی کی خواہش رکھنے کا کہہ دینا، اگر اس کے ماں باپ ہوتے تو کبھی یوں نہ کرتے۔۔۔ ممانی اس کے بارے میں کیا سوچتی ہوں گی۔۔۔ رمیسہ کو پتا چل گیا ہو گا، زاویر اس سے شادی کرنے جا رہا ہے۔۔۔ کیا وہ اس کے ساتھ خوش رہ پائے گا۔۔۔ کیا وہ زاویر سے ہر رشتہ ختم کر کے خوش رہ پائے گی۔۔۔ اسے زندگی میں آگے کسی کو شامل نہیں کرنا تھا۔۔۔

بہت سی چیزیں انسان کو اچھی لگ جاتی ہیں ہر چیز کو اپنی قسمت میں نہیں لکھوایا جا سکتا۔۔۔

kahanifreak.com

وہ یہاں سے چلی جائے گی، سب سے بہت دور جہاں گزاری گئی خوبصورت یادوں کے سہارے رہا جاسکے۔۔۔ جانے وہ کن کن سوچوں کو دماغ میں بسائے ہوئے تھی۔

اک دم آکاش کو ڈھکے بادلوں نے برسنا شروع کر دیا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ننگے آسماں تلے آگئی جہاں سے بارش اس کے پورے وجود کو بھگونے لگی۔ وہ تو ہمیشہ سے کہتی تھی ضرورت ختم ہونے پر وہ ان سب کی زندگیوں سے نکل جائے گی پھر اب کیوں دل ان سب سے دور چلے جانے پر غمگیں ہونے لگا تھا۔۔۔

بارش میں شدت آگئی، وہ سر اٹھائے آنکھیں بند کر گئی، اسے بہت بھیگنا تھا۔۔۔ اس قدر بھیگنا تھا کہ اسے سب بھول جاتا، زاویر کا اس سے نظریں چرانا، اس کا اس سے اظہار سے ہچکچانا، اس کی خاطر خود کو فاصلے پر کر لینا۔۔۔ اس کی منت کرنا، اس کو روکنے کیلئے جتن کرنا، اس کی خوشی کی خاطر اپنے قدم واپس لے لینا۔۔۔ وہ زاویر تھا جسے وہ ہمیشہ اپنا محض اک اچھا دوست، کزن سمجھتی آئی تھی اور اس دل میں کب اس کیلئے الفت پیدا ہو گئی وہ جان کیوں نہیں پائی، اگر جو ادراک ہو جاتا تو وہ وہیں سے قدم موڑ لیتی۔۔۔ یوں جیسے قدم موڑ لینا اتنا ہی آسان ٹھہرتا ناں۔۔۔

بلآخر بارش دو گھنٹے مسلسل برسنے کے بند ہو ہی گئی مگر اس کیلئے ابھی بھی ناکافی ہی رہی تھی، وہ ننگے پاؤں چلتی اندر آگئی اور آکر اپنے بستر پر سمٹتی سی لیٹ گئی۔۔۔ رونے کے سبب اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں، اسے اپنے ماں باپ شدت سے یاد آنے لگے، اس کے باپ نے کبھی

اس کی آنکھوں میں آنسو آنے نہیں دیئے تھے، بابا کے بعد ماموں نے بھی ہمیشہ اسے پلکوں پر بیٹھا کر رکھا تھا اور زاویر۔۔۔اس کا خیال آتے ہی آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں۔۔۔یونہی اک دن زاویر کو بار بار اک ہی سوال کرواتے وہ تھک کر رونا شروع ہو گئی تھی، آخر اسے اتنی چھوٹی سی چیز سمجھ کیوں نہیں آرہی تھی یاں وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا معلوم نہیں مگر اسے روتا دیکھ کر وہ فوراً اس کے پاس آتا کان پکڑ گیا تھا اور پھر اس کے بعد سے اسے تنگ کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ پاؤں والی جانب پڑا کمبل خود پر تان گئی، اتنی دیر بارش میں بھیگنے کے سبب اب اسے ٹھنڈ لگنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔آج تنہائی کا احساس شدت سے غالب آنے لگا تھا۔ماں باپ کی کمی کا احساس مسلسل دل کو رنجیدہ کرنے لگا تھا۔ماں باپ ہوتے تو کبھی یوں اپنی نظروں سے دور چلے جانے کا نہ کہتے۔وہ کبھی آشیانہ بدر نہ ہوتی۔

ممانی پچھلے پانچ منٹ سے اس کے فلیٹ پر مسلسل بیل دے رہی تھیں مگر وہ دروازہ نہیں کھول رہی تھی۔

"زاویر تمہیں یقین ہے مائیسہ یہیں ہے۔۔۔؟"انہوں نے فون پر زاویر سے کہا۔

"ہاں، کہیں مصروف ہوں گی آپ دوبارہ بیل دیں۔۔۔"وہ نیچے ہی رکا ہوا تھا۔

kahanireak.com

"کب سے تو دے رہی ہوں۔۔۔"اسی لمحے دروازہ کھلا۔"اچھا میں بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔"

دروازہ کھلتے ہی انہوں نے مائیسہ کو دیکھا جو اسی کمبل میں خود کو لپیٹے ہوئے تھی، ممانی اس کو دیکھ کر ششدر رہ گئیں۔

"مائیسہ۔۔۔"انہوں نے آگے بڑھ کر مائیسہ کو گلے لگا لیا۔"یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔۔۔؟" اس سے گلے ملتے ہی انہیں اندازہ ہو گیا تھا وہ بھیگی ہوئی ہے۔وہ فوراً سے اسے لئے کمرے کی جانب چلی آئیں اور ہیٹر آن کرتے ساتھ ہی انہوں نے اس کے کپڑے تبدیل کروا کر دوا دی۔

"مائیسہ، تم تو میری سمجھدار بیٹی تھی۔۔۔"انہوں نے اسے لیٹاتے ہوئے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔وہ آنکھیں بند کئے رو دی۔ممانی نے اس کے ماتھے کا بوسہ لیا۔

"ڈاکٹر کو بلوا لوں۔۔۔؟"

اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں کھول کر ممانی کو دیکھا اور پھر پل کے پل اس کی نظر اندر داخل ہوتے زاویر پر پڑی، دونوں کی نظر اک لمحے سے بھی کم پل کو ملی تھی اور پھر وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔

"ڈاکٹر آ رہا ہے۔۔۔"اس نے مائیسہ کی بند آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

kahanifreak.com

"زاویر دیکھو کچن میں کیا کیا سامان ہے۔۔۔"انہوں نے زاویر کو بھیج دیا اور خود تب تک اس کے پاس بیٹھی رہیں جب تک ڈاکٹر آکر اس کا معائنہ کر کے چلا نہیں گیا تھا۔مائیسہ دوا لے کر سو گئی تو وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی کچن میں چلی آئیں۔

زاویر سے سامان منگوانے کے بعد انہوں نے اسے مائیسہ کا فلیٹ سمیٹنے کے کام پر لگا دیا تھا، کوئی اور ہوتا تو زاویر اصفہانی کبھی یہ کام نہ کرتا مگر یہاں مائیسہ تھی سو وہ بھی خاموشی سے اپنا کام کرنے لگا۔

قریباً دو گھنٹے بعد اس کی آنکھ کھلی تھی اور اس نے اٹھتے ساتھ ہی اپنے سامنے زاویر کو بیٹھے پایا جو اسے اٹھتا دیکھ کر مدھم سا مسکرا دیا۔مائیسہ اٹھتی کراؤن سے ٹیک لگاتی اپنی نظریں اپنے ہاتھوں پر ٹکا گئی۔

"ویسے اگر استاد آپ کے جیسا ہوناں تو شاگرد کا میرے جیسا ہونا ہی بنتا ہے۔۔۔"اس نے اس کے بیمار پڑنے پر چوٹ کی۔

"اگر تمہارے جیسا شاگرد ہوناں تو کسی لڑکی کا استاد ہونا بنتا ہی نہیں ہے۔۔۔"مائیسہ نے خفگی سے کہا وہ سر جھٹکتا ہنس دیا۔

"ممانی کدھر ہیں۔۔۔؟"

"میں ادھر ہوں۔۔۔"ممانی ٹرے میں سوپ کا باؤل لئے اندر چلی آئی۔مائیسہ نے آگے ہوتے ہوئے ان کیلئے جگہ بنائی۔وہ اس کے پاس بیٹھ گئیں اور بہت پیار سے چمچ میں سوپ بھر

کراس کے سامنے کیا، مائیسہ نے عقیدت سے انہیں دیکھا تھا اور پھر اس نے ان کے ہاتھ سے سوپ پیا۔

"میں پی لیتی ہوں۔۔۔"

"کیوں میں اپنی بیٹی کو خود نہیں پلا سکتی۔۔۔" اور جانے اس کو کیا ہوا وہ ان کے اس قدر پیار پر یک دم ہی رو اٹھی، اسے لگا تھا اس نے سب کھو دیا ہے۔

"مائیسہ۔۔۔" انہوں نے ٹرے کو اک جانب رکھتے ہوئے مائیسہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ زاویر بھی بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا، اس نے مائیسہ کے بازو پر ہاتھ رکھا اور اس نے خفگی سے اپنا کندھا جھٹک کر پیچھے کر دیا، ممانی نے اسے آنکھوں سے تسلی دی اور باہر جانے کا کہا۔

"کیا ہو گیا ہے میری مائیسہ کو ہاں۔۔۔ وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی۔۔۔" انہوں نے مائیسہ کا منہ اوپر کو کیا۔ "مجھے نہیں بتاؤ گی کیا ہوا ہے۔۔۔"

"آئیم سوری۔۔۔ ممانی۔۔۔ آئیم سوری۔۔۔" وہ واپس سے سر جھکاتی ان سے لپٹ گئی۔

"مگر کس بات کیلئے۔۔۔؟"

"نانا نے جو بھی کہا۔۔۔ میں نے ان سے کبھی کسی ایسی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔۔۔" وہ شرمندہ تھی۔

"میں جانتی ہوں مائیسہ، آپ جیسا کہہ رہی ہیں ایسا ہی ہوا ہو گا۔۔۔"

kahanifreak.com

"آئیم سوری میں انجانے میں بھی آپ کو ہرٹ کر گئی۔۔۔"وہ نادم تھی،اتنا پیار کرنے والی خاتون کو دکھی کر دینے پر۔

"وہ تو آپ نے کیا ہے،گھر چھوڑتے وقت آپ نے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا اور آپ نے زاویر کو مجھے کچھ بھی بتانے سے کیوں روک دیا۔۔۔"

"میں آپ کو ناراض کرنا نہیں چاہتی تھی،مجھے لگا تھا میں سب سنبھال لوں گی،زاویر کو بھی سمجھا دوں گی اور وہ ان سب سے پیچھے ہٹ جائے گا مگر سب خراب ہو گیا۔۔۔"اس کے رونے میں شدت آ گئی۔

"مائیسہ آپ بھی انسان ہیں اور انسانوں سے ہی چیزیں خراب ہوتی ہیں۔۔۔اور مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔۔"انہوں نے اسے اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔"زاویر سے کیوں ناراض ہیں۔۔۔؟"

"میں اس سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔"

"کیا اس کے بغیر رہ لیں گی۔۔۔"وہ نظریں جھکائے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

"پھر اس کا ہاتھ کیوں جھٹک رہی ہیں۔۔۔؟"

"میں جانتی ہوں میری اور اس کی عمر میں بہت فرق ہے،وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔۔۔اور۔۔۔"وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔اس نے اپنے آنسوؤں کو روکا۔"آئیم سوری۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ممانی اور۔۔۔"

kahanifreak.com

انہوں نے مائیسہ کے ہاتھ تھام لئے۔"آپ نے اور کو ادھورا چھوڑ دیا مگر میں سمجھ گئی ہوں، میں آپ سے قطعی ناراض نہیں ہوں۔۔۔"مائیسہ نے سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔"اور عمروں کا فرق کامیاب شادی کی ضمانت نہیں ہوتا۔۔۔آپ خود ہی تو کہتی تھیں ذہنی ہم آہنگی ہونی چاہئے، سوچ ملنی چاہیے، نظریات ملنے چاہئیں۔۔۔۔"وہ بہت پیار سے اسے سمجھانے لگیں۔"آپ کو پتا ہے میں آپ کے ماموں سے دس سال چھوٹی تھی، اور آپ کے سامنے ہی ہے ہماری شادی کی مثال پورے خاندان میں دی جاتی ہے۔۔۔آپ تو آج کل کی نسل ہیں آپ کو تو ان دقیانوسی باتوں کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے اور آپ خود ہی پیچھے ہٹ گئیں۔۔۔۔؟ کیا میں نے آپ کو غلط کے آگے سر اٹھانا نہیں سیکھایا تھا۔۔۔؟"

ممانی کی بات ٹھیک تھی، معاشرے کے غلط رسم ورواج کے مقابل اگر پڑھے لکھے لوگ کھڑے نہیں ہوں گے تو اور کون ہو گا۔اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"آپ ہمیشہ میری پہلی ترجیح رہی ہیں، میں نے رمیسہ اور زاویر کا اس لئے کہا تھا کیونکہ آپ دونوں تیار نہیں تھے۔جب تیار ہو گئے تھے تو مجھے بتاتے تو۔۔۔"

وہ اب بھی خاموشی سے سنتی رہی۔

"زاویر نے کہا ہے اگر آپ ان سے اب بھی شادی سے انکار کرتی ہیں تو وہ آپ کی جانب دوبارہ مڑ کر نہیں دیکھے گا، میں آپ کو اس کے حق میں فیصلہ کرنے کیلئے ہر گز نہیں مناؤں گی، کیونکہ مجھ سے زیادہ آپ اس کو اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔"انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

۔"میری تو خواہش رہی ہے آپ اور زاویر ہی ایک دوسرے کے ہمسفر بنیں۔۔۔رہی بات دنیا کی تو آپ نے کب سے ان کی باتوں کو سوچنا شروع کر دیا۔۔۔"

مائیسہ ان کے ساتھ لپٹ گئی،اس کے لپٹنے میں اک طمانیت کا احساس تھا جسے ممانی بخوبی بھانپ چکی تھیں۔

"محبت کرتی ہیں ناں اس سے۔۔۔؟"ممانی نے شرارت سے پوچھا۔

"معلوم نہیں مگر اس کے بغیر رہنا مشکل ہے اس بات کا علم ہو چکا ہے۔۔۔"اس نے ان کے ساتھ لگے ہی کہا اور ممانی نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

مائیسہ کا دل ابھی گھر آنے کیلئے راضی نہیں تھا،نانا کی باتوں نے اس کا دل بہت زیادہ دکھایا تھا ۔اس کے لاکھ حیلے بہانے بنانے پر بھی ممانی اسے اپنے ساتھ گھر لے آئی تھیں اور وہ انہیں منع بھی نہیں کر سکتی تھی۔گھر پہنچتے ہی اس نے نانا کو گیٹ کے سامنے کھڑا پایا،ان کا چہرہ مرجھایا ہوا لگ رہا تھا۔

ہزار اختلافات کے باوجود بھی نانا کو یوں اس حالت میں دیکھ کر اس کا دل دکھا۔

وہ اس بار شاید زندگی میں پہلی بار ان سے ناراض ہوئی تھی،اپنے اگر کوئی زیادتی کر جائیں تو احترام کے دائرے میں رہ کر انہیں احساس دلا دینے میں کوئی قباحت نہیں ہوتی،وہ بھی منہ

kahanifreak.com

پھلائے سینے پر بازو باندھتی ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔ نانا کو وہ اس وقت بچپن والی مائیسہ لگی تھی۔ وہ آہستہ سے اس کے پاس چلے آئے۔

"کیا اپنے نانا کو معاف کرنے کی گنجائش نکال سکتی ہیں۔۔۔" ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ "میں آپ کے ساتھ بہت زیادتی کر گیا۔۔۔" اس سے پہلے نانا مزید کچھ کہتے مائیسہ ان کے ساتھ لپٹ گئی۔

"آپ کو یوں دیکھ کر مجھے احساس ہو رہا ہے آپ ہم سب پر رعب ڈالتے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔۔"

نانا کے ساتھ باقی سب بھی مسکرا دیئے، نانا نے اسے گلے سے لگائے زاویر کو دیکھا جو بنا بات ہی مسکرائے جا رہا تھا۔ نانا نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے گھورا وہ قہقہہ لگا گیا۔ اس کا قہقہہ ممانی اور مائیسہ کی سمجھ سے باہر ہی تھا۔ جب سب چیزیں ٹھیک ہو رہی تھیں پھر وہ کیوں نانا کا بڑھا ہاتھ نہ تھامتی۔

ایسا نہیں تھا اس کے بعد اس کی نانا سے کوئی جھڑپ ہونے والی نہیں تھی مگر ان کی عمر کا تقاضا تھا کہ ان سے زیادہ دیر خفا نہ رہا جائے۔

کھانا کھانے کے بعد وہ میڈیسن لے کر سو گئی تھی، بہت دنوں بعد اپنوں میں لوٹ کر اطمینان کی نیند نصیب ہوئی تھی۔ اس کی آنکھ قریباً گیارہ بجے کھلی تھی اور آنکھ کھلتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ وہ اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آ گئی، نیچے خاصی خاموشی تھی، بس اک رمیسہ

kahanifreak.com

ہی تھی جو لاؤنج میں بیٹھی اپنے لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی، وہ مائیسہ کی جانب دیکھ کر مسکرا دی۔

"یہ میں کیا سن رہی ہوں، آپ زاویر سے شادی کیلئے مان گئی ہیں۔۔۔؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھتی مائیسہ کو بانہوں میں بھر گئی۔ "ہے تو رسک لیکن آپ کو یہ رسک بہت بہت مبارک ہو۔۔۔" مائیسہ ہنس دی۔ "تم میرے شاگرد کے بارے میں ایسا نہیں بول سکتی۔۔۔"

رمیسہ بھی ہنس دی۔ "آپ کچھ لیں گی۔۔۔؟"

"نہیں تم کرو اپنا کام، میں بس لان میں جا رہی تھی۔۔۔" رمیسہ مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی۔

مائیسہ لان میں چلی آئی، جانے فضا کا اثر تھا یا اس پھر اندرونی کیفیت کا جو سب کچھ احساس سے بھرپور لگ رہا تھا، وہ لان کی سیڑھیوں پر بیٹھی آنکھیں بند کئے ہوا کو اندر اتار رہی تھی جب اس کی آنکھوں پر یک دم تیز لائٹ پڑی، مائیسہ نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا، وہاں گاڑی میں زاویر بیٹھا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اب شرارتاً ڈپر مار رہا تھا۔ مائیسہ نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔

وہ گاڑی سے اترتا ہوا اس کے پاس آ گیا، مائیسہ نے تیز نگاہوں سے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

"آفس سے آ رہا ہوں۔۔۔" مائیسہ کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے اس نے خود سے ہی جواب دیا۔

kahanifreak.com

"اتنی لیٹ۔۔۔؟" مائیسہ نے شکی نگاہوں سے اسے دیکھا، وہ اس کے انداز پر ہنس اٹھا۔

"ہاں آپ جو سب کچھ اتنا بکھیر کر گئیں ہیں اسے سمیٹنا تو ہے ناں۔۔۔"

مائیسہ نے اس کے ماتھے کو چھوا۔ "تمہیں بخار تو نہیں۔۔۔"

وہ ہنسا۔ "بالکل بھی نہیں۔۔۔آپ کو یاد ہے آپ نے کہا تھا آپ ایک میچور انسان سے شادی کرنا چاہتی ہیں، ایسے انسان سے جو آپ کا بوجھ بانٹ سکے، جس کے سہارے آپ بلا خوف و خطر اپنی زندگی جی سکیں۔۔۔میں کوشش کروں گا آپ مجھے بالکل ویسا پائیں جیسا آپ نے اپنے لائف پارٹنر کیلئے سوچا تھا۔۔۔"

مائیسہ کو اسے دیکھ کر اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا وہ حقیقت میں خود کو اس کے قابل ثابت کرنے کیلئے اپنی ذات پر کام کر رہا تھا، جبکہ اس کی شخصیت میں ایسا کوئی برا پہلو تو نہیں تھا، مائیسہ نے تو محض اک بات یونہی کہہ دی تھی۔

"اور تمہاری لائف پارٹنر۔۔۔تم نے بھی تو کچھ سوچا ہو گا ناں۔۔۔" مائیسہ نے اس کی پسند کے بارے میں جاننا چاہا، جب وہ خود کو اس کے مطابق ڈھال رہا تھا تو پھر مائیسہ کو بھی اس کے مطابق ڈھل جانا چاہیے تھا۔

"آپ خود میں مکمل ہیں، مجھے مائیسہ ہی چاہیے تھیں۔۔۔" وہ اس کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

"تمہیں برا لگا میں نے جو کچھ بھی کہا تھا۔۔۔؟"

kahanifreak.com

"بالکل بھی نہیں، میں سمجھ سکتا ہوں عورتوں کے خوف مردوں سے مختلف اور شدید ہوتے ہیں شاید اس کی اک وجہ ہمارا معاشرہ ہے جس میں عورت کی شخصیت تک کا اختیار مرد کو دے دیا جاتا ہے، جس عورت نے ہمیشہ زندگی مضبوط بنیادوں پر گزاری ہو پھر اس کیلئے کمزور بنیادوں پر کھڑا رہنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔اس لئے آپ کی اپنے لائف پارٹنر کو لے کر جو سوچ تھی وہ بالکل جائز تھی۔۔۔"

زاویر نے اس کا ہاتھ تھامنا چاہا پھر رک گیا، وہ خود اپنی اس حرکت پر حیران ہوا۔پہلے وہ دوستی میں لحاظ اور مروت کو بالائے طاق رکھنے کے عادی تھی مگر جب سے اسے مائیسہ کیلئے اپنے جذبات بدل جانے کا ادراک ہوا تھا وہ ہر طرح کے لحاظ کو اہمیت دینے لگا تھا۔وہ سر جھٹکتا مسکرا دیا، مائیسہ اس کے چہرے سے اس کی سوچ کا اندازہ کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"دیکھ لو زاویر یہ ناں ہو ہم دوستی سے بھی جاتے رہیں، میں اپنے دوست کو نہیں کھونا چاہتی۔۔۔"مائیسہ کے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ وہ اپنے قہقہے کو روک نہیں پایا، اس وقت سوچ کے اعتبار سے مائیسہ حقیقت میں اس سے چھوٹی اور زاویر اس سے بڑا لگ رہا تھا۔

"دیکھیں میرے خیال سے ازدواجی زندگی میں دو چیزیں اہم ہوتی ہیں، احترام اور سکون۔ احترام میں آپ کا ہمیشہ سے کرتا ہوں اور سکون۔۔۔؟آپ بھی جانتی ہیں وہ ہم دونوں کو ایک دوسرے کی جدائی میں میسر آنے والا نہیں۔۔۔"وہ خاصا پر یقین تھا۔

مائیسہ مسکرائی۔اس کی باتیں مائیسہ کو سکون دے رہی تھیں،وہ ہر بات کے جواب میں مائیسہ کی پسند کو فوقیت دے رہا تھااور خود۔۔۔؟خود بدلے میں اسے مائیسہ سے کوئی تبدیلی نہیں چاہیے تھی۔

"آپ کو دیکھ کر لگ رہا ہے آپ کو مجھ سے اس قدر فہم والی باتوں کی توقع نہیں تھی۔۔۔"اس نے شرارت سے کہا۔

"زاویر۔۔۔"مائیسہ نے کہا۔زاویر اس کی جانب متوجہ ہوا۔"ابھی نہیں بعد میں۔۔۔"وہ شرارت سے مسکرادی،زاویر بھی مسکرادیا۔دونوں کی کیفیت کہیں ناں کہیں اک جیسی ہی تھی،دونوں ہی اب لحاظ کو ملحوظ خاطر رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"ویسے تو دل تھااس وقت آپ کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتااور کچھ اپنی کہتا کچھ آپ کی سنتا جیسا ہم پہلے کرتے تھے لیکن چلیں بعد میں۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا،مائیسہ کے چہرے پر بکھرے متبسم رنگ زاویر کے ارد گرد کی ہر چیز کو رنگین کر گئے۔

"اب اٹھ جائیں،نہیں تو آپ کی ساس کہیں گی زاویر پہلے بیٹی پر ظلم ڈھاتے تھے اب ہونے والی بیوی کی ناک پر دم کر رکھا ہے۔۔۔"مائیسہ اٹھتی اس کے آگے آگے چل دی۔"اور ہاں میں انتظار کروں گا محبت ہو جانے کا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

kahanfreak.com

زاویر نے پاس بیٹھی رمیسہ کو فسٹ بمپ دیا، مائیسہ نے سیڑھیوں پر گھومتے ہوئے دیکھا۔"رمیسہ میں تمہیں اپنی ٹیم سمجھتی رہی اور تم نے غداری کی اور اندر کی ساری خبریں دیتی رہی۔۔۔"

"دیکھیں آپ دونوں کو ایک ٹیم میں لانے کیلئے یہ ضروری تھا۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اپنی غداری کا اعتراف کر لیا تھا۔

صبح مائیسہ کا لمبی تان کر سونے کا ارادہ تھا، آفس تو جانا تھا نہیں۔ وہ بہت پر سکون سی نیند لینے کا ارادہ کئے ہوئے تھی جبھی کسی نے اس کے پاؤں والی سائیڈ سے کمبل کھینچ کر اتار دیا۔ مائیسہ کی نیند شروع سے ہی بہت پکی نہیں رہی تھی، اس نے مندی مندی آنکھوں سے دیکھا، سامنے وہ تیار کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"زاویر۔۔۔"اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"ارے جلدی اٹھیں، آفس کیلئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

"تو تم نے کیا میری دعائیں لے کر جانا ہے۔۔۔"اس نے ستے لہجے میں کہا۔

"نہیں آپ کو ساتھ لے کر جانا ہے۔۔۔"

وہ مذاق اڑاتی ہنس دی۔

kahanifreak.com

"مائیسہ اب میں پانی ڈالوں گا اگر آپ نہ اٹھیں۔۔۔"

"کیا ہے زاویر۔۔۔" وہ اٹھ بیٹھی۔ "کیا تمہیں نہیں پتا میں نے آفس چھوڑ دیا ہے۔۔۔"

"جی مجھے پتا ہے اور یہ بھی پتا ہے کیوں چھوڑا تھا، یہ باتیں راستے میں کر لیں گے ابھی اٹھیں۔۔۔"

وہ نہیں اٹھی۔ "دیکھو زاویر! تم جانتے ہو میں نے ہمیشہ یہی سمجھ کر کام کیا کہ وقت آنے پر تمہاری امانت تمہیں سونپ دوں گی، مجھے اس میں سے کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔۔ ٹھیک ہے نانا نے ایسے ہی بنا سوچے سمجھے کہہ دیا مگر مجھے میری عزتِ نفس بہت پیاری ہے، میں نہیں چل سکتی۔۔۔"

"آپ کے جاتے ہی نانا نے آپ کے اور میرے شئیرز برابری کی بنیاد پر ہمارے نام لگوا دئے ہیں۔۔۔" وہ اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا۔

"تم نے نانا سے بات کی تھی۔۔۔؟" مائیسہ نے اسے گھورا۔

"بات کی تھی مگر انہوں نے میری مانی نہیں۔۔۔ اب اٹھ جائیں۔۔۔"

"اور وہ بات کیا تھی۔۔۔"

"یار مائیسہ۔۔۔" وہ تنگ آ گیا۔

kahanifreak.com

"زاویر۔۔۔ بھولو مت ابھی نکاح نہیں ہوا اس لحاظ سے میں ابھی بھی تم سے اک درجہ اوپر ہوں اور تمہیں نکاح سے پہلے تک میری برتری کو مانتے ہوئے سر تسلیم خم کرنا ہوگا۔۔۔" مائیسہ نے گردن اٹھائے ناز سے کہا، وہ مسکرا دیا۔

"آپ نکاح کے بعد بھی میرے لئے اتنی ہی احترام کے قابل ہوں گی اور آپ کی برتری کو تسلیم کرنے کا تعلق نکاح سے نہیں میری محبت سے ہے جسے یہ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا میرے ساتھ کیا رشتہ ہے۔۔۔ آپ مائیسہ سلیمان ہیں آپ زاویر سے پہلے ہی اک درجہ اوپر ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔۔۔"

"اب بات بتاؤ۔۔۔"

"میں نے کہا تھا وہ ہنڈرڈ پرسنٹ اتھارٹی آپ کو دے دیں اور مجھے کوئی اور بزنس کروا دیں، کیونکہ میں جانتا ہوں سب سے پہلے اس بزنس پر آپ کا حق ہے۔۔۔" اس نے جلدی جلدی بتایا اور پھر مائیسہ کو گھورا۔

"اب اٹھ بھی جائیں۔۔۔ کتنی چالاک ہیں آپ، جب خود آفس جاتی تھیں تو زرا اک لمحے کی دیر نہیں اور اب جب میں میچور بننے کی کوشش کر رہا ہوں تو آپ میرا اپریشن خراب کر رہی ہیں۔۔۔"

مائیسہ نے اک بوجھل سانس ہوا کے سپرد کی۔

"مائیسہ، میں آپ کو اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں، کامیابی کی منزلیں آپ کے ہمراہی میں طے کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا، مائیسہ کچھ لمحے تک اسے دیکھتی رہ گئی پھر مسکرائی اور اٹھ کر تیار ہونے چلی گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ آفس میں داخل ہوئے تھے، وہ مائیسہ کے ساتھ ہی اس کے آفس آ گیا۔ مائیسہ اپنی سربراہی نشست پر بیٹھ گئی اور وہ اس کے سامنے پڑے صوفہ پر، مائیسہ نے بغور اس کا جائزہ لیا۔

"زاویر۔۔۔ اگر تم یہ سمجھ رہے ہو ناں کہ اب مجھے زبردستی آفس لا کر اپنا کام میرے سر پر ڈال دو گے تو میں بالکل بھی کچھ نہیں کروں گی۔۔۔"

تبھی آفس بوائے نے دروازہ کھٹکھٹایا، زاویر گردن موڑتا سر کو جنبش دے کر اسے اندر آنے کا کہہ گیا۔

"سر آپ کی کافی۔۔۔ ڈبل چاکلیٹ لاٹے۔۔۔" اس نے مودبانہ انداز میں زاویر کے سامنے پڑے میز پر کافی رکھ دی، مائیسہ تو اس کے ٹشن دیکھتی جا رہی تھی۔

"میم آپ کی کافی۔۔۔ فلیٹ وائیٹ۔۔۔" اس نے مائیسہ کے سامنے رکھی، وہ سر کو جنبش دیتے شکریہ کر گئی۔ اس کے جاتے ہی زاویر کے چہرے پر بڑی مست سی مسکراہٹ آئی تھی۔

kahanifreak.com

"میں نے کہا تھا ناں جب میں باس بنوں گا تو سب کو لگ پتا جائے گا باس ہوتا کیا ہے۔۔۔"
مائیسہ کی بھنویں سکڑیں۔"پتا ہونا چاہیے باس آفس آچکا ہے اور اس وقت اس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔۔۔"

"یو آر سچ آ شو آف۔۔۔"

"اچھی بات ہے ناں میاں بیوی دونوں میں سے کسی ایک کو نرم اور کسی دوسرے کو سخت ہونا چاہیے، نہیں تو دنیا دونوں کو بیچ کر کھا جائے گی۔۔۔"اس نے آنکھ ماری۔

اس کی بات پر مائیسہ کے عارض گلگوں پر حیا از بر ہوئی تھی جسے زاویر نے کافی کا گھونٹ بھرتے بڑے انہماک سے دیکھا تھا۔اک بار پھر دروازے پر ناک ہوا اور زاویر کا پی اے اندر آیا۔

"سر آپ کا آفس ریڈی ہے۔۔۔"

زاویر نے سر ہلا دیا اور وہ چلا گیا۔

"تم نے آفس ریفر بریش کروایا ہے۔۔۔؟"مائیسہ نے اسے گھورا۔

"یار مائیسہ آپ کیا میرے خرچے گننے آئی ہیں۔۔۔"اس نے مصنوئی خفگی سے کہا۔"ریفر بریش نہیں کروایا، جب آپ نہیں آرہی تھیں تب آپ کا آفس میرے استعمال میں تھا، اور اب آپ آچکی ہیں۔۔۔"

kahanifreak.com

مائیسہ مسکرادی۔وہ ٹھیک کہتا تھاان دونوں کو سکون اک دوسرے کے علاوہ کہیں اور نہیں ملنے والا تھا۔ہر کسی کو ہر کسی کی غیر موجودگی میں اس کی استعمال شدہ چیزیں سکون نہیں دیتیں۔

"اب جلدی کافی پئیں پھر میں آپ کو اپنا آفس دکھاؤں، بلکہ رکیں۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔"آپ آئیں میرے ساتھ کافی میرے آفس میں پیتے ہیں۔۔۔"

مائیسہ بھی اپنی کرسی کو پیچھے کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا آج ہم کام نہیں کرنے والے۔۔۔؟"

پھر وہ مائیسہ کو لئے اپنے آفس میں آگیا،مائیسہ کی نظروں میں ابھرتی ستائش کو وہ بخوبی دیکھ پارہا تھا۔اس نے یہاں کی اک اک چیز خود ڈیزائن کروائی تھی۔مائیسہ نے سراہتی نظروں سے اس کی جانب دیکھتے گردن ہلائی۔

زاویر نے سر براہی نشست پیچھے کردی،مائیسہ نے حیران کن نظروں سے اس کی جانب دیکھا،اس نے سر کو حرکت دیتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ اس پر بیٹھ گئی،اور زاویر نے اس کے پاس پڑا کارڈلیس اٹھا کر کان سے لگایا۔

"مائیسہ میم کی چیزیں یہاں شفٹ کروادی جائیں۔۔۔"

مائیسہ فوراً سے اٹھی۔"یہ کیا کررہے ہو۔۔۔؟"

"اب سے یہ آفس آپ کا اور آپ والا آفس میرا۔۔۔"اس کے چہرے پر مسکان تھی۔

kahanifreak.com

"نہیں تم نے اتنی لگن سے اسے تیار کروایا ہے۔۔۔"مائیسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کیلئے ہی کروایا تھا، مگر مجھے پتا نہیں تھا آپ کو پسند آئے گا یاں نہیں۔اب چونکہ میں آپ کی نگاہوں سے جان چکا ہوں آپ کو یہ آفس پسند آیا ہے،اس لئے اب یہ آپ کا ہے۔۔۔"

"زاویر۔۔۔تم اتنا سب۔۔۔"وہ فرطِ جذبات کے زیرِ اثر اپنا جملہ مکمل ہی نہیں کر پائی۔

"بالکل بھی اتنا سب نہیں ہے، آپ کو آپ کا اصلی مقام دے رہا ہوں۔میری نظروں سے دیکھیں تو آپ اس سے کہیں زیادہ کی حقدار ہیں۔۔۔"مائیسہ نے نگاہیں چرائیں،ہاں یوں پہلی بار چرائی تھیں اور زاویر اس کے تعریف کیلئے آتے سبھی جملوں کو دماغ میں لکھ رہا تھا جن کو وہ صحیح وقت آنے پر کہنے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے تھا۔

"مگر تم۔۔۔تمہارا آفس۔۔۔"

"میرا آفس۔۔۔"اس نے پر سوچ نظروں سے مائیسہ کو دیکھا۔"میں وہاں سے شروع کروں گا جہاں سے آپ نے کیا تھا۔۔۔"

مائیسہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"آپ کے آفس سے۔۔۔"اس کی مسکان مائیسہ کے دل پر تسکین اتار رہی تھی، کیا اسے زاویر کے علاوہ کوئی ایسا شخص مل سکتا تھا جو اس سے حسد کرنے کے بجائے اس پر فخر کرتا۔۔۔نہیں۔۔۔مائیسہ کے دل نے گواہی دی۔وہ اسے اپنے پروں پر اڑان بھرنے دینے کیلئے بالکل تیار تھا۔وہ دونوں اک دوسرے کی جانب دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے جب اک بار

kahanifreak.com

پھر سے آفس بوائے دستک دے کر اندر آیا تھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کافی کا اک کپ مائیسہ کے سامنے اور دوسرا زاویر کے سامنے رکھتے ہوئے ساتھ میں لیمن ٹارٹ رکھا تھا۔

اس بار مائیسہ سر ہلاتی ہنس دی۔

"یہ آپ کے نئے آفس کی خوشی میں۔۔۔"زاویر نے زندگی سے بھرپور مسکراہٹ لئے کہا تھا۔

اس کے پہلو میں کھڑا شخص اس کے عروج کو دوام بخشنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا، وہ اس کے ساتھ اس کی خود پر ہی برتری کا جشن منا رہا تھا، کیسا عجیب مرد تھا جسے اپنی عورت سے پیچھے رہ جانے پر کوئی ملال نہیں تھا۔ وہ اس شخص کو عمر کے تناظر میں پرکھتی مسلسل جھٹکتی رہی اور وہ عمر کے زاویے سے آزاد ہو کر کس قدر فہم و فراست والا نکلا تھا کہ اپنے سے بڑی عمر کے لوگوں کو مات دے گیا۔ اس نے نہ ہی زندگی کے کسی اور پہلو میں کبھی اس سے مقابلہ کیا تھا اور نہ ہی محبت میں اس مقابلے کو یقینی بنانے کی کوشش کی تھی، وہ اس سے محبت کرتا تھا اور یہیں ہر چیز ختم ہو جاتی تھی، ہر احساس منجمد ہو جاتا تھا ماسوائے محبت کے۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر پہنچے تھے معمول سے زیادہ چہل پہل دیکھ کر دونوں حیران رہ گئے۔،رمیسہ،روبی اور ممانی تیار کھڑے تھے اور تو اور بڑی آپا بھی وہاں موجود تھیں۔گھر کے ملازمین بھی تیار کبھی ہاتھ میں کچھ تھامے کسی جانب جارہے تھے تو کبھی کسی جانب۔۔۔

"یہ کیا چل رہا ہے۔۔۔؟"زاویر نے سامنے تیار کھڑی آپا کو دیکھا۔

"ابھی پتا چل جاتا ہے تم زرا جلدی سے جا کر تیار ہو جاؤ، تمہارے کمرے میں کپڑے رکھے ہیں۔۔؟"انہوں نے زاویر سے کہا اور پھر مائیسہ کا ہاتھ تھامے اسے لئے اس کے روم کی جانب چل دیں۔

زاویر جیسے ہی اپنے کمرے میں آیا سامنے موجود لباس کو دیکھ کر وہ سب سمجھ گیا،اس نے تصویر لے کر مائیسہ کو بھیجی۔

"کیا آپ کو بھی میری طرح آج ہمارے ستارے مہربان ہوتے معلوم ہو رہے ہیں۔۔۔"

مائیسہ نے بھی اسے اپنے کپڑوں کی تصویر بھیجی۔"ہمارے ہاں بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔۔۔"

زاویر مسکراتا ہوا تیار ہونے چلا گیا۔

بڑی آپا مائیسہ کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر جا چکی تھیں،وہ چینج کرنے کے بعد شیشے کے سامنے سٹول پر بیٹھی میک اپ کر رہی تھی جبھی اس کی نظر دروازے کی جانب اٹھی اور وہاں کھڑے زاویر کو دیکھ کر بے ساختہ ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا۔وہ گھٹنوں سے تھوڑا سا نیچے آتی سفید

رنگ کی کمیص جس پر لائننگ کی صورت کڑھائی کی ہوئی تھی اور اس کے اوپر کریم کلر کی جیکوارڈ شیروانی پہنے ہوئے جاذب نظر لگ رہا تھا، اس کی شیروانی پر بھی بہت نفیس اور کہیں کہیں کڑھائی کی ہوئی تھی۔ وہ چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا اور ڈریسنگ ٹیبل سے پشت ٹیکتا مائیسہ کو دیکھنے لگا۔

مائیسہ نے ٹی پنک کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی جس کے اوپر ہلکے گلابی رنگ کی کڑھائی اور اس کڑھائی کو گولڈن تلے سے آؤٹ لائن کیا ہوا تھا، زاویر کی مسلسل مسکراتی نگاہیں اس کے چہرے پر حیا کے رنگ کھلاتی تو ہلکے گلابی عارض گلاب کی پنکھڑیوں سے گہرے ہو جاتے۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟" اس کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ سامنے کھڑے شخص کو خوبصورت احساس سے روشناس کروانے لگی۔

"آپ کو لینے آیا ہوں۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "آپا آ رہی تھیں، میں نے کہا میں لے آتا ہوں۔۔۔"

"تم یوں باتوں میں لگاؤ گے تو مجھے دیر ہو جائے گی۔۔۔" اس نے اپنے چہرے پر ابھرتی مسکان کو روکتے ہوئے کہا۔ زاویر ہنس دیا، وہ جانتا تھا اس کا اشارہ زاویر کے مسلسل اس کو تکنے کی جانب تھا۔ وہ وہاں سے ہٹتا بیڈ کے پاس آیا اور ڈبا کھول کر اس میں سے جوتا نکالتے اس نے مائیسہ کے پاؤں کے پاس رکھ دیا۔

kahanifreak.com

"میں پہنا دیتا مگر محبت ہو جانے کے بعد اب اپنی حد سے تجاوز نہیں کر سکتا۔۔۔ نکاح سے پہلے نامحرم کی صورت آپ کے قریب آ کر آپ کے احترام میں کمی نہیں لا سکتا۔۔۔"اس نے گہری سانس لے کر بے بسی سے کندھے اچکا دیئے۔مائیسہ مسکراتے ہوئے اپنا جوتا پہننے لگی۔وہ وہیں بیڈ پر بیٹھا اس کا انتظار کرنے لگا۔مائیسہ نے جوتا پہننے کے بعد شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو جائزہ لیتی نظروں سے دیکھا پھر وہ زاویر کی جانب گھومی۔وہ مسکراتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

"آپ کی مسکان ہر چیز کو مکمل کر دیتی ہے اور آپ کی موجودگی زاویر کو۔۔۔"اس نے مائیسہ کا ہاتھ تھامنے کیلئے ہاتھ بڑھانا چاہا اور مائیسہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر پھر دونوں نے اک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر دونوں مسکرا دیئے۔

اس وقت دونوں کے دل اک ہی تھاپ پر رقص کر رہے تھے،جب سے دونوں نے اپنی محبت کا اقرار کیا تھا تب سے حجاب اور لحاظ کی دیوار آڑے آ گئی تھی،ایسا نہیں تھا ان دونوں کے دلوں میں بے ایمانی یاں کوئی بری نیت تھی مگر اک دوسرے کیلئے اپنے جذبات کا ادراک ہو جانے پر اک احترام تھا جو بنا کسی رشتے کے دونوں کو اک دوسرے کو چھونے سے روک گیا تھا۔

مائیسہ اپنی فراک سنبھالتی اس کے ساتھ چل دی۔

"کیا میرے دل کو آپ کے چہرے کے علاوہ کچھ اور نہال کر سکتا ہے۔۔۔یاں میری آنکھوں کو آپ کے دیدار کے علاوہ کوئی منظر خیرہ کر سکتا ہے۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"وہ اس کے

ہمقدم ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا اور مائیسہ کے چہرے پر محبت کے رنگ چار سو بکھرتے ہوئے اس کے دل کے جذبات کی عکاسی کرنے لگے تھے۔

"تم نے تو کہا تھا تم اسے لے آؤ گے۔۔۔" بڑی آپا فوراً سیڑھیوں کی جانب بڑھیں جہاں سے مائیسہ اپنی فراک تھامے خود ہی اتر رہی تھی۔

"کیا آپ کو مائیسہ کے ساتھ میرے علاوہ کوئی اور کھڑا نظر آ رہا ہے۔۔۔؟" اس کے جواب پر بڑی آپا تاسف سے سر ہلا کر رہ گئیں۔

جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوئی ممانی نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔ اسی اثناء میں نانا مولوی صاحب کو لئے اندر آ گئے اور پھر سبھی جذباتی ہوتے چلے گئے۔ ان دونوں کا نکاح بڑی خوش اسلوبی سے پڑھایا جا چکا تھا۔ نکاح ہوتے ہی وہ سب سے باری باری ملنے لگے اور تب ہی زاویر آپا کے سر ہو لیا۔

"جب آپ کی شادی ہوئی تھی تب آپ نے شاپنگ ہماری مرضی سے کی تھی۔۔۔؟"

"سکون رکھو اپنی شادی کی شاپنگ تم دونوں بھی اک دوسرے کی مرضی سے کر لینا اور یہ بات بہ بات تم میری شادی کو کیوں بیچ میں لے آتے ہو۔۔۔" بڑی آپا بگڑیں۔

"کیونکہ ہمارے پاس پورے خاندان میں اتنی دلیرانہ مثال آپ ہی کی ہے۔۔۔" وہ سہولت سے کہتا ہوا مائیسہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔

kahanifreak.com

"اور ہاں خالہ نکاح جلدی کروانا چاہ رہی تھیں، لیکن کل سے ہم آپ کے فنکشن بھڑی دھوم دھام سے کرنے والے ہیں۔۔۔" رمیسہ نے مائیسہ کے گرد بازوؤں کا حلقہ بناتے کہا تھا۔

وہ دونوں اس وقت لان میں بیٹھے ہوئے تھے، آج ساتھ کافی پیتے ہوئے باتیں کرنے سے لے کر اک دوسرے کا ہاتھ تھامنے تک سارے اختیارات تھے۔ مائیسہ میز پر کہنی ٹکائے زاویر کو دیکھ رہی تھی، زاویر نے سامنے پڑے ہینڈ بیگ سے اک باکس نکالا اور اس میں سے پینڈیٹ نکال کر اس نے مائیسہ کی جانب دیکھا، اس کی آنکھوں کی چمک ابھری وہ اٹھتا ہوا اس کے پیچھے آ گیا اور بہت احتیاط سے اسے پینڈیٹ پہنا دیا، پھر وہاں سے ہٹتا ہوا اس کے سامنے آ گیا۔

"کیسا ہے۔۔۔؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا۔

مائیسہ پینڈیٹ کو تھامے دیکھنے لگی۔ "بے مثال۔۔۔" اس کی نظریں ابھی تک پینڈیٹ پر تھیں۔ زاویر اس کے سامنے بیٹھ گیا، مائیسہ نے اس کے سامنے ہتھیلی پھیلائی اور زاویر نے اس کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ مائیسہ نے اس کے دونوں کف لنکس کھول دیئے اور پھر ان کی جگہ اپنی مرضی کے نئے کف لنکس لگائے۔ زاویر نے ان کو سامنے کیا۔ "آئی ایم ٹیکن۔۔۔" وہ پڑھتے ساتھ ہی قہقہ لگا گیا۔

مائیسہ بھی اس کے ساتھ ہنستی چلی گئی اور پھر اپنی کرسی زاویر کے پاس کرتی اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی۔

kahanifreak.com

"مجھے نہیں پتا تھا تم اچھے دوست ہونے کے ساتھ اچھے شوہر بھی ہو گے۔۔۔"

"اور یہ بھی نہیں پتا تھا کہ جو لگتا تھا محبت ہے وہ در حقیقت محبت ہی تھی۔۔۔" مائیسہ نے شرارت سے سر اٹھا کر زاویر کی جانب دیکھا، اس اقرار پر وہ بھی جی اٹھا اور اس نے جھکتے ہوئے مائیسہ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ مائیسہ واپس سے سر سیدھا کرتے سامنے دیکھنے لگی۔

"آپ کو پتا ہے آپ کے چہرے پر حیا کے رنگ سحر زدہ کر لیتے ہیں۔۔۔" اس نے اپنے ہاتھ میں موجود مائیسہ کے ہاتھ کو لبوں سے لگا کر کہا۔ "آپ مجھے بہت عزیز ہیں۔۔۔ میں دعا کرتا ہوں زندگی ہمیں کبھی اس نہج پر نہ لائے جہاں زاویر کی کسی بات سے آپ کو رنج پہنچے یا زاویر آپ کی نظروں سے گرے۔۔۔"

مائیسہ نے خفگی سے اسے دیکھا اور پھر اس کی مسکراتی نگاہوں کو دیکھتے وہ اپنی ساری خفگی بھلا بیٹھی۔

وہ پچھلے کچھ وقت میں بہت بدل چکا تھا، دونوں کی جگہیں تبدیل ہو گئی تھیں، کی نہیں گئی تھیں خود بخود ہو گئی تھیں، جب سے احساسات بدلے تھے وہ اظہار کرنے لگا تھا اور مائیسہ وہ حیا کے رنگوں میں رنگنے لگی تھی، وہ ہمیشہ اسے اپنے رنگوں میں ڈھالتی آئی تھی اور اب وہ اس کے رنگوں میں ڈھلنے لگی تھی اور دونوں مختلف رنگوں کا امتزاج حیات کے کینوس پر کہیں نانگا پربت کے اوپر ٹھہرتے بادلوں کو تو کہیں ٹھنڈی شام میں جھیل سیف الملوک پر اترتی پریوں سا منظر پیش کرنے لگا تھا۔

وہ اپنی بالکونی میں کھڑی آسماں کو تک رہی تھی، آج چاند رات تھی، چاند دکھائی نہیں پڑ رہا تھا مگر آج کی رات چاند سے منسوب تھی۔اس کے چہرے پر مسلسل مسکان اپنا مسکن بنا گئی تھی۔سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ انسانی عقل کا حیرت-زدہ ہونا بنتا تھا مگر اللہ کی قدرت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔جب چاہے اپنی مخلوق کے دل آپ کی جانب موڑ دے جیسے مائیسہ کیلئے موڑ دیئے گئے تھے۔وہ شکر کا کلمہ ادا کرتی جیسے ہی اپنے روم میں داخل ہوئی سامنے سے زاویر بھی اس کے کمرے میں آیا۔

"چلے آئیں آپ کو مہندی لگوا کر لے آؤں۔۔۔"

"اس وقت۔۔۔؟دس بج رہے ہیں۔۔۔"مائیسہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"ہاں تو۔۔۔عید پر پارلر ویسے ہی دیر رات تک کھلے ہوتے ہیں۔۔۔"وہ مائیسہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے چل دیا۔

"کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟"روبی نے ان دونوں کو سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر کہا۔

"تم اس کی ساس ہو۔۔۔؟"زاویر نے جواب دیا۔

"مہندی لگوانے جا رہے ہیں۔۔۔"مائیسہ نے کہا، پھر اسے یاد آیا۔"ارے تم نے اور رمیسہ نے بھی تو لگوانی ہو گی، جاؤ جلدی سے رمیسہ کو بھی بلوا لاؤ۔۔۔"

مائیسہ نے کہااور پھر زاویر ممانی کو بتانے کے بعد اس کا ہاتھ تھامتا باہر آگیا تھا،ان کے گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ دونوں بلائیں بھی بھاگتی ہوئی آکر گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

"مہندی کے بعد آئسکریم کھانے چلیں گے،اس لئے اپنا ایک ایک ہاتھ فری رکھنااور یہ آرڈر صرف روبی اور رمیسہ کیلئے ہے جب تک تم دونوں سنگل ہو۔۔۔"گاڑی سے اترتے ہوئے تینوں نے زاویر کو گھورا۔

"ارے آپ تو رکیں۔۔۔"زاویر نے اپنی نشست سے آگے آتے ہوئے مائیسہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے روکا،اور پھر والٹ میں سے کچھ کرنسی نوٹ نکال کر اپنے سامنے رکھے اور والٹ مائیسہ کی جانب بڑھایا۔مائیسہ نے اس کے سامنے اپنا چھوٹا پاؤچ لہرادیا،زاویر نے آگے کو ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اس کا پاؤچ پکڑ لیااور اپنا والٹ اسے تھمادیا۔

"میں جانتا ہوں میری بیوی ایم ڈی ہے مگر الحمداللہ میں اپنی بیوی کے شوق اپنی کمائی سے پورے کر سکتا ہوں۔۔۔"

مائیسہ مسکراتے ہوئے اس کا والٹ تھامے آگے بڑھ گئی۔

قریباً چار گھنٹے بعد وہ پارلر سے باہر نکلی تھیں،انہیں آتا دیکھ کر زاویر گاڑی سے اتر آیااور اب ان محترمین کیلئے دروازے کھول رہا تھااس سے پہلے کے وہ اپنے ہاتھوں کے نقش و نگار سے اس کی گاڑی رنگین کر دیتیں۔گاڑی میں باری باری ان کو بیٹھا کر وہ ان کو وہاں سے آئس کون والی

دکان پر لے آیا، سبھی کی پسند کے مطابق کون کا آرڈر دینے کے بعد وہ مائیسہ کے ہاتھوں کو دیکھنے لگا اور وہ دونوں آگے آتی ہوئیں ان دونوں کو دیکھنے لگیں۔

"آپ کو پتا ہے مہندی صرف آپ کے ہاتھوں پر اچھی لگتی ہے۔۔۔"زاویر نے مائیسہ کے ہاتھوں کو دیکھتے کہا اور وہ چہرے پر مسکان سجا گئی۔

"بھائی۔۔۔ایسی تعریف جس میں دوسروں کی بے عزتی ہو وہ آپ زرا الگ ہو کر کیا کریں۔۔۔"روبی نے کہا تھا۔

"زاویر کی نظروں سے مہندی صرف مائیسہ آپی کے ہاتھوں پر اچھی لگتی ہے ورنہ روبی ہمارے ہاتھوں پر بھی اچھی ہی لگ رہی ہے۔۔۔"رمیسہ نے اطمینان سے کہا تھا۔اسی اثناء میں ان کی کونز بھی آچکی تھیں،رمیسہ اور روبی اپنی اپنی کون تھام گئیں جبکہ زاویر نے سیدھے ہاتھ سے مائیسہ کی اور الٹے ہاتھ سے اپنی کون تھام لی۔

"میں کھلا دیتا ہوں آپ کی مہندی خراب ہو جائے گی۔۔۔"اس نے کہا اور پھر مائیسہ کی کون اسے کھلائی اور کھلانے کے ساتھ ہی کون اس کے ناک پر لگ گئی۔

"اوپس۔۔۔"اس نے بمشکل ٹشو نکالتے ہوئے مائیسہ کے ناک سے کون صاف کی،پھر اپنی کون کی بائٹ لی اور پھر مائیسہ کی کون اسے کھلائی اور ایک بار پھر سے مائیسہ کی کون اس کے ناک پر لگی تھی۔

kanafreak.com

"میں صاف کر دیتا ہوں۔۔۔"اس نے پھر سے ٹشو سے مائیسہ کی ناک صاف کی اور پھر یہ سلسلہ چلتا ہی رہا تھا جب تک کون ختم نہیں ہو گئی تھی وہ کون کی ہر بائٹ پر شرارت سے مائیسہ کی ناک پر کون لگا دیتا، جس قدر کون اس کی ناک کو وہ کھلا چکا تھا اس کی ناک اب کون کی طرح ٹھنڈی ہو کر لال ہو رہی تھی۔آئسکریم کھانے کے دوران اس نے زاویر کی شرارت کو سمجھتے جانے کتنی بار اسے آنکھیں دکھائی تھیں جسے وہ نظر انداز کرتا چلا گیا۔

عید کی نماز کے بعد نانا اور ممانی نے ان دونوں کی رخصتی کروادی تھی جسے ڈرامائی انداز دینے کیلئے بڑی آپا نے لازمی شرکت کی تھی اور اک بار پھر زاویر کے مطابق وہ ان کے گھر فساد ڈلوانے کی کوشش میں بھرپور طریقے سے ناکام ہوتی واپس جا چکی تھیں۔

مائیسہ ڈریسنگ میز کے سامنے کھڑی اپنے ہاتھوں سے چوڑیاں اتار رہی تھی جب زاویر ڈریسنگ میز کے ساتھ ٹیک لگاتا اسے دیکھنے لگا۔

"ویسے آپ چاہیں تو اب بھی پیچھے سے میرا کالر کھینچ کر اپنی عیدی مانگ سکتی ہیں۔۔۔"

مائیسہ نے نظریں جھکائے بے ساختہ ہی اپنے بال کان کے پیچھے اڑسے، زاویر دل پر ہاتھ رکھتا اپنے پیچھے بیڈ پر گرا۔"ہائے اوئے۔۔۔میرے بعد میری ساری جائیداد میری بیوی کی اور میری وصیت ہے کہ میرے بعد میری بہنوں کو پھوٹی کوڑی نہ دی جائے۔۔۔"مائیسہ ہنستی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے زاویر کے بازو پر چت لگانی چاہی جب زاویر نے اس کا ہاتھ کھینچتے

اسے بھی اپنے ساتھ بیڈ پر گرالیا۔وہ دونوں سیدھے لیٹے ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے چھت کو تکنے لگے تھے۔زندگی کس قدر خوبصورت ہوگئی تھی۔زاویر نے گردن گھما کر مائیسہ کو دیکھا،اس کی صورت دل کو بھلی بھلی لگی تھی اور پہلو میں اس کی موجودگی اس کے وجود میں سکون سرائیت کرتا چلا گیا۔اس نے جیب میں سے والٹ نکال کر اس میں سے کچھ نوٹ نکال کر سائیڈ میز پر رکھ دئے اور پھر سائیڈ ڈرار میں سے ڈبا نکال کر واپس سے اس کے پاس بیڈ پر لیٹ گیا،وہ دونوں بچوں کی طرح لیٹے ہوئے تھے اور دونوں کے منہ چھت کی جانب تھے۔زاویر نے باکس کھول کر اس میں سے انگوٹھی نکالی اور لیٹے لیٹے ہی مائیسہ کے سامنے اپنی ہتھیلی کی،مائیسہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا،زاویر نے بہت محبت کے ساتھ اسے انگوٹھی پہنادی اور پھر اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھے۔مائیسہ نے گردن گھما کر محبت سے اسے دیکھا۔

"دیکھ کر بتائیں آپ کو کیسی لگی ہے۔۔۔"

مائیسہ نے لیٹے لیٹے اپنا ہاتھ آسمان کی جانب اٹھائے آنکھوں کے سامنے کئے دیکھا اور پھر اس نے حیرت سے زاویر کی جانب دیکھا۔

"میں چاہتا تھا میں آپ کو کچھ انمول دوں،کچھ ایسا جو کسی کے پاس نہ ہو۔۔۔"وہ مائیسہ کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ کر مسکرایا۔

kahanifreak.com

یہ وہی انگوٹھی تھی جس نے زاویر کو خاصا مشکل وقت دیا تھا اور پھر اس نے اس انگوٹھی کے ڈیزائن کو مکمل کرنے کیلئے مائیسہ کو اپنے پاس بٹھائے رکھا تھا۔ ہیرے کو تراش خراش کے بعد کنول کی صورت دی گئی تھی، ہیرا وہ جو خود میں چودھویں کے چاند کی سی چمک لئے ہوا تھا جس کے درمیان میں بھی ہیرا جڑا ہوا تھا اور اس ہیرے کے اندر بہت نفاست سے سفائیر کا پتھر تراش کر اس کا شیڈ دیا گیا تھا یوں کہ اک مخصوص زاویے میں سفائیر کی جال نما لائینیں نمایا ہو کر اپنی شعاعوں سے دیکھنے والوں کی بصارت کو خیرہ کرتی تھیں۔

"مگر تم نے کہا تھا تم نے یہ اپنی بیوی کیلئے ڈیزائن کی ہے۔۔۔" اس نے خاصی بے تکی بات کر دی۔

"تب پتا نہیں تھا ناں خوش قسمتی سے آپ ہی میری بیوی بن جائیں گی۔۔۔" وہ کہنی بیڈ پر ٹکائے اپنی ہتھیلی پر منہ رکھتا اسے تکنے لگا۔

"زاویر یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔ بے مثال ہے۔۔۔" اس کی آنکھیں نم ہو گئیں، اس نے زاویر کے بازو کو سیدھا کرتے ہوئے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"بالکل ہماری محبت کی طرح گو کہ چاندنی رات میں مہتاب کے ہم رنگ کنول ہو۔۔۔ ادراک ہونے میں تھوڑی سی مشکل مگر احساس سے بھرپور۔۔۔" زاویر گردن گھمائے اسے دیکھنے لگا، مائیسہ کے گال لال ہوئے، وہ مسکرا رہی تھی اور اس نے مسکراتے ہوئے ہی اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے زاویر کا منہ دوسری جانب پھیر دیا۔

kahanifreak.com

"مجھے سکون سے اس تحفے کو دیکھنا ہے۔۔۔"اس کے لبوں پر بہت خوبصورت مسکان تھی۔

"اور مجھے آپ کو۔۔۔"اس نے واپس سے اپنا چہرہ مائیسہ کی جانب کر لیا۔

بڑوں کی صحیح وقت کی پیش قدمی اور زاویر کی ثابت قدمی نے آج محبت کو عمر کی قید سے آزاد کروادیا تھا۔ازدواجی زندگی کی سینک ذدہ دقیانوسی بوسیدہ بنیادوں کی جگہ ان دونوں نے محبت ،احترام اور وفا کی بنیادیں ڈال دی تھیں،جو ان کی آنے والی نسلوں کو بھی مہکانے والی تھیں۔جو کہیں ناں کہیں معاشرے میں نئ سوچ کی بنیاد بننے والی تھیں۔

آپ کے نام ایک خط۔

السلام علیکم،پیارے سے لوگوں،مجھے امید ہے آپ کو ناول پڑھ کر مزہ آیا ہو گا۔میں نے سوچا ہے اپنے ناولز کے اختتام پر کیوں نا کچھ مزے کی باتیں بھی کر لی جائیں۔۔۔اس کہانی کا خیال میرے دماغ میں کوئی اتنے تفریح طریقے سے آیا اور مزے کی بات بتاؤں تھوڑی شرمندگی والی ہے۔۔۔کچھ لوگ مجھے کہہ رہے تھے انہیں 'دریار سے دل یار تک 'جیسی کہانی چاہئیے تب میں 'مجال عرض تمنا کریں کیسے 'لکھ رہی تھی اور رات میں چہل قدمی کرتے میرے دماغ میں ایک سین آیا اور میں نے کہا چلو بہن لکھ ڈالو اور اوپر سے میرے دوست بھی سبحان اللہ۔۔۔ دنیا میں کسی کی بھی سن لو مگر دوستوں کی نہیں سنو۔۔۔انہوں نے کہا ڈائجسٹ میں بھیج دو بس بہن نے بھی نہ آگے دیکھا نہ پیچھے کہانی لپیٹی اور بھیج دی۔۔۔استغفر اللہ۔۔۔عائشہ کے سر اس

کا سہرا جاتا ہے (جس نے ڈائجسٹ والوں کو اتنی کالز کیں۔۔۔ایسے لوگ بہت قسمت سے ملتے ہیں جو آپ کے کام کو اپنا سمجھتے ہیں اور پھر کبھی کسی پبلشر سے بات کرتے ہیں اور کسی سے کرتے ہیں۔۔۔عائشہ ہمیشہ سے انہی لوگوں میں سے ہے۔۔۔)

خیر ڈائجسٹ والوں نے پڑھا نہیں (اب دانت مت نکالنا میرے اوپر۔۔۔) بس اس کو لکھ کر میں نے چھوڑ دیا اور ساتھ میں الحمداللہ میں نے مزید تین ناول لکھ لئے اس کے بعد میں نے کہا (خود کو تسلی دی) کہ اگر ایک مخصوص راستہ بند ہو رہا ہے اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ منزل پر پہنچنا بھی اب ممکن نہیں رہا۔۔۔اور مجھے اس کو ماننے میں کوئی بے عزتی محسوس نہیں ہو رہی (ٹھیک ہے تھوڑی سی شرمندگی فیل ہو رہی ہے۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔) کہ جو میں نے ڈائجسٹ میں بھیجا تھا توبہ استغفراللہ۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے جب خود پڑھا بھئی میرے کانوں سے تو دھویں نکل گئے۔۔۔مطلب بھائی۔۔۔مجھے اتنی کوئی فیل ہوئی کہ پھر میں نے کہا سب سے پہلے اس کو ٹھیک کرنا ہے۔۔۔

پھر اس کو ٹھیک کیا اور عائشہ کو بھیجا۔۔۔عائشہ نے بھی قسم کھائی ہے کہ ایک لوہار کی مارنی ہی ہے۔۔۔پھر میں نے کہا اب کڑی کڑی ملانے سے بہتر ہے میں کہانی کو ہی پھر سے لکھ لوں اور پھر ایسا ہی ہوا۔اب یہ میں آپ کے پڑھنے کیلئے پبلش کر رہی ہوں۔

کیا میں آپ کے ریویوز کا انتظار کروں۔۔۔؟انسٹا آئی ڈی

@itsezal

kahanifreak.com

اور سب سے اہم۔۔۔میں اپنے کام کو پیڈ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔آپ دعا کیجئے کہ مجھے کبھی اپنے ناولز کو پیڈ کرنے کی ضرورت نہ پیش آئے۔

اور۔۔۔ایک اور دعا۔۔۔دعا کیجئے گا اللہ پاک پبلشر کے دل میں ڈالے اور وہ کہیں آؤ بہن ہم تمہیں پیسے دیتے ہیں اپنا ناول ہمیں پبلش کرنے دیں اور اس میں برکت دے کہ میں کبھی اپنے ناولز کو ٹی وی ڈرامہ میں نہ دوں۔

آپ نے کبھی سنا ہے آپ کسی کا نام نہ جانتے ہوں اور اس کیلئے دعا کرتے ہوں۔۔۔؟میں کرتی ہوں آپ سب کیلئے۔۔۔میرے والد صاحب نے سیکھایا ہے مجھے۔۔۔

اللہ پاک آپ سب سے راضی ہو الھم آمین۔

kahanifreak.com